

فوائد فضائل و دوسلہ پر ایک بحث مثل مثل امر جامع کتاب

تحفہ الصلوٰۃ الذی المختار

بہار لطیف، تصنیف لطیف

علم شریعت داعی سنت مزاج رسول الہی صلی اللہ علیہ وسلم

”ہفتی حنفی نقشبندی مجددی نور“

ناشر

مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ، المصطفیٰ رضویہ سڑک کلکتہ کالونی

عزرومن السیلا د - لاہور - پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللَّهُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْأَهْوَى
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُتَعَنِّ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الرَّحِيمُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمَلِكُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْقُدُّوسُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

السَّلاَمُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُؤْمِنُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُهَيَّمُنُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْعَزِيزُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَسْبُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُنْكَبِرُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمَخَالِقُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْبَلَاءُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمَصُونُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْعَفَا
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْقَهْرُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْوَقَارُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الرِّزَاقُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْفُتُوحُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْعِلْمُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْفَيْضُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

السُّلْطَانُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُحْفِظُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُزَفَّعُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُعَنُّ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُذَكَّرُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

السَّمِيعُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْبَصِيرُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَكَمُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْعَدْلُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

اللطيف
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَنِيفُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَلِيمُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْعَظِيمُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْعَفْوُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الشُّكُورُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْعَلَّةُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْكَبِيرُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَفِظُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمَقِيتُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَسْبُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُحَلِّكُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُكَمِّلُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْقَرِيبُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُحِبُّ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الرَّابِعُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَكِيمُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْوَدُودُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْمُجِيدُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْبَلِغُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الشَّهِيدُ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الْحَقُّ
حَلَّ جَلَّالَهُ

الحمد لله

ألفي
عَلَّامٌ

دُكْتُيُنْ
حَكْمُ حِلَالِهِ

الولي
عليه السلام

الحسين
حَقِّ حَيَلَانِهِ



ملک حبی
عبد جلالہ

کرمیہ
جیل خیلانہ

الحی
حیدر آباد

القِيمُ
حَلَّ حِلَالَهُ

الوَّاحِدُ
عَلَى خَلْقِهِ

الْحَمْدُ
لِلَّهِ

الصَّلَاةُ
حَقٌّ عَلَى كُلِّ

القلاو
حَبْرُ جَدَّةٍ

ملقتر
جول حبل الله

ملق
جل جلاله

المؤمنين
حلّ حلالاً

الاول
حبل جلاله

حَلَّيْكَ حَلَالَةً

الظاهر
على حلاله

الحمد لله

الحاملي
جل جلاله

مُلْعَال
حَبْلٌ حَبْلًا

الحمد لله
على ما لا يحيط به

المقام
جاء خيلاني

مكتبة
جبل خيالات

حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ

الشرقية
جل جلاله

حیدر آباد


والأكرام
جلى حيدر

طیلس
جبل جندک


عبد الجبار بن عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب بن عبد المحسن بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

جَنَّةُ حَبْلَانِ

حَبْلُ حَلَالَةٍ



حَبِيبُ الْحَبَلِ



جل جلالہ

١٥٤٣

جَنِّ حَلَالَهُ

لا اله الا الله محمد رسول الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۵۶ سورة الاحزاب
 « رواه الشيخان »

اِنْ اَقُولِي لَتَبْلُغُنِي اَكْثَرُ مِنْ عِلْمِكَ صَلَوَاتُكَ

مُحَفِّظٌ بِصَلَاةٍ إِلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

فوائد و فضائل دُرود پاک

رَبِّ سَيِّدِ لَوْلَاكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

○
- باليه الطيف، تصنيف مُنيف

مدارح رسول حضرت مولانا کا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیب اعظم جامع مسجد قدسیہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ ۵ لاہور

ناشر

المكتبة نقشبندية مجددية
المصطفیٰ رضویہ سٹریٹ
کافٹن کالونی ○ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ إِلَّا لَهُ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَنَّانِ الَّذِي مَنَّنَا
عَلَىٰ آلِهِ وَآلِ الْأَرْزَاقِ وَالْأَنْفُسِ بِمَا يَصْرِفُهُ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَالْبَهَائِمِ وَالْخَلَائِقِ كُلِّهَا أَعْلَىٰ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۵۶ سورة الأعراف

«رواه الشيخ ترمذی»

سورة الاحزاب

[illegible]

اِنْ اَوْلَىٰ لِلْبَيْتِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ صَلَواتُ حَبِيبِكَ

مصحف الصلاة إلى النبي المختار

فوائد و فضائل دُرود پاک

رَبِّ سَيِّدِ لَوْلَاكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

○
تاليف لطيف، تصنيف منيف

مداح رسول حضرت مولانا کا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیب اعظم جامع مسجد قدسیہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ ۵ لاہور

خطیب اعظم جامع مسجد قدسیہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ ○ لاہور

تأثير

المكتبة نقشبندية محمدية
المصطفیٰ رضویہ شریط
کلفتن کالونی ۵ لاہور

المصطفى بن رضوي شريف

کلفش کا لونی ○ لاہور

”جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں“



کتاب	۱	تحفہ الصلوٰۃ الی النبی المختار علیہ السلام
تصنیف	۱	مداح رسول الخالق مولانا محمد عتیق اللہ نقشبندی مجیدی،
باہتمام و سرپرستی	۱	خلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجیدی آستانہ عالیہ سرحد شریف
سرورق	۱	صوفی خورشید عالم چشتی مدینی
کتابت	۱	قاضی شہار الہی خوشنویس ”عری - اردو“
درستی و غلط	۱	محمد حسن محمد انجینئر، حاجی عبد الرزاق، مختار احمد نعل
ترتیب و تزئین	۱	محمد عطاء المصطفیٰ، السید احمد علی نقشبندی مجیدی،
اشاعت اول	۱	۵۰۰ تعداد
صفحات	۱	۵۷۶
مطبع	۱	نقوش پریس اردو بازار لاہور ”پاکستان“
ہدیہ	۱	دوسرے ہدیہ



ملنے کا پتہ

- ۱۔ مکتبہ نقشبندیہ مجیدیہ - ۶، المصطفیٰ - ۳، رضویہ سٹریٹ - کلفٹن کلاونی۔ لاہور
- ۲۔ جامع مسجد قدیریہ رضویہ۔ چوک محمود عزیزی روڈ۔ لاہور
- ۳۔ آستانہ عالیہ دربار مجیدیہ سرحد شریف۔ ریاست پٹیالہ ”انڈیا“
- ۴۔ آستانہ عالیہ حضرت کیدانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَوْزُونِ كِتَاب

إِنَّ اللَّهَ مَلَكُوتُهُ يُصَلُّو عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

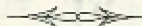
☆ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی پر
لے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ "پت سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ صَلَوةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ وَمَعْنَى غَاب عَنْكَ وَمَنْ يَأْتِي بِكَ مَا حَالُهُمْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَسْمِعْ صَلَوةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرِفْهُمْ وَتُعَرِّضْ عَلَيَّ صَلَوةَ غَيْرِهِمْ عَرَضًا

☆ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خبر دیجیے اُن لوگوں کے درود شریف سے جو درود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ سے غائب ہیں۔ اور جو آئیں گے آپ کے بعد۔ کیا حال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود سنا ہوں درود شریف اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں اُنکو اور پیش ہوتے ہیں میرے پاس درود شریف غیر محبت والوں کے فرشتوں کے ذریعہ سے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِالَّذِي مَلَأْتَ قَلْبَهُ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنَهُ مِنَ الْجَمَالِ
فَأَصْبَحَ فَرِحًا مَوْدًا مَنصُورًا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا





یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

یا اللہ
تبارک و تعالیٰ



نذر عقیدت

اے شہنشاہِ دو عالم! ہوں آپ پر لاکھوں سلام
اک نظر کی آرزو میں ہے جہاں آرزو
ہر زمان ہر لحظہ تیرے حسن کی تحکیم میں
واسطہ اُن درودوں اور سلاموں کا شہا
اے شفیع المذنبین اے رحمتہ للعالمین
یا محمد مصطفیٰ! آدم سے لے کر آج تک
ہر دم ہوں درود آپ پر اے بدر الدجی
اک نظر بہر کرم اُمی اُمی اُمی دوجی رفا
قدیموں کا ورد ہے صلی علی صلی علی
بھیجتا ہے تجھ پر جو خود مالکِ ارض و سما
میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا
حق سے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا

ترجمہ

وقتِ آخر اپنے عنایت پر بھی عنایت ہو
صورتِ ہر دہل میں تری درود ہر لب پہ ترا

عَلَى سَيِّدِ الْكَرِيمِ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

محمد عنایت اللہ

۳۶۵۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فہرست مضامین کتاب مُتَطَابِ مَحْفَظَةُ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶	دُرود شریف کا نور اور حوشیہ		نقش جمیل تقریظ انتساب
۷۹	حیات النبی ﷺ	ب	روضۃ الاول
۸۲	دُرود روح کی توجیہات اور مفہوم	۱	آیت کریمہ دُرود شریف
۸۹	مناقب، جنتی ذیل، منجیل، شعی، لہجہ	۴	معنی صلوٰۃ
۹۱	حدیث پاک حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۱۲	نور منیٰ فیہ
۱۰۰	تحقیق لفظ آل والہمیت الطہار	۱۸	حدیث پاک "عمر شریف"
۱۰۳	اصطلاح پنجمن پاک	۲۱	حدیث پاک "علاء امتی"
۱۰۷	آداب الصلوٰۃ والسلام ورتب	۲۹	ازالہ وسوسہ
۱۰۹	دُرود شریف پڑھنے کے مقامات	۳۲	قول فیصل
۱۱۵	قسم ذات مصطفیٰ ﷺ ب	۳۶	سجدہ اور قرب
۱۱۹	اعضاء شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ	۳۸	خلاصہ کلام
۱۲۱	عظمت صفات مصطفیٰ ﷺ ب	۴۰	نماز کے تشہید میں سلام
۱۲۳	حاضر ناظر	۴۵	جسمانی زندگی سے زندہ نبی
۱۳۱	عظمت مصطفیٰ ﷺ ب	۵۲	ترک الصلوٰۃ الی النبی المختار ب
۱۳۵	سورۃ الکوثر	۵۸	حکمت جلیلہ
۱۳۶	تحفہ سفید عماد اور سفید وارثی	۶۰	فائزہ ویاہلی الانباب واقعات
۱۳۹	توقیر مصطفیٰ ﷺ واقعات	۶۴	دُرود شریف کی علامات مکروہ
	روضۃ الثانیہ ب	۶۸	فضیلت ام محمد ﷺ
۱۴۵	تقبیل ام محمد ﷺ	ب	روضۃ الثانیہ
۱۴۵	پوسہ کی قسمیں		چالیس احادیث مبارکہ
۱۴۹	حکمت	۷۱	حدیث پاک فضیلت دُرود شریف
۱۵۰	تقبیل الایہائین	۷۴	حدیث نور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۳	ازواجِ مطہرات پر درود و سلام ب	۱۵۵	حجراتِ اکبر کا بوسہ اور اسلام
	روضۃ الزاہدہ باب	۱۵۹	نعلینِ مقدس ب
۲۲۵	معجزاتِ النبی ﷺ	۱۶۱	اتباعِ رسول ﷺ ب
۲۲۵	معجزہ الہی الاثری ﷺ	۱۶۵	اطاعت اور اتباع میں فرق
۲۲۷	معجزہ قرآن پاک	۱۶۷	يُحِبُّكَ اللَّهُ
۲۲۹	معجزہ معراجِ النبی ﷺ	۱۷۲	اطاعتِ رسول ﷺ ب
۲۳۰	معجزہ شق القمر	۱۷۴	کل حکمت
۲۳۱	معجزہ رجعتِ شمس	۱۷۷	اصل دین شریعتِ مطہرہ پر عمل ہے
۲۳۲	معجزہ احیاء موتی	۱۸۰	اقوالِ حکمت اور آداب
۲۳۳	ایمان کی قسمیں	۱۸۲	اہلِ سنت و جماعت
۲۳۶	معجزہ انگشتِ مبارک سے چشمہ پھوٹنا	۱۸۵	آدابِ مصطفیٰ ﷺ ب
۲۳۷	مسندِ افضل پانی	۱۸۹	پند
۲۳۸	معجزہ شفاء الامراض	۱۹۲	فضیلتِ صحابہ عظام اور آداب
۲۴۰	معجزہ حسنِ وجاہت	۱۹۳	بارِ مصطفیٰ کے خوشنما شگفتہ پھول
۲۴۱	معجزہ اونٹ کا گفتگو کرنا	۱۹۶	فتویٰ: گستاخِ صحابہ بے ایمان ہے۔
۲۴۲	معجزہ طوبیٰ محترم	۱۹۷	اصطلاحِ شرع میں صحابی کے کہتے ہیں
۲۴۳	معجزہ ہرنی	۱۹۹	متعلقاتِ نبوی ﷺ ب
۲۴۵	معجزہ نباتات	۲۰۳	حضرتِ حمیر بن کلثومؓ
۲۴۶	معجزہ کھجور کا تنہ	۲۰۶	مومنین اور منافق
۲۴۷	اقوالِ محبت	۲۰۹	رضاءِ محبوب اور تحویلِ قید
۲۴۹	معجزہ جنتی پہاڑ	۲۱۲	خواجہ اویس قرنیؓ
۲۵۱	معجزہ کشمیرِ طعام	۲۱۴	حدیثِ قدسی "فقراء"
۲۵۲	معجزہ طعام کا کلام	۲۱۵	خوشبوئے محبت
۲۵۲	معجزہ دستِ مبارک کا لمس ہونا	۲۱۹	علامتِ محبت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۲	معجزہ بادلوں کا سایہ کرنا	۲۵۳	معجزہ خوشبو دار بنانا
۲۷۲	معجزہ دو دھڑ پلاسے والیاں	۲۵۴	معجزہ انداز عطا
۲۷۴	معجزہ درود و سلام کے موقی نچھاور کرنا	۲۵۶	ظہور قدسی علیہ السلام
۲۷۵	مستفیضان درود و سلام	۲۵۸	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۷۵	بیتنا آج صفتی اللہ علیہ وسلم	۲۶۲	معجزہ نمائندہ است عالم
۲۷۶	خواص مبارک حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام	۲۶۳	معجزہ شہادت دینا
۲۷۷	چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم	۲۶۳	معجزہ نار سنجید گئی
۲۷۸	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۲۶۴	معجزہ کعبۃ اللہ کا تعظیم کرنا
۲۷۹	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	۲۶۴	معجزہ طیب طایر
۲۸۰	آذان	۲۶۴	آباد اجداد کا ایمان
۲۸۱	حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ	۲۶۴	معجزہ ملائکہ کا زیارت کرنا
۲۸۲	حضرت امام عظیم علیہ السلام	۲۶۵	معجزہ نام مبارک
۲۸۵	مسند فقہ حنفی درود شریف	۲۶۶	علم حساب کی روش سے اصل کائنات
۲۸۶	حضرت امام شافعی علیہ السلام	۲۶۷	معجزہ چاند سے باتیں کرنا
۲۸۷	حضرت امام بخاری علیہ السلام	۲۶۷	معجزہ خدمت گذار ستورات
۲۸۹	حضرت رابعہ بصری علیہ السلام	۲۶۷	معجزہ مریضہ حضرت علیہ السلام کا شفا
۲۹۱	حضرت داتا گنج بخش علیہ السلام	۲۶۸	معجزہ روز سعید و بد زمن
۲۹۲	حضرت غوث اعظم علیہ السلام	۲۶۸	شیطان شیخ نجدی کی شکل میں
۲۹۳	حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ السلام	۲۶۹	معجزہ بکریوں کا اظہار محبت کرنا
۲۹۴	حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام	۲۶۹	معجزہ نمبر نبوت
۲۹۹	خصائص امام ربانی علیہ السلام	۲۷۰	معجزہ شق القدر
۳۰۳	خواجہ محمد سعید علیہ السلام	۲۷۰	معجزہ زیارت کرنا
۳۰۴	ایشیہ اکبر محبت الدین ابن عربی علیہ السلام	۲۷۱	معجزہ آرزویت چہرہ اقدس پر نمایاں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۰	خریقہ عاشق بارگاہ جزیرہ لطیفین ب	۳۰۶	امام غزالی مدبر
۳۹۱	درد و شریعت اور سلام	۳۰۸	السید نور الدین سعدی زنگی مدبر
۳۹۵	زبانت آشفین الکرمین	۳۱۰	اشعین الکرمین کے شہسوار پر خدایہ
۳۹۶	سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول	۳۱۱	علاء الدین بصری مدبر
۴۰۰	الوداعی صلوة و سلام	۳۱۳	اشعار قصیدہ بردہ شریعت
۴۰۱	کیفیتہ الصلوة و السلام ب	۳۱۳	ایشیخ ابوبکر شہابی مدبر
۴۰۳	امام اعظم مدبر	۳۱۶	مولانا عبد الرحمن جامی مدبر
۴۰۴	ابو الحسن شاذلی مدبر	۳۱۸	مرشدی اکمل سید نور الحسن شاہ بخاری
۴۰۵	ایشیخ احمد الکبیر رفائی مدبر	۳۲۱	اعلیٰ حضرت احمد رضا مدبر
۴۰۶	السید نور الدین محی شریف مدبر	۳۲۳	السید گل حسن شاہ مدبر
۴۰۷	ایشیخ ابن ثابت مدبر	ب	روضۃ الخارمہ
۴۰۹	حضرت قاتم اصم مدبر	۳۲۶	فوائد الصلوة و السلام
۴۱۰	ایشیخ حماد ابو الخیر الاقطع مدبر	۳۲۹	حقیقت درد و شریعت
۴۱۱	السید عبدالسلام حسینی مدبر	ب	روضۃ السادہ
۴۱۳	ایشیخ تاج الدین قلعی مدبر	۳۴۰	حاضری حرم رسالت
۴۱۵	ایشیخ ابو الخیر علامہ سخاوی مدبر	۳۴۶	احادیث مبارکہ و واقعات
۴۱۷	منہیات درد و سلام ب	۳۴۹	استغفار
۴۲۱	یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ب	۳۷۴	صفوح عن الزلات صلی اللہ علیہ وسلم
۴۲۷	استغاثہ خجرات	۳۷۷	کلام لطیف
ب	روضۃ السابغہ	۳۸۱	استغاثہ بارگاہ جزیرہ لطیفین ب
۴۳۲	فضل درد و سلام بر شیخ امام غزالی	۳۸۴	توسل بتشفیع زمانہ بعثت
	دن ۱۵ اور سال کے آئینہ میں	۳۸۵	بعد از وصال شریعت و شہاد
۴۳۳	رضان الابرار میں درد و شرف کفایت		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۷۵	تعمیر المسجد النبوی زادۃ العیلم	۴۳۴	رجب المبارک کو درود شریف کی فضیلت
۴۷۸	فضائل المدینۃ المنورہ ب		شعبان المعظم کو درود شریف کی فضیلت
۴۷۹	فتویٰ امام مالک مدظلہ	۴۳۵	ربیع الاول شریف کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۰	قول فیصل افضلیت	۴۳۷	پیر کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۱	رحمت	۴۳۸	جماد المبارک کے اسماء مبارکہ
۴۸۳	اسماء مبارکہ المدینۃ النبی ﷺ	۴۴۲	جماد المبارک کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۴	تاسیس شہر المدینۃ المنورہ	۴۴۲	جماعت کو درود شریف کی فضیلت
۴۸۶	گلدستہ محبت	۴۴۳	حقیقت الامر درود شریف
۴۸۷	خاک شفا	۴۴۴	دیدار الہی ب
۴۹۲	روضۃ اطہر زادۃ العیلم ب	۴۴۷	حاکمہ وکل الخندطر
۴۹۶	حاضری بارگاہ محبوب ب	۴۴۸	سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد پاک
۴۹۹	اصابت مبارکہ الاعداد	۴۵۱	حدیث پاک انبیاء الرجال الحق
۵۰۲	حقیقت الامر درود شریف	۴۵۲	مفتویٰ علامہ زامنہ خان جاماں علیہ الرحمۃ
۵۰۴	اماکن مقدسہ - ریاض الجنۃ	۴۵۳	البیہود العزیز دیکھ بیکھ
۵۰۶	جبل احد - مساجد کنوین - پہاڑ	۴۵۵	ادراک زلیلت
۵۰۹	جنت البقیع	۴۵۸	توجیہات ثلاثہ
۵۱۰	معجزہ کاظمی جبل احد کے امن میں	۴۶۰	قانون قدرت
	روضۃ الثمامہ ب	۴۶۰	شخصیات
۵۱۲	تہجد	۴۶۵	شیر ربانی
۵۱۷	درودوں کے عظیم تحفے	۴۶۶	خلیہ مبارک ب
۵۲۱	درود شریف نور مجسم حق تعالیٰ	۴۶۹	بہجت گاہ رسول ب
۵۲۲	درود شریف ابراہیمی حوالہ	۴۷۱	منزل شوق
۵۲۳	درود شریف اولیاء اقصیٰ مدظلہ	۴۷۳	درود مسعود اور حبیبی محبوب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۲۰	صلوٰۃ الزیارت درود شریف مجربہ	۵۲۵	درود شریف دلائل الخیرات
۵۲۱	درود شریف بہشتی	۵۲۷	درود شریف تاج
۵۲۱	درود شریف الشفاء درود شریف تریاق	۵۲۹	درود شریف صلوٰۃ منجیۃ
۵۲۲	درود شریف تغذیۃ	۵۳۰	درود شریف لکھی
۵۲۲	صلوٰۃ الکبیر - درود شریف نافع	۵۳۲	درود شریف نور
۵۲۳	صلوٰۃ حضوریت - صلوٰۃ القرب		صلوٰۃ الکبیر و التعظیم
۵۲۵	قول اللہ الاکبر درود شریف نجات	۵۳۲	درود شریف فیضیت
۵۲۵	بَلِّغْ اَلْعِلْمَ بِکَمَالِہ	۵۳۲	درود شریف ہزارہ
۵۲۹	شفاعت مصطفیٰ	۵۳۳	درود شریف زیارت درود شریف صدقہ
۵۵۱	حدیث پاک شفاعت	۵۳۴	درود شریف مفتح الخیرات درود الخیرات
۵۵۵	اُمید افزاء آیت کریمہ	۵۳۵	درود شریف سعادت
۵۶۰	خصائص مصطفیٰ	۵۳۵	درود شریف افضل درود شریف رحمت
	مسئلہ	۵۳۶	درود شریف الکامل
۵۶۶	شیرکات النبی الخمار	۵۳۶	صلوٰۃ التکوین صلوٰۃ مابہی
۵۶۷	شیرکات اخیر	۵۳۷	درود شریف کثر درود شریف نعت
۵۶۹	شاہی مسجد لاہور میں شیرکات	۵۳۸	صلوٰۃ التوبۃ الصیام
۵۶۹	شیرکات کے انوار و اشرا	۵۳۸	درود العطاء درود الکبریٰ
۵۷۱	زائر حرم سے ایک سوال	۵۳۹	صلوٰۃ الجامعہ
۵۷۳	ہدیہ عقیدت بر تحفہ الصلوٰۃ	۵۳۹	صلوٰۃ ذاتیہ درود شریف قادریت
۵۷۶	صلوٰۃ وسلام ناری درود بخانی		

” قَسَمْتُ بِالْحَبِیْرِ کَرِیْمِہ فَسَکَنَیْنِ ”

مُبَاحًا رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

پچ مرتبہ الفکر ۱۸۷۰ تا ۱۸۷۱

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقشِ جمیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا باغبانِ لم یزلی کا چین میں نہ ہو ہے ہر گل میں ہر شمع میں شمع کا نور ہے
☆ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اللہ وحدہ کا ذکر اور رسول مکی علیہ السلام پر
دُرو و شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیے یہ کتاب ”تحفۃ الصلوٰۃ“ تحریر ہوئی۔
رسیدِ کریم نے اپنے کمالِ فضل و کرم سے توفیقِ اِزانی عطا فرمائی کہ سینہ کو کشادہ فرمایا اور ہر قسم
کے اسبابِ ہمتِ قلم سے چھٹ کر یہ لے دُرو و سلام سے زیادہ دنیا و مافیہا میں اور کوئی چیز
مردِ خوشِ محبوب نہیں اور اسی کو اپنی کتابِ مستطاب کا موضوع بنایا اور یہ تحفہ منجملہ الزامِ دلائل
اُخیرات کی ہی توری کر میں ہیں اور جنہوں نے اُمتِ مسلمہ میں اللہ سبحانہ کے ذکر اور رسولِ کریم
ﷺ پر دُرو و شریف کو اپنا وظیفہ اور شعلِ حیات بنایا دُرو بفضلِ تعالیٰ دونوں جہانوں میں
فلاح پا گئے اور اللہ رب العزت کو بھی دُرو و شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبوب نہیں جو
کہ ذاتِ وحدہ و ملائکہ نورِ یہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ
ازل سے ابد الابد اور ربِ کریم معہ ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے محبوب
”نور“ کو عظیمِ رحمت بنا دیا۔ تمام کائنات ازل تا ابد اسی دریائے رحمت سے اپنی بھولیاں
بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی۔

عُرْوَاتِ مِنَ الْبَحْرِ أَوْ سَفَاةٍ مِنَ الْقَتَمِ
ہر کے زائشاں بخواب از رسولِ الاعطام
عُرْوَاتِ مِنَ الْبَحْرِ أَوْ سَفَاةٍ مِنَ الْقَتَمِ
کفِ ذائبِ بحرِ خوش طغراں از ابرِ سخا

علمِ تمام انبارِ سکندر و تلعینِ منہ اللہ علیہ السلام کے بحرِ رحمت سے ایک قطرہ اور بار بار کہنے سے اخلاقِ محمدی
ﷺ کے ایک گھونٹ کے طاب نہیں یعنی ہر کسی کے دامن میں خیر سب حضور ﷺ کی عطیہ ہے۔

○ تا یصنف ہذا کا مقصود محض امتثال لایزال اللہ اور محبت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُمت محمد کو درود و شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کا پس کے مشیرات کر لبط کے ساتھ بیان کیا تاکہ اُمت سید کا ہمہ وقت کا شغل حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و شریف بھیجنا ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو اس عمل کے ساتھ ساتھ درود و شریف کا تحفہ دربار رحمتہ قلبیہ میں پیش نہ کر کے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خوش ہوگی اور بیت کریم رضی ہوگا اور یہی مقصود و مطلوب ہے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْغَظِيمِ اپنے کمال فضل سے درود و شریف کے انوار و تجلیات سے ہمارے قلوب کو نور کرے۔ آمین کمال ہے کہ اس راہ عمل سے قبولیت کی ہوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصول الی اللہ کی خوشبوؤں سے ہمیں معطر کریں اور توازیں۔ "اِیْس دُعَا از مَن وَجِلَّہٗ اَنْہَابِ اَیْمِنِ بَاو"

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاحتی علم اور کم مانگی عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ مدت مدید سے بسیار تفحص اور تحقیق سے مختلف گلستانِ محبت سے مختلف قسم کے رنگین پھول چُن چُن کر میں نے یہ تحفہ الصلوٰۃ کا گلہ تہہ سجایا ہے اور اس گلہ تہہ میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پروردگارِ نیکو و نبوت صحابہ کرام کا ادب اور تجلیات رسالت کے نورِ نظر اہل بیت اطہار کی محبت اور اُن کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خوشبو چھی بسی ہے اور اولیاء عظام، علماء کرام کے مشیرات سے اس گلہ تہہ مقدس کی ڈالیاں نسی طرز اور نئے اندازے تراش تراش کر سجاتی ہیں کہ اُن کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ معطر ہوں اور حُسنِ عقیقت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ "یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدَہٗ اِذَا اَلِیْتَ اِلَیْہٖ"

☆ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی الخ" درود و شریف کے پھولوں کا گلہ تہہ ہے۔ درود و شریف میرا وظیفہ حیات اور نعمت ہی میرا وسیعہ نجات ہے۔ یہ پھول میں نے تابدارِ ریشاتِ قلم اولیاء عظام اور علماء کرام کے باخوں سے صاحبِ احسن الحال اور صاحبِ بہجۃ الکمال نصیبی و تسلیم قلبیہ کی بارگاہِ رحمت کے لئے چنے ہیں۔ اس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاء عظام ہے اور انھیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گلہ تہہ سجایا اور بنایا اس میں طرح طرح کے اکملہ و صفاتِ الہیہ اور صفاتِ مقدسہ اور صفاتِ انسانی ہر دم کر سے جو میری دعا پر آمین کہے۔

کمال است انھوں نے علی علیہ السلام و آلہ السلام کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور عجیب چمک دکھ
اور رنگ دکھانے والے ہیں۔ خود بھی شہر اور شہرین کے قلوب کو بھی شہرینے
والے، اس گلستانِ رسالت کے پودوں، پھولوں اور شاخوں - جنتانِ نبوت کے پھولوں اور
پھلوں سے اس باغِ کائنات کا حقیقی مالک یحییٰ علیہ السلام مسرور اور راضی۔ فقیر
نے اپنی جگر کی گھڑیوں اور لحات میں اپنی محبت کے آئینوں سے اس کی آبیاری کی ہے
نبی سے در دی میں بن کے ملین بنا کے سہل چڑھان چلی آں
گلزارِ چنبہ زور و کھیاں سجا کے منظوری میں پاں چلی آں
گنجِ طیبہ کا گل سرسید :-

○ سرزمین ہند میں سرقد اور نثار سے بیچ لا کر طیبہ و بطحا کی خاک پاک کے ایک گلاں
بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فضل سے اس کی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھولا پھولا پھیلنا شروع
حکمت و معرفت اور سرور و انوار کے پھل اس میں لگے تو سرکارِ امام ربانی قدس سرہ نے
محبوبِ مہمانی مہبطِ انوار رحمانی حضرت مجدد و الف ثانی علیہ السلام نے فرمایا
جیسا ایک پھول گلستانِ مصطفوی میں کھلا۔ جن کے فیض کی خوشبو چار دہائیوں کے عالم میں پھیلی
تھی اور علم و عرفان کے موتی کھیرے اور کائناتِ عالم میں سنتِ مصطفوی کے سیرۂ و مہرۂ
وہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدسہ صحابہ کرام کا دہر یاد آگیا۔

سرزمینِ ہند میں شہرِ شریف کا ایک کھڑکی ہے۔ ایک دروازہ ہے۔ مدینہ شہرہ آقا و مولیٰ
رسول کا شہر ہے اور سرزمینِ شریفِ عالم اور نائبِ رسول کا شہر۔ اس سارے باغ کی
رونق اور خوشبو درودِ شریف سے ہے یہ خوشبو تھے درودِ شریفِ امام ربانی نے رسانی۔
یہ سب اسی درودِ شریف کے فیضان ہیں اور یہ اسی صلوة و سلام کے انوار ہیں۔ اولیاء
نقشبند کا یہ تحفہ درودِ شریف بہر صورت قبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درودِ شریف تمام وظایف
سے افضل اور احسن الخاص و ظائف ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے غیوریت نام کی نہیں ہے
خاک شو خاک تا بروید گل
کر بجز خاک نیست مظهر گل

حق و حقیقت کی راہ کی خاک ہو جا خاک تاکہ پھول آئیں۔ خاک ہی تو مظهر گل ہے۔



○ درود شریف "انشرح انوار سینہ کے حصول کا سبب اور کثیر اسرارِ ظہیریہ کے انکشاف کا ذریعہ خواب و بیداری میں نبی روضہ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور یوم المیزان کو تہجد شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ قطیعت تک پہنچنے کا زمینہ - ظاہری، باطنی، اُزاق جسمی، روحی و غیر ضاعت کا خورینہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائلِ مخفیہ، محارفات و مبارات، حقائقِ رحمانیہ، انوارِ روحانیہ اور علومِ لدنیہ "واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم درود شریف" کا گنجینہ ہے۔ درود شریف، شیرِ شیطان اور دوسرے خناس سے مامون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہام اور دوسرے میں تائید و التیاز درود شریف ہی ہے۔ دشمنوں پر فتح اور کامرانیوں اسی سے ہوتی ہیں۔

☆ مترقبہ المنقذہ الی اللہ و رسولہ الکریم محمد عیسیٰ اللہ منکام استی حنفی نسبتِ نقشبندی مجددی اور نسبِ خانہ انِ مخفیہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء و اجداد شہنشاہِ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم السلام جو امامِ دہلوی مجددِ ملت تاجی قدس سرہ العزیز کے فیض سے مستفیض اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، استادِ العلماء شیخ الحدیث سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سند یافتہ ہے۔ یہ انھیں بزرگانِ دین کی نگاہ اور صحبت کا نتیجہ ہے۔

محال ہمنشینِ درین اثر کرد و گردن من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃ الصلوۃ محبتِ رسول کا درس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر، فضائل و کمالات اور معجزات کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نور اور دل کو سرور ملتا ہے۔ حُبِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامتِ صبر و تحمل سے درود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ غیبیت سے حضورِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے تو قلب کی ایسا ہی طراوت اور تازگی، فواد کو اذعانِ روح کو راحت اور صدر کو انشراح نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہو جا — خاک! کس در کی؟ "خوش آن سرے کہ بر آن آستان خاک شود" محمد عربی کا گردے ارض و سما است صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خاک و شل است تاج بر سرِ اوست محمد عربی کا جوئے ہر روز است صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خاک و شل نیست خاک بر سرِ اوست

☆ اللہ کی بڑا کیا شان ہے۔ ہمارے پیارے رسول اور اللہ سبحانہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جتنا میں تجھے پیار کروں، دیک بھرتے باگلِ شستم "بھدی شیدا ہو"۔

عقود الصلوات والصلوات کی۔ یہ خاکی، دریا کی خاک سر پر رکھ کر عرض کناں ہے۔ ۷۰

من آں خاکم کہ ایر تو بہاری کندان نطف بر من قطره باری
اگر بروید از تن من صد جانم چو سوسن شکر نطفش کے توام

اللّٰهُمَّ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ
یہ عزیز و جلیل شخصہ رسول اللہ ربانی سرکار مجید و آفت ثانی نور اللہ مرقدہ، بحسب حیرت
الحاکمین، شفیع المؤمنین علی اللہ تعالیٰ علیہم پیش کرتا ہوں۔ ۷۱

شاماں چہ عجب گر بنوا زند گدارا

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاصْلِهِ الْعِظَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

گذارش حوالہ افعی :-

من پیچم و کم از پیچ ہم بیایے از پیچ و کم از پیچ نیامد کارے
ہر چہ کہ از اسرار حقیقت گویم زانم یہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ ارباب علم و عرفان اور اصحاب ذوق و وجدان کے قلوب اور ارجح، دُر و شریف
سے منور ہوں۔ یہ شخصہ بفضیلہ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش کے مناسب
الفاظ اور صحیح روایات سے احاطہ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے
لہذا مجھے بھی اپنے اوقات مخصوصہ میں دعا سے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مستفیضانِ محمد سے مرید ہے کہ فقیر کی اعتراضات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگذر کر تے
ہوئے اصلاح کے لیے لکھیں۔ اس کے کہنے کی محض نیت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا اور
حضور خیر عرب ناز عجم نور محمد شفیع معظم علیہ السلام کی محبت اور قیامت کے در شفاعت
اور مغفرت ہے اور اس میں توحید و رسالت اشباح، تعظیم و محبت ادب کو بھی بطور

علم میں بھی ہوں بلکہ پیچ سے بھی کمتر۔ ایسے ہیچ اور کمتر از پیچ سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت
کے مسائل بیان ہوئے ہیں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان، اس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیے یہی نیت
کافی کافی ثانی ہے کہ توفیق تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ و توجہ کا کعبہ و ذکر شدہ لوگ علی الذلک و السلام "درود شریف" بنا۔
لے درت کہتہ ارباب نجات رہتی و جہک فی کل سلاک

موضوع بیان کیا کہ شریعت مطہرہ پر عمل سے ہی درود شریف کے صحیح طور پر ادا رکھنا حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ عمل کے بغیر درود شریف کے فوائد کا حصول کما حقہ ناممکن ہے۔ مستحب طہوۃ علی صاجرہا التنازل والتمیز کی تبلیغ و ترویج اور اس پر عمل سے ہی تکمیل درجات ہوگی فضائل کمالات اور معجزات انبیاء علیہم السلام اور واقعات اولیاء عظام و علمائے کرام کے بیان سے شوق و ذوق اور محبت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وہی بیان رکھتے جو درود شریف سے متعلق تھے تاکہ درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پہنچے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی الْاَئِمَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ وَسَلِّمْ وَسَلِّ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

خدا در انتظارِ محمد مایست محمد چشم براہِ شمار نیست غزوہٴ کربلا معلوم

خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس محمد حامدِ حمدِ خدا بس غزوہٴ کربلا معلوم

مناسبات اگر باید بیان کرد بہ بیتے ہم قناعت متوال کرد

محمد از تو سے خواہم خدا را غزوہٴ کربلا معلوم

الہی از تو عشقِ مصطفیٰ را غزوہٴ کربلا معلوم

☆ فقیر نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی الخٹا کی تالیف میں جن جن کتب سے خوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ ربِّ کریم اپنے کمالِ فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے۔ میرا حشر و نشر ان کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کربلا میں روزِ قیامت حاضری ہو تو وہ روزِ قیامت ہر کسے در دست گیر و نامہ را

من نیز حاضر شوم تحفۃ الصلوٰۃ در بغل

☆ ربِّ کریم اپنے محبوب علیؑ علیہ السلام کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری

اس کاوش کو اپنے کمالِ فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سبکات

کا کفارہ بنائے اور طالبِ دُعا کو اپنی طلبِ محبت اور چاہت میں رکھے۔

نقشیت کو یاد ماند کہ بہتی رائے میں تم نقائے مگر صاحبِ بیروز رحمت کند دکار این سبکین دھائے

تبصرہ مسئلہ: حکمِ مبارکہ "عَلَيْكُمْ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" یا تحقیرِ ملا اختلاف جائز و مستحسن ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَالْاَمَلِ اعراض اور انکار علیٰ اراض اعمیت سے ہے۔ زما نہ ثبوت کے انوار کا

حصولِ درود شریف پر اسمِ اللہ و باسمِ محمد صَلَّوْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے۔ نہ کہ درود پاک بظاہر بارز و مستتر اس کلمہ مبارکہ « صَلَّوْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم » بغیر و اٰلہ و سلمین ایک لطیف و نفیس نکتہ مضمر ہے مانند کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں بھی و اٰلہ و سلمین جو بعد اور بیگنہت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسماء ذاتیہ اور یہ کلمہ شہادۃ اسماء صفاتیہ پر مشتمل ہے ثابت ہو کہ نام خدا، اسمِ مصطفیٰ سے اور ذاتِ خدا، ذاتِ مصطفیٰ سے جدا نہیں۔ یا اَللّٰہُ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَزْوَاجُ الْمُتَّقِیْنَ وَہُوَ الرَّحِیْمُ ط

یٰسَیِّدِی اَنْتَ خَیْثُی و طَیِّبِی قَلْبِی آمدہ ہوئے تو قدوسی پہ درماں طلبی
چشمِ رحمت بخشا سنے منِ آماز نظر لے قریشِ بقی و ہاشمی و مصطفیٰ
گلدستہ صلوٰۃ و سلام : وَکَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْکَ ذَاکَ اَلْقَلْبَ وَکَرَّمَ عَلَیْکَ ذَاکَ الرَّجُلَ وَکَرَّمَ عَلَیْکَ ذَاکَ الرَّجُلَ وَکَرَّمَ عَلَیْکَ ذَاکَ الرَّجُلَ وَکَرَّمَ عَلَیْکَ ذَاکَ الرَّجُلَ
یہ لائقِ درود ہے نہ خطِ نفی نہ ذکرِ روحی سریتہ راز اور یہ کیفیات قلبی نہضتِ اسرار ہیں جن کا انشاء خدا تعالیٰ و انوارِ جاہلہ نہیں۔ فقیر کے اس نغمہ کا استعمال اور درود شریف سے اشتغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ فافہم ط

فَقَدْ کَانَ لِقَیْطِیْمَتِہٖ دَوْنُ مِیْنِ الْمُنٰی وَفِی کُلِّ سَخَرِیْمَتِہٖ عَقْدًا مِّنَ اللّٰہِ
☆ شہنشاہِ اقلیم وجود، بخیرہ گرام محمود صَلَّوْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم درود فتح مکتہ معظمہ کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے تو یہ آیت کریمہ دَقَلَّ حَاجَۃُ الْحَقِّ وَدَقَّ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ ذَہُوْقًا ۝ پڑھ کر اپنی پیچڑی سے بتوں کی طرف اشارہ کیا۔ تو وہ گر گر کر پاش پاش ہو گئے۔ یوں سیکھتے اللہ ۳۶۰ بتوں سے پاک ہو گیا۔
قلب و روح کا وضو : آیت کریمہ شریفہ عظیمہ باریک کلمہ طیبہ تَزِیْرُ قَلْبِی وَتَعْفِیْہِ بَاطِلِی کے لئے کبیر ہے۔ وہ لڑکے کو حَاجَۃُ الْحَقِّ کہتے ہوتے قلب پر ضرب لگائے اور ذَہُوْقُ الْبَاطِلِ کی قرب

عے خواب میں ایک بزرگ سفید ریشمیں رنگ دھار زلف اور چہرہ پورے کبہ رہا ہوں کہ حقیر کا یہ مضمون ؟
لی سعید و لا حقیر نہیں فقیر اور حقیر مراد و جلیل ہے اس بشارت نے مجھے قلبی تعزیت دی اور اس نغمہ کی توبہ کا یہ فیض ترتیب تکمیل میں مدد دی۔ اور مجھ کو نکالنا یا عفت اور تصنیف میں ترفیق اور انانی باقی۔

۱۔ جس قسم کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اور الفاظ کی رسائی وہاں تک نہ ہو جتنی کہ فافہم سے اشارہ کرتے ہیں۔
۲۔ اس نغمہ کے ہر ہر لفظ میں محبت کا باغچہ کھلا ہے اور اس کی ہر ہر سطر جگہ اور موتیوں کے بار پر ہئے ہوئے۔

سے باطل کو باہر جانب پشت پھینکے۔ کلہ جیتے میں نفی اثبات سے پہلے ہے۔ اور اس کلہ مبارکہ میں اثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ حاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی حقیقی قبضہ نما کی یکسوئی کی طرح اللہ سبحانہ کی طرف رہتی ہے۔ سادک کو چاہیے کہ شب تار ایک میں دل کو کعبہ حقیقی تصور کرے جو تمام عبادات شرعیہ، جہود و معنویہ کا قبضہ ہے۔ اس کعبہ حقیقی کے گرد و گرد ہوا، ہوس اور نفس کے ہزار بائست ہیں۔ ان کو ان کلمات قرآنیہ کے تیر اور سنان انسانیت کی ضرب سے پاک کرے۔ دُرود شریف علیہ کے جامِ اُفت سے سرشار ہو کر صاحب دُرود شریف رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اندر بسالے۔

پندار ایک مہرست از دل عاشق دودہرگز چو میر و مبتلا میرد، چو خیز و مبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گویہ برگور من رستہ نوشتہ نام آنجا مان بر برگ گیہ خیزد
دُعائے تحفۃ الصلوٰۃ : اللّٰهُ الْمُخَفِّرُ شَارِعِ اُمِّ الْقُرْطُبٰی میں تحفۃ الصلوٰۃ کی افلاک کی درستی کی۔ اور المیزۃ المنورۃ شارِعِ طیب میں مسائل پر نظر ثانی کی گئی۔ نیز اَضْعَفُ الْعَبِيدِ نے مؤخرہ و شوالِ الحظرم ۱۳۱۲ھ بروز بدھ بعد نمازِ عشرِ معشرہ طوافِ خانہ کعبہ کے بعد مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دُعا اور المیزۃ المنورۃ بابِ جبرائیل علیہ السلام پر وقتِ سحر عرض کی۔
”اے رب مجھ کو اعز و جلّ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ عَلَیَّ تَعَالٰی اس تحفہ کو مقبول معرُوف اور مشہور فرما“

☆ شرف حج بیکیت اللہ شریف : اللّٰهُ عَلَّ مُخَدَّرُ الْکَرِیْمِ نے اپنے کمال فضل و کرم سے اس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند فرمایا اور پھر بار بار المیزۃ المنورۃ رنگ گلشنِ نبوت اور بے چین نبوت

علیہ دُرود شریف آپ کوثرِ آبِ حیات اور جامِ جم سے بڑھ کر ہے۔ آپ کو ثریا ست کی گرمی کو بگھلاتا ہے اور آبِ حیات زندگی برساتا ہے۔ دُرود شریف وہ جامِ محبت ہے جو ہر محبوب کی تنگی بگھلاتا ہے اور خوب مرگ سے بے نیاز کے برزخی مژدہ دہی زندگی عطا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَاتِلٌ اَبَیْہِنَا شَرِیْئًا لَا نَظْمَاءُ بَعْدَ اَبَدًا اَمْسَہ
دل میرا خوفِ مرگ سے مطلق ہے بے نیاز میں جانتا ہوں موت ہے منتِ حشر کی وَاللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
چربا ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آسینہ جب میں ہوتی ہے جو کو زیارتِ حشر کی وَاللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عہ یہ جیتی پتھر میں حرم میں دیکھتا اللہ کے سامنے ایک عالیشان پیشیں حضور کو ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدوں کے نشان ہیں۔ زائرِ زیارت سے دُرود شریف پڑھتے اور نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ تمام قرابت و رابطہ ہے



کی بہاروں اور فضاؤں کو دیکھا جن کی یادوں سے دل سُتور اور دماغ سُطر ہو گیا ہے
 کیوں کر نہ ہو درود اسکی زبان پہ جاری رہتا ہو شب و روز جسے روضہ محبوبی یاد
 بہزاد گرجہ کئی بار نوا گیا جنوں لیکن دیکھئے اب کب کرتے ہیں شہر دو سر یاد

☆ شرفِ حاضری سر ہند شریف : شہداء ہجری المقدسہ کو عرس شریف کی حاضری نصیب
 ہوئی۔ حجاجہ تین آستانِ عرش نشانِ الخلیفۃ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ملائکہ
 الانبیاء والصلیٰ نے مسودہ "تحفۃ الصلوٰۃ کو بارگاہِ مجددیت میں پیش کر کے خصوصی دعا کی۔ یں
 اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے اضعف العکیدہ کو درود شریف پر
 کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کما فیہ درود شریف ہے۔ الحمد للہ علی ذلک
 تقسیم ابواب تحفہ :- تحفۃ الصلوٰۃ فی الفی الفی الفی کے ابواب کی تقسیم آٹھ ہشتوں کی تعداد کے
 مطابق اور روضۃ من ریاض الجنۃ کی سمیت سے رکھی گئی ہے۔ انا معذینہ اعلیٰ و علیٰ
 بابہا ۱۰ بروایت محمد "أَبُو بَكْرٍ رَأَى نَبِيَّهَا وَعَمْرُو سَقْفَهَا وَعُمَانُ حِجْدَازَهَا كَسَفْهَ صَفَا
 کے تازہ ترچھو لوں کے ظہورات پر منتظر ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین
 خوشنما خوشبودار اور سدا بہار مہکتے پھول ہیں "سہر گئے را رنگ و بوئے گل است"

- ☆ روضۃ الاول :- موضوع کتاب آیت کریمہ درود شریف کا مفہوم اور اس کی تشریح
- ☆ روضۃ الثانیہ :- چالیس احادیث مبارکہ مشہورہ صحیحہ درود شریف اور ان کی تشریح
- ☆ روضۃ الثالثہ :- تفصیل اسم پاک اور تعظیم و توقیر پر ۱۱ - واقعات مشہورہ
- ☆ روضۃ الرابعہ :- ظہور قدسی علیہ آفت صلوٰۃ و آفت سلام کے اراصات شہادت
- ☆ روضۃ الخامسہ :- فوائد الصلوٰۃ والسلام "تالوسے" ۹۹ عدد بمطابق اسماء الحسنی
- ☆ روضۃ السادہ :- حاضری حرم رسالت اور کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۱ واقعات
- ☆ روضۃ السابعہ :- فضائل درود و سلام "دن ماہ سال کے انیسہ میں ۷
- ☆ روضۃ الثامنہ :- چالیس مستند مشہور اور مقبول درود شریف اور ان کے فضائل

ہشت ابواب کتاب ہشت روضہ ہشت

فَادْخُلُوا مِنْ اٰبِیْ بَابِ شَيْءٍ لَّیْ فِیْکُمْ شَرٌّ

جنت البقیع، جنت النجم، جنت المعلى، جنت الماوی، جنت عدن، جنت ادم، دار الفرد، دار السلام

تقریظ

الحمد لله محمد الرشید اولا و آخرہ والصلاة والسلام علی حبیبہ دائمہ و ریدہ

بسم الله الرحمن الرحيم

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ سَبَّحْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

از غنیمتِ الہیہ افتخار احمد و امت بر کائنات عالمائے مجاہدہ نشین خاندانِ عالیہ محمدیہ مدینۃ الاولیاء سرمد شریف انڈیا
تعارف مختصراً: اہم گرامی محمد خدایت اللہ وطن مافوق جو کامیاب ضلع گجرات پاکستان "تاریخ پیدائش
ربیع الاول ۱۳۵۰ھ ۶-۹-۱۹۲۹ء آغا مصلیٰ نسبت نقشبندی مجددی، سید کاظمی حنفی المذہب مستند
عالیہ دین و اہل العلوم محمدیہ رضویہ نورانیہ جھکمی سے درس نظامی کی ابتداء کی۔ مابعد القرآن، احادیث صحیحہ و
کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیم الشان جامع مسجد مدنیہ چوک محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیب اعظم، دینی و
ملی خدمات میں منہمک ہیں۔ مراقبت میں سراج الانوار الیقین شمس المعارفین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی
مجددی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ و افاضہ علیہما فوئکہ ولی کامل مرشد اعلیٰ کے نگاہ خاص سے فیض یافتہ
نقاری الشیخ مرید اور غلام ہیں۔ یہ بطور تجدید شہرت، بیان کیا گیا مترتب۔

گلدستہ درود و شریف: افضل البلاد فی الہند سرمد شریف کے محرم مبارک ۱۲ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ
جمادی ثانیہ پر مولانا مسنون سے مسودہ "تحفۃ الصلوٰۃ الی الشیخ الختامہ" فقیر کو دیا کے لئے پیش کیا جو نہایت
نعمت و شرف و توفیق سے قلب کیا ہوا تھا۔ بالاستیجاب پڑھا۔ جس کا ہر لفظ خوشبوئے محبت سے مٹھرا
اور ہر سطر حکماء و موقی کی لڑائی پایا۔ متعدد تحریر نہایت اعلیٰ و ارفع مضامین و قریب مصطفیٰ
ﷺ کے کونیا کرکرام کے گشتان "تسلیفات" سے ٹوڑی الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ بنایا اور بنایا
ہوا جو فوائد الصلوٰۃ اور فضائل اسلام سے موزن، آدابِ محبت کا مرقع اور ذکرِ رسول و درود و شریف
سے مرقع ہے۔ جس سے قلب متور اور روح مسرور ہوگا۔ لطیف ترین مقامات درود و شریف قریب
وفا و رضا کو حکم خداوندی الرحمن ما خدائے بہ یحییٰ و ان رحمان کی بات اُس سے پوچھو جس کو خبر ہے

علاوہ اسی سے کہ نہایت کا قریب چن کر درود و غزالی بہترین انبار شکر ہے۔ حضور خیر الرازی نور اللہ
برہم مدنی، سند اشرف شمس العقیقہ بزرگوار علیہ السلام کے فضائل بیان اور بیان کرنا محدثِ نعمت ہے۔ ۲۰
رفقہ فقرہ کل برہمن، جگر جگر کل یحییٰ خوشبوئے یاد مبارک، درود و مبارک و مبارک

جس سے مصنف کی درود شریف سے وابستگی اور سدا اچھا مکتبہ از ادب و تصنیف سے نسبت کی پختگی کی تین دلیل ہے۔ مائیکہ اللہ ثوبانی پیشانی، وجہ چہرہ، سفید ریش، سفت مسکرتہ کی مجسمہ تصویر، خوش اطوار، خوش اخلاق، خوش لباس۔ اس تحفہ الفضلہ کے ادب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب روز کی عرق ریزی کے باوجود ہر وقت با وضو۔ با حوالہ تحریر کیا فقیر نے بارگاہ مجذوب پاک میں ایچہ کہنا تو خوانی کے بعد دہائے قبولیت کی اور شاعت کی اجازت دی۔ بطریق عالیہ اویسیہ عرس مبارک پر وعظ وغیرہ نہیں ہوا۔ سکتا ہی سکوت بہت بریں جامع مسجد محمدیہ سرہند شریف میں قرآن خوانی اور سزا بہ عقوبت پر مراقبہ اور دعا میں۔ جبکہ مولانا موصوف کو عرس مبارک پر خطبہ جمعۃ المبارک میں وعظ کا حکم ہوا۔ غالباً یہ میری زندگی میں پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہ محمدیہ میں قبولیت کی علامت تھی۔

اشباعِ مسنت :- کہو کہ با کا مجھ عظیم۔ علمائے کرام اذکیا عظام قافلہ در قافلہ مادرۃ الشہرتا مادرۃ الہند مغربی کاہل قدم دار سر قند بخارا کاشغر کشمیر ممالک ایشیا ہند تاسندھ پاکستان کے مشہور شہر مقامات کے گدی نشین۔ محمد و اعظم کی نگاہ کے پروردہ ووزانو، با ادب حاضر تھے۔ موصوف نے فرمایا۔ مومن کو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت ہے۔ اَشْتُ حُبَّ اللہ شدید محبت کو عشق کہتے ہیں محبت جمال ہے اور عشق جلال محبت چاند ہے اور عشق سورج۔ اَلْعُشْقُ نَارٌ یَحْبِیْ دُ مَسْوَءَ الْخَبِیْثِ طر عشق قلب سے ماسواہ کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیے کہ اپنے آپ کو عشق کی ہستی میں تیار کر اسوۂ رسول کے سانچے میں ڈھال لے تو فائزِ حُوقی کی تفسیر اور عشق الہی کو درود پاک کے نور سے متغیر کر لے تو تُوذُ عَلٰی ذُوہِ محبوب بن گیا۔

مغیر قرآن، مروج ایمان، جان دین ہست حُب رحمة طللین
☆ یہ خانقاہ عالیہ اہل عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہ عشق سے مژدہ دل زندہ ہوتے ہیں۔
بیا لے عشق آتش زن دل افسردہ مارا بخور خود مشوق کن تن پشمرودہ مارا
مولانا موصوف کی تقریر پرتا شیر سے زائرین پر لیک عجیب کیف افسردہ طاری تھا؟ جَزَاہُ اللہ عَنَّا خُذْ الْعِزَّ اَوْ فِیْرِ عِزُّكَ الْوَلٰی الْقَدِیْر نے دورہ پاکستان میں آپ کے ہاں جمعۃ المبارک پڑھا اور مدح رسول

علیٰ ازشکوہ پور یا زمرہ سریشہ شانی بخیرہ اس خانقاہ کی ناک نشینی کا چوشی سے براہ کر جلتے۔ جہاں لڑہ باندام اور شاہجہاں گنگے پاؤں حاضر ہوا۔ یہاں کہ بودی نشینی کو تحت نشینی پر ترجیح دیتے۔ "ماسو حبانہ نشینی شاید کہ تو ماسوحتی"۔
"تحفہ المستنوی کے ارتقا و کتاب فیض است اور ہر وقت محمدیہ ملت ثانی جس میں شرافت و انصاف و کام و مروج طواف یکایہ۔"

دیا اور آپ کی رحمت پر استاد نقشبندیہ مجددیہ میں نسبت مجددیہ میں بیعت کی اجازت دی اور فرقہ ترک دیا۔ موصوف نے اپنے مکان کو متبرک کچھ کر جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ کے لیے وقف کر دیا جس کا غیر نے سنگ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجدد واعظم میرزا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے فیض کا یہ چشمہ تا قیام قیامت جاری و ساری ہے۔ موصوف موصوف طاب صدر اس کے جس کا موضوع سخن درود شریف ہے۔ یہ تحفہ الصلوٰۃ ایک عظیم نعمت ہے اور محبت محبوب کا دعوت ملکہ " یہ عنایات بیخات شہنشاہ نقشبندیہ چارہ ہر مستمند قدسنا اللہ عنہ الاقدس کی نسبت ہیں۔ "

عزیزے نقشبند ازاد از تحفہ بر صفحہ عالم ہر اس نقشے کہ دواز فیض شاہ نقشبندی را

[علماء سرہند نے تحفہ الصلوٰۃ فی التبیح الخمار کو درود حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو فضائل الصلوٰۃ و غزالیہ السلام پر ایک بیشل مرقع، تحقیقی اور جامع مانع کتاب ہے]

المست و جماعت : درود شریف اسم اعظم ہے اور درود شریف اہل سنت و جماعت کا وظیفہ قلب غوث اولیاء سب المست سے ہوتے ہیں۔ منکرین درود شریف کو قوی ولی نہیں ہوتا اور نہ ہو گا۔ معراج کا تحفہ نمانہ ہے اور نماز کا جزو اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت سے ذکر کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔ مولانا موصوف بھی ان محبوب بندوں سے ہیں۔

وظیفہ درود شریف : ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے بارگاہ رسالت ﷺ سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اسی درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ "مدینہ شریف و درود شریف کا گھر ہے۔" ولّا ائ الخیرات کی اجازت اور سند میں سے رحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب المست اجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

نعمت اللہ ﷺ : دنیا کی ہر نعمت "رب جلیل" رحمت بن سکتی ہے مثلاً پانی۔ "ابو الکاء کا قول ہے۔ اذ لہ شفاء و سطرہ دواء و اخرہ داء" کھانے سے پہلے پانی شفاء و درمیان میں دوا۔ آخر میں داء بیماری ہے۔ لیکن درود شریف ایک ایسی نعمت رحمت ہوتی ہوئی رحمت نہیں بنتی۔ درود شریف رحمت ہی رحمت ہے۔ درود شریف پر ہمیشگی رہنے والا معروف مشہور، مقبول، منظور و محبوب بن جاتا ہے۔ تبارک، مجبور، مقبور۔

یہ نعمات ولایٰ رشیدی غوث العصر مجددیہ رحمہ اللہ کی تائید ربانی میں فیض مجتہد اہل سنت و جماعت کے ہے۔



اور کلمہ دود، مضر و مکور اور مضروب ہے۔ انجاء مفسدۃ الحقیقۃ، مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ ولینہ لطیفہ درود شریف غرۃ الرقی ہے جس سے سائب بالاسقامت بلا خوف و خطر مستور اعلیٰ اور معجوب حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ وَهُوَ الْمُرَادُ ط

نغمہ کجاوین کجاوین سخن بہانہ ایست سوتے قطارے کشم کا تڑپے زمام را یہ تحفہ جلال و جمال کا حسین استرج ہے۔ اپنوں کے بیٹے انھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تلواریں ذوالنصار کچکوری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزت و عظمت مصطفیٰ ﷺ کے لیے فعال ہے۔

يَا قَاتِلَ الْإِنِّ وَوَالِدَ الْبَنِي وَعَصْرُ ضِيٍّ لِيَرْضَى مُحَمَّدٌ مِنْكُمْ وَقَاتِلَ

یہ تحفہ آشعلو مسکن کے لیے جام عرفان اور عاشق زار کے لیے زیارت کی دستاویز ہے۔ سلطان آن فقیر سے بکھلے ہے رمید از سینہ او سوز آہے دشمن اللہ! چرا تالہ؟ تداہد لگے یا رسول اللہ لگے

کتابت :- نہایت ہی نفیس آفست خوشخطی کا اعلیٰ نمونہ پیسہ عمدہ، مسطر نہایت دیدہ زیب خدیج نفع و خیر تعلیق کا عظیم شاہکار خوشنویس قاضی شرافتین سلمیٰ ریحۃ القلوب، اللہ تعالیٰ جزاؤں میں ہے نہایت ہی جانفشانی سے کتابت کی کتاب مذکور کی آتش و زریاتش قابل دیدہ، اقول آخر صفحہ ۱۸ کی تحفہ کو اپنے دامن میں پیوستہ ہوئے ہیں۔ میں مختلف مصنفوں کو اس تحفہ الصلوٰۃ الی النبی الخاری کی تعینیت پر مبارک دیتا ہوں اور اس عظیم شاہکار مجموعہ پر مسنون کلمات طیبات سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں اور دوسرے درجے قلمی تحفے اور قدیمے معاونین حضرات اور قارئین کرام کو بدریہ سلام مسنون پیش کرتا ہوں فقط والسلام معہ الاکرام ط

وَلَوْ أَنَّ فِي كُلِّ مُنْبَتٍ شَعْرَى لَسَانًا ثَلَاثُونَ الشُّكْرُ كُنْتُ مُفْتَقِرًا دَعَا لِيَوْمَ تَسْبِيحِكَ اللَّهُمَّ وَبَعِثْتَهُمْ فِيهَا سَلَامًا وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

دَعَا الْعَالَمِينَ ○

”صَلَّى اللَّهُ عَلَى أَحَبِّبٍ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ط“

عہد میرے والدین اور میری عزت مرد و مرد و محترمہ کے لیے عزت کی حفاظت کے لیے فعال ہے۔ عہد اور اگر میرا دوست ہو تو میں زبان بنانے کے لیے بھی ترشح کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

☆ يَا مَيِّتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

تَحْفَظُ الصَّلَاةَ إِلَى النَّبِيِّ الْخُتَابُ كَمَا حَضَرَ مُنْجِسٌ دَلَّ شَكْتِكَ رَاحَتِ
قُلُوبِ عَاشِقَانِ ، رَامِ سَبْرًا وَسَاكِنِ ، رِيْدُ الْمُرْتَلِيْنَ ، شَيْخُ الْمُنْزِيْنَ
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ ، نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ ، إِمَامُ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِ أَفْضَلُ الْأَحْسَنِ وَالْأَكْبَرِ الشَّاهِدُ الْبَارِكُ وَجُودِيَّتِ مِنْ بَرِيْدِ حَبِيْلِهِ
أَشْيَخِ الْكُرْمِيْنَ سَيِّدُ الْوَجْهِ الْقُدْرِيْ الْكَبِيْرُ ، سَيِّدُ أَعْمَالِ الْوُجُوْهِ الْعَظِيْمِ
رَبُّ الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا سَيِّدُ الْوَجْهِ الْقُدْرِيْ الْكَبِيْرُ ، سَيِّدُ أَعْمَالِ الْوُجُوْهِ الْعَظِيْمِ
بَشَارَتِ كِيْ أَسِيْدُ رَكْعَتَاهُ

شَامِلِ فِي عَجَبِ مَرْمَزِ مَرْمَزِ

قَدْ تَكَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ الْخُتَابُ قَدْ تَكَلَّمَ

يُبْدِي بِهَذَا الْكَلَامِ الْجَمِيْلِ وَبِخَاتَمِ

مِنْ خَاتَمِ اللَّهِ

○

۳۶۵۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں حاققت زبان میں جو کسے حمد و ثناء تیری
چمن کے پتھر و گنجل، ہمزہ بزرگ شمر تیرے
تیری رحمت پہلے گی گنگا گانِ اُمت کو
یہ میری بد نصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
یہ میرے پیغمبر کا مژدعا کہ تو پوچھا گیا ورنہ
بدوز شستر یہ راز مجھ پر منکشف ہو گا

فصلے دہریں ہر آن، رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمس کس صومت نہ ملتی جو ضیاء تیری

نعتِ مُصطفیٰ ﷺ

کیا کرے عاجز بشر تو حیف شانِ مُصطفیٰ
بھیجتا ہے خود خلاقِ عالم بھی درود
ہاں یہ ہیں وہ رسولِ ملائکہ بھی پڑھتے ہیں درود
ہیں اُنہی کے ماتحت قبا کی واقعہ اسرارِ صلواتِ اللہ علیہ
اُن گئی جلاؤ ملک سے ہر سال کو منہ مانگی مُراو
جن کو پائیں دس جب پاہیں لازیں مختار ہیں
وہ شفاعت جب کریں گے ہوگی ہم سب کی نجات
حشر کے دن جی جنہیں اپنا دکھائے گا جمال

درہنہ صفت شمس درود ہے رازِ خدا رازِ رسول

ہے کہاں رُوحِ الامین بھی رازِ دانِ مُصطفیٰ ﷺ

ماہی غرسِ اِنسیرِ رازِ

روضة الاول

باب

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَاۤ اِنَّا كُنَّا لَافْسٰكِيْنَ
عَلٰى نَبِيِّنَا وَمَرْسُوْلِنَاۤ اَوْحٰىنَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ
الْحُبَّاءِ الْبَرَةِ وَالشُّفَعٰى ۝فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبٰرَكَ وَتَعَالٰى فِى شَاْنِ حَبِيْبِهِ ﷺ مُحَمَّدًا وَاَمْرًا
قُرْآن پاک: ۲۲ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۵۶اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَٰئِكَتُهٗ يَخْصُلُوْنَ
عَلٰى النَّبِيِّ ط يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود
شریف بھیجتے ہیں اُس غیب تانے والے نبی پر
لے ایمان والو! تم بھی آپ پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِمْشان نزول: یہ دُرود بے بہود جب بھی بارگاہ رسالت میں آتے تو کہتے اَنَّا
نَعْلَمُ مَعْزٰنَ بَرَكَاتِ مَوْتَ۔ ربِّ کریم نے اُن کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی تو
نبی کریم ﷺ دُرودِ جبریم صَلِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَسْلِمَ نے فرمایا مجھے ببارک دو! کہ ایسی آیت پاک نازل ہوئی ہے
جو مجھے دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے اور حضور پر نور شافعِ یومِ التَّشْرِیْءِ سَيِّدِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ التَّحِيَّاتِ وَ
اَحْسَنُ السَّلَامِ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے ہسرت سے چہرہ چمک رہا تھا اور
بِشاشت سے سُرخ اور مُرَوَّد۔ تو صحابہ نے ہنستا یا رسول اللہ! سے مبارکبادیں دیں ۱۱
۱۲ قرآن مجید کدترِ نعمت ہے اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الہیہ لائے گئے ہیں۱۱ یہ آیت کریمہ فضیلۃ حضور صَلِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَسْلِمَ کے ساتھ ہی خاص ہے بالفائدہ اگر یہ وصفِ خللہ
ہے حضور صَلِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَسْلِمَ کا حق سبحانہ و تعالیٰ نے کُتُبِ سَاوِیۃ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود
تسلیفِ اصالۃ کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائی ۱۲ اَفْضَرُ اِلَی اللّٰہِ دُرُوْدُہِ فَاِذَا تَرٰتُ اللّٰہَ کَانَ اللّٰہُ لَکَ ط

اور صفاتِ محمدیہ اور احوالِ اخیریہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور عجیب چمک دمک اور رنگت بولپے دامن میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی نمودار اور مجسمین کے قلوب کو بھی نمودار کے ہوئے ہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

پہلا مفہوم : تعظیم و تکریم۔ علماء کرام نے اللہ صلی علی سیدنا محمد کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ اللہ عظیم سیدنا محمد! سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین ط

دوسرا مفہوم : بلکہ اور مجسمین کی طرف سے دُعا۔
اللَّهُمَّ تَوَحُّدَهُ بِتَاجِ الْوَحْدَةِ
وَالرِّضَى وَالْكَرَامَةِ ط
اے اللہ! سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

○ یعنی دنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مطہرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، اُمتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اولین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر عزت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

قرآن پاک : پڑھو سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۴ ۴۵
هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكَ
وَمَلَائِكَتُهُ يُخْرِجُكَ مِنَ الْمَقَابِرِ
الَّتِي كُنْتَ فِيهَا مَيِّتًا ۚ وَكَانَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّاتُهُمْ يَوْمَ
يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَاعْتَدَ لَهُمْ
اَجْرًا كَرِيْمًا ۝
وہی ہے جو درود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وہ آدمی کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمائے والا ہے اور ان کے لئے وقت کی دُعا تحفہ سلام ہے اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

شانِ نزول : سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس شرف سے شرف فرمایا اُس سے ہم نیاز مندوں کو آپ کی فضیلت ملا۔ لیکن یہ درود شریف آپ کے لئے خاص فرمایا۔ یصلون علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو درود شریف بھیجتا ہے۔ جو درود شریف پڑھتے ہیں۔

النَّبِيِّؐ، اتاعرض کرنا تھا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا۔

ا : درود شریف "سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے جو بڑے درجے والے ہیں۔" اُن پر رب کریم بھیجتا ہے یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ، ضمیر کم خصوصی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے ہے اور آپ کے فضل و دیگر صحابہ کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ "صحابی" راڈ یَقُولُ لِحَبِیبِهِ "صاحبِ یقین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا اور دیگر صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اس مبارک القاب سے "صحابی" کہلائے اور آپ کی صحابیت کا انکار کفر ہے کیونکہ قطعاً طبعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم انور الشور من الانوار کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل، اصحاب اور مجملہ نور منین پر درود شریف بھیجا جاتا رہے۔

ج : حَبِیبُکُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهُ | اُن کے لئے طے وقت کی دعا "خُفْزَہ" سلام ہے۔

○ مقامات کے وقت سے مراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنت میں داخلے کا وقت۔
☆ مروی ہے کہ ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے یا لقاء الہی کے وقت رب کریم سلام فرماتے گا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِیمٍؑ کیا ممکن کہ ہر دروازے سے جنتی کو کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔ قرآن پاک میں واضح طور پر رب کریم نے اس دنیا میں اپنے پیارے انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے۔

- وَسَلَّمَ عَلَیْ عِبَادِهِ الَّذِینَ اصْطَفٰی ۝ پت سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۹
سَلَّمَ عَلَیْ اِبْرٰہِیْمَ ۝ پت سورۃ الصافات ۱۰۰-۹۹
سَلَّمَ عَلَیْ نُوْحٍ فِی الْمَلِیْمِیْنَ ۝ پت ۹۰
سَلَّمَ عَلَیْ مُوسٰی وَهٰرُونَ ۝ پت ۱۲۰

۱ : انبیاء پر سلام اور رحمت الہیہ کی چٹکڑی سلام اور مستحوا دیہ کہ ایمان والوں کو حکم خداوندی جنت محمدی کی لہر میں چلنے والے ہیں۔
۲ : سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۹ اُن پر سلام ہو گا رب کریم کا فرمایا ہوا۔

سَلَّمَ عَلَيَّ اِلَّا يَاسِينَ ۝

وَسَلَّمَ عَلَيَّ الْمُرْسَلِينَ ۝

○ لہذا ائمہ درجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں مبینہ طور پر قدر مشترک "تعظیم" ہے۔

☆ صلوٰۃ : لغوی معنی - تحریک التلوین شرعی معنی وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ نماز قائم کرو۔

○ یہاں صلوٰۃ اصطلاح شرع میں نماز کے معنی میں ہے جیسا کہ حضرت سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول

امین علیہ السلام نے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو تعلیم امت کے لئے سکھائی کہ اللہ

مقام مقرر کے سامنے قیام رکوع سجود تہنید اور سلام۔ تو یہاں صلوٰۃ بمعنی نماز مخصوص

ہوگی۔ صلوٰۃ کا معنی نماز۔ دعا۔ رحمت بھیجنا۔ دُرود شریف ہے۔

① سلام : سلام کا معنی سلامتی "بَرَآءَةٌ عَنِ الْمُنَافِقِ وَالنَّافِقِ" عیب

اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صلوٰۃ و سلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہوا۔

☆ صلوٰۃ : اَلْمُرْتَبِیْنَ بِكُلِّ شَرِّیْنِ ط

② سلام : اَلْمُرْتَبِیْنَ مِنْ كُلِّ عَیْبٍ وَشَرِّیْنِ ط

☆ ہر نسبت سے موزن۔ ہر صفت سے متصف اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک

مُرْتَبِیٌّ عَنْ شَرِّیْكَ فِیْ حَاسِنِهِ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ عَیْرٌ مُنْقِیْمٌ ط

فَانْتَبَیْ اِلٰی ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرِّیْ وَانْتَبَیْ اِلٰی قَدْرِہِ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمِ

○ تو اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ و

تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک علیہ السلام کو ہر صفت سے متصف فرمایا

اور ہر مکروہ اور عیب سے منزہ فرمایا۔

وَمَلَائِکَتَہُ ط اور اُس کے فرشتے، فرشتہ کی تعریف یہ ہے۔

فَوَدَّ اِنِّیْ فِیْ شَکْلِہِ بِاَشْکَالِ مُتَحَفِّظَةٍ | لَوِّیْ بے تحریف اشکال میں جاتا ہے۔

علہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غماص میں شریک سے پاک ہیں اور جس جوہر آپ کا کسی دوسرے میں مستقیم نہیں۔ پس

یہ کہ وہ آپ کو جو بھی شرف چاہے آپ کی ذات کی طرف منسوب کر اور جو عظمیٰ کو لوٹ چاہے آپ کی قدر والا کو نسبت دے

مَحَلِّ مَحْجَدٍ صَلَوٰۃُ الْاَنْبِیَآءِ صَلَّیْ سَلَامٌ عَلَیْہِمُ الْطَّیِّبِیْنَ الْاَفْخَاۃِ "سورۃ فتح ۲۷"

درود شریف اور نہ نوحوت۔

لَا يَذْكُرُهُ وَلَا يُؤْنَسُ ط

○ کا کی ضریر واحد غائب میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اس کی نیابت میں اس کے حکم سے درود شریف بھیجتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نیابت میں وہ بھی شریک فعل نہیں ہوتے۔

۱۔ صلوٰۃ: جب منسوب الی اللہ ہو تو معنی ہو گا درود بھیجنا، رحمت نازل کرنا تعریف

فرمانا اور اللہ رب کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صلوٰۃ بھیجنا تمام ملک اور ارضی

سماوی کائنات جن و انس سے شرافت، عظمت، نفاست، کرامت میں کروڑا درجہ سے

بڑھ کر ہے۔ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ شَاءَ مَا عَنِتُّهُ "عِنْدَ الْمَلِكَةِ وَتَقَطَّعَتْ ط

اللہ تبارک و تعالیٰ ملک میں آپ سے محبوب ملکہ علیہ السلام کی تعریف فرماتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ

درود شریف محمد مرتبت ہے۔ "رواہ امام بخاری عن ابن ابی عاصیہ علیہ الرحمۃ العالیۃ ط

علاء اللہ ابو الفضل محمود الاولیٰ البغدادی علیہ الرحمۃ ووضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تُعْطِيهِ تَعَالَى اِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا

بِاعْلَاءِ ذِكْرِهِ وَظَهَرَ دِينَهُ

وَابْقَاءَ الْعَمَلِ بِشَرِيعَتِهِ وَفِي

الْآخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهِ فِي امْتِهِ وَ

اِجْزَالِ اٰجِرِهِ وَمَسْئُوْبَتِهِ وَابْنَاءِ

صَلِيْهِ لِلْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ

بِالْحَقِّ الْحَقُّوْدِ وَتَقْدِيْمِهِ عَلَى

كُلِّهِ الْمُتَقَرَّبِيْنَ بِالشُّعُوْدِ ط

"تفسیر روح المعانی"

تفسیر الشان لغز جلالہ مثنوی بیکرا زمرہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے درود شریف بھیجے گا

یہ مفہوم ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے محبوب کے ذکر

کو بلند کر کے اور آپ کے دین کو ظہور سے کر اور آپ

کی شریعت مظہر پر عمل بقرار رکھ کر اس دنیا میں

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھا کر اور درود

عشر امت کیلئے شفاعت قبول فرما کر اور بہترین

اجر عطا فرما کر اور تمام محمود پر فائز کرنے کے بعد

اولین و آخرین کے لئے حضور کی عظمت، بزرگی

کو ظاہر کر کے اور تمام متقربین پر حضور کو شرف

سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

○ صلوٰۃ کے معنی میں ہیبت و وسعت ہے۔ تکویم، تعظیم، شرف، عظمت، مدح، ثناء،

محبت، عشق و محبت، رحمت، رفعت و درجیات، بلندی مقامات اور ارادۂ خیر سب کو

شامل ہے اور اس کا ظہور فضائل و کمالات کے بیان سے ہوتا ہے۔

۲۔ صلوٰۃ : جب منسوب الی المؤمن ہو تو معنی ہوگا۔ دُعا۔ استغفار۔

۱۔ استغفار ۲۔ کہن کے لئے ؟ ایمان والوں کے لئے۔

قرآن پاک : ۲۳ سورۃ المؤمن آیت کریمہ

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا | ملائکہ مغفرت طلب کرتے ہیں اُن کے لئے

جو ایمان لائے۔

ب۔ رحمت : ملائکہ کہ اُمّ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں اپنے پیارے حبیب
لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بلند درجہ اور رفعتِ شان اور اُمتِ مرحومہ کے لئے
طلبِ بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ

سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تختِ جبر و جشمِ پیارے بیٹے سیدنا شیث علیہ السلام
علیہم السلام کو بوقتِ وصال وصیت فرمائی۔ بیٹا ذکر اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ
ضرور کرنا یعنی درود پڑھتے رہنا۔ کہ

إِنِّي نَزَّيْتُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ ذِكْرًا
فِي كُلِّ سَاعَةٍ ط میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وہ ہمہ وقت
آپ کے ذکرِ درود شریف میں مشغول رہتے ہیں

۳۔ صلوٰۃ : منسوب الی المؤمن ہو تو معنی ہوگا۔

دُعا۔ طلبِ رحمت فی الدنیا اور طلبِ شفاعت فی الآخرة ط

قرآن پاک : ۲۳ سورۃ المؤمن آیت کریمہ

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي | اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھے سے
اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط دُعا مانگوں قبول کروں گا۔

○ لہذا اس آیت کریمہ کا مفہوم مختصر یہ ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ
در ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا گسری میں
ذمزمہ سبج رہتے ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں۔

۱۔ قولے ایمان والو! تم بھی سرکارِ محبوبِ کریم کی دعا و دعا کو قبول کرو اور اللہ تعالیٰ کے
والتعالیٰ کی رفعتِ شان کا بے ان ہمیشہ کیا کرو۔ یعنی درود شریف بھیجا کرو۔ اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے
سے مخلوق اور امین مخلوق ملازم و مخلوق الخافۃ سے درود شریف ثابت ہے۔ مرقب ط

اہم نیاز مندوں کو حکم فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمتِ محبوبِ شانِ رسول کو کا حق جانتے
 ہیں اور نہ ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے احساسِ کبریٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ "اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ" اے اللہ پاک تو ہی اپنے محبوبِ پاک ﷺ کی عظمت
 شان اور قدر و منزلت کو خوب جانتا ہے اس لئے ہماری طرف سے بھی تو ہی تحفہ،
 "رُودِ شریعت" بھیج۔ "اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَصَلِّهِمْ"۔

○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اءِئْتُوا بِالذِّكْرِ الْوَاقِعِ مِنَ رَبِّكُمْ
فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ مُجْتَمَعٍ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ
يَا أَيُّهَا الْمُشْكِرُونَ

○ سبحان اللہ کتنا محبت بھرا اور پرکھتہ انداز اور کتنے پیارے القاب دل کو بھانے والے ہیں۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ مخاطب مستحق تعظیم اور واجب الاحترام اور قابل توقیر ہے۔ جس کا اظہار امتی ادب و محبت سے درود شریف پڑھ کر کرتا ہے۔
نوٹ: مغرب المومن ص ۱۸۷ رقم ۱۰۷۱ اور رقم ۱۰۷۲ میں اللہ تعالیٰ سے عرض ہیں کہ۔

عہد تفسیر کبیر امام غفر اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مثال کا جواب لکھتے ہیں جب اللہ جل شانہ اور فرشتے حضور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا
اس کی عرض یہ کہ ۱۔ اظہارِ تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ ۲۔ عہد کرے خاندہ درود شریف کا
مردم کی طرف۔ از روئے رحمتِ تائید ثواب دے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اور بخش فرمائے
۳۔ تاکہ اترتی درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہو۔ جو
ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائے آمین۔

القاب کیسے کیسے حق نے رکھے عطا اپنے محبوب پاک کو قرآن میں جا بجا
یُس کہیں پکارا تو طہ کہیں کہا ختم نہ اور کہیں واسطی واسطی

پھر میرا کیا مقصود کہ تعریف آپ کی کروں

تم سب پر صحر درود میں ذکر نبی کروں

خود ہے خدا ہمارے پیغمبر کا مدح خوان قرآن ہے سارا آپ کا بیان

انھم کے الف کے ہے والٹ اس تک جاں نعمت جناب جن و بشر ختم مرسلین کروں

میرا کیا علم و عقل صفت آپ کی کروں

تم سب پر صحر درود میں ذکر نبی کروں

حکمت :- یَا مُحَمَّدٌ "مَنْ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ سِوَاكَ" اسم ذات سے پکارنا جائز ہے لیکن ادباً
منع ہے۔ ذکر شرعاً اور عقیدہ۔ از روئے محبت صفات سے پکارو۔

زمی اور ملاطفت کے ساتھ کہو یا رسول اللہ
اور گستاخانہ انداز میں یا محمد "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَآلِهِ
وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ" نہ کہو۔

آپ کو اسم پاک سے نہ پکارو بلکہ اسم صفت
سے پکارو۔

یا نبی اللہ : یا رسول اللہ "مَنْ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ سِوَاكَ"
یا حبیب اللہ "مَنْ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ سِوَاكَ"

حکم دیاعزت اور شرف کے ساتھ پکارو
اسم صفت سے پکارو۔

☆ یہ سب کرم ہے اللہ عزوجل کا اپنے محبوب رسول کی پیاری اُمت کو کتنے مبارک
لقب سے مخاطب فرمایا۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا۔ اے ایمان والو! یہ خطاب
بمقتضائے عمل ہے۔ کہ

☆ جنگ جہال کے موقع پر یہاں سے کہا جاتا ہے۔ اے بہادر و سخاوت کرنے
والے! میں تم پر یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی شخص بھی قتل نہ ہو۔

ہاں کو اے سخیو! اور جہاد کرنے والوں کو، اے مجاہدو! اسی طرح دُرود شریف پڑھنے اور یہ شخص بھیجنے والوں کے لئے فرمایا اے ایمان والو! دُرود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور دُرود شریف نہ پڑھنا بے ایمان ہونے کی دلیل، دُرود شریف محسنِ عظیم جبریل کا کائنات میں اتنا ہیہم کا حق غلامی، حق نیک، حق احسان ادا کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبی کریم و اکرم میں صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور رفعتِ مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیاز مندوں کے لئے فضل و کمال بھی۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا | آپ ﷺ پر دُرود شریف اور خوب سلام تَلِیْمًا ۰ پڑھو

☆ دُرود شریف صَلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے جو تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں اکیلا لفظ مکتوبہ ہو یا سلام اس سے اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل دُرود، شریف ہوگا۔ ”یہی مسئلہ ہے آخر مجتہدین، آخر ہدی کا“

مسئلہ: بالاصالہ ”مستقل بالذات“ نبی کریم ﷺ پر اور بالشیعہ دوسروں پر دُرود شریف پڑھنا چاہیے اور یہ فرض، واجب، سنت ہو کہ وہ اور مستحب ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا مومن پر امتثالِ بقیر اللہ، فرض ہے۔ محفل میلادِ پاک اور مجلسِ وعظ میں نامِ اقدس سے یا منے تو دُرود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب ”حُب“ سے ہے اہلِ محبت کے لئے یہ مقام مستحب فرض کی طرح ہے اور سنت اللہ بھی۔ و خوب مسئلہ سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نامِ اکبر منے یا لے دُرود شریف پڑھنا واجب ہے۔

☆ شیخ مفتی محمد صالح المنجد نے مستحب کو فرض دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض میں قسم کے ہیں۔ ۱۔ فرض عین! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پورا کرے۔ ۲۔ فرض برہنہ، تلبی سے ثابت ہو۔

۲ : فرض کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے ادا ہونے سے پورا ہو۔

۳ : فرض ظنی ! جو مجتہد کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرض عین دو قسم ہے ۔

۱: فرض دائم! مثلاً درود شریف بلا قید و وقت ادا جگہ۔

۲: فرضِ موقت! جیسے نمازِ روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایام، ماہ، سال میں

☆ حاصل کلام :- خالق مطلق کا یہ امر درود و سلام کفائی نہیں و جو بی و دوائی ہے۔

○ عَلَى النَّبِيِّ: غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر

☆ **عَلَى الرَّسُولِ:** نہیں فرمایا جا لائے رسول نبی سے بلند مرتبہ ہے بالحق۔

○ رسول کہتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والے ایام اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم

اُس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر "رَسُول" کا اطلاق اُس وقت

مُحَمَّدٌ أَجِبْ اَيْ بِرُقْرَانِ يَاسَاکَ کَمَا نَزَّلَ مُنْجُوًّا اور اَسْبَغْتَ تَجْلِیغَ فَرَمَاتَنِ۔ اُس وقت آپ

کی عمر شریف چائیں! برس ہستی۔ تو متکلم معظّمہ، عجل نور، غارِ حرام میں شور و غلج کی پہلی پانچ علیہ

آیات کریمہ سید الملائکہ روح الامین جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝

الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

☆ عَلَيَّ الْبَشَرِ: نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصر،

لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالم شہود میں بشریت کا جامہ زیب تن کیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی پر گایہ مطلب ہے

اللہ تعالیٰ کا دُروہ شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

علم پہلی دینی تعلیم - وحی منقولہ ۱۴ رمضان المبارک بروز پیر ۱۲ رجب ثانی ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۲ مئی ۱۹۶۵ء کو تاج محل
کے دروازے پر لکھی گئی تھی۔

ہوئی۔ یہ سورۃ الخلق آیت کریمہ اتنا پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو قرآن کی پھٹک

سے بتایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے تم سے لکھا اسطرح یاد آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

سال کی عمر شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحی الہی کا نزول ہوا اس طلب یہ ہوا اللہ سبحانہ کا دُرو و شریف بچھا زمان اور مکان کی قید سے تھیں نہیں۔

○ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ: دُرو و شریف بھیجتے ہیں نبی پر النَّبِيِّ فرمایا۔
حدیث پاک: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہنے لگا: "صِغْرِ الْبَغْدَادِ"

جَلَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "فَرَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نے میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

☆ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ مَرْبُوبٌ وَالْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ
فَرَمَا میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

○ اللّٰهُ تَبَارَكَ تَعَالٰی اور اُس کے پیارے فرشتے دُرو و شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹی کے درمیان یا جبرائیل روح اور جسد کے درمیان ہی تھے۔ تب سے رب کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک۔ ان روایات سے بھی وقت کے تعین کی خوشبو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری کا نزول بصورتِ دُرو و شریف زمان و مکان کی قید سے و راء الزمان ہے۔ جو کہ عقلِ اوّل "جبرائیل علیہ السلام" کے احاطہ سے بھی باہر ہے۔

○ يُصَلُّونَ: مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوامِ استمراری، اور متحدی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ کلامِ الہی "بیشہ وقت بلا اعتبارِ اوقات"

علم لغت کے لحاظ سے نبیؐ کا معنی ہے مخیر عن اللہ اور نبوت کا معنی اطلاع علی الغیب غیب کی خبر دینے والا۔ بتدبیر و درخ ملائکہ قیامت اور سب سے خیر الغیب اللہ کی خبر دینے والا۔ مطلق خبر دینے والا نہیں کہ اُس کو مخیر کہتے ہیں۔ اور اُس کی خبروں کو اخبار اور مطلقہ کی خبروں کو حدیث پاک اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کو کلماتِ پاک کہا جاتا ہے۔ "فَاَنْتُمْ اَنْبَاؤُ النَّبِيِّينَ"

میں دو جگہ ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ جملہ اسمیہ استمرار اور دوام کے لیے اور جملہ فعلیہ حدوث و تجدّد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تقدّس وتعالیٰ ہر آن ہر گھڑی ہر لحظہ ہر لمحہ اپنے پیارے محبوب پاک صاحبِ ولایت مصلیٰ علیہ السلام پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدّد بھی۔ یعنی پہلے پہلے یکے بعد دیگرے۔ ترقی بخیر ترقی اور علی التواتر،

☆ پہلا جملہ اسمیہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ حَقِیْقَتِیْنَ ہے۔
☆ دوسرا جملہ فعلیہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا قَلِیْمًا ○ یہ شریعت ہے۔

○ یہ آیت کریمہ مجرم ہے شریعت اور حقیقت کا۔ یٰٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہ برصداقین مومنین کو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا کا حکم فرماتا اور اُس پر مومنوں کا محبت و ادب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر حقیقت ہے۔

نمائے زلف و رخسار تو اسے ماہ ملا پاک و روشن و شام کردہ
عراق

قرآن پاک : پ سورتہ المائدہ آیت کریمہ نمبر ۱۵

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِیْنٌ ○
بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب۔

○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب مصلیٰ علیہ السلام کو نور فرمایا۔

در بحر الفائق، آوردہ وجہ تسمیہ نور علیہ السلام
است ازل چیزے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بخود
قدم از علّت کہ قدم بخود آوردہ نور ہے
برو مصلی اللہ علیہ وسلم "تفسیر حسینی دہلوی"
تفسیر الفائق میں فرمایا "نور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ "نور" قدم سے خلعت کہ قدم سے وجود میں جس کو لایا وہ آپ مصلیٰ علیہ السلام کا نور تھا۔

علہ نور کی تعریف یہ: النُّوْرُ هُوَ الشَّاهِدُ الْقَائِمُ الْخَالِدُ الْغَالِبُ الْغَوِيُّ هُوَ الْمَوْجُودُ الْمُسَوِّدُ هُوَ الْمَوْجُودُ الْمُسَوِّدُ هُوَ الْمَوْجُودُ الْمُسَوِّدُ
علہ اشعشع بحر الدی زبانی باریک بینی کی غور و اتفاق یہ تفسیر اشارات کلمات اشعشع و کائنات شریعت و کائنات رموز و کلمات لہذا
یہا مشہور معروف اور نہایت ہی مشہور ہے۔ جو آپ کے علم کمال اور فیضیت کا ثبوت ہوئے ہے۔ علیہ السلام
کہو تیرے میں عجب شمع و غم الدین گریں لہذا نور اللہ کے خاص خاص غلام سے تھے۔ سن ۶۵۱ سال ہجری القدرہ ہے۔
علہ "ملاحضہ اوسطہ الکاشفی البروی" اَفَاحْصَ اللّٰهُ عَلَیْکُمُ الرِّزْقَ ذَ الرِّیْحَانِ تَفْصِیْرًا مَّا ظَهَرَ وَتَحْتَ آيَاتِ لَهَا ۝ ۶

قرآن پاک : ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ نمبر ۲۵

اللَّهُ نُورُهُ النُّورُ وَالْأَنْحَارُ
مِثْلُ نُورِهِمْ كَمِثْلِ شَوْجَانٍ فِيهَا
وَمِثْلُ شَوْجَانٍ فِيهَا
النُّورُ جَلِيلٌ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ زُرِّيٌّ
چمکا روشن۔

○ نور اللہ تعالیٰ کے انکارِ حسی سے ہے اور مثل نور میں اس نور سے مراد سید الکائنات افضل الموجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت تشریف ہے جو کہ آپ ﷺ کی عظمت نور کی شاہد ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ ابن عباس نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہما سے فرمایا اس آیت پاک کے معنی بیان کرو تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشنی ان طاق کو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس طلب مبارک علیہ چراغ نبوت کہ شجر نبوت سے روشن ہے۔ اور اس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی و اضافت اس متوجہ کمال نہ ہو پس ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جائے گا۔

☆ نورِ شمع جیسے وہ دل اقدس ہے اللہ سبحانہ کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
☆ فانوس چستی جس میں نورِ شمع روشن ہے وہ سینہ فیضِ غنیجہ ہے مراہدینہ کا
☆ طاق جس میں فانوس رکھا ہے وہ سراپا جسمِ اطہر ہے اللہ کے پیارے ہم ہے سہارے
کے سہارے، عرشِ عظیم کی آکھ کے تارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
شمعِ دل، شکوہ تن، سینہ ڈھابہ نور کا تیری صورت کے نیچے آیا ہے سورہ نور کا
کہ گیمو آ وکن ای ابڑو آنکھیں عین کھلی عین ان کا ہے چہرہ نور کا
دوسے ہر قدس تک تیرے توسط سے گئے

☆ "صلى الله تعالى عليه وسلم"

☆ واسطے نے کیا غصہ سے کبریٰ نور کا

☆ عظمت والے نور صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما :
 قَالَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ الشُّبُوهُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ
 قَبْلَ الْأَشْيَاءِ كُفْرَ نَبِيِّكَ مِنْ
 نُفُوسٍ ۝ ۱ ۝ اللَّهُمَّ زِدْنِي بِرًا ۝

میں نے نور مجھ سے عزم کیا آپ
 کب سے نبی ہیں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اے جابر! ایک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء
 سے پہلے تیرے نبی کے کفر کو اپنے نور سے
 پیدا فرمادیا۔

☆ اس حدیث پاک میں نبی کا لفظ زیر بحث ہوگا۔ جو مقصود ہے۔

حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو جریجہ رضی اللہ عنہما :
 أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُفُوسِي وَ
 كُلُّ خَلْقِي مِنْ نُفُوسِي وَأَنَا
 مِنْ نُفُوسِ اللَّهِ ۝

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو
 تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے
 اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

قرآن پاک : ۲۱ سورۃ النبی آیت کریمہ ۸۲
 إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ
 كُنْ فَيَكُونُ ۝

جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائیے
 ہو جاوے فوراً ہو جاتی ہے۔

○ اس آیت کریمہ میں لفظ شئیٰ فرمایا یعنی مشیت، ارادہ فرمایا تو کہتم کہ کائنات معرض

عند امر مشیت ارادہ اور رضایہ تینوں الفاظ اپنے اپنے اندر میں نہیں کہتے ہیں بحال بصیرت پر مبنی نہیں بقول مصنف
 میں لفظ شئیٰ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مشیت ارادہ فرمایا اور اس نام پر کائنات کا ذرہ ذرہ پیدا فرمایا
 کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہوگی اور وہ علم الہی میں مبنی اور اس کا نام پر مطابق کُلُّ أَمْرٍ مَقْدُورٌ
 اِنَّا قَدْ فَتَحْنَا لَكَ فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاللَّهُ مُجِيبُ الدَّعَاءِ وَرَسُولُهُ ۚ اَوْدَعَ
 "نور" محصورین الارض والہیان صلی اللہ علیہ وسلم کا امر کُن سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں
 سموت فرما کر اربعین سال کی عمر شریف میں جبکہ رحمت غاویہ میں آپ کو افراد سے مخاطب فرمایا۔
 یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادہ امر افراد کا فرمایا : فَتَدْبُرُ ۝

۱۔ وہاں "کُنْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوگا
 ۱۔ یہاں "اَفْعَلْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔

قول حق قرآن ہے۔ قول پیغمبر ہے حدیث۔ اہل آل کے واسطے تقریب ہے دونوں کی ایک
 اور حق تو ربی اصل میں دونوں ایک ہیں ﴿﴾ وہ خدا اور یہ نبی تو یہ ہے دونوں کی ایک
 یا خدا یا مخلوقے مشکل میں دونوں نام لو۔ حاجتیں برائیں گی تاثر ہے دونوں کی ایک
 حدیث پاک: بروایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 ﴿اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾ سے پوچھا گیا کہ حضور مکیؐ کا خلق کیا تھا تو ارشاد فرمایا۔
 ﴿كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ﴾ آپ ﷺ کا خلق قرآن تھا

قرآن مجید کے بیان کردہ جملہ اخلاقیات صاحب خلقِ عظیم ﷺ میں زینت آرا ہیں۔
 بقیہ ماخیز

مُضَلَّحٌ، مَفْتَحٌ، لَيْقٌ، مَفْتَحٌ الرَّحْمَةِ، كُنْزٌ، حَصْرٌ، عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے اسماء حسنہ سے میں جو لغت
 ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿﴾ | قلم اور اس کے کلمے کی قسم
 ﴿لَنْ سَمُرًا وَكَانَ مُبَارَكٌ، اور نُقْطَةً سَمُرًا﴾ زبان مبارک اور مَا يَسْطُرُونَ سے
 مراد سینہ اطہر صرح مبارک "مطلب یہ کہ رب کریم فرماتا ہے محبوب تیرے زبان کی قسم تیری زبان
 کی قسم، سینہ دوسری لوح اور زبان قلم کی قسم اور وہ مفتاح کُنْزِی "زبان مبارک ہے۔ جو اسم ذات
 رسالت "آپ" محمد ﷺ ہے اور اس کُنْزِی سے رب کریم کے علم و حکم کے خزانے، رزق و
 محنت کے خزانے، مغفرت، جنت کے خزانے، رافت و رحمت کے خزانے، اور عالم امر۔
 عالم تقدیر "عالم خلق"۔ عالم تدبیر کے خزانے اسم محمد ﷺ سے کھلتے ہیں اور عرشِ عظیم
 اُن کا رُخ ہے۔ عالم غیب عالم شہادۂ حجروہ افتاء و عدم میں قفل تھے جس کُنْزِی سے اُن کا ثقل کھولا گیا
 وہ مفتاح "کُنْزِی" اسم محمد ﷺ ہے جس سے عالم میدان ظہور میں آئے۔ ﴿قَالَ خَزَنَةُ﴾

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿﴾ اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

○ دوا افتاد کی طرف قرآن پاک نے اشارہ فرمایا۔ اور مفتاح۔ عالم امر۔ عالم غیب کی کنجیاں

۲۔ مقالید۔ عالم خلق کی کنجیاں۔ مقالید اور مقالید دونوں جمع کے صیغے ہیں جو کثرت خزانوں پر دلالت ہیں۔

○ مفتاح کا پہلا حرف قر اور آخری ح اور مقالید کا پہلا حرف قر اور آخری د یہ بنا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اللہ تبارک و تعالیٰ تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں، عدم سے وجود میں لایا اور اللہ
 تبارک و تعالیٰ اپنی ذات پاک کا ظہور بھی اسی نام محمد ﷺ سے فرمایا۔ تو پھر روح و جسم انسان
 جو نام لہر عالم خلق کا ماہی ہے مومن و مومن یا جبرئیل کی کئی کئی کلمات کو زبان تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ دیکھ کر فرمایا

حضور نبی کریم ﷺ قرآن پاک کی عملی تفسیر اور تخلیقاً یا اخلاقاً اللہ کی صفات سے کاشف، مُصَنَّف اور مُرَتَّب اور امت مسلمہ کے لیے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ مِثْلَ نُمُونَةٍ مِّن سَعَدَةٍ

مدینہ میں مدینہ والے روستے ۳ ماہاں دیکھ لیتے ہیں جو ہیں صاحبِ نظر وہ قرآن میں قرآن دیکھ لیتے ہیں

○ منہ درج بالا نص قطعی، آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا حضور ﷺ نور ہیں اور اس نور کی تخلیق اُس وقت ہوئی جب کہ کائناتِ عالم کی کوئی شے پیدا نہیں ہوئی تھی۔ جن پر اَنَا اَوَّلُ الْبَشَرِ دلیل کافی، دانی اور شافی ہے۔

اُمم برسرِ مقصد : فرمایا۔ اے سیدنا جابر بن عبد اللہؓ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے۔ یعنی ارادہ امر کن کے ظہور اُٹھنے سے بھی بہت پہلے

عرش سے پہلے فرش سے پہلے، جنت سے پہلے دوزخ سے پہلے، شمس سے پہلے قمر سے پہلے دُور سے پہلے پہاڑ سے پہلے، زمین سے پہلے زمان سے پہلے، قطرہ سے پہلے دریا سے پہلے لوح سے پہلے قلم سے پہلے، خاک سے پہلے آب سے پہلے، آگ سے پہلے باد سے پہلے غرض کہ امر کن سے تخلیق کی ہر شے سے پہلے شَوْءًا قَبْلَكَ مِنْ تَوْبِهِ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور کی تخیل سے پیدا فرما دیا۔ «كُنَّا كَلِمَةً يَتَكَوَّمُ»

① یاد رہے۔ مادہ پہلے پہلے ہے ترجیز بنتی ہے۔ لوبا ہو تو نور بنتی ہے۔ لکڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے۔ اگر پہلے مادہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے انسان بنتا ہے۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں؟ جس سے حضور بنتے۔ حضور اُس سے ہے جو حضور سے پہلے تھا حضور سے پہلے نور الہی تھا۔ لہذا ثابت ہوا کہ حضور نور الہی سے بنے اور اسی کائنات نور مصطفیٰ سے اَعَزَّ وَخَيْرٌ مِّنْ اللّٰهِ عَلَیْہِ سَلَامٌ

علیہ سَلَامٌ اللہ تعالیٰ تعز و تعالیٰ تعز کریم ۲۱ بے شک شہارے علیہ اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نور ہے۔ علیہ سَلَامٌ ملکوت، عالمِ نبوت، عالمِ امامت، عالمِ نبوت، غرض کہ سنتِ محمد کے امتداد ہزارہ عالمِ جودہ طبع و غیر ذلک

بارخ طیبکہ میں سیدنا پیمبرؐ کو نور کا
وضع واضح میں تیری صورت مجھے نور کا
مست نور میں نہیں پہنچتی جس کلمہ نور کا
یوں مجاز آجائیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

حدیث پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ ربِّ کریم نے اُس نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور
تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصے رکھے اور پہلے سے ملککے عاقلین عرش دوسرے
سے کرسی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصے رکھے پہلے سے نور منین
کی آنکھوں کا نور اور دوسرے سے مومنوں کے دلوں کا نور پیدا کیا جو معرفت الہی ہے
تیسرے سے دین کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کا نور پیدا کیا
اور چوتھے سے نور ایمان نورِ عرفان اور نورِ ایقان پیدا فرمایا ۔ نور تعالیٰ عنہ ۳۹

☆ لہذا دلائل قطعیہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ نور ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ نور الہ کا مظہر بنا کہ مَعَاذَ اللَّهِ ثُمَّ مَعَاذَ اللَّهِ جَزَ تمام کائنات پر تو ہے
نور ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فرع اصل اور مقصود کائنات آپ کا نور ہے
یَا آتَا در مینہ نور احمد یعنی از در و دیوار لامع
جہاں مصطفیٰ بے پردہ بینی چہ خورشید کے بے بارست طالع
بیا ! اے کور چشم تیرے باطن میں ہر گوشہ صد برطان ساطع
نجومِ احمدی آنجا نوران شکوہیں اصطفیٰ آنجا طواع

حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

<p>☆ جبکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تہا دی عمر کتنی ہے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے آقا میں نہیں جانتا کہ میری عمر کتنی ہے ۔ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہد ربیع عرش پر ایک نور کی ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع</p>	<p>☆ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ كَمْ عُمُرَتِ مِنَ النَّبِيِّينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ أَعْلَمُ عِنْدَ أَنَّهُ فِي الْحَبَابِ الرَّابِعِ نَحْوَهُ يَطْلُعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مَرَّةً</p>
---	--

وَأَنْتَ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ قَالَتْ
رَبِّهِمْ سُبْحَانَكَ يَا جَبْرِيْلُ
وَمِنْهُ رَبَّنَا أَنْزَلْتَ الْكُتُوبَ
أَتَى ذَلِكَ النَّبِيُّ ط

یہ سن کے مصطفیٰ نے کہا جان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے حکام جو سر سے ہٹایا
☆ علم جبرائیل علیہ السلام کے مطابق ، نور محمد شفیع معظم فخر آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستر ہزار در ستر ہزار سال پہلے فرمادی گئی تھی "چارا رب" نور سے
گروڑ سال" اور یہ بتائی ہے۔ واللہ اعلم ورسولہ بالصواب

ہوا تھا۔ جس کو میں نے ستر ہزار ستر ہزار دیکھا
ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر
رب کی عزت و عظمت کی قسم ہے جبریل علیہ
السلام وہ نور ہی تارہ میں تھا

لے جبریل وہ تارہ اگر دیکھا تو پہچان سکو گے
پیشانی مصطفیٰ پہ وہ چمکتا تارہ نظر آیا
☆ نور محمد شفیع معظم فخر آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستر ہزار در ستر ہزار سال پہلے فرمادی گئی تھی "چارا رب" نور سے
گروڑ سال" اور یہ بتائی ہے۔ واللہ اعلم ورسولہ بالصواب

○ تمام کائنات سے کروڑوں، اربوں سال پہلے نور ذات محمدی، نور نبوت کی تخلیق
ہو چکی تھی اس وقت سے رب کریم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "درود شریف"
نازل فرما رہا ہے۔ اتنا رحمتوں کا نزول کیا کہ سحمة القلصمین بنا دیا۔ اس نور نے
سب پہلے نبوت کا لباس زیب تن کیا اور رحمت کا حلقہ اوڑھا۔ وہ نور محمدی ورحمة
القلمین باس میں موسیٰ رب کریم کی رحمت محمد بن کر دنیا میں مبعوث ہوا۔
احادیث قدسیہ: اللہ کا کلام بڑیاں رسالت عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

فرمایا میں مخفی خزانہ تھا مجھے رحمت آئی
کوئی پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نور کو پیدا فرمایا۔

اگر آپ نہ ہوتے تو آپ سے رب ہوتے
کظاہرہ کن۔

☆ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاجْتَبَيْتُ
أَنْتَ أَصْرَفْتَ فَخَلَقْتَ نُورِي
مُحَمَّدٍ ﷺ ط
☆ لَوْلَا خَلَقْتُكَ لَأَظْهَرْتُ
النَّبِيَّةَ ط

عہ فرمایا ہے جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار سال میں قیام کرنا اور ستر ہزار سال سجدہ۔ قیام میں مجھے تم دیکھے
لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور
دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ جمودیت اور دوسرا سجدہ تجلیت کا۔ ۱۳ منہ انوار نور اللہ

یہ احادیث مبارکہ طرق متعدّدہ اور اسانید مختلفہ سے روایت کی گئیں ہیں۔

○ یہ کوئی جہنی اور کوئی غیر متکوّن کے زمرہ میں ہے فرمایا رب العزّت نے میں توحید کا مخفی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ تَحَا صَمَدٌ تَحَا لَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ تَحَا اور اپنی ذات صفات میں وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ تھا۔ میں نے چاہا۔ پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مُحَمَّدٌ مِّنْ اَنْبِيَائِهِم کے نزدیک پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ مِّنْ اَنْبِيَائِهِم سے ہے۔ بائیں معنی کہ میرے بھر توحید سے ایک محبت خالِجَت کی لہر ابھری تو میں نے تجلی محبت سے اپنا محبوب بنالیا۔

بے انہیں کے دم قدم سے بلوغ عالم میں بہار وہ نہ تھے عالم نہ تھا گردہ نہ ہوں عالم نہیں
منجھے نا اوجی کے جوچکے کئی کے بلوغ میں بلیبل سدہ بھی اس کی بڑے محرم نہیں

حدیث پاک: بروایت حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنَا
مِنْ قَوْمِ اللَّهِ وَكُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ قَوْمِي کے نور سے اور تمام مومن میرے نور سے ہیں۔
کیا شان احمدی کاچین میں ظاہر ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے مَنَّا لَكَ نَمَّ

☆ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا منظر نور محمدی ﷺ اور نور ایمان و عرفان اُس کی تجلیاں ہیں۔ یعنی ساری تخلیقات الہیہ میں نور محمدی ﷺ کے عکسے ہیں۔

خلاصہ آیت کریمہ: بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اُس کے نور می فرشتے
تب سے اب تک بغیر قید زمان و مکان مَجُج اَندُل سے شام اب تک ہمیشہ در ہمیشہ
ہمہ وقت درود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی ﷺ پر۔ تم بھی اے
ایمان والو! امیر سے محبوب پاک شاہِ لولک نبی الانبیاء رَسِیدُ الانبیاء امام الانبیاء اکھبر
مُحَمَّدٌ مِّنْ اَنْبِيَائِهِم پر ہمہ وقت درود شریف پڑھا کرو۔ نور می ہو جاؤ گے۔

عَلَمٌ مِّنْ دُونِہِ اَدَمِ اَدَمِ اَدَمِ بیرونِ زانِ مَعْلَمِ

ترجمہ۔ میری رُوحِ حقّی صفات کے بحرِ بیانی میں غنی تھی۔ اللہ تعالیٰ تو عشقِ نورِ نور ہو کر میں اس مقام سے باہر نکال لیا۔ اسی
عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالمِ شہودی میں کرچکل دیا ایمان میں پھر رہے ہیں۔ سرکارِ نبی نور حبیبی ﷺ کی غیبتِ نور
نیرِ ماحیہ کا عکس ہے۔

☆ شیخ محقق علی الاطلاق عبدالحی محمد زید و موسیٰ علیہ السلام ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔

○ جب شبِ معراج میرا براق وادی طور سینا سے گزرا۔ تو فرمایا۔

☆ ایک روایت الزمخول میں ارشاد فرمایا۔ "رَأَيْتُ مُوسَىٰ رَدَّاهُ الْيَهُودِيَّةَ" نیز فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوسَىٰ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ۖ

☆ احادیث مبارکہ اس ایک معنی کو واضح کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

انبیاء و مرسلین صَلَّوْا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمْ اِنِّیْ اِنِّیْ قَبْرِیْمْ عَالَمِ بَرَزَخِیْ کِیْ زَنْدَگِیْ

کے ساتھ ساتھ حیاتِ دنیوی سے بھی حیاتِ اُخریٰ میں نمازیں پڑھتے ہیں اور دیگر تصرفات

بھی فرماتے ہیں۔ مصیبت زدہ کی مدد و اعانت کرنا۔ دُنیا میں سیر فرمانا اپنی مرضی سے

آنا جانا بارگاہِ محمدی میں حاضر ہونا۔ تَعْرِیْتُ اور تَهْنِیْتُ پیش کرنا ثابت ہے۔

☆ یُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ۖ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگرچہ ظاہر ایہ روایت

نازک کے متعلق ہے لیکن یہ توجہ بھی درجِ صحت تک ہے اگرچہ تاویل بعید ہے کہ

سیدنا موسیٰ کَلِمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی آمد پر آپ

پر دُرود شریف پڑھ رہے ہیں۔ "مُتَوَلِّفٌ" ۖ وَاللّٰهُ مَا كَانَ عَلَیْهِمْ اَلْاِخْلَافُ الصَّوَابُ ۖ

☆ جَعَلْتُ قَبْرَ عِیْسَىٰ فِي الصَّلَاةِ ۖ عَلَامَةُ شَرِّ الدِّیْنِ مَعَاوِیَ عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ رَیْنِ اِنِّیْ صَنِیْفٌ

لطیف، تالیفِ حقیقت "قول البدر فی الصلوة علی النبیین الشیخ" میں اس حدیث پاک کی ایک تخریج

یہ بھی بیان فرماتی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک دُرود شریف میں ہے۔ جو مجھ پر دُرود شریف بھیجا جاتا ہے۔

○ سید الامیناء والمرسلین صَلَّوْا اللّٰهُ وَسَلَّمْ اِنِّیْ اِنِّیْ شَانِ بَرَزَخِیْ کِیْ اَرْفَعُ بَے آپ کے

مرقدِ سرور میں از دواجرِ مظلّماتِ رَضِیَ اللّٰهُ وَسُؤْلُهُ عَنْهُ حَاضِر بارگاہِ ہو کر زیارت سے

مُتَقَبِّلٌ ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف لے جاتے ہیں۔

○ جملہ انبیاء و مرسلین کا شبِ معراج، بیت المقدس میں حضور پر نور صاحبِ المعراج

ﷺ کے چھ بجے نماز پڑھنا اور عرش پر انبیاء کا استقبال کرنا اور سلام عرض کرنا

اور خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زیارت کرنا اور تحفیف نماز، روزہ کی عرض کرنا

ۛ اَمْتِ سُبْحَیْ بِرَبِّیْ ۖ

ۛ

اعادہ شد کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیبہ ہجرت گاہ مجنوب کردگار کے تذکرے اختیار کرتے رہے ہیں۔ سیدنا نسیان عَلَیْہِ السَّلَام کا لشکر جب مدینۃ الرسول سے گزرا تو فرمایا۔

هَذِهِ دَارُ الْهَجْرَةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ | یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مبارک طُوقُ الْيَمَنِ اَمْرَبُہ ط تفسیر مظہریؒ

☆ شبِ معراج شریف آپ کا براق معشرم جب سرزمینِ حجاز مدینہ منورہ زادہ اللہ تعالیٰ پہنچا تو سیدنا رُوح الامین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ اُترتے اور یہاں نماز نفل ادا فرماتے کیونکہ یہ مبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النبیؐ میں دُرود شریف :- بَرَکَةُ النَّبِيِّ فِي الْبَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ دَلِيلِي عَلَيَّ الْفَوْزِ مَدَارِجُ الْبُتُوْقِ مِمْ فَرَمَاتے ہیں۔ سدرۃ الشہبی سے آگے پہنچ کر شہزاد نورانی حجاب ایسے تھے

کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم مثل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال کا تھا ابھی اُن کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی امداد و اعانت سے قطع کیا اس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت و عظمت پیش آئی بتاوی نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہُ کی ہم آوازی میں ندا دی قِیَّتْ يَا مُحَمَّدُ ﷺ

وَقَالَ حَاتِي رِيكَ فَبَصَلْتِ عَلَيَّكَ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آواز کہاں سے آئی۔ آپ کو

اس آواز سے اُس حاصل ہوا اور گھبراہٹ سے باہر آئے جو درپیش تھی پھر حق تعالیٰ نے ندا دی اُذُنُ مِسْقِيٍّ يَأْتِي جَنَابِي پھر میرے رُتَبِ نے مجھ سے اتنا قُرب فرمایا کہ میں اتنا قُرب ہو گیا۔ اِنْ رِيكَ يَشَاءُ رِيكَ کا ظہور وحی الہی سے ان الفاظ میں ہوا۔

قرآن پاک کے سورۃ النجم آیت کریمہ ۸-۹

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۖ فَكَانَ وَجْهَكَ | پھر وہ مجھ کو نزدیک ہوا پھر خُرب اُتر آیا تو اُسے قَوْمِ سَبِيٍّ اَوْ اَدْنَى ۖ جُلوسے اور اس مجنوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا

بلکہ اس سے بھی کم۔

○ پھر میرے رب کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے سکوں۔

سکتا اس وقت رب کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا يَلِيكَ بِشَابِهٍ مِثْرَةٍ" سے دو قول ثنائوں کے درمیان بے کیف و حد بڑھایا۔

☆ حدیث الجلیب میں مابین الفاظ مبارک ارشاد فرمایا۔ "رواہ ابویہی"۔

فَوَصَّعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتَفَيْ فَوْجَدَتْ
بَرْدَ أَنَا مِلْهَ بَيْنَ ثَدْيَيْ فَجَعَلَى
لِي كُلِّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ
☆ ایک روایت میں فرمایا۔

عَرَفْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
☆ اور ایک روایت میں ارشاد ہوا۔

فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقَيْنِ
وَالْمَغْرِبَيْنِ

○ اُس کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے سینہ فیضِ نجمینہ میں محسوس کیا اُس وقت مجھے اللہ سبحانہ نے تمام علومِ اولین و آخرین عطا فرما دیتے اور میں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ بھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وہ میری زبان پر گرا میں نے اُس چیز کو چکھا اُس سے زیادہ شیریں نہ چکھا ہو گا۔ اور مجھے اولین و آخرین کی خبریں حاصل ہوئیں اور میرا دل روشن ہو گیا اور عرش کے نور نے میری آنکھوں کو دھانپ لیا۔ اس وقت میں نے تمام چیزوں کو دل سے دیکھا "عَرَفْتُ" اور اپنے پس پشت سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کھارہی ہوئی

حدیث پاک :- بروایت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ"
إِنَّ اللَّهَ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا خَاتَا أَنْظَرُ

علہ قرآن پاک اور حدیث پاک میں جہاں اللہ تعالیٰ کی شہادت سے لفظ نفسِ اکملہ کا ان اور ہاتھ کا ذکر کیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ علماءِ محققین نے ان کی تعبیر "مَا يَلِيكَ بِشَابِهٍ" سے کی ہے اور ان کو مستنبطات سے شمار کیا ہے۔ واللہ بہ علوہ و تعالیٰ اللہمَّ حَقِّقْهُ رَسُوْلُهُ الْأَكْمَلُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّكَ أَعْلَمُ بِمَا رَضِيتَ ۝۱۲

تمام دنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک رہنے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔

أَلَيْهَا وَلِي مَا هُوَ كَأَنَّ فِتْنَهَا إِلَيَّ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَيَّ كَفَى
هَذَا ۵۵

حکیم قدس میں رد و تشریح :- دُعا فتنہ دہی کے تمام پر پٹنے تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے پُچھا محبوب ﷺ میرے لئے کیا تحفہ لاتے تو عرض کیا اَلْحَيَاتُ إِلَهُ وَالصَّلَاتُ وَالطَّلِبَاتُ تو جواب میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تو آپ ﷺ نے جواباً کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اور پھر تشہید فرمایا ۔ آپ نے اپنی اُمت پر جو رحمت یعنی ہم نواز بندوں کو رحیم قدس میں بھی نہیں بھلایا ۔ محبوب و حقیقی نے اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کو صلوة و سلام کے تحفے عطا فرمائے اور یہ ہے حقیقتِ صلوة و سلام سے اور دوسرے تحفے نذر شدہ نازیں اور دوسرے انعامِ خدائی میں سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گھوٹے پُلوں میں پڑے تھے

☆ سند غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نوال کے جواب میں فرمایا ۔
① اور جب خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام شبِ معراج کو مدارج و مقامات طے کرتے ہوئے قرب تک پہنچے تو ندا آئی ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ پس اس سائز کو حضرت رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا ایک حصہ خود نوش جان اور دوسرا حصہ بندگانِ خاص صالحین کو عنایت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ حضرت تو یہ ہے کہ بندگانِ صالحین کو تو ان کی صالحیت کافی تھی وہاں ہم تشہد بکان، بادیہ معینیت کو یاد کیوں نہ فرمایا کہ شریعتِ کریمہ گناہ گارندہ لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیر الوداء ﷺ نے تو گناہ گاروں کو صالحین سے بھی پہلے دوسرا غرض اپنے ساتھ کمال شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَيْنَا میں ضمیر جمعِ محکم اس پر شاہد ہے کہ صالحین کو بعد داؤدِ معطوف سے ذکر کیا ہے اور علمبروں کو اپنے ساتھ لکھا ہے بھلا اس سے زیادہ اور عنایت کیا ہو سکتی ہے ۔ ”تذکرہ غوثیہ“

۵۵ منقولہ فی النسخۃ الغیار

○ نماز خاص الخاص اللہ تبارک تعالیٰ کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکوع، سجود اور اس میں تسبیح و تکبیر خاص عبد اللہ کا فرمان اور مخصوص الہ الدین کی شان میں۔ عہد بندہ عبادت سے متا ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گنہگار ہے۔

ایک روایت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ وَاَنْ تَلْعَنَ
تَلْعَنَ تَرَاهُ حَيَاةُ يَرْيَاكَ ط
یہ کہ عبادت کرو اللہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پس یہ خیال کرو کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

”حدیث جبرائیل، صحیح ابی یوسف“

○ پہلا مقام اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ والی نسبت کہاں یہ تو مقام خاص ہے اور دوسرا ترمیم خود سرکار انبیاء علیہم السلام نے ہم سے آمار دیا اور فرمایا وَاَنْ تَلْعَنَ تَلْعَنَ تَرَاهُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نماز میں حَيَاةُ يَرْيَاكَ والی ہی کیفیات اور احوال نصیب ہوں تو نصیحت میں ہے۔

”تذکرہ غوثیہ“

کبھی حیرت کبھی شہی آشوب گاہی بدلتا ہے ہزاراں رنگ میرا در و دیوار گوی

قرآن پاک پت سورۃ الانشراح آیت کریمہ ۴

وَرَهَقْتَ لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔
○ اسی آیت کریمہ کے تحت طَا ذَا ذِكْرَتْ ذِكْرَتْ مَعِيَ وَحُجُوبٌ تَبْرَا ذِكْرَ كَرِيمٍ ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیت ذَا ذِكْرَتْ ذِكْرَتْ کے مقام پر روشن ہوئی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، نورون آذان میں، خطیب خطبہ جمعہ، عیدین میں اور نمازی نماز میں ذکر الہ کے ساتھ ذکر مصطفیٰ ﷺ بلند کر رہا ہے۔

وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

علی پت سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲ تو اللہ تو پوچھو سے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

علی نگاہ کشاں کشاں فی اُفق کے جسے پاد و قلب اشکات ملکات کے جلوں میں گم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نماز معراج بنتی ہے کیا شان مجرب ہے خاص بارگاہ اُلوہیت میں۔ سبحان اللہ ۱۷ مرتبہ غفر لا
۱۔ اسلام، ایمان اور جہان کا مقام، پس مات مشاہدہ دوسری مشاہدہ۔

ٹھوکر کھاتے پھرنگے اُن کے در پر پڑ رہا تھا۔ قافلہ تو اسے رضاً اوّل گیا آخر گیا
☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا کائنات
مطلب ہے کہ محبوب کے ذکر کو اپنے ذکر کی معیت عطا فرماتی۔

قرآن پاک: پٹ سورہ انفار آیت کریمہ ۶۰، پٹ سورہ التوبہ آیت کریمہ ۴۰

۱: اِنَّ مَعَ رَبِّیْ سَبَبًا دَیْنًا ۝
بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب
راہ دیتا ہے۔

۲: اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝
بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

○ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ذکر پہلے کیا اور بعد کے ربّ کے ذکر کیا تو نبی پاک ﷺ نے
نے اللہ سبحانہ کا ذکر پہلے اور بعد کے اپنا ذکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیت دائمی ازلی ابدی
ہے جس کا اتفاق کسی وقت نہیں۔ نیز موسیٰ علیہ السلام نے معیت کا ذکر خود کیا اور
نبی ﷺ کی معیت کا ذکر اللہ سبحانہ نے فرمایا۔ "اہل ذوق اس مقام معیت کو عین قربت"
اس معیت سے نگہ بند در بیان تھے زمان واد و خبر و ذوق کے مکان

قرآن پاک: پٹ سورہ الضحیٰ آیت کریمہ ۲۱

وَالصُّبْحِ ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجَىٰ ۝
مَآ وَدَّ عَنكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝
لَا اٰخِرَۃَ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاَوَّلٰی ۝
جاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈلے
نہیں تہا سے رب نے نہ چھوڑا اور نہ گروہ
جانا بے شک بھلی تہا سے پہلے سے بہتر ہے۔

شان نزول: ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطور طعن
کہا کہ محمد ﷺ کو رب نے چھوڑ دیا ہے۔ کفار کی یہ بات آپ ﷺ کے
دل تک پر گرائی گزری تو رب قدوس نے فرمایا۔ وَالصُّبْحِ قسم ہے، نور حال مصطفیٰ
ﷺ کی۔ وَاللَّیْلِ اور قسم ہے گیسوئے عبقرین مصطفیٰ ﷺ کی نہ نہیں
تہا سے رب نے چھوڑا نہ علیحدہ ہوا۔ محبوب ﷺ تہا سے لئے پھلی
گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ "وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاَوَّلٰی" ۝

① مؤمنین کرام نے دو معنی بیان فرمائے پہلا معنی آنے والے احوال تہا سے لئے

نہشتہ سے بہتر نہیں۔ گو یا حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرما رہے ہوں گے۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

۱) دوسرا معنی یہ کہ آنحضرت دنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لئے مقام محمود، حوض مودود اور تاج شفاعت کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُكِرْتُ بِكَ كَرُمْتُ مَعِيَ کا ایک معنی یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔

۲) کفار نے کہا اِنْتَ مُرْتَبَلٌ تَوَلَّى كَرِيمٌ نے جواب فرمایا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَكْرُطٌ طَيِّبٌ نماز اذان میں اپنے محبوب کو محبت عطا فرماتی۔ سبحان اللہ خداوند قدوس کا انداز توصیف ہے نوہ الا کیا ہے محبت حبیب کی جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ نوک و غرک بے ازالہ وہم : نماز کے تشہد میں اوباب فتح رکعت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا۔

مقصود الثقلین حضور سید الکونین کا خیال مبارک اور تصور تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔ نماز تو آپ کے ذکر پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لئے ایضات میں حضور سے خطاب اَللّٰهُمَّ عَلَيكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ سے اور رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کے تحفہ نذرانے اور بھیجے اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پر نور پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور پر درود شریف جب حرم قدس میں رب کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر آخری کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آتے۔ اور تصور نہ جھے۔ نا فہم نہ آشعثہ اللغات شرح مشکوٰۃ میں شیخ مخضن علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہ رحمتہ العظیمی میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

عہ بعض خوارج کلمہ پڑھنے کے خلاف کہا۔ اَلْبَيَاذُ بِاللّٰهِ مِنَ التَّهَوُّاتِ انہوں نے اپنی بیباکی کی سیاسی سے کافہ کو سیاہ کیا اور خود بھی رو سیاہ ہو گئے اور کثرت میں مل گئے۔

عہ بارگاہ اہمیت میں تحیات صلوات جیسا کہ تحفہ اور تمام یوں اُخذ فی حضور علیہ السلام کی حضوری میں سلام پڑھیں اس کیفیت حال سے نماز مومن کی مزاجی۔ کہ دربار ارحمتی خیر العزیز علیہ السلام قرآن مجید سے ناہنہ نہ رہتا علی استغفار بسلام الاستقلال بغیر کسی کوئی آمل و تردد اور بلا کثرت شبہ نمازیں از منیر خاں صاحب عقیدہ حاضر ناظر بقیمت شریفہ صفریہ

مسئلہ :- نماز میں کسی کو بلانا ۔ بیکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اس سے نماز فایده ہو جاتی ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ عین نماز کی اس مؤذیانہ حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالت حضور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حرم کبریاہ جل و علا میں دیکھ کر تعظیم بجالاتا ہے تو بانی امت ﷺ کلام کی حضور میں سلام عرض کر کے منظور پاتا ہے بفضلہ تعالیٰ و برکاتہم جیبہ الاعلیٰ جل شانہ فضلہ علیہ وسلم فافہم ۔

☆ ایک روایت میں ہے۔

الصَّلَاةُ وَمَعَ رَاجِ الْمُؤْمِنِينَ ط | نماز مؤمنین کی معراج ہے۔

○ رسول کریم ﷺ کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دنیا فتنہ کی کے مقام پر اللہ رب العزت کے دیدار سے مشرف ہوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سر کی آنکھوں سے بے حجاب رب کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم آدب یعنی ربی یا احسن تادیبہ کے کمال ادب سے رَأَيْتُ رَبِّيَ يَاحْسَنَ صُورَةٍ ط کا مشاہدہ یعنی عطا ہوا۔ یعنی معنوی حقیقت نے اپنے محبوب حقیقی کی تجلی فرمائی۔

☆ ایک حدیث الجنب میں ارشاد ہوا۔

الْحَيُّ رَبِّيَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ ط | میرا رب سب سے احسن تجلی میں میرے پاس جلوہ گر ہوا۔

○ اور آپ نے کمال ادب سے تجلی رَبِّكَ کو دیکھا اس شان سے کہ رب کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا۔ اور کتنے اشکاف الفاظ مبارکہ میں انہما فرمایا۔

قرآن پاک : پچ سورۃ الفجر آیت کریمہ ۱۰-۱۱

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ط | آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

○ صاحب مازاغ البصر ﷺ نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا ہے۔ جب کہ درمیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ ادب و دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے۔

خارجی الی عبدہ مآ آویحی ط | کوئی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

○ ایسی وحی اللہ سبحانہ اور محبوب پاک ﷺ کے درمیان اسرار ہیں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ جبر الامت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

رَأَيْتُ رُبِّيْ بِعَيْنِيْ وَفَلَيْتُ ط | میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دل سے دیکھا۔
"رَدَاةُ الْغُبْرِ فِي الْأَوْسَاطِ بِأَنَّهُ مَرَّحٌ" سے دیکھا۔ "مَرَّحٌ مُّشْرِفٌ"

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا "تفسیر روح المعانی تحت سورۃ النجم"۔

موسیٰ زہوش رفت بیک پر تو صفات تو عین ذات نے مگر ہی در تیشی "شیخ عالی ہندی"

☆ جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وادی طور سینا میں تجلی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔

اور آپ بیہ ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحَنَكَ - اللہ اکبر کیا

شان نبوت ہے کہ کتنے پیارے موزوں الفاظ سُبْحَنَكَ سے عین موقع کے مطابق

کلمہ عرض کیا۔ "وَلَا تَدْرِي مَا يَدْعُو بِكَ وَرُوحُكَ" کتنے لطافت انداز میں فرمایا ہے۔

آپچہ طورش برتاؤ اے کیا قُدُرش اندر تجا ہے ساخت جا

گفت مشکوٰۃ زجاجی جلنے تو کہ بھی درو زور آں قاف و طور

در دل مومن بگنجد ہیجو ضیف نے زچوں و بے چکوں وئے زکیف

○ دنیا میں دیدار الہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمت اعلیٰ فقط مختص ہے۔

سید الانبیاء علیہ التَّحِيَّاتُ وَالسَّلَامُ کے لیے میثاقِ اَوَّل، روزِ اَوَّل اَنْشُرِ رَبِّكَ ط کے جواب

میں سب سے پہلے رُوحِ مُحَمَّد ﷺ نے اقرار کیا۔ بعد رُوحوں نے یکت زبان ہو

کر قَالُوا بَلٰی کہا تو پھر تمام رُوحوں کو دیدارِ جمالِ الہی ہوا اور سجدہ کیا۔

حدیث قدسی "كَلَامُ اللَّهِ رَبِّانِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَّ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

مَا وَسِعَتْ سَمَآئِي وَلَا اَرْضِي میں نہ آسمانوں میں ساتا ہوں اور نہ زمینوں میں

حلہ۔ جس نور کا شعل کو طور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قدرت اُس نور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔

۲۔ قدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نور کا شعل بن گیا جس نور کی تجلی سے کوہِ طور پڑھ پڑھ ہو گیا۔

۳۔ مومن کے دل میں سما جاتا ہے مثلِ مہمان وہ بے چران، بلا چگونہ اور وہ بے کیف۔

وَالَّذِينَ يَسْتَعِجْنَ فِي قَلْبِ عَبْدِ
الْمُؤْمِنِ

لیکن میں اپنے بندہ مومن کے دل میں جھلکے کھاتا ہوں۔ ”مومنات علیہا علی قاری علیہ الرحمہ“

قول فیصل : دلائل جلیلہ سے واضح ہوا۔ یہ معراج شریعت جسمانی تھا اور دیدار الہی ”رُؤیت“ دَنَا قَدَنی پر ہوئی یہ مقام دایہ آخرت کی مانند ہے اس سے پہلے تیس^۳ معراجیں روحانی تھیں۔ اللہ سبحانہ کو بصارت کی آنکھ سے دیکھا اور بصیرت کی آنکھ سے بھی دیکھا۔ یعنی شاہد و عینی دینی ہوا۔

قرآن پاک پ سورة الانعام آیت کریمہ ۱۰۳

آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

○ اس آیت کریمہ میں نفی ادراک ہے رُؤیت نہیں۔ آنکھیں اس ذات سبحانہ کا ادراک نہیں کر سکتیں کہ ادراک احاطہ کو مستلزم ہے کہ وہ ہمارے فہم و ادراک میں آئے اور آنکھیں اس ذات کا احاطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ جمہور علماء عظام اہل سنت و جماعت کا مسلک ہے کہ صاحب کائنات اپنے ”خود“ نے پچیس سو جمال ذات الہی کا مشاہدہ فرمایا یہ دیدار آپ کے لیے خاص ہے اور اس وسیلہ کے ذریعہ انوراء میں ہوا۔ جو دار آخرت کی مانند ہے۔

○ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حدیث عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما و رَوَاهُ مُصَنِّمًا کا قائل ہوں کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضور ﷺ نے شبِ معراج اپنے ربؐ کو دیکھا تو آپ نے جواباً فرمایا رَاَهُ ، رَاَهُ ، رَاَهُ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی مرتبہ فرمایا حتیٰ اِنْفُطَخَ لَفْظُهُ کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔ ”رُؤیہ لَعَانی“ ”کیونکہ دیدار الہی محال نہیں اور اک محال ہے۔“

○ امام عزالی قدس سرہ و النہدی صاحب احیاء العلوم فرماتے ہیں۔

○ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو نہ تو ۹۹ مرتبہ خواب سہام اللہ شہداء اہل سنت القاری علی المرتبہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما پر عیناً

نہند میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امام اعظم سیدنا عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہما نے رب کریم کو بحالت نہند "مکاشفہ" نشانے بار دیکھا ہے۔ یہ دیدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بصر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ "شرح خداکبر"

☆ قَدْ لَبِىَ الْمُؤْمِنِينَ عِزُّ اللَّهِ مُؤْمِنٍ كَادِلٍ تَجَلَّى كَاوُ خُذْ وَنَدِّدُ دُوسْ بے۔ اس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اڈ کیا مکے مدارج ولایت کی سیر الی اللہ یہ ولایت شغریٰ ہے۔ سیر فی اللہ سیر عن اللہ یہ ولایت کبریٰ میں داخل ہیں۔ ولایت علیا سے اوپر کمالات نبوت ہیں حجت میں مدارج کی ترقی قلبی احوال و کیفیات سے ہوگی۔ اہل اللہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں دیدار الہی ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

○ ہماری معراج، نبی کریم ﷺ تک پہنچنا ہے۔ درود و شریفیت کی برکت سے حضور کا اتنا قریب حاصل ہوا کہ ہم اس دُنیا میں بحالت خواب "عوام کے یلئے" اور بحالت بیداری "خواص کے یلئے" حضور ﷺ کا جمال مبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالت ظاہری نماز میں آپ کی حضوری سے شرف ہوتا ہے۔ آپ اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور ظہارت قلبی، محبت اور اخلاص کو اس درجہ تک قوی کر لے اور سلام عرض کرتے وقت اُس کی بصیرت اور جمال محمدی ﷺ کو دیکھ لے۔ تو بس یہی معراج ہے مومن کی۔ حضور تک پہنچنا اللہ مجاز تک پہنچنا ہے اور حضور کو دیکھنا اللہ جل شانہ کو دیکھنا ہے۔

آنکھوں نے اپنے اندر سارا یہ سہولیا
چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
یہ کیفیت مجھ پہ بار بار گذر گئی
دیکھا جگہ حضور جہاں تک نظر گئی
موسیٰ پہ ہوش ہو گئے اور طوطا جل گیا
نقاسب ہم فتح جو رخ سے اٹھ گئی
دفعہ جلا سکے گی جلا مجھ کو کیا اند
ہجر نبی میں زمیں کی بل بل کے کٹ گئی

○ حدیث قدسی، کلام اللہ بربان رسول اللہ ﷺ وَجَلَّ فَهَكَذَا اللَّهُ عَلَیْکُمْ وَنَدَّ

لی مع اللہ وَفَتْ لَا یَسْمَعُنِ فِیْہِ
مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُّزْمَلٌ
مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اُس
میں میرے ساتھ کوئی بھی مقرب فرشتہ اور نبی
میں محال نہیں لکھا۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یہ معیت جو کہ ہمہ وقت میسر تھی۔ بعد معراج شریف بھی قریب اور معیت الہی اور مقام خاص نصیب تھا۔ ملک مقرب اور نبی مکرم کی عدم وصعت بھی دائمی ہوگی اور یہ مقام خاص ہے آپ ﷺ کے ساتھ۔

حدیث پاک :- رواہ ترمذی عنی عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
☆ ایک بار میں نبی جبرائیل روح القدس علیہ السلام حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تو عرض کیا۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ظَاهِرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ، اود فرمایا وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

○ تو آپ نے نگاہ رحمت سے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا اے روح القدس! یہ صفات تو میرے رب کریم کی ہیں عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ لیکن اس حضور کو ان صفات کمانیہ سے متصف فرمایا ہے اور حضور ﷺ کو ایس معنی :-
☆ اَوَّلٌ ﷺ ، تخلیق تو محمدی ﷺ " تمام کائنات سے پہلے ہوئی تھی ۔

☆ آخِرٌ ﷺ ، بعثت میں تمام انبیاء کے بعد اور خاتم النبیین آخر زمان نبی بنایا ۔

☆ ظاہرٌ ﷺ ، اپنی ذات و صفات کا مظہر بنایا آپ کی صفات ظہریہ الشمس ہیں ۔

☆ باطنٌ ﷺ ، آپ کی ذاتِ ظہریہ کو شریک و شریکوں میں سے جوٹ فرمایا کہ آپ کی

حقیقت کو سونے رب مفلکس کے کسی نے بھی نہ جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلٌ میں ،

سے شمل ، آخر میں بے نہایت ، ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں " ﷲ دُرُّ الْكَوْكَبِ

مَنْ قَالَ ۞ وَرَدُّهُ اَعْوَضَ لِّلْاُمَمِ عَارِفٌ بِاللّٰهِ عِبَادُ الرَّسُولِ تَعْرِفُوْنَهُ رُؤُوْهُ اَنْزَاۤتِیْ ۝

وہ دانائے میل ختم الاول و اولیٰ کل جنے عباد راہ کو بخشا فرورخ وادی سینا

نگاہ عشق وستی میں وہی اَوَّلُ وہی آخر وہی قرآن وہی فرقان وہی اس وہی طرہ

علیہ خاتم النبیین اور کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں حاضر ہو کر ان صفات کے سلام عرض کر کے کلمہ کا حکم دیا حضور کا رب و آل آخر ظاہر باطن اور اس کے عطاسے حضور اَوَّلُ آخر ظاہر باطن ہیں جسے حضور کا رب محمود اور حضور محمد ﷺ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارتِ عظمیٰ آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنَا الَّذِیْ فَضَّلْتَنِیْ عَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ فی اَمْرِیْ وَصَفِّیْ مَا تَوْفَعُوْهُ فَمِنْ کَرَمِیْ حُضُوْرُ عَلٰی اللّٰهِ وَتَمَّ عَلَیْہِ اَوْ بِطَاعَةِ اِلٰہِیْ ہر شے کے جاننے والے ۔ اللہ عزوجل اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنَا الَّذِیْ فَضَّلْتَنِیْ عَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَتَوْفَعُوْهُ وَتَمَّ عَلَیْہِ اَوْ بِطَاعَةِ اِلٰہِیْ وَصَحَّہُ عَلَیْہِ

② سجدہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو تھا حضرت آدم و اٰدَمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قائم مقام قبلہ تھے۔
کے کلمہ کر دے یہ پیش آدم خالی سجود نور تو دروے ہووے گرو دیت ہے ہر لکچا

③ یہ سجدہ تنظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عوز ازل، عظمت نبی کا فکیر ہو کر شیطان بنا۔
☆ اللہ جل شانہ نے اپنے شاہکار اعظم حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے سینہ میں نور نبوت رکھا اور میرا قدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعث تخلیق کون مکان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملک کی عظیمیں عظمت نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے سجدہ کُناں نہیں۔

☆ سجدہ عبادت ہے ربّی کی اور ادا ہے مصطفیٰ کی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
درو و شریف و طیف ہے ربّی کا اور ذکر ہے مصطفیٰ کا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کلمہ حکمت : رب کریم کی رضا اس میں ہے کہ بندہ ہر وقت میرے محبوب کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درو و شریف بھیجتا رہے اور محبوب مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتی ہے کہ اپنی جان سے بھی زیادہ قریب کی اور اتنی قریب درو و شریف بے پناہ ہے۔
☆ اقرب ما یکنون القرب من قریب و هو ساجد عدا "القرب" بندہ اپنے مولا کے
سب زیادہ قریب بحالت سجدہ ہوتا ہے اَلْاَحَدُ یَجْلِسُ عَلٰی ذَکَرِ اللہِ سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا
ہے اور غلام اپنے آقا کے بہت قریب ہے جب تک وہ درو و شریف میں مشغول ہے۔

☆ ادب مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ کی حالت میں لفظ اسم محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتا ہے تم بمنزلہ سراج
بمنزلہ ہاتھ گنیاں تم ثنائی بمنزلہ کمر اور د بمنزلہ پاؤں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے محبوب کے اسم
پاک کو عددی مناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حروف چار، اسم محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حروف
چار اور دول اسماء حسنیٰ بے نقطہ یعنی بے عیب۔ اسم ذات چہار حرفی نے اپنا سایہ چار
حرفی اسم محبوب پر اور پھر چہار بار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سبحان اور محبوب معصوم اور
صحابہ محض و طہرے۔ کمر توحید کے حروف بارہ اور بے نقطہ اور کمر رسالت کے حروف
بارہ اور بے نقطہ اور صحابہ چار بار کے اسماء کے حروف بھی بارہ بارہ، ابوبکر الصديق، عمر
ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اجمعین اور محمد بن عبد اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ﷺ سے کہ میں جب بھی دُعا کرتا ہوں تو تحیۃ الرضویٰ پڑھتا ہوں۔

☆ سبحان اللہ نوافل بھی کیا خوب نعمتِ عظمیٰ ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولا سے کریم میں بھی نعمتِ فرائض بستن اور نوافل تہجد، اشراق چاشت اور آقاہین عطا فرمائے۔

مسئلہ: علم اللہ علیم جنس کی صفت ہے اور حضور ﷺ کے علوم کے منظر اتم میں بدیں سبب کائناتِ ارضی و سماوی میں سببِ افضل و اعظم ہیں۔ تمام کائنات کے علوم حضور ﷺ کے علم کا ایک شتہ ہیں۔

☆ خوارج فی زمانہ اطمینانِ توحید کے پرستاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی دھڑائی اور جرات سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ الْهَفْوَاتِ مَیْدَانِ محبت میں "نقل کفر، کفر یاشد" سمجھتا ہوں میرا یہ مقولہ اُن کے کفریات کہنے سے مانع ہے اور ظلم کہنے سے (انکاری) جس سے نسبت قوی ہوا انسان اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری شریعی کرنے والوں نے عزرائیل بعین کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا بھڑا کر اہلسُنی، بخاسب، مُعَلِّمُ الْمَلُکُوْتِ تھا۔ اَلِیَاذَ اللّٰہُ اور اپنے ممدوح کی تعریف میں ایک دوسرے سے سبقت لے گئے۔

○ اگر عاشق ہوتا تو اللہ سبحانہ کے نام لیوؤں کو گمراہ کرتا پھرتا اور ذکر الہ اور ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے روکتا اور اگر صاحبِ علم ہوتا تو اللہ سبحانہ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اُسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مرفوع ہو جاؤں گا۔ یا بَعْدُ توبہ کرتا وہ تو اکرا بیٹھا تھا۔ "علیٰ کو راہ حق نہ غاید جہاں است"۔

بیچہ عاشق
سیدھی ہو جاتی ہے اور قُربِ خداوندی مٹاتی ہے اور دُورِ شریف سے قُربِ مصطفائی کے ساتھ اُسی اللہ پر سیدی ہو جاتی ہے
ملہ تحفہ مخدومی تہجد، تحفہ عباسی صلوٰۃ الشیخ، تحفہ بلدی تحفۃ الاشراف، تحفہ سلمان دُورِ شریف، تحفہ دارالافتاء و اسلام آباد
عہدہ شاہ عبدالرحیم محبت دہلوی رَجَعَهُ اللّٰہُ "الْفَاسُ الْعَارِفِیْنَ" میں رقم فرماتے ہیں۔

☆ اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے دُرس سے واپسی کے دوران ایک کوپے سے میرا گڑ بٹولا اس بیچا شیعہ لکھو۔

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور مؤید ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا اس کے پیدا کئے ہوئے شاہکار ابوالبشر کی تعظیم کرتا، واضح ہو کہ شیطان کی اصل نمار ہے نور نہیں۔ جیل ہے علم نہیں وہ حقیقتہً جاہل تھا اور وہ مقام عبودیت کو نہ جان سکا چاہے کہ وہ مقام محبوب اور شان معبود کو جانتا اور ایک عظیم رسول خلیفۃ اللہ کی تعظیم و توقیر نہ کر کے اور معبود حقیقی کے فرمان کا منکر ہو کر لعنت کا بطوق لگے میں ڈال لیا اور راندہ درگاہ رب العالمین ہو گیا اور اس پرستہ زاد یہ کہ وہ اس پر راضی ہے۔ اَلْبِیَّاضُ بِاللَّهِ ۝ تشہد میں سلام ہو۔ "حق را بچو دے نبی را بدرودے"

☆ سید العالیہ حضرت بایزید طیفوری بسطامی قدس سرہ النکمی کو ایک تہربہ نماز پڑھانے کے لیے مصلیٰ پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آداب نماز کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نماز پڑھائی اور تشہد بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیت سے سرشار اور مسجد نور سے معمور تھی اور مقتدی نماز کی کیفیت سے متاثر۔ ایسی نماز پڑھائی، کمال اور معراج تک پہنچا دیا۔ کسی محرم راز نے پوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول البتہ حاشیہ

وقت شمع سنگی کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق و شوق حاصل تھا ہے

جز باو دوست ہر چہ کئی مضرانہ است جز سیر عشق ہر چہ بخوانی نکالت است
سنگی بشو تو لوح دل از نقش خیر حق خطے کہ راو حق نہ ناید جہالت است

یہ چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا اور اس صلیب میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اچانک ایک فیر شہ، دوازہ لخت، یہ صبح چہرہ پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا "خطے کہ راہ حق نہ ناید جہالت است" میں نے کہا جَزَاؤُكَ اللہ تعالیٰ نے انہی خدمت میں پان میں کیا۔ ٹھکرائے اور فرمایا یہ اجرت ہے۔ عرض کیا یہ بطور شکر ہے۔ فرمایا میں نہیں کھاتا پھر فرمایا میں جانا ہوں۔ جلدی ہے۔ قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ رُوحِ محترم ہے۔ میں لپکا اٹھا۔ حضرت! مجھے اپنے نام سے آگاہ فرمادیں تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں فرمایا۔ سنگی یہی فیر ہے۔ "عیکار تفریق" ۛ

"یہ اعانتِ رُوح ہے۔ استانتِ اولیاءِ عظام اور استنادِ موتی پر دلیلِ شکم"

ہے میں جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہُ پڑھا
ہوں تو اس مقام پر توقف کرتا ہوں تا آنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام آ
جائے پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ پڑھتا ہوں چونکہ آج نازلوں کی امامت کا رواج تھا
جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا۔
قرنہا باید کہ تا یک صاحبِ دل پیدا شود بایزید اندر خراسان یا اوس اندر قرنہا

☆ نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سر سجدہ میں رکھ کر تسبیح پڑھتا
ہوں تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی ندائے نہ آجائے سر نہیں اٹھاتا۔
ہر کس کو در نماز نہ بیند جمال دوست فتویٰ ہمیں وہم کہ نمازش قضاء کند

☆ یہ تعلقِ الہ سے تھا اور وہ تعلقِ مُصطفیٰ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم"۔
☆ یہ قبولیتِ الہ سے تھی اور وہ قبولیتِ مُصطفیٰ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم"۔
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نسا کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

☆ شیخِ محقق عبدالحی محمدت دہلوی مدارجِ النبوة میں فرماتے ہیں۔

○ مقتدی جب تشہد کے اس مقام اَلسَّلَامُ پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّہَا
النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہُ پر توقف کرے تا آنکہ بارگاہِ رسالت مآب
"وَعَلَّی سَلَّمَ" کی طرف سے جواب آئے جبکہ روئے رحیم نبی "وَعَلَّی سَلَّمَ" کی شان
ہے کَانَ یَبَادُرُ بِالسَّلَامِ اُس سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے۔

اَلسَّلَامُ لے قیمتی تر گوہر دینے جوہر اَلسَّلَامُ لے تازہ تر گوہرِ محوئے وجود
صد سلامت سے فرم ہر دم لے فخر کرام بونے کہ آید یک علیکم در صد سلام "جائی"

☆ امام غزالی نویسنہ النامی "احیاء العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَلِخَصْرٍ فِي قَلْبِكَ النَّبِيِّ "وَعَلَّی سَلَّمَ"
وَسَخَصَصَهُ الْكَرِيمُ وَقَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللہِ
سے قلب، روح اور جان کی صورتی مراد ہے۔ علمہ حاجی اعظمی

وَمَرْكَاتُهُ طَائِفَةٌ لَّا يُغَارِقُ قَاصِرَةٌ
اللَّهُ مَعَالَىٰ أَعْدَاءِ فَخَاطِبُوتِهِ
بِالْإِسْلَامِ مُشَافِهَةٌ

اُس دربارِ پاک میں تمہارے نبی موجود ہیں۔ وہ
کبھی وہاں سے جدا نہیں ہوتے اور یا نشانہ
ذو برکت سلام عرض کرو۔

○ مَبْحَثُ اللَّهِ آپ نے کتنے واشگاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کر دیا۔
مومن کو درجہ علم الیقین سے مقام عین الیقین تک پہنچا دیا۔ عین حالت نماز میں شہید
کے مقام پر اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ عرض کرنا اِشَاءٌ اور حقیقت ہے نہ کہ حکایت۔ درود شریف کے
بغیر عبادت ناممکن اور ناقبول ہے۔

☆ عظیم رسول کلیم اللہ کو حکیم درود شریف۔
تیرا اہم بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر
"غَايَةُ الْاَوْطَارِ رَجْعُ ذَرِّخْتَدَارِ"

○ اللہ رب العزت نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے
موسیٰ علیہ السلام اگر میرے حمد کرنے والے دنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی
زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اُگاتا اور بہت سی چیزیں ارشاد فرمائی
اور یہ بھی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اس سے بھی قریب
ہو جاؤں جو قریب ہے تیرے کلام کو تیری زبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب
سے اور تیری روح کو تیرے جسم سے اور تیری بینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں
یا اللہ علی شانہ! فرمایا اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام میرے محبوب شہنشاہ نبوت و
تاجدار مملکت رسالت محمد رسول اللہ ﷺ پر بجزرت درود شریف بھیجا کرو۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَوَسَلِّمْ
"رَدَّاهُ الْخَلِيفَةُ الْوَلِيُّعِمْرَانِي الْخَلِيفَةُ الْوَلِيُّعِمْرَانِي"

بقیہ مابقیہ

علم اپنے قلب میں حاضر ناظر جاننا۔ یہ مقام حضور ہے جب حضور ﷺ سے ہی اُن کے
دل خالی ہیں تو حضور ﷺ دل کا حاضر ہوتا "کہاں سے آئے گا۔ جن کے دل بے حضور، اُن کی صلوٰۃ
بھی اور سلام بھی بے سرور، صحابہ کرام کو ہر تہ قریب، جسمانی، روحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمت
مزمومہ کا قریب روحانی اور قلبی ہے۔ اس قریب کا نام حضور ہی ہے کہ آپ ﷺ "دل میں
بہن جانیں تو یہی دل زندہ ہے اور درود شریف کی برکت سے قریب پا گیا۔ بہن حقیقتہً قریب مائتہ ط

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی اور کیا ہوش تھا مجھ کو تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو مجھ کا رہنا ز میں

قرآن پاک: پتہ سورہ آل عمران آیت کریمہ ۸۱

لَوْ كُنْتُمْ مِنْهُمْ ۖ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ | تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور آپ کی مدد کرنا۔

☆ بیدنا علی ابن ابی طالب کریم اللہ تعالیٰ و خیرہ العکرم سے مروی ہے۔

یہ دوسرا یشاق خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا۔ بناؤ بریں شب معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیت المقدس حاضر ہونا فخر کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اس عہد یشاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔

خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شب معراج مکالمہ اور نماز اور روزہ کی تخفیف کے متعلق

بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اس بات کا ثبوت ہے کہ مجھ انبیاء و مرسلین

علیہم السلام نبوت اور رسالت سے مستحیف ہونے کے باوجود حضور ربیہ الانبیا کیلہ

والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے لو آب اور اہنتی ہیں۔

☆ الشیخ اکبر محمد بن الدین ابن عربی مقدس سرہ الظہر فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہنتی ہیں

سے افضل ہیں۔ ایک نبوت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ الواعزم رسول ہیں

دوسرا اہنتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآن پاک: پتہ سورہ الانعام آیت کریمہ ۱۲۵

اللَّهُ آخِذُوا حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۚ | اللہ غور جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

○ نبوت اور رسالت ایک ایسا عطیہ ربانی اور منصب رفیع ہے کہ وہ ذات

وحدہ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوت نہ

خلقی سے نہ برزوی" حقیقت نبوت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی

اور سب نبی نبوت میں برابر ہیں۔ لا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ قَنُ رُسُلِهِ قَد رُسُلِهِ

علاوہ ازاں یشاق اول تمام اکرار سے "أَلَمْ يَرْسَلْنَاكَ إِبْرَاهِيمَ ۖ كَاتِبًا" سے

جلیل ہے۔ اور بطریق ایست کر میرے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ میں بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت ہے۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سبحانہ کے پیارے نبی، رسول اور محبوب ﷺ کو بنا میں روز ازل، عہد ميثاق ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمہاری موجودگی میں سرورِ عالم و عالمیاں سید الانس والجان محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔

☆ ایک روایت اکھبر میں ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اُمتِ مصطفویٰ کی شانِ ملاحظہ فرمائی تو اپنے ہمتی ہونے کی تمنا کی تو بارگاہِ رحمن سے یہ تمنا قبول ہوئی تو بفضیلہ نقال نبوت رسالت اور شانِ کلیسی کے باوجود روز شمار کو آپ کا شمار اُمتِ محمدی ﷺ میں ہوگا۔ جبکہ حدیث پاک نَوَكُنَ مَوْسَى حَيًّا لَنَا وَسَيَعِدُ الْأَنْبِيَاءُ مَعَهُ واضح اشارہ ملتا ہے۔

مسئلہ: موت سے اعمالِ جسمانی منقطع ہو جاتے ہیں روحانی نہیں۔ بدلیل وَكُنْتُمْ صُرَّةً شے ثابت ہے۔ انبیاء و عظام اور اولیاء کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا اور ان کی فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قُرب الہی اور حصولِ لذت، فرحت اور عطاء فیض کے لئے ہے۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے مباح و مکرز ہیں۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پادشہِ نبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے۔ یہ روحانی اعمال کے عدم منقطع پر دلیل

حدیث نبوت اور رسالت میں بالذات بالعرض غفلت پر نوزی کی تفسیر مطلقاً باطل ہے فی نفس النبوة لا تهازل فیہ فی نفس نبوت میں سب نبی برابر ہیں۔ البتہ ذواتِ انبیاء کرام و رسل عظام علیہم السلام و اولادہم اپنی اپنی خصوصیت کے بنا پر ایک کی دوسرے پر فضیلت، نفسِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور خاتم النبیینؐ آخر زمان نبی ﷺ پر فضیلت ہے۔ خاصیتِ برکتِ تاخر زمانی کے ہے جس میں ممکن ہے اس معنی کا انکار کیا اور نبوت بالذات و بالعرض کی ذمہ داری تفسیرات باطل و غلط سے نبوت کا دروازہ جس کو حضور علیہ السلام نے لایا ہے نبوتی سے عقل کو دیا تھا کہ جس کی سعی کا کام اور اپنے فائدہ خواہست و رنج سے فروغ سے دنیاوں اور کدوں کے لئے بل فراہم کر کے اُمتِ مسلمہ میں فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔ اَلْاِنْبِیَاءُ بِالْمَثَلِ مِنْ ذُلَالٍ ۝ سُبْحَانَ عِزِّهِ وَ اُولَٰئِكَ ط

بھی اور روحانی مدد بھی اور استمداد موتی کے لیے شہرت بھی ہے۔

زندہ نبی : عَلٰی سَیِّدِنَا وَعَلَيْكُمْ سَلَامٌ وَالسَّلَامُ د "صحیح بخاری و مسلم"

☆ سیدنا ادریس ، عَلَیْہِ السَّلَام ، جنت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر ہیں۔

☆ سیدنا عیسیٰ ، عَلَیْہِ السَّلَام ، آسمانوں پر تشریف فرمائیں۔

☆ سیدنا ایاس ، عَلَیْہِ السَّلَام ، جنگوں میں خدمات پر مامور ہیں۔

☆ سیدنا خضر ، عَلَیْہِ السَّلَام ، دریاؤں پر آپ کی ڈوبی ہوئی ہے۔

یہ حضور سید الانبیاء ﷺ کی زیارت سراپا عبادت سے شرف جہانیت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام : سیدنا ادریس بن یدنا شیمث بن سیدنا آدم علیہ السلام ط

○ سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام نے شب ہجر آپ کو جنت میں دیکھا۔

حضرت ابو شریح کعب اخبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام نے

مکات الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام میں موت کا ذائقہ چکھنا

چاہتا ہوں کہ کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ انہوں نے اس حکم

کی تعمیل اللہ سبحانہ کے اذن سے کی اور روح قبض کر کے اُسی وقت لوٹا دی آپ

پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الہی زیادہ ہو مخیا

یہ بھی پاؤں کیا گیا اور جہنم دیکھ کر آپ نے درودِ غیر جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولیں اس پر

علہ الایمان بَیِّنَ الْخَوْفِ وَالْجَلَدِ ط ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے دل میں خوف

الہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَقْتُلُوا مِنْ حَمَہِ اللہ کے مُردہ سے دل پر اُمید بھی ہو کہ دل ایمان

کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرار گاہ ہے۔ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَیْسَ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ جَنَّتِہِ ۝

جو رُکاب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے وہ جنت میں خوف کی علامت یہ ہے۔ رَفِیْہُمَا عِزِّہِ ۝

تشریف لے ۝ اُس میں دو چشمے بہتے ہیں۔ اہلِ اُمرِ قیامت کہتے ہیں دو چشمے سے مُراد دو آنکھیں جو خوف

الہی سے آنتو بہائیں اور اُس کا بدلہ دو جنتیں۔ جنتِ فُردن خوف کا صلہ اور جنتِ نِعمِ مُرکب

شہوتِ کاسدہ۔ رَأْسُ الْجَنَّةِ بِحَاذِہِ اللہ تعالیٰ کا سرچند خوفِ مُلک سے حکمت کے چشمہ صوفیہ ہیں اور برائے الہی

کے لَوْنِ سَازِ گریہ گشتِ یَاقُوتِ الرَّحْمٰنِ الْجَنَّةِ تَبْلِغِہِ نِزَمِ دلی حکمت اور دلائل کی مڑ ہے۔

یہ مایہ ناز کے سفر پر

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنت میں لے جایا گیا تو آپ دروازہ جنت کا کھلو کر اندر داخل ہوئے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے عرض کیا کہ سرکارِ بقیۃ عالمین

جو خوف اور خشیت الہی کی دلیل قال عز وجل اَتَعْلَمُ يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الّٰلَمِ الْكَافِیْنَ ط اللہ سے اُس کے بند دل میں وہی ڈرتے ہیں جو علم دے ہیں۔ جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ عزت۔ اُنہی میں سے سب سے زیادہ عزت اُن کے لئے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يَخْشَى اللّٰهَ مَعًا نَخِیْتِ الّٰہِیِّ میں سب سے زیادہ تھے اور عزت سے تسلی عطا ہوئی اور جو سید معیتِ مصطفوی سے معیت الہی بھی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ حُورٌ

سیدنا عرفانِ حق اعظم توحید اللہ تعالیٰ نے سورہ طہ کی یہ آیت کریمہ لائی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ بے شک تیرے رب کے عذاب ضرور ہوتا ہے تو آپ عرض کھا کر بے ہوش ہو گئے اور ایسے چار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمارداری کرتے رہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے خوفِ خدا سے رو بہ تھے۔ الہام ہوا کہ میں جس کو کتابِ سنت کا علم عطا کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں کرتا۔ اٹھ میرے محبوب ”عزیز اللہ“ کے دین کی خدمت کر۔ آپ اسلام کے درخشندہ ستارے تھے۔ آیت کریمہ۔ اَلَا اِنَّ اَوْلٰیئَہُ اللّٰہُ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے کہ

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور عزت بھی لیکن اپنی جان کا

ایمان کو خوف بھی ہوتا ہے اور عزت بھی لیکن تمام جہان کا

اولیاء کو نہ خوف ہوتا ہے نہ عزت، نہ جان کا اور نہ جہان کا

○ اُنہی پر رحمت ہے۔ درود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نام احمال تھا۔ تو بدلیوں کا پڑا بھاری تھا۔ نبی کریم ”صلی اللہ علیہ وسلم“ تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پڑہ نکالا اور پڑھا میں رکھ دیا تو وہ بیماری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غلام نے عرض کیا فَہذا الّٰہِیُّ دَارِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پر

آپ آب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلے فرمایا آب میں یہاں سے نہیں جاوز گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ قرآن پاک سورۃ الانبیاء ۲۵ میں فرماتا ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ | ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

○ وہ میں ذائقہ چکھ چکا ہوں اور امیر الہی کے تحت مجھے موت آپکی ہے دوبارہ موت نہیں اللہ جل شانہ۔ قرآن پاک پٹ سورۃ مریم ۱ میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿وَلَنْ يَمَسُّكَ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ | اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گذر کوئی دوزخ پرے نہ ہو۔

○ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جہنم میں داخل نہیں بلکہ پل حراط سے گزرنا مراد ہے اور فرمایا ہر شخص کو جہنم سے گزرنا ہے تو وہ میں گزر چکا اور اب میں جنت میں پہنچ گیا ہوں۔ جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ عزوجل پٹ سورۃ الحج ۲۸ میں فرماتا ہے۔

﴿وَمَا لَهُمْ مِنْهَا بِمَخْرَجٍ﴾ | نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں گے۔

○ وہ جنت میں داخلہ کے بعد نکالے نہیں جائیں گے اور اب مجھے جنت سے نکلنے کے لئے کیوں کہتے ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کُلُّ الْمَوْتِ رِیْذَۃً رَاضِیَۃً۔

عَلَّیْکُمْ کو وحی بھیجی کہ اے عزرائیل علیہ السلام! میرے پیارے بندے حضرت ادریس علیہ السلام نے جنت طلب ہے اور جو کچھ کیا ہے وہ سب میرے اذن سے ہی کیا ہے کہ کوئی نبی بھی میرے اذن کے بغیر آنکھ بھی نہیں جھپکے گا اور میرے اذن بقیتہ حاشیہ سے اور میں کا معنی احکام خداوندی کا درس دینے والا۔ (الکرم)

ایک مرتبہ درود شریف پڑھا وہ میں نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا یہ وہ درود شریف ہے۔

○ خوف اللہ :- حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہوا۔ تو اس کے نام اعمال میں ایک نیکی بھی تھی اور ہر اعتناء اس کے خلاف گونگا اس کی آنکھ کا ایک بال پلک اٹھا اور حاضر بارگاہ ہو گیا اور عرض کیا یا اللہ العلیین! ایک مرتبہ یہ خوف اللہ سے روایا تھا تو میں بھگ گیا۔ تب کہیم اس کی شہادت کو تو ان فرشتے نے بخش فرما دے گا۔ خوف اللہ بہت بڑی نعمت ہے اور امتیاز رحمت بہت بڑا کرم ہے گئے ابر کرم گئے رشتہ گہر رود باراں بیادہ چشم با بگر ہوئے بر شگاری را

خوف اللہ بہت قیمتی نعمت اور امتیاز رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر شخص سے چھپی ہے سورۃ الحج ۲۸

سے ہی جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وہ ابد الابد جنت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ جنت الفردوس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔

”کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن“

بھٹا ہل جنت ہے میراث اُس کی جو ادنیٰ سے ادنیٰ غلام آپ کا ہے

○ شبِ صراح کو نبی کریم ﷺ سے جنت میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام مبارک ہو کہ ”حساب و کتاب، روز قیامت اور حشر و نشر کے بغیر آپ جنت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب جنت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو عجیب سے آواز آجاتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام! آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلان انتی کی جنت ہے۔ ابھی تو میں آپ کے غلاموں، نیاز مندوں، امتیوں کی جنت کی سیر کر رہا ہوں۔ جو درود و شریف کی برکت سے قرب الہی سے نوازے گئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم بنت عمران علیہم السلام ط

○ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا اس چوتھے آسمان پر بحکومت زندہ ہیں۔ قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعت مطہرہ کا اجراء بحیثیت انتی کریں گے۔ پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے مستضعف ہونے کے باوجود لاریب انتی بھی ہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہاد امام اعظم ہوگا۔ اس وقت سیدنا امام محمد مکی

علیہ السلام کو آپ کہتے ہیں نہ جنت اور نہ موت میں باعث تحقیق ہونے حضرات راویہ ”تہذیب النبی فی افقہ تہذیب النبی“

○ آپ تارکے زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ انتی محمد تیسرے ہوں گے۔ امام گرامی سیدنا محمد امام مکی صاحب سے مشہور ہونے لگے کہ عبد اللہ زکاء شرف العظمیٰ کا طواف کرتے ہوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے صحابہ کرام میں دانائے غیوب، مخیر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام مکی کا تلبؤ آخری و قبل نعین پر درود و تحنن پر اللہ تعالیٰ تعالیٰ محمد دار کرے گا جس سے ان کا کھانا پینا ذکر ہوگا امام مکی

نصفیٰ حضرت سے مل کر چالیس سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق عمل کریں گے۔ اصحاب کثرت تعداد کریں گے۔

☆ سیدنا الیاس بن ہشام رضی اللہ عنہما
○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صویر اسرائیل پر آپ کو وعدہ الہی کے مطابق موت آئے گی۔ آپ جنگوں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ نزاریں حرمین شریفین کی خدمات بجالاتے ہیں۔

☆ سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام اسم گرامی بکای بن مکیان۔
○ آپ زندہ ہیں۔ سکندر ذوالقرنین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام زمین کے مسلمان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحب لوہ و وزیر۔ آپ چترائے حیات تک بعیت خضر علیہ السلام پہنچے۔ خضر علیہ السلام چترائے حیات کے پانی سے غسل کیا اور میراب ہو کر حیات جاوداں پا گئے لیکن ذوالقرنین سکندر کے مقتدر میں نہ تھا۔ نہ پی سکے۔

تہیدستان قسمت راجہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تنہ سے آرو سکندرا

☆ سیدنا خضر اور الیاس علیہما السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ارشادات سنئے اور شریعت مطہرہ کی تبلیغ فرماتے۔ انھوں نے حضور ﷺ سے روایت حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ "قُلْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَکَّعُوْا رُکُوعًا"۔

علہ کسی را زار و وقت علم لکان، محرم اسرار نبائی در وفاتی نے کیا مندر کہا ہے۔ بزرگ اندر اخصی اجزاء طہ
عَلٰی وَحَقِّکَ لَوْ کَانَ مَوْفَاقِہِ اَلَا اَلَّذِیْنَ یَسُوْذُوْنَکَ وَیَرْجُوْنَ اِلَیْہِ
فَعَلِیْکَ مِیْقٰتِیْ کَمَکَ اَہْلَکَ الْمَیْمَنَ اَنْزَلٰی سَلَامًا عَلَیْکَ فَاِذَا رَسَا اِلَیْہِ
تہجد حق کی قسم آپ زندہ ہیں ان کی وفات کا کوئی قائل ہوگا جو آپ کے نور جمال کا فیض نہ پاسکا۔
آپ پر میری طرف سے سلام ہو۔ جب کہ باوجود حبائے تو میرا ستھر اور پاکیزہ سلام پہنچا ہے۔
وہ حقیقت درود شریف آپ حیات ہے جو جس سے سزاوارد میراب ہوگا وہ وہاں کی پاکیزہ زندگی پائیا۔ پشیز
اب حیوان کا کتب و مرکز درود شریف ہے جہاں سے حیات جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ مرتبہ کاف اللہ کا طہ

① بندہ جب درود شریف میں اَللّٰهُمَّ کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء الحسنیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جب صَبَّلَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتا ہے تو یہ سید الکائنات ﷺ کے دریائے رحمت میں گم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری کرتا ہے اِن کلمات محمدی ﷺ کے انوار و تجلیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ اجل و اکرم قطبِ وقت عبدالوہاب دمشقی وَفَعَّلَ اللّٰهُ بِكَ مَا تَشَاءُ فَرِحْتَ بِهٖ -
 ② درود شریف پڑھتے وقت جانا چاہیے کہ دریائے فضل و رحمت کے کون کون سے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہوں اور جب درود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب تجھے شیخ محققؒ کو آپ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیے رخصت کیا تو فرمایا یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد اولے فرض اور تلاوتِ کلام پاک کے حضور پروردگار شریف بھیجنے سے قبلہ ترکونی عبادت نہیں جب تعدادِ دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعبد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطبُ اللسان ہو جاؤ۔ اخلاقِ محمدی اور سنتِ مصطفوی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ ان صفات سے تشعّص ہو جاؤ۔ جو نبی رحمت ﷺ کی بعثت کا منشا ہے۔ اللہ ربُّ العزت ان صفات کا خلعت

علہ زین سبب فرمود حق صلوٰۃ علیہ کہ محمد برحق بود محتاج الیہ ﷺ
 ☆ ہم اللہ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ تجھ کو تو ہماری طرف سے درود بھیج کیونکہ تیرے محبوبِ نور سے مکر اور ہم گناہوں سے خود ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ خرماد میں ہے
 چوں بنامِ مصطفیٰ خوانم درود از خجالتِ آب سے گرد و وجود ﷺ

اَللّٰهُمَّ کے ہم میں تمام اسماء و صفات الہیہ نہیں جس کا مفعول یہ ہے۔ یا اللہ اللہ ہی کہ
 اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی طِبْرَتِہٖ اِہم حضرت اللہ تعالیٰ سے بطور عجز و ملک و اہلبہر عبادت عرض گذار میں ہے
 تو مَنی از بیرون عالم من نقر روزِ عشرِ قدر دامن من پذیر
 و در صبا ہم را تو مینی ناگزیر از نگاهِ مصطفیٰ نہنیاں بگیر ﷺ

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک علیہ السلام کا صدقہ عطا فرمائے
دل کی ہر دھڑکن جلا کر تپش اُن کا گرم ایک دوہوں تو گناہ شمس احسانِ بول
☆ قَوْلِكَ حَقٌّ يَا اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ شَانَهُ

○ اِنَّ اللّٰهَ بے شک اللہ و مَلٰئِكَتُہٗ اور اُس کے فرشتے یُصَلُّوْنَ دُودِ بھیجتے
پس عَلٰی الشَّيْخِ طُغْيَب بٹانے والے "نبی" پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تو اے
ایمان والو! تم بھی صَلُّوْا عَلَیْہِ (ترجمہ حق کا پھر دہائی ہے) آپ پر خوب دُرود و شریف
وَسَلِّمُوا قَسَمًا ۝ اور سلام بھیجو۔ "کثر ایمان کی ترجمہ افزائش"

☆ دُرود شریف وظیفہ خداوندی ہے ☆

- ☆ دُرود شریف مومن کے لیے تحفہ خداوندی ہے اور عطیہ محمدی ہے۔ "عَزَّ وَجَلَّ فَسَلِّمُوا وَسَلِّمُوا"
- ☆ دُرود شریف اندھری راتوں میں مانند گنگو، مایوسیوں اور تار کھیلوں میں مینارِ نور ہے۔
- ☆ دُرود شریف عمرِ انسانی کے طویل اور عینِ سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔
- ☆ دُرود شریف سفرِ حیات میں خطرات، تکذبات و سوسائتِ قلبی و ذہنی کی دُعا ہے۔
- ☆ دُرود شریف دنیاوی و دُعا دل و دُعا دل و دُعا دل اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدہٹ نسخہ ہے۔
- ☆ دُرود شریف زندگی کی بیماریوں، مُہیبتوں، مایوسیوں اور نزع کی گھبراہٹوں کا تریاق ہے۔
- ☆ دُرود شریف زندگی کی سنگلاخ و ادیبوں میں یارِ وفا و شوارِ گوار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔
- ☆ دُرود شریف محبوبِ حقیقی کا مغلوب، ملائکہ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب و وظیفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

نوٹ :- دُعا کے اَوَّل و آخر دُرود و شریف پڑھتے وقت سَبَّحْنَا، مَزَّہْرَہ جاکر دے۔ "از محمد و آلہ" ط

روضہ الاول

ب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترک الصلوٰۃ علی السببی المختار

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قرآن پاک : پ سورۃ النور آیت کریمہ ۴۳

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ
عَنْ أَمْرِهُ أَنْ تَصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ
يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

تو دیکھو جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے
ہیں انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک
عذاب پہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسول اللہ ﷺ رضائے اللہ اور ناراضگی رسول اللہ ﷺ سبب انکار اطاعت کفر ہے اور بجمہت ترک اطاعت فسق اور سبب ہے ناراضگی اللہ کا۔ ہر مسلمان کو ناراضگی رسول اللہ ﷺ سے خوف کھانا چاہیے اس آیت کریمہ میں منافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ منافقین جُمُہُ اللبائک کو سنجہ شریف سے نیچے نیچے، آہستہ آہستہ کوئی آڑے کر سرکتے سرکتے باہر نکل جاتے۔ حضور کی مجلس میں بیٹھنا خطبہ شننا گراں گزرتا اور باہر آکر بے شکی ہانکتے اور جب ان سے کہا جاتا کہ اؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے معافی چاہیں تو وہ اپنا سر بھونک کر انکار گھماتے اعراض کرتے مصلحت انداز اور مخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے منافقین کا یہ طرز عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسول اللہ ﷺ کے دربار پاک کی حاضری کے انکار کے مترادف ہے۔

☆ رَأْسُ الْمُنَافِقِينَ ابْنِ اُمِّ عَدِيٍّ مَالِكٌ كُوْجِبَ حَضْرَتُكَ بَارِغَاهُ كِي طَرَفٌ بُلَايَا جَاتَا تَوَجَّهْتَا
انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تم نے کہا ایمان لایم ایمان لایا۔ تم نے کہا زکوٰۃ دے
تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی بات رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو سجدہ کروں۔

”تَعُوذُ بِاللّٰهِ“ یہ کتاب بڑا کفر اور فحاشی کا مظاہرہ ہے زبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ رب کریم خلق شانہ نے اپنے حبیبِ اجل علیہ السلام و السلام الاکل پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ درمیشہ اُن کے نفاق پر مہر ثبت کر دی۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْخِتَارِ
 لِمَرْضَاةِ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث الجَنَیْب ”برایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما“

○ حضور نور الانوار رضی اللہ عنہما جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیے منبر پر چلوۃ السُورۃ ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر چکدہ ٹھن ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی کو قدم نہ گنت سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداء ابنی و امرتی ان مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دعا پر آمین کہی۔ اس دعائیں میں درود شریف کو رنجہ تو بیچ اور تیسرے تہدید فرمائی گئی ہے۔ موت ہے۔

☆ پہلی دعا :- جو رمضان المبارک کا ہیمنہ پائے اور درود سے نہ رکھے۔
 ☆ دوسری دعا :- جو بڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے اُن کو راضی نہ کر لے۔
 ☆ تیسری دعا :- جو میرا نام اقدس محمد رضی اللہ عنہما لے یا منے اور درود شریف نہ پڑھے تو وہ ہلاک ہوگا اَلْبَیْذُ بِاللّٰهِ ط رب کریم نے یہ دعائیں قبول فرمائیں۔ دربار خداوندی میں کیا شان مصطفائی ہے جو نام اقدس لے یا منے اور درود شریف نہ پڑھے تو اس کا ایمان پر خاتمہ خطرہ میں ہوگا۔ سرکارِ مدینہ شریف مدینہ ”رضی اللہ عنہما“ پر درود شریف پڑھنا جتنی ہونے کی نشانی ہے۔
 ”رواہ عاکل فی التذکرۃ کما فی صحیح الاکابر“

حکمت :- ہم نیاز مندوں کے لیے درود و سلام کی عیدیں اور شکرین کے لئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب، لَکُمْ وَدِیْنُکُمْ وَلِی دِیْنِکُمْ ۝

یا ادب یا نصیب بے ادب یا نصیب

”ابن بطین طہارۃ سے احضارِ اہل بیت کے نزدیک تمام معجزوں میں شانِ نامِ ادب ہے“

سیدنا جبرائیل روح القدس علیہ السلام۔ سدرۃ المنتہی سے مدینہ منورہ زادگاہ اللہ
تعالیٰ، پہنچ کر حضور کے منبر شریف کے پاس قریب رسول میں تعظیماً کھڑے ہو کر دُعا
مانگنے آئے۔ وہاں سدرۃ المنتہی پر ہی جو قریب الہی میں ہے دُعا کیوں نہ آئی؟ اذلاً
تاکہ اُمت پر مشرور کو معلوم ہو دُعا وہی شجاب ہوتی ہے جس پر آئین مصطفیٰ کی مہر ہو۔ دُعا
سید اللہ کی ہو اور آئین سید الانبیاء کی۔ یقیناً لاریب یہ دُعا تیں بارگاہ عجیب الدعوات
میں قبول ہیں حضور مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تو اُمت کی
دُعا تیں قبول ہوتیں ہیں۔ ثانیاً سید الملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ مدینہ منورہ تمام
کائنات ارضی، سماوی حتیٰ کہ عرش عظیم اور سدرۃ المنتہی کا مرکز اور حکومت الہیہ کا
دار السلطنت ہے۔ ثانیاً سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام

☆ سیدنا آدم صغی اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۸ بار آئے۔

☆ سیدنا نوح نجی اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس ۴۰ بار آئے۔

☆ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۰ بار آئے۔

☆ سید الانبیاء ﷺ کے پاس ۲۳۰۰ بار آئے۔

☆ سیدنا اُم المؤمنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

○ وحی الہی کا سلسلہ حضور ﷺ کے وصال مبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ
مقررین اور جبرائیل علیہ السلام رب کی رحمتیں لے کر فرش پر اترتے ہیں۔ لیلۃ القدر
کو کچھ مشرف عظیم میں اولیاء سے سلام اور مصافحہ فرماتے ہیں۔

☆ جو درود شریف کے تارک ہیں اور اُس پر پھر اور مستزاد یہ کہ درود شریف

پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وہ منافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو

دنیا میں ذلیل اور چہرے مُسَوِّدًا اَوْ مُوَسَّطِیْمًا کی تصویر اور روز قیامت

سیدھے جہنم میں جا گریں گے اور یہ لوگ گلوہ کیرہ کے مترکب ہیں۔ کیرہ گناہِ ساخہ

سُخَاہ کا اور افسوس ہے ہمارا ہوا۔ سورۃ النبی ۵۸

اُس نے جنت کی راہ بھلا دی۔

☆ جنت کی راہ وہی بھولے گا جو بطنِ آیتِ کریمہ **فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ** میں ذکرِ اللہ کا مصداق ہو گا۔ جس کو ایمان کا نور نصیب نہ ہو گا۔ اَلْاِيَادُ بِاللّٰهِ اس سے بڑھ کر اور کیا نصیبی ہے۔

☆ بروایت قتادہ **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نامِ مطہر سنا اور دُرودِ شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اِذَا رَدَّيْنَا بِطَاقِ آيَةِ كَرِيمٍ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ وہ عذابِ مصداق اور مستحق ہے چہ جائیکہ ظلم اَعَادَنَا اللَّهُ مُتَبَحِّثًا وَتَعَالَى جَلَّ جَلَالُهُ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

○ ایک مجلسِ مٹھی اور پھر اٹھ گئی اور اس نے میرا ذکر نہ کیا یعنی دُرودِ شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا معجزات بیان نہ کئے۔ وہ ایسی ہے جیسے مردار سے گندی مجلس میں مٹھی اور یہ روزِ قیامت حرکت اور محرومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہایت قبیح، مبغوض اور منحوس ہیں۔ مجلس میں کثرتِ اِثْرِ دھامِ علامتِ قبولیت نہیں۔ مجلس کی قبولیت ذکر، شکر، مراقبہ، عبادت، دُعا اور صلوة و سلام سے ہے۔ تاکرین دُرود و سلام اور انعین صلوة و سلام کا کیا حال ہو گا وہ تو جنت کی ہوا کی بو بھی نہ پاسکیں گے۔ مقبولانِ بارگاہِ رسالت اور مخلصینِ بارگاہِ نبوت قدس اللہ عنہم کا تجربہ شدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ دُرودِ شریف پڑھنے والا۔ جان بوجھ کر یا کبھی ہاں یا کسی اور وجہ سے دُرودِ شریف کا ناغہ کر دے تو وہ خواب میں بھٹکتا پھر تپتا ہے اور منزل کا راستہ بھولا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک کی عملی تصویرِ خواب میں نظر آ جاتی ہے۔

۱۲ سورۃ الزمر آیت ۲۲ اُس جیسا ہو جائے گا جو تنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی جن کے دل یادِ الہی کی طرف سے سخت ہو گئے۔

۱۳ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۱ اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار دیتے ہیں اُن کیلئے دو مکاتِب ہے

۱۔ قول حکمت: عقل جسم انسانی میں وزیر اعظم اور ولی بادشاہ ہے۔

☆ جس عضو کا دماغ سے رابطہ ٹوٹ جاتے۔ اُس پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ تو اعضا ہاتھ، سر، ٹانگوں میں لرزش آجاتی ہے تو وہ کانپتے ہیں تو اُس کا اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا یعنی تمام کائنات عالم میں ایمان کا منبع اور مرکز نبی طیب علیہ السلام کی ذات پاک ہے۔ آپ ﷺ کے قلب اقدس کی قوتِ جاذبہ نے کائنات میں نورین کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ رکھا ہے اور نور کا فیضان اُن کے قلوب پر بارش کی طرح برتا ہے جب کسی بھی عالم یا عابد کا تعلق قلبی یا رابطہ روحی کہ اللہ جل جلالہ کے قلب اقدس سے ٹوٹ جاتا ہے تو اُس کے علم و فہم اور عقیدہ میں لغزش آجاتی ہے۔ قلم میں لغزش، ہاتھ میں لغزش، پاؤں میں لغزش اور زبان میں لغزش واقع ہوتی ہے۔ نہ علم، علم رہتا ہے کہ نور سے خالی، نہ عمل عمل کہ اجر سے خالی، سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے اور وہ اَن تَحْبِطَ اَعْمَالُکُمْ کے زمرہ میں آجاتا ہے۔ جس کا اُس کو شعور تک نہیں ہوتا اور جب وہ وہ خط کرتا ہے تو شانِ محضہ ^{میں تمام حقانیت ہو جاتی} "تَحْبِطُ" پر تعین اور جب تصنیف کرتا ہے تو تنقید اور جب زبان کھولتا ہے تو توہین آمیز جملہ کلمات نکالتا ہے اور پھر اس حالتِ کفر کے وقوع پذیر ہونے پر سمجھ نہیں پاتا کہ اُس کی عقل پر اَن تَحْبِطَ اَعْمَالُکُمْ کی مہر لگ چکی ہوتی ہے۔

ترسم رسمی بلعیدہ اسے اعرابی کیس راہ کہ تو میری میرستان است

مساجد میں بچکانہ غار اور آذان پر درود شریف پڑھنا تو درکنار۔ پڑھنے والوں کو منع کرنا۔ بحث و مباحثہ۔ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنا اپنے ازل، ابدی شفیق ہونے کی دلیل شامِ کرب ہے۔ وَاللّٰهُ مَا آخَذَ لَهُمْ وَمَا أَسْقٰی لَهُمْ شَوْبًا

علیہ حضور علیہ السلام کی شانِ رفیعہ میں یہ ادا نہ کرنا کہ باطنی گستاخانہ انگڑائی دینا کہ اللہ ایمان والوں میں سے سے سوا۔ پاور ہمارا، کی گدی سر اہل سنت سے تمہارے ایمان کا دھوٹا مل جائے گا۔ برہم غرض خواہ تم نمازی جو ایمانی قائم اکیلے ہو عالمِ انہار عابد ہر عالم، مفسر ہر محدث، بیعت ہو یا تحف، امام ہو یا خطیب، تمہارے موقوفہ اعمال کا کھیت ہے اولیٰ کی بادِ مومن اور گستاخی کی بادِ سرصر سے اُبلد جائے گا۔ اور تمہیں چربک نہ ملے گا اور روزِ قیامت لایق نہ ہو کہ شہادت دے کہ تمہارے کلمے ہوئے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ وَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ

۲۔ نور حکمت: تعظیم رسول "عَلَيْهِ سَلَامٌ" اَلْفَ صَلَوةٍ وَ اَلْفَ سَلَامٍ "ہے۔

☆ عقل جسم کے اعضا پر حکمران ہے جو علم فہم اور شعور کا مقرب ہے۔ سینہ: اہرام، انوار، ایمان اور انوار کا گھر ہے۔ نور کے انوار اِذَا دَخَلَ الصُّدْرَ اَنْضَجَتْ ما نور جب سینہ میں آتا ہے تو گھٹاتا ہے۔ قلب صغیری: صغیر، قلب حقیقی کا آئینہ ہے جو عالم امر سے ہے۔ اس کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں۔ قلب باریک: تعظیم و تکریم اور محبت کا مستقر اور زبان اظہار کا آلہ ہے۔ بقلب المتقرب جَلَّ شَانُهُ کا مقصود صَلَوَاتُ عَلَیْهِہِ وَ سَلَامٌ اُسے عظمت و رسول ہے۔ حضور کی ادائیں اور آپ کی تسبیح و ایمان ہے اور تعظیم ایمان کا جزو اعظم ہے۔ وَاللّٰهُ الشَّهِيدُ وَ هُوَ الرَّقِيبُ بِالشَّحَنِہِ

۳۔ گل حکمت: اِسْبَاحِ تَمَامِ رُسُولِ اِنَّمَا عَلَیْہِ اَجَلٌ الصُّلُوۃُ وَ اَلْکُلُّ السَّلَامُ "ایمان ہے۔ حضور نور صَلَوَاتُہِ عَلَیْہِہِ وَ سَلَامٌ کے قلب الہی میں نور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوارہ کی طرح نور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اس رشتہ قلبی سے قائم ہے۔ اس گشتان نور کا ہر شعریہ گل "مومن" پر نور اور ہر شگونہ نور پروردگار کی طرف سے اشتیاق محبت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو بلبل بارغِ رسالت کی زبانِ فتنان سے درود شریف کے انوار کے پھول کھلتے اور محبت کے نغمے بھونکتے ہیں۔

سلائے یا رسول اللہ سلامے فرستادم بدرگاہت پیایے
خدا را سوئے مشاقان نگاہے پیایے گر نباشد گاہے گاہے

۴۔ آئینہ حکمت: گشتاںِ رسول صَلَوَاتُہِ عَلَیْہِہِ وَ سَلَامٌ اَللّٰهُمَّ صَرِّحْ کُفْرَہِے۔

☆ ذاتِ مصطفیٰ عَلَیْہِہِ الصَّلَوةُ وَ السَّلَامُ اِنِّیْ یَوْمَ التَّوَادُّعِ عَمَادُہِ اَوْ ذِکْرُہِ مَصْطَفٰی "درود شریف سے اعراض اور اعتراض "اَلَا اِنَّ الْخَبِیْثَ" اپنے دل کے آئینہ میں دیکھ مار بدعتیہ کی گئے دس کر تیرا جان ایمان سے رشتہ کاٹ دیا ہے پتیری زبان زہرِ الوہم سے شعور اور دل اندھا ہے تو میں رسالت تو میں انوہیت کو مسترد ہے اور اونی ہے ابوبی رسول عربی صریح کفر ہے۔ "تفت بر تو ہزار بار تفت"

ع حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جانوں کی روح ہیں۔ ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود "حاضر حاضر" جس عضو میں روح موجود عضو متعلق مخلوق اور بیکار مانند کفار و کافروں میں ہے۔ وَ مَن لَّیْسَ لَہٗ نُوْرٌ فَاِنَّ اللّٰہَ لَیَّ نُوْرٌ ہے اللہ نور ہے اس کے لئے نور نہیں۔ روحِ مصطفیٰ کو کائنات عالم کی ہر شے میں موجود ماننا چاہنا اور

حالت میں مر گیا۔ مَا تَهُمُ أَقْبَحُ مَوْتِهِ اور نہایت قبیح موت مرا۔

☆ فقیر خضر لڑنے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے حکماء متوہ سنے اور دیکھے ہیں۔ جو حضور نور مجسم شفیع عظیم فتح آدم و بنی آدمؑ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی شان پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بُری موت کے ایک شخص سرور کو نہیں بنی احرارین حَنِيفًا کی ذات پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو یا رسول اللہ کہے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وہ کافوہ ہے۔ اَلْبَيَاضُ بِاللّٰهِ ط لوگوں نے دیکھا کہ وہ آخری عمر میں پاگل ہو گیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اسی حالت میں گستاخوں کی سزا پائی کہ مر گیا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُحَالِیْ کو آپسے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اگلی سی توہمیں بھی گوارا نہیں ☆ احادیث مبارکہ کی روشنی میں دُرود شریف کا ترک تو دُرود کنار، مانعین اور مجاہدین کا کیا حال ہوگا اور گستاخیاں؟ اَلْبَيَاضُ بِاللّٰهِ ط کیا وہ ان وعیدات کے حامل نہ بنیں گے؟ اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غضب اور قہر سے بچ جائیں گے؟ انسان کا چہرہ اُس کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دل فیض اور صلوات کے غل سے بھرا ہو اور حُب عظیم کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے اَسْوَدَتْ وَجْہُہٗ کی تصویر نہ ہونگے؟ وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سرسبز ارے کھائے تجھ کو تپ سقر ترے دل میں کس سے بچائے

اُن کے دل فِی عُلُوٍّ بِہٖ مَرَضٌ سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان دلوں کا علاج تو توبہ اور دُرود شریف تھا۔ جس کے وہ نہ کرے ہو گئے۔

☆ ایک شخص جب بھی محبوب رب العالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسم پاک بزرگ پاک سنا تو دُرود شریف میں تھل سے کام لیتا اور کناہہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا تو کتا تھا اُس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زبان بند ہو گئی اور وہ اشارے سے بات بھی نہیں کر

۱۔ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں فحاشی کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آرزو زیادہ کرتا ہے۔ منافی کا مقام، جہنم کی سب سے خلی خلی ہوگا۔ منافی کی ایک قسم مشرک ٹوپی ہے جو تمام دینی تبلیغی اور امتدادی ائمہ کی ہڈیوں کی اور قیامی اتفاق کی تصویر کا عکس رکھتا ہے۔ ۱۲۔ منہ فقیر

سکتا تھا۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خیر تھا۔ اور اسی حالت میں خیر پیم رسید ہو گیا۔

☆ ایک کاتب جب حدیث پاک کی کتابت کرتا تھا درود شریف لکھنا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکلہ پھوڑا، نکل آیا۔ اور اسی کے درد سے تڑپتا ہوا مر گیا اور دوسروں کے لیے عبرت بن گیا۔

☆ ایک منشی بوقت کتابت نام اقدس پر درود شریف لکھنا چھوڑ دیتا کی بجائے علامات ٹھہل لکھ دیتا جو کہ شرعاً ناجائز، منہ دینہ ہے۔ اُس کو دنیا میں سزائے ملی کہ اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وہ قہار و جبار ہی جانتا ہے کہ اُسے کیلے گی یا کیا بل رہی ہے۔ اللہ رب العزت محفوظ فرمائے۔۔۔ "شَفَاءُ الْعَاقِمِ فِي زِيَارَةِ غَيْرِ الْأَكْبَامِ"

☆ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اُس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گہرا ہٹ میں قبر بند کر دی۔ دوسری جگہ کھودی تو وہی کالا سانپ موجود تھا اسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زبانِ حال سے کہا تم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے میں وہاں موجود ہوں گا کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی سنا تو درود شریف پڑھنے سے نکل کرتا تھا۔ اس کے نکل کا میں عالمِ برزخ میں شکلا سانپ ہوں۔ "شَفَاءُ الْقَلُوبِ" "هَذَا وَتَعْبِلُ قَسِيْدَةً فِي الْأَرْضِ وَلَا تَفْضِلُ لِحُودٍ"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بِعَدْرِ حَنِيْهِ وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ تفسیر :- "صحیح احادیث مبارکہ سے" نبی کریم ﷺ جہم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی پر تحریر، تقریر، درود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ نخل، کنجوشی، کینہ کی وجہ سے وقت، کاغذ کی بچت، درود شریف کی بجائے ٹھہل اشارات پر اتنا کر ناخوارِ حج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اس کی ابتداء بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئی۔ نجدیہ نے اُسے اپنایا اور وہابیہ نے پروان چڑھایا تا حال اُن کی یہ جھوٹی روش اُن کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلاتِ فارسیہ کا سہرا میں الجھ کر اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں یہ علامت، بدعتِ سیئہ ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لیے مکر وہ یہ شخص نوحہ جزمین میں فرما کرتے اور اصلاح نہ پا جتے۔ سورۃ النمل ۴۸

حرمہ کی حد تک قابلِ لغزین ہیں۔ درود شریف جو ایک نہایت پاکیزہ اور جامع دعا ہے
 کہہ ہے اور وہ زبان اور ذہن مبارک ہے۔ جس سے درود شریف نکلتا ہے۔ اس
 کی پاکیزگی اور طہارت کہ کیا کہتے ہیں کو ملائکہ اپنے نوری پردوں سے مس کرتے ہوئے اور
 خوش ہو کر چومتے ہیں یہ مومن کا محبت سے حقِ علّٰمی ادا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ
 ہے۔ ایسے مبارک اور پاکیزہ کلمات دعا ہے کو مکمل اور بے معنی الفاظ سے بدلنا مومن کی شان
 سے بعید ہے اور یہ کاملوں اور جاہلوں کا طریق کار ہے اور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ
 ربِّ کریم کے فیض کو لایکینی نشان سے بدل دے۔ **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی**
 سورۃ النور

☆ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔
 ○ سب سے پہلے جس شخص نے درود پاک کو کلمہ بظہر میں لکھا تھا۔ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا
 قانونِ قدرت بھی یہی تھا۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اُس کے متعلق حکمِ خالق
 کا نجات یہ ہے **فَاَقْطَعُ عَآئِدَیْہُمْ** کا پس کاٹ دو ان کے ہاتھ۔ اس بذلیت
 نے مال تو نہیں مال سے گراں بہا چیز، عظمتِ مصطفیٰؐ کی چوری کرنے کی سعی
 کی دنیا میں تو اُس کا ہاتھ بطور سزا لکھا اور قیامت کی سزا اس پر مستزاد، حالانکہ عند اللہ مال
 کی چوری سے عظمتِ مصطفیٰؐ، شانِ مرتضیٰؐ، کمالِ محبتیہؐ کی چوری کی سزا بہت
 زیادہ اور سخت ہے۔ **قَطَعُ ذُرِّیَّتَہٗ وَلَمْ یَبْقَ وَہُمْ اَحَدًا** اُس کی نسل ہی منقطع ہو گئی۔
 ☆ امام محمد بن الدین علیہ رحمۃ کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں۔

یُکْرَہُ الزَّمْرُ بِالصَّلَوةِ وَالذَّقِیْمِ	درود شریف کو اشارہ کنایہ سے کہنا مکروہ تحریمی
بِالْکِتَابِ بِلِیْلِ یُکْتَبُ بِکَمَالِہٖ وَلَا	بے بلکہ پورا درود شریف کہے۔ کلمہ مکمل سے
یَسَامُ وَہٗ الْاَحْرَمُ خَطَا عَظِیْمًا	درود شریف کہنا حرامِ گناہِ عظیم ہے۔

”مگر حفظِ مراتب نہ مگنی زمینتی“

○ ”الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْہِمْ“ کے تحت اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اسمِ گرامی
 ”محمدؐ“ پر عز و جل نہ لکھا جائے۔ لایزبِ حضورؐ ”بارگاہِ صمیمیت
 میں عزیز بھی نہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصفت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے استکبارِ حسنی کے لئے
 ہے لہٰذا دوسری میں ملاحظہ فرمائیں۔

خاص ہے۔ عزّوجلّ، جلّ مجدہ، ربّ العزت، جلّ و علا، کھائے، مبارک، بھانڈا، عزّت، کھا جائے گا۔ جب بھی اسم پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مبارک القاب لکھے اور یہ آداب محبت سے ہے۔ اور صرف رب یا اللہ لکھنا اویا منع ہے۔

قرآن پاک : پ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۸۰

وَلِلّٰهِ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا ۚ | اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے
بِهَا ۚ اُن سے پکارو۔

○ معبود حقیقی تو ایک ہے اور اُس کے اسماء مبارک بہت اور وہ سب تو شفی ہیں۔ حضور ﷺ سے سُنئے ہوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا منع ہے۔ اللہ سبحانہ کو اللہ یاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلافت شریعت مظہر ہے اور یہ جہلاء کا طریق ہے اور بعض علماء دور حاضر نے اللہ سبحانہ کو اللہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا منوع اور محسوب ہے۔ ایسی مروجہ اور قبیح عادات سے متصفین کو بچنا چاہیئے۔

حضور ﷺ دُعا سے سُنل فرمائی کہ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم، عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ، عَلَیْہِ الْفِیضَ وَالْکَرَمَ، عَلَیْہِ اَطِیْبُ الصَّلٰوۃُ وَاَحْسَنُ السَّلَامُ کے مبارک القاب جو شایان شان ہیں لکھے اور شانِ اطہر سے گئے ہوئے الفاظ، القاب ہرگز ہرگز نہ لکھے اجتناب آنحضور، آنحضرت، آنسرد کے الفاظ سے توہین کی بڑائی ہے۔ اور یہ الفاظ شانِ نبوت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ ان کا بہت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ پچھاؤلی ہے اور جملہ انبیاء و مرسلین کے لیے عَلَیْہِ السَّلَامُ، سَلَامُ اللہ عَلَیْہِہ لکھے سَلَامٌ عَلَیْہِہ اَبُو الْبَشَرِ اَدَمٌ عَلَیْہِہ السَّلَامُ لکھا جائے ” ﷺ نہ لکھا جائے۔ یا توں لکھا جائے اَبُو الْبَشَرِ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِہ السَّلَامُ اور تمام انبیاء کے لیے عَلَیْہِہ

عَلِہِ اللہ تعالیٰ جو کہنے کو سخی نہ لکھے۔ اسم پاک خدا کی وجہ جواز یہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اولیاء کا ہیں، علماء و بزرگین نے اپنی اپنی تعینات میں استعمال کیا ہے اس کے سوا کوئی اور دلیل نہ پائی۔ یہ مسئلہ مفتی قادری ہے۔ چھوڑ دو اُن ناموں کو جو قیامی دینی اور سنی اُوب کے خلاف ہوں۔ ۱۲ منہ

السلام کا لفظ ہوگا۔ جو قرآن پاک و سلام علیٰ المرسلین کے ثابت ہے اور مسلولہ کا لفظ بغیر وسیلہ جلیلہ حضور ﷺ کے نہ لکھا جائے۔ اسی طرح ملائکہ مقربین اور ملائکہ مرسل کے لیے بھی سلام لکھا جائے۔

علامات مکروہ :- اللہ تعالیٰ کی بجلتے تم اور جل شانہ کی بجائے جہ لکھنا منع ہے۔ ورو وشریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے ص، ص، صلعم، صلے اور علیکم کی بجائے ع، حم اور رحمہ اللہ کی بجائے رض اور رحمہ اللہ کی بجائے ک اور رحمۃ اللہ علیہ کی بجائے رح لکھنا ناجائز ہے۔ وقس علی ہذا

و کذا انا من رسولہ جان محمد بن عبد اللہ ﷺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک پر پورا صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ جبروت عادیہ انھوں نے کائنات کو ایجاد کیا اور علمت کتابہ پر باخود صلعم ہم ہم فانی عادیہ المحدثین رحمہم صم م۔ م۔ لکھنا عادت محرموں کی ہے۔

صحابہ عظام، ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار کے لیے علیہ السلام نہ لکھا جائے بلکہ ان سب کے لیے قرآنی آیت کریمہ سے رضی اللہ عنہم قطعیت کے ساتھ مختص ہے۔ اور تابعین اور اولیاء مقربین کے لیے جواز کی دلیل کہ رضی اللہ عنہم لکھنا جائز ہے اور نہ لکھنا جبر امتیاز افضل و ادلی ہے۔ جملہ اولیاء رب کریم کی رضا کی راہ میں ہیں اور صحابہ کبار رضا کے مقام پر پہنچے ہوئے۔ "رضا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بندہ کے حق میں کرامت، رحمت، فضل و کرم اور ارادہ ہدایت و ثواب ہے اور بندہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ رضا دوسرا نام ہے اطاعت کاملہ اور اشباع تمام کا اور یہ احوال سے ہے۔ تمام رضا پر صحابہ کرام کو

علیہ آتھم، مشایخ فخرام مسلمہ علیہم السلام بگزیدہ صوفیہ فقہاء اللہ تعالیٰ بسلامہ الشریعہ بلفظ ترضیہ الامامین و الاہل بیتہ و الاہل اصناف مندوب و مرغوب ہے۔ "بائتہ لان اشارۃ النس و الذین اتبعوہم یلحقون" قال الترمذی فی الاذکار "رضاء الہی کے لغو حصول میں ہی وصول ہے۔ السلام

رب البعرت نے اپنی رضا کا آج زمین ان کے سروں پر بچایا۔ جنہوں نے اپنے رب کو راضی کر لیا۔ اور وہ بھی اپنے رب پر راضی ہو گئے۔ رضا ملیر وہی ہے کہ ارتم مکاسب اس تمام رضا سے اور کوئی مقام نہیں۔ جو جذبہ ملوک کے مقامات کی استہائے۔ شیخان الشیخ ان سروں پر رضا کا تاج لٹا دیا ہے۔

فائزہ الکریم کر دیا گیا۔ ولایت کے سارے درج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوت و رسالت محبوب ﷺ پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبہ رسالت کا عظیم عطیہ خداوندی ہے۔

۱۔ سیدنا علی مرتضیٰ، حسین کریمین کے لئے ﷺ کھنا یا کھانا منع ہے اور یہ شانہ و اخصیہ ہے اس سے بچنا کوئی و افضل ہے۔ اگرچہ معنی اس کا اطلاق السلام علیکم کی مانند صحیح ہے۔ اولیاء عظام، محمد و کرام ائمہ دین سلف و خلف اور مؤمنین شیعین کے لئے قدس سرہ العزیز، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ، فَتَحَ اللهُ مَرْقَدَهُ، طَابَ اللهُ ثَرَاهُ، نَسَطَ اللهُ تَوْبَتَهُ کے القاب رکھے جائیں۔ اکثر جبلاء کا طبقہ اپنا نام لکھتے وقت مشلا محمد علی لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہئیں اور نہ یہ نام لیتے وقت درود و شریعت پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت ادب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میڑھے تو زمو کر نام سے نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمد شفیع کو م ش نہیں لکھا چاہیے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سبیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھنے نام کے اثرات سے شخصیت متاثر ہوتی ہے۔ لہذا سب سے افضل نام اللہ رب العزت اور نبی پاک ﷺ کے نام مبارک ہیں۔ محمد عبد اللہ، محمد عبد الکریم، محمد عنایت اللہ، محمد عبد الرحمن نام رکھے نہ کہ دشمنان اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مؤمنین کے انتقال کے بعد مرحوم، مقتول کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

تحقیق الفاظ :- عبد، غلام، ولد ”یہ تینوں عربی الفاظ میں مؤنث“

○ عبد الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نام غلام رسول، غلام مصطفیٰ کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غلام کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اللہ کے اسم پاک کی عظمت اور عہدیت کا علم کی وجہ سے معنی بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہذا غلام اللہ بھی نام جائز ہے بمعنی عبد اللہ اور اگر یہاں معنی نوکر اللہ کا لیا جائے تو شانِ عظمت خداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غلام کی نسبت

علیہ عظمت کی راہ عزت مصطفیٰ ﷺ کے معنی اللہ کے نوکر و مخلوق کا نام نہ رکھا جائے تاکہ شریک کا خطرہ نہ رہے۔ اس معنی میں اگر غلام اللہ نام جائز ہے تو عبد المصطفیٰ کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنی غلام مصطفیٰ ہوگا۔ عبد اللہ علیہ السلام، عبد الرسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ غلام رسول مصطفوی ﷺ ہیں۔ عبد المصطفیٰ عبد اللہ علیہ السلام۔

مخلوق کی طرف ہر قسم کی نیکو کردار و غلام اور بیٹا بھی۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ شمس آیت ۱۶-۴

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ	بلا میں تجھے رب کا بھیجا ہوں، بھول کر میں تجھے
لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا ۝	ایک سحر آمیز لڑکے۔

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنی بیٹا ہے لیکن اگر غلام کی نسبت اللہ سبحانہ کو دیکھ لیں تو اس کی طرف ہر دو مقام پر غلام اللہ تعالیٰ کا معنی بیٹا نہیں ہو گا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللہ کا بندہ مراد ہو گا۔

فَلْيُحَادِثِي الَّذِينَ أَشْرَفُوا عَلَىٰ آفَتِهِمْ	تم فرماؤ اُسے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی
لَا تَقْطُوعُوا لِي رِجْلِي اللَّهُ بِهِ يَمُوتُ وَبِهِ يُحْيِي ۝	جانوں پر نیا دہی کی۔ اللہ کی رحمت سے ناسزید نہ ہو

② ان آیات کریمہ میں رب کریم نے اپنے رسول کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں سے فرمادیں۔ اُسے میرے بندو!

یہی بات کہہ کے ہم کو شکر کرنے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھے کو کیا احادیث مبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنی میں بھی مستعمل ہے مثلاً سالم مولیٰ ابنی خدیجہ، ابو رافع مولیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بھی کئی ایک معانی میں۔ محبوب، ملاک، قریب گہر اور دست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غلام وغیرہ۔

من کیستہم کہ باتو دوم دوستی زعم چندیں سگان کوئے تو یک کمتریں مغم

حقیقت میں عبد اللہ، وہ ہے جو عبد المصطفیٰ ہے جو عبد المصطفیٰ نہیں وہ عبد الطافوت ہے مولائے کائنات علی مرتضیٰ علیہ السلام کا قول ہے

أَخْسَنُ قَوْلَ الْمُصْطَفَىٰ فِي الْحَدِيثِ أَنِّي لَأَعْلَمُ مَنْ يُعْبِدُنِي مُحَمَّدٌ

مغنی عنہ

گھنٹہ چ گئی ؟ گفتا جان دول

گھنٹہ پر خوابی ؟ گھنٹا غلامے

علہ کہتی اچھی بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شان احمد ﷺ میں سنائی کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کے غلاموں سے ایک غلام ہوں۔ یہ فقرہ باعث الیکید عرض کڈاں ہے۔

تاہم وصلت کار کاہل من زینش نیست چوں سگانم جائے وہ در سایہ دیوار خوش

تیرا کرم کہ آپ ہی میرے دل میں لگ گئے مجھ کو تو جیتو مٹی تیرا نقش پا ملے

☆ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "بہیں سہل مجھ کو شریف"

○ ایک سفر میں رسول اعظم ﷺ کے ساتھ تھا تو میں گنت عبادہ و خاد مہ

آپ کا غلام اور نوکر تھا۔ یہاں عبادت سے مراد غلام اور خادم ہے

فان لی زعمہ منہ یتکلمون "مجلس و هو آوی الخلق بالذمم

"تھیں انہی کو ذمہ داری تھی کہ ان کے گناہوں کی ذمہ داری لیں"

ملے سب شک اپنا نام محمد رکھ جانے کی بدولت حضور پاک ﷺ سے میرے بیٹے ایک جہد شفا

ہے اور آپ ﷺ "تو ساری مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔

☆ بروایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ط

روزی قیامت منادی ندا کرے گا جنوار اس

راقد اذا کان یوم القیامۃ نادی منادی الا یلقی

نام محمد یا احمد ﷺ ہے وہ کھڑا ہو جائے

من اسمہ محمد او احمد ﷺ

اور جنس میں داخل ہو جائے اور یہ اعزاز و کرامت

ولین حل الجنة کرامۃ محمدی ﷺ

باسم پاک محمد ﷺ ہے۔

کافق علیہ الرحمۃ بالشرح ط

☆ ایک روایت میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں جو تمام دُوسرے زمین پر پھیر کر اس

گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی محمد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیث تخریسی میں فرمایا۔

اللہ کیا کرتا ہے کہ تمہیں کا اُسے عذاب دے

راستحیی عن عبد اب النار من اسمہ اسم

جس کا نام میرے عقیب کے نام پر ہو۔

حیی عن ط صلی اللہ علیہ وسلم

○ مطلب یہ کہ جس طرح اُس کا شئی حق تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اسی طرح یہ اسم بھی بہت پیارا ہے۔

یہاں تک کہ واسطے کرامت محمد ﷺ کے داخل نہیں کرے گا جہنم میں مگر ان کے حق کو سچ کر کے

اندیں اُمت نباشد مسخ تن

لیک مسخ دل ہو اُسے ذوالفضل

بقیۃ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بخشش اور رحمت

ان اللہ تعالیٰ و ملک کفۃ یتصدقون لیس

کرتے ہیں اُس کے لیے جس کا نام محمد ﷺ احمد علیہ السلام ہے

اسمہ محمد و احمد و اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسم محمد احمد سے مشتق ہے اللہ رب العرش عظمیٰ۔ تو رات میں اسم پاک محمد اور انجیل میں اسم ہے صلی اللہ علیہ وسلم ط

"بقیۃ اللہ تعالیٰ"

ہم نے اس کے لئے اپنی تاریخ میں حضرت شخص بن عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔
 حافظ الحدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ کو انکی موت کے بعد میں نے نہیں خواب میں دیکھا کہ وہ
 آسمان دنیا میں فرشتوں کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا تو انھوں نے
 بتایا ہے

اُمّت حَمْدُہُمْ، بَعَثَہُ اللّٰہُ اَوَّلَ اَمْرٍ مَّوَدَّہُمْ شَاعَتْ مَعَهُمُ مَوَدَّہُ۔ اَللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ حَقٌّ کَثِیْرًا ط
 یہ اسم محمدؐ ایسا اکرم و شریف ہے کہ اشرف اسماء حضرت سے ہے اور تمام اسماء
 خاص الخاص ہے۔ اس نام کو آج تک کوئی نہیں پڑا اور جنت میں یہ نام آدم علیہ السلام کو ان اکرام
 کے لئے ابھرا کہ جنت سے نکالا جائے گا۔ یہ ان کے لئے بہت بڑی عظمت کا شہر ہو گا۔

☆ اس فقیر نے فقیر کا نام محمد عنایت اللہ ہے۔ اسم اللہ، غفور رحیم کا اور اسم محمد رؤف رحیم کا
 جَلَّ جَلَالُہٗ اَعْلٰی شَرَفُہٗ اور دریاں میں یہ بندہ عاجی۔ بے فضل و کمال ہے کہ ان اسماء مبارکہ کی برکت
 سے اللہ تعالیٰ نے ہر شکل منزل نزع، قبر، حشر، میزان، فیصلہ میں فضل فرمائے گا اور ان اسماء پاک
 کے اوزار تہذیب و تمدن بن گئے میرے پاس تو یہ جہاں اسماء پاک ہی سرکارِ نجات ہے اور کوئی مل نہیں
 اس پر شک پروردگار کرنا ہوں کہ میرے لئے ہی کوئی دانی شانی ہے۔ ^{تو کہ مجی و رسول تو کریم}
 اک غفور رحیم نے اک رؤف رحیم منگائیں اک سخی دربارتہ
 میری کشتی فوں موت داؤد کی اے میری کشتی سے کھینک دے ہارنے دو

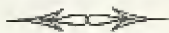
☆ ضلوۃ کا لفظ بغیر سلام اور اسی طرح سلام کا لفظ بغیر ضلوۃ کے لکھا۔ پڑھنا مکروہ تحریر اور ناجائز ہے
 ایک محدث حدیث لکھا اور آپ کے اسم مبارک پر صرف صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا کرنا تو ایک بار خواہ میں
 اُس نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو آپ کے لئے جبر کا اور فرمایا تو پورا اُردو و شریعت کیوں نہیں
 لکھا اور تو چالیس ٹیکوں سے کیوں محروم ہوتا ہے۔
 "جنت اشہد انی وارثہم"

☆ پورا اُردو و شریعت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ کہے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ط
 یہ حکم بے حد سے ظاہر اُمت کریمہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہے کہ تو کہ اللہ سبحانہ نے ضلوۃ و سلام دون
 نام فرمایا ہے۔ اُردو و شریعت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کلمہ مبارکہ کہنے کی بجائے ٹھیل نشان لکھنا تعصفت ہی
 نہیں شخص نشان نبوت بھی ہے اور اپنے نفس غل کا مظاہرہ جو کہ ایک مومن کی شان کے الٹی نہیں۔
 "ہَذَا فِي الطَّحْطَاوِي" اللہ صلی علیہ وسلم کے لئے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیث مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیث پاک کے بیان میں **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ** لکھا کرتا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے درود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

”شرح الصدور فی رجال الموقی والعبقر“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



علہ حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پاک لکھا جب وہ مر گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہی بزرگوار پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے دوست ہو سیر کیا ہے؟ فرمایا جب میں امی نبی **ﷺ** ”آتا تو میں درود شریف یا زید ثواب پورے کا پورے لکھا کرتا یہ غلصت ہوتی تھی اسی کے عوض رب کریم سے عطا ہوئی ہے۔ یہ سہولت تو توکل و اتقوا الخیرات کے، ایسا بیان بخیرت کو بھی نصیب ہوتی“

☆ نیز فرمایا کہ ایک خوشنویس جو ہمیشہ کتابت کا کام بانٹھو کرتا۔ اس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وہ لکھنے سے پہلے درود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرثیہ الموت میں خوف خدا سے محنت سمجھا گیا اور کہنے لگا۔ میں صالح تو کوئی ہے ہی نہیں دیکھنے میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا ظہور ہوا ہے۔ اس کی اس حالت سے جتنی میں ایک مجذوب عیب سے ظاہر ہوئے اور کہنے لگے تو میں سمجھا رہا ہے؟ تجھے مبارک ہو کہ تیری وہ بیاض درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں پیش ہے اور اس پر صادق رہے ہیں۔

☆ علامہ احمد سلطان فی عینک الرحمۃ، مواہب اللدنیہ علی شامل الخیرۃ میں تصریح فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

○ احادیثِ صلوٰۃ و سلام حضور **ﷺ** کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہاں بالیق آپ کے وسیلہ علیہ سے بعد امتیاز و تملک۔ علامہ ابوبکر اقبال۔ بیجا بکلام از دواج مشہرات علماء اور جمیع المؤمنین و المؤمنات غرضیکہ ہر اہل حق کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ خَيْرَ خَلْقِهِ وَخَيْرِ عَرَضِهِ وَخَيْرِ خَلْقِهِ دَرِيَّةً مُرْتَبَةً وَمَنْظَرٍ لَطِيفٍ وَدَائِمٍ
بِرُوحِهِ سَيِّدَنَا وَخَيْرِيْنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ
وَعَتَرَتِهِ وَصَحْبِهِ وَمُهَاجِرِهِ وَأَنْصَارِهِ وَمُؤَيَّدِيهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



روضۃ القاریۃ

باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چالیس احادیث مبارکہ

فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

○ احادیث مبارکہ میں سید الکائنات أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَأَكْمَلُ التَّسْلِمَاتِ پر صلوة و سلام کے فضائل و فوائد لَا يُقْبَدُ وَلَا تَحْصَى "اُن گنت" مذکور ہیں اور درود شریف پڑھنے والوں کی مدح و توصیف کے ساتھ وعدہ پر اجر عظیم کی بشارت اور تارکین، مانعین کے لیے عتاب و عذاب الیم کی وعیدیں متدرج ہیں۔ یہ منتخب چالیس احادیث مبارکہ تحریر کرنا مجوں اور اُمتِ مبطلہ کے لیے رب کریم سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایت و توفیق مانگتا ہوں تاکہ اللہ جل مجدہ الکریم درود و شریف کے انوار سے ہمیں بھی ایمان افزوی اور ایمان قلبی کا شہر عطا فرمائے آمین بجاو طہ و لیس صلی اللہ علیہ وسلم "وَمَا كُوفَيْنِي إِلَّا بِاللَّهِ"

☆ حدیث پاک : بروایت عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہما

فرمایا ہے شک رسول اللہ ﷺ - تشریف لائے ایک دن آپ کے چہرہ اقدس پر خوشی و مسرت ظاہر تھی اور فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ راضی نہیں اس سے کہ جو آدمی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو ایک سلام آپ پر

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْبَشَرِ مُرْسِيًا فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَنَّهُ جَاءَ فِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ بِي أَمَّا قَرْنِي يَا مُحَمَّدُ ﷺ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ

سہ پہا میں عورت مبارکہ کا ہاتھ مبارک عدم محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما کے اکابر نے فرمایا ہے۔ ائمہ

عشرًا ط
○ تشریح :- نبی کریم ﷺ کی رضا کے لئے اُمّتِ مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درود شریف پڑھنے سے رب کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شانِ کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرماتا یہ فضلِ الہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّيْ عَلَيْهِ
وَعَدَدَ مَنْ لَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو ذرؓ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمائی

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ قریب میرا وہ آدمی ہے جو سب سے زیادہ درود شریف بھیجتا اور اس پر فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں گے۔ جب تک وہ درود شریف بھیجتا رہے اب تک پڑھے یا زیادہ

قَالَ ﷺ اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِىْ اَكْثَرُهُمْ صَلَوةً وَمَنْ صَلَّيْ عَلٰى صَلَّيْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا دَامَ يُصَلِّىْ عَلٰى فَلْيَقْلِلْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ لِكُلِّ ثَوْبٍ

○ تشریح :- صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو اپنے قرب سے نوازا اور فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درود شریف پڑھتا رہے۔ رب کریم کی رحمت اور فرشتوں کی دعا سے مغفرت کے لئے اتنی کو اختیار دیا ہے کہ وہ کم پڑھتا ہے یا زیادہ۔ اور پورا ہی بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ
وَحَقَّلَ عَنْ ذِكْرِ الغَافِلُونَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمائی کہ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعۃ المبارک کے دن کچھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کر جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرُوا الصَّلٰوةَ عَلٰی يَوْمِ الْمُنْتَهٰةِ وَمَنْ صَلَّيْ عَلٰی مِنْ اَمْرِىْ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبْتُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَحُجَّتٍ

عَنْهُ عَشْرُ مِثَالٍ ط "رواہ النشائی" | مادی جائیں گی۔

○ تشریح :- حضور ﷺ نے اُن سے جب ارشاد فرمایا تو آپ محمد بن غفاری رضی اللہ عنہ میں تشریف فرما تھے اور اس حدیث پاک میں جمعۃ المبارک کو درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک ترب درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں مٹتی ہیں اور اظہارِ شکر و امتنان پر لیا سجدہ فرمایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَ أَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ سَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ط "دلائل النبرت"

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ ط "رواہ مسلم" | فرمایا رسول اللہ ﷺ جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اُس کے گرد حلقہ باندھ کر دُعا شریف پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اسم پاک کتاب میں لکھا ہے۔

○ تشریح :- اس حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ جب تم کتاب، دیوار یا چارٹ بورڈ پر اسم مبارک لکھو تو درود شریف لکھو اور پورا لکھا کر جب تک نام مبارک لکھا ہوا نام ہے گا تجھے فرشتوں کے استغفار سے اجر اور مغفرت پہنچتی رہے گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الزَّمَالِ بِالْعُدُوِّ وَالْأَصْدَاءِ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ سَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ط "دلائل النبرت"

قَالَ أَبُو سَلِيمَانَ الدَّارِمِيُّ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتِمَّ صَلَاتَهُ فَلْيَكُنْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَتِمَّ اللَّهُ صَلَاتَهُ وَ لِيَعْتِمَ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّلَاتَيْنِ ط "بخاری و ترمذی" | کہا ابو سلیمان الدارمی نے کہ جو شخص نماز کو جوڑنا چاہے اور نماز کو پورا کرے اور دعا کرے اور دعا کرے بعد بھی درود شریف پڑھے اور دعا ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ درود شریف اُقل اجر کو قبول فرمائے گا۔

هُوَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَتَعَ مَا يَنْتَهِي عَنْهُ

فرماتا ہے۔ وہ کریم ہے درمیان دُعا کو بھی قبول فرماتے گا۔

○ تشریح :- حدیث پاک سے مشتبط ہوتا ہے جو دُعا یا عبادت کے اوّل آخر درود شریف پڑھے۔ درود شریف ہر صورت میں قبول ہے۔ وہ رد نہیں ہوتا تو رب کریم دونوں درودوں کے درمیان دُعا۔ عبادت کو بھی قبول فرمائے گا یہ اس کی شان رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبول کرے اور بیچ رد کرے۔ درود شریف اوّل آخر پڑھنے کے پرکھ مانند ہے۔ پندرہ پڑوں سے اُڑتا ہے یعنی دُعا اور عبادت درود شریف کے پڑوں سے اُڑ کر عرش عظیم پر جا کر قبولیت پائے گی۔ فی زمانہ آئمہ مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر درود شریف پڑھا کریں اور مقتدیوں کو بھی ہدایت کریں تاکہ دُعا میں قبول ہوں۔ درود شریف کی عبادت بھی عبادت ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُؤْتِي الْيُسْرَةِ وَمُؤْتِي الرِّخْمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت عن ابی ہریرۃ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ "وَهُوَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَتَعَ مَا يَنْتَهِي عَنْهُ"

قَالَ "عَلَيْهِ السَّلَامُ" أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً مَرَّةٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةٍ مَرَّةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ مَرَّةٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَى أَلْفَ مَرَّةٍ حَبَّرَ اللَّهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي السَّيِّئَةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَأَحْلَاهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلَاتُهُ عَلَى نَوْمِهِ لَمْ يَقْصِرْ الْقِيَمَةُ عَلَى

فرمایا رسول اللہ ﷺ "وہ جو درود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر بار اور جو پڑھے ہزار بار تو اللہ تعالیٰ دس ہزار حرام نہاد دیتا ہے اُس کے جسم پر اور برکت نزع ثابت رکھے گا کھر طیبہ پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالم برزخ میں " قبر کے سوال و جواب پر ثابت قدم رکھے گا۔ درود شریف کا نور اُس کا ٹنڈہ و مٹھان ہوگا کئی سوال و جواب میں اور داخل ہوگا وہ جنت میں اور اُس کے درود شریف کا نور آسمان کی گلیں صراط پر جو پانچ سوال و جواب پر ہزار بار

الصَّٰطِرِاطِ مَرِيْمًا فَخَشِنَّا وَابْنَةَ عَامِرٍ
وَأَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ صَلَوةٍ صَبْلًا مَّا
قَصَّرَ فِي النَّجَّةِ قَدْ ذَلِكْ أَوْ كَثُرْ

میں گئے نصیحتیں ہلیری عظمتیں نہ پھو
نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا

کی دوری تک ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس کو سہر
دروہ شریف کے بدلے جنت میں صل عطا
فرمائے گا۔ اب انتہی کم پڑھے یا زیادہ

مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی اگیا پسینہ
میری جھوٹا میری آرزو مدینہ

○ تشریح : ثابت ہوا کہ دوزخ سے نجات، پل صراط پر سلامتی اور علیہ جنت
دروہ شریف سے بے قبر عالم قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اس
منزل میں کامیاب ہوگا وہ یقیناً تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر و نشر حساب و
کتاب، میزان و پل صراط پر کامیاب ہوگا اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشَفِ الْعُصَّةَ
وَيَجْلِي الظُّلْمَةَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى
عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مَرَّةً حَبَّ
يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَعَهُ ثَوْرٌ وَثَوْبَتُهُ
ذَلِكَ الثَّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
لَوْ سَبَّحُوا

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جمعہ
کے دن توبہ بار مجھ پر درود شریف بھیجے۔ اور کہے
گا قیامت کو تو اُس کے ساتھ ثور ہوگا۔ اگر یہ ثور
دروہ و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلوق پر تو کافی
ہو سب کے لیے

ذَكَرَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ مَكْتُوبٌ عَلَى
سَاقِ الْعَرْشِ مَنْ أَشْتَقَ إِلَى رَحْمَةِ
مَنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَمَنْ تَقَرَّبَ
إِلَيَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ عَفَرْتُ
لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ رَبْدَةِ
الْخَيْطِ

بعض احادیث میں ذکر ہے عرش کے ساق پر
لکھا ہے کہ جو شوق سے درود شریف پڑھے۔
اُس کی رحمت سے جو سوال کرے وہ عطا کرے
گا اور اگر توبہ چاہے غفور "عَفَرْتُ" کا
دروہ شریف سے تو اُس کے تمام گناہ معاف کر
دیتے جیسے گے اگرچہ سمندر کی جھاک برابر ہوں۔

۱۲۔ مستشرق محمد رفیع - اقدار و از سہ شریف - ۱۲۔ مستشرق محمد رفیع

○ تشریح : جمعۃ الباری کے روزِ درود شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درود شریف قیامت کے روز نور ہوگا۔ اللہ جلّ جلالہ کے عتابِ عذاب سے محفوظ و امن فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی بھول سب کی مغفرت کا مشورہ سنایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْأَمِيِّ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت زینا البودردیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا وَرَوَّاهُ عَنْہَا "ذَلَالُ الْخَيْرَاتِ"

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ "سُوءُ مَجْلِسِ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَا" پر درود شریف بھیگایا تو اس مجلس سے ایک خوشبو اُڑا ہوا اُنھ کی حرا آسمان تک پہنچی اور ملک کہیں گے کہ دنیا میں کوئی ایسی مجلس ہوئی ہے جس میں حضور "ﷺ" پر درود شریف پڑھا گیا یہ اس کی خوشبو ہے۔

رَوَيْتُ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ
يُصَلِّي فِيهِ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ
إِلَّا قَامَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ حَتَّى
تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ فَتَقُولُ الْمَلَكَةُ
هَذَا مَجْلِسٌ صَلَّيَ فِيهِ عَلَى مُحَمَّدٍ
ﷺ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ تشریح : جب درود شریف پڑھا جائے۔ تو ربِ کریم درود شریف کے نور سے ایک پاکیزہ خوشبو پیدا فرماتا ہے۔ جس سے فرش تا عرش فضا خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ زینا امام محمد بن اسماعیل بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تیسرا درود سے حدیث پاک کا نور اور مشک کی خوشبو آتی ہے اور قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر طاب ثناء فرمایا کرتے کہ مجھے حرمِ البلاد لاہور کی فضا میں جنت کی خوشبو آتی ہے۔ یہ عطرِ زمزمِ مدینہ منورہ سے جو قدومِ میمننت مجنوبی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جنت میں کو آتی ہے جس ذات ستودہ صفات "ﷺ" پر درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ جہاں اور جس جگہ آرام فرما ہوں وہ مقامِ مطہر و معبر کیوں نہ بن جائے۔

"درود و خواں کے درود شریف کی خوشبو ہر ایک کے اپنے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔" مشکِ انست کہ خود ہوید نہ کہ عطار گوید

طَابَتْ بِطَيْبِكَ طَيِّبَةً وَتَرَاهَا ☆ مِنْ أَحْبَلِ ذَلِكَ طَيِّبَةً سَمَاهَا

مَلَأَ الْوُجُوْدَ حَبِيْرًا عَنِّيْ عَطْرًا ۖ وَعَلَا عَلَى الْاَنْبَاِ طَيْبٌ شَدَا ۖ
وَدَهَبَ لَوَائِمٍ نُّوْمٍ مَّامَعٍ نُّوْمٍ ۖ وَهَبَتْ رِيَاضٌ قَبَا ۖ وَقَبَا ۖ
اَنَا وَنُوْدُكَ يَا خَتَامَ الْاَسْيَا ۖ جَمْنَا لِفَاقِيْنَا وَأَنْتَ عَنَا ۖ
جَمْنَا لِيْلَاصِنَاعَةٍ قَدْ اَنْجَحْتَ ۖ فَاقْبَلْ بِصَاعَتِنَا وَلَا عَنَاقَا ۖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَطَّرْتَ الرِّيحَ الطَّيْبَةَ
بِنُوحِهِ وَرَيَّاهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: ہدایت رفیع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہما: "لذالک لکرت"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کسی کو کوئی حاجت پیش ہو تو وہ کثرت دُرد و شریف پڑھے کیونکہ دُرد و شریف جنوں کو دُرد اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور برزق میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَسَرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيَكْثِرْ بِالصَّلَاةِ عَلَى فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهَمَّ وَالْغَمَّ وَالْكَرُوبَ وَيَكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضَى الْحَوَائِجُ ۝

○ تشریح: دُرد و شریف سے اللہ تعالیٰ جتنے مومن کی زندگی میں دنیا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ کی تصویریں بن جاتی ہے، غم، الم، پریشانی و کرب سے نجات ملتی ہے اور برزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی بہت نصیب ہوتی ہے۔

- ۱۔ آپ ﷺ کی خوشبوڑے میں نہ نوزد کی مٹی خوشبو دار ہو گئی۔ اس وجہ سے اس کا نام طیبہ ہوا۔
- ۲۔ آپ ﷺ کی خوشبوڑے سے سارا بدن خوشبوڑے ہو گیا اور زمین خیر اور ہوا خیر بن گئی اور آفاق پائس کی خوشبو غالب آگئی اور سب کو محبت بنا دیا۔ اور عباد و ملک مشک ہو گیا۔
- ۳۔ آپ ﷺ کے نوڑے کریم نوڑے گئیں اور بائوں کے پھولوں کو تر و تازہ اور پہاڑوں کو منور کر دیا۔ جس سے چین اور پہاڑ کی داریاں ہلک گئیں۔ جس سے دماغ مختل ہو گئے۔
- ۴۔ اے صاحب ختم نبوت ﷺ ہم آپ کے وفد میں۔ اپنی محتاجی کو لائے ہیں ہمیں غنی و مسرور بھیجیے۔ بے شک آپ کے ہاں سے غنائی ہے۔ جو آپ ہی کے نمایاں شان ہے۔
- ۵۔ ہم کھوئی ہوئی لائے ہیں۔ اس کو قبسٹول فرمائیے۔ آپ پر کوئی پریشیدہ نہیں۔

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درود شریف سے ہی جنتی بنتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَلِمَتِ الْغَمَةِ
وَمُجِبِّي الظُّلْمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: بڑا نیت دینا ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتا تھا "ذلک الخیر" (وہی بہتر ہے)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ
صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ
حَنَّتْ وَمَنْ يَأْتِي بِحَدِّكَ مَلَحًا لَهَا عِنْدَكَ
فَقَالَ أَسْمِعْ صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَ
أَعْرِضْهُمْ وَتَمَرِّضْ عَلَى صَلَاةِ
غَيْرِهِمْ عَرَضًا ۖ

عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ "جو درود
شریف پڑھنے والے آپ کے غائب ہیں۔ یا بعد از
میں ہوں گے اُن کا حال مزنا میں۔ فرمایا میں اہل
محبت کے درود شریف کو خود مٹاؤں اور اُن
کو چھپانا بھی ہوں اور اہل محبت کے علاوہ درود
شریف پڑھنے والوں کا درود شریف پیش کیا
جاتا ہے۔

○ تشریح: اس حدیث پاک میں آقا نے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار رحمہ اللہ سے
جسے اپنے غلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غلام کی ادا" غلام کا درود شریف
تو آقا یہ نفس نفیس اپنے سمع مبارک سے سُنتے ہیں۔ عرض کرنا آتا ہو تو عجیب یہاں
ہیں۔ اہل محبت کا بھی کیا عجیب مقام ہے۔

لب ہوں سکونتِ اشاد میں خیال یار ہو اُن کو خبر ہو یا مجھے کوئی نہ راز دار ہو
○ محبوبِ کردگار ﷺ "میرا آن، ہر لحظہ، ہر گھڑی اور ہر دن اور ہر رات
اپنی پیاری اُمت کا درود و سلام بلا واسطہ دور و نزدیک سُنتے ہیں اور جانتے اور چھپاتے
ہیں۔" الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ ۖ

زیادہ ممتی جو کہے حالِ ناز میں ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
اُنکے سوا رضا حامی نہیں جہاں گذرا کرے پس یہ پد کو خبر نہ ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَا نَفْسِكَ
وَزِينَةَ عَرَشِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : طہرائی پسندہ عن ابی الذر وہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْرَهُ
الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ
مَشْهُودٌ تَشَبَّهَ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ
مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَى الْإِبْلِغِ صَوْتُهُ
مِنْ حَيْثُ كَانَ قَالَ بَعْدَ وَقَاتِكَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْآرِضِينَ أَنْ
تَأْكُلَ بِخَصَادِ الْإِنْسِيَاءِ ۝
” رواہ الطہرائی “

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز
دُروہ و شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یوم شہود
ہے۔ ملائکہ نواری آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں
سے جو ایسی مسجد پر درود و شریف پڑھتا ہے۔ اُس
کے درود و شریف کی آواز سننا سنوں جہاں کہیں
بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بے شک
اللہ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ نبی کے اجسام
کو کھائے۔

☆ ایک روایت حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

قَدِیْحُ اللَّهِ سَیِّئٌ مَرَقٌ ط ” رواہ ابو داؤد “ اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیتے جیسے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روایت مبارکہ میں یہ ارشاد فرمایا۔

الْأَنْبِیَاءُ سَیُّئٌ مَرَقٌ ۝ یُصَلُّونَ ط ” انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

” غلام الاہلہم فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الائمہ الامین خیر خیر علیہ التقریظ ”

○ تشریح : ان احادیث پاک میں فضیلت درود پاک بروز جمعہ المبارک کے

ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت اہل سنت و جماعت حیات النبی بھی بیان فرمایا کہ جملہ انبیاء

علیہم السلام فی الواقعہ زندہ ہیں مانند ملائکہ نواری کے کہ وہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔

مگر جس ولی اللہ کو ملائے کریم کرامت دکھلاوے تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی

اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے سچ کہتے ہیں اور مجتہدین کے درود و سلام کو بے نفس نہیں سمجھتے

ہیں۔ شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، زندہ ہو یا ہند غریب و غنی حیات کان فرما کر قربت بعد

کے سب فاضلہ اپنی ہر دو نسبت ” حیات و بعد المات “ متادای فرمادیئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَسْتَعْمُرُ فِي هَذَا الدَّارِ

وَبِلَكَ الدَّارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

” یہی فرمائی کہ مانی نبی پر ہم کے دار و دار و شریف۔

☆ حدیث پاک: عَنْ ابْنِ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَنَهُ ط "شَفَاعَةُ الشَّامِ فِي زِيَارَةِ قُبْرِ الْأَنْبَاءِ"
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَجْعَلُوا
بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا
حَيْثُ كُنْتُمْ فَسَيُلْغِيَنَّ سَلَامُكُمْ
وَصَلُّوْكُمْ ط ۝ مَعَادُ النَّاسِ ۝

ترجمہ: فرمایا نبی کریم ﷺ نے اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ و سلام پڑھو جہاں بھی ہو تم تمہارے سلام اور درود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

○ تشریح: فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم مزدے نہ بنو۔ اس کی مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ ہر صورت بارگاہ رسالت میں پہنچتا ہے۔ دل اور گھر نماز اور درود شریف سے منور اور آباد ہوتے ہیں۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنَالُ رَحْمَةُ
الْغَزِيْرِ الْعَفَّارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: بِرَوَايَةِ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَنَهُ ط

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ اللَّهَ
أَعْطَانِي مَلِكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَقُومُ
عَلَيَّ قَبْرِي إِذَا قَامَتِ فَلَا يُصَلِّي
عَلَيَّ عَبْدٌ صَلَاةً إِلَّا قَالَا يَا أَحْمَدُ
ﷺ "فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ فَلَانٍ يُصَلِّي
عَلَيْكَ يُكَيِّمُهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ
أَبِيهِ فَيُصَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ مَكَدَرًا
عَشْرًا" فِي زَوَايَا "فَهُوَ قَائِمٌ
عَلَيَّ قَبْرِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ط

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ "اللہ سبحانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جب کوئی نبی مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے یا احمد ﷺ "فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ" "دادا! ایک نام لے کر نے درود شریف بھیجا ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللہ سبحانہ اُس پر اور اُس کے باپ پر دس رحمتیں" ایک روایت میں ہے۔

○ تشریح: اس سے بڑھ کر درود شریف پڑھنے والوں کے لیے اور کیا بشارت اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نوافل فقیروں کا نام مصلحتاً اس بارگاہ میں لیا جائے اور دادا ایک

طیبہ کے جانے والوں کو چٹانوں میں حبس جان
ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوگا
ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر حبس دربار میں آئے
و نہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکائی کیوں
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَقْتَضِ مِنْ
تُؤْبِهِ الْأَفْوَارَ وَالْأَزْهَارَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
☆ حدیث پاک: عن اوس بن اوس ثقیفی رضی اللہ عنہما

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
فَاكْثُرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ هَذَا
صَلُّوتَكُمْ مَعْرُوضَةً عَلَى
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَيْفَ نَعْرِضُ صَلَّوْنَا عَلَيْكَ وَقَدْ
أَرَمْتَ؟ قَالَ يَقُوتُونَ بِبَيْتٍ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ
تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَكْمَلِ
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل ترین
دنوں سے قیامت کے روز وہ دن ہوگا جس دن
تم نے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کیونکہ
تہارا درود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے پس
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کس طرح
اپنے درود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہو گئے
ہوں فرمایا یہ بحث اللہ سبحانہ نے حرام کر دیا ہے
میں پرکھانا اجسام انبیاء کاملہ
"رواہ البیہقی فی الشرح الكبير"

○ تشریح :- اس حدیث پاک سے ثابت ہوا۔ حیات النبی ﷺ کا عقیدہ حتیٰ جہنم کے
صدق میں غلاموں کو خلیوہ طیبہ کا مژدہ ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا کہ اَجْسَادُ الْأَنْبِيَاءِ
سورۃ اہق ۹۷

ملہ مٹی کی غایت :- تمیز جنہیں اور ناپاک جسم کو پاک کر کے قابل نماز بناتا ہے۔ مٹی ہر قسم کی گندگی اور نجاست
کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وہ گندگی کتنی ہی ہویا مٹی نہ صاف ہویا جملانی۔ چونکہ گناہ تمام غلاموں سے زیادہ نجس
اور قبیح ہیں۔ جس کی پاکیزگی کے لئے مٹی کی احتیاج پڑتی۔ یہی وجہ ہے کہ حوائم انکس کو جو گناہوں کی آلودگیوں
سے آلودہ تھے "تبر کی مٹی نے انھیں کھالیا اور پاک صاف کر دیا۔" بروایت "امت مرحومہ کو مغفور فرمایا
گناہوں سے پاک کر کے قبر سے اٹھائے گا کہ وہ بھی مغفور ہوں۔ بخلاف انبیاء و اولیاء و شہداء کہ وہ گناہ
سے معذور اور معذور ہیں۔ اس لئے ان کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ نہ معذور کا زیبا

لَا تَشْعُرُونَ ۝ عله محبوب پاک ﷺ کی زندگی پاک کا بیان نہ ظلم و عداوت
کر لکھ کے اور نہ عقل میں شعور کہ سمجھ کے آپ ﷺ کی زندگی سے اُمت کے
قلوب زندہ ہیں۔ ابد اور ایک کالمین کے قبور بھی زندہ اور حیاتِ نظیر ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَّرٰى مَمَتَ
خَلْفَتِهِ كَمَا يَّرٰى مَنْ اَمَامَتِهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت سیدنا امام احمد بن حنبل رَضِيَ اللہ عَنْہُ ط

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْاَنْبِيَاءُ
اَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ مَا
مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُكَ الْاَرْضُ اِلَهُهُ
رُوحِي اَوْ حَتَّى اُرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
○ تشریح :- حافظ امام ابو بکر احمد بن حنبل بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا :-

اَوَّلُ :- بے شک رَدَّ اللہ رُوحِی کے یہ معنی ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے بعد اُن کے
بعد اُن کی روح کو لوٹا دیا تاکہ سلام کرے اُن کے سلام کا جواب
دیں اور روح ہمیشہ رہتی ہے جسمِ اطہر میں کہ
روحِ حیات کا منتظر قلبِ انسانی ہے ۔

ثانی :- احتمال ، رَدَّ معنوی ہو ۔ کہ روحِ شریف
مشغول ہو رہے ہو اور حضرت ابراہیمؑ میں اور ملائکہ الاعلیٰ
اُس عالم سے اور جب کوئی آپ پر درود شریف

الْاَوَّلُ :- اِنَّ الْمَعْنٰى اَلْاَقْدَرُ اَللّٰهُ
رُوحِي يَعْنِي اَنْ النَّبِيَّ ﷺ
بَعْدَ مَا مَاتَ وَدَفِنَ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ
رُوحَهُ لِاجْلِ سَلَامٍ مِنْ يُسَلِّمُ
عَلَيْهِ وَالَّتِي تَمَرَّتْ ط

وَالثَّانِي :- يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ رَدًّا
مَعْنَوِيًّا وَاَنْ يَكُونَ رُوحَهُ الشَّرِيفَةَ
مَشْغُولَةً بِشُغُورٍ وَاَلْحَصُّ صَرَفُ

عله جو شہیدانِ خدا ہیں اُن کو مردہ مت کہو
حنہ حضور ﷺ کی روح پاک کی توفیق کے ساتھ ہر اوقات اللہ جل شانہ کے جلال اور جلالِ جلال
کے مشاہدہ میں مشغول رہتی ہے ۔ جب کوئی درود و سلام عرض کرتا ہے تو آپ ﷺ کی روح اس کی
عرفتِ توحید کو سلام کا جواب دیتی ہے تو اس روحانی توجہ و التفات کو رَدَّ روح سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ منہ فخر کہ

إِلَٰهِيَّةٍ وَالْمَلَأَ الْأَعْلَىٰ مِنْ هَذَا
الْمَسْلَمِ فَإِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَقْبَلَتْ
رُوحَهُ الشَّيْئَةَ عَلَىٰ هَذَا الْعَالَمِ
فَيَذَرُكَ سَلَامٌ مِّنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ
وَمُزِدٌ عَلَيْهِ

وَإِنَّا لَنَشْكُرُ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ "الْأَنْبِيَاءُ لَا يَمُوتُونَ
فِي قُبُورِهِمْ بَعْدَ أَنْ يَبْعِنَ لَيْلَةً
وَالِكُتُبُ يَصْلُونَ بَيْنَ يَدَيِ
اللَّهِ حَتَّىٰ يُنْفَخَ فِي الصُّبُورِ

سَلَامٌ مِّمَّاتٍ تُوْرُوحُ شَرِيفِ اسْ عَالَمِ مِّنْ ،
اِوْرَاك كَرْتِي هِي تُوْمِسْ شَخْسِ كُو جَانْتِي بِيْ حَسْبِ
نِيْ سَلَامِ عَرْضِ كِيَا يِهِيَا نِيْ سَلَامِ كَا جَوَابِ
وَرْتِي هِي -

تَمَاتَتْ فَرِيَادُ مُحَمَّدٍ ﷺ "اِنْبِيَا اِنْسِي اِنْسِي نَبِيْر
مِّنْ جَانِسِ رَاوَلْ تَاكْ تَهْمُرْتِي مِيْنِ اُوْر بَهْرِ جَانِزِ
هَوِ جَلَسْتِي مِيْنِ اللّٰهِ مِجْا نِيْ كِيَا رَاكَا مِيْنِ نَازِيْزِ شَيْطَانِي
يِيْنِ - مَمُورْ كِيَا مِجْوْ كِيَا نِيْ سَلَامِ -

"شَفَاءُ السَّعَامِ فِي زِيَارَةِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ"

☆ امام طبرقی الدین علی بن عبد اللہ کافانی علیہ السلام نے فرمایا۔

○ اللّٰهُ تَعَالٰی نِيْ ذَا اِنْعَا اَلْمَوْتِ كِيَا اَجْرَاءُ سُنْفَتِ اللّٰهِ كِيَا بَعْدِ نِيْ كَرِيْمِ ﷺ
كُو مِيْشِيْ مِيْشِيْ كِيَا لِيْ زَنْدِه كُو دِيَا اُوْر وَدَّ اللّٰهُ مَرُوحِيْ كَا يِه مَطْلَبِ نِيْ مِيْنِ كُو بَوْتِ
سَلَامِ اُتِي رُوحِ واپس آتی هِي - بَلَكُو دِه تُوْرَا اَجْرَاءُ سُنْفَتِ اللّٰهِ كِيَا بَعْدِ واپس آتی هِي تُو
اِسْ كَا مَطْلَبِ يِه مَرُوكَا اَمْرِ اِلٰهِيْ كَلْ فَنِيْ ذَا اِنْعَا اَلْمَوْتِ كِيَا سَطَابِقِ رُوحِ اِيْكَ
بَارِ قَبْضِ كِيَا لِيْ - مِيْجِرِ عَالَمِ بَرْدِ مِيْنِ حَضُورِ ﷺ كِيَا جِسْمِ اَعْظَمِ وَاَقْدَسِ مِيْنِ رُوحِ
كُو لُوْثَا دِيَا لِيَا - كِيَا نِيْ رُوحِ كِيَا اَعْلٰى اَعْلٰى عَرْشِ عَظِيْمِ ، جَنَّتِ الْمُتَّقِيْ كِيَا كَبَّةُ اللّٰهِ
اَلْشَّرِيفِ اُوْر كُوْتِيْ مِيْجِيْ لَنْدِ تَرْتَرِبِه كِيَا لِحَافِ مِيْ نِيْ مِيْنِ تَحَا سَوَا مِيْ جِسْمِ اُوْر كِيَا - بَلَكُو دِه
خَاكِ پَاكِ جُو لَحْدِ مُبَارَكِ مِيْنِ جِسْمِ اَعْظَمِ مِيْ تَلَقِّيْ هِي وَه خَاكِ پَاكِ مِيْجِيْ اِنْ سَبِيْ
اَفْضَلِ ، اَعْظَمِ ، اَكْرَمِ ، اُوْر هِي -

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ خَيْرُهُ

وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ طَهِّرْهُ وَوَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ صَلَّى عَلَى قَبْرِي رَدَّتْ عَلَيْهِ
وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي مَكَانٍ آخَرَ
بَلَّغُوا فِيهِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ: "جو شخص درود شریف
پڑھتا ہے میری قبر پر میں اس کا جواب دیتا ہوں۔
اور جو کسی دوسری جگہ سے درود شریف بھیجتا
ہے اسے فرشتے پہنچاتے ہیں۔"

○ تشریح: یہ حدیث اس آیت کریمہ وَادَّخِیْتُکُمْ بِحَبِیْبَةٍ فَحَبِیْوْا بِأَحْسَنِ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا لَیْ عَلٰی تفسیر ہے حضور ﷺ اپنے امتی کے
سلام کا جواب از روئے کمال رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وہ قریب
ہو یا بعید اور سلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: ہر ائمت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے درود شریف

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي
إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ مِثْلَهُمَا مَلِكًا يُتْلِعُنِي وَ
كَفَى أَجْرَ آخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ
لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

فرمایا رسول کریم ﷺ: "جو بھی سلام میری
قبر اظہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے ہے ایک نوکل
فرشتہ مجھے وہ درود شریف پیش کرنا ہے کفایت
کرے گا اس کا اجر قیامت کو یہ کہ میں اس کا
خفیض اور گواہ ہوں گا۔"

○ تشریح: اللہ تعالیٰ نے اس فرشتہ کو ایسی قوت و ولایت فرمائی ہے۔
تمام مخلوق الہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اسے سننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز
کہیں سے ہو۔ دُور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زبان میں ہو یہ مخلوق فرشتہ بارگاہ
عرش جہاں سلطانہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہر وقت ایستادہ اور حاضر رہتا ہے اور
زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرقاً و غرباً و شمالاً و جنوباً تمام دنیا والوں کے
درود پاک کی آوازیں بے لسان تجلّفہ من کر اسم معہ ولیدیت پیش بارگاہ رسالت کرتا

حلقہ پ سورۃ التہذیب کریمہ اور جب ہمیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دہو یہی اندک اہل اسلام سنت ہے اور
جواب فرمے ہے جب مومن نماز میں سلام عرض کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کے سلام کہتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

ہے۔ یہ شانِ غلام ہے جو خدمتِ بجا لاتا ہے جیسے تخت لائے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا ایلیمان علیہ السلام کی خدمت کی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّيْخِ يَوْعَمِ
الْعَرَضِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت

فرمایا رسول کریم <small>ﷺ</small> جو میری قبر اطہر پر حاضر ہو کہ درود شریف پڑھا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی انسی سال کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ <small>ﷺ</small> مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً مَرَّةٍ عَفَرْتُ خَطِيئَتَهُ ثَمَانِينَ مَسْنَةً
---	---

○ تشریح : اس حدیث پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر صبر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ ملایا گیا ہے۔ رب کریم نے محبوب ﷺ کی اُمت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اولاً عمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم و رحمت ہے کہ اُس نے اُس کی اُمت کو ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو کسی اور اُمت کو نہیں مل سکتی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّيْخِ الْقَمِيهِ التَّكِيهِ
وَالْبَحْرِ الْخَطِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : رواہ السخاوی التذری فی الکمال

فرمایا رسول اللہ <small>ﷺ</small> اپنے گھر والوں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو حید گاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ <small>ﷺ</small> لَا تَجْعَلُوا بَيْتَ كُفْرٍ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ مَا كُنْتُ
---	---

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

فرمایا رسول اللہ <small>ﷺ</small> نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علم حیات کا۔	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ <small>ﷺ</small> عَلَيَّ بَعْدَ وَفَاتِي كَمَا عَلَيَّ فِي حَيَاتِي
---	---

○ تشریح : موت جسم پر وارد ہوتی ہے روح پر نہیں نبی بعد وفات بھی نبی ہوتا ہے اور ولی بعد ممات ولی ہوتا ہے۔ نبوت کے لئے دوام ہے ایک لمحہ کے لئے بھی نبی سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ لہذا آپ ﷺ کا علم ممات کے بعد بھی مانندیات ہے اور زیارت بھی بعد وصال قائم مقام زیارت حیات ہے۔ اگرچہ اس پر شرعی امور مرتب نہیں ہوئے کہ وہ زیارت کے آثار سے ولی بنے صحابی نہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الرَّسُولِ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ "جمعة البارک کو مجھ پر درود شریف بکثرت پڑھا کرو پس بیشک میرے آئنے کے درود شریف ہر جمعۃ البارک کو میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر جتنا کثرت سے درود شریف پڑھا جائے اتنا ہی میرے تہذیب ہوتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ مَا
الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ الصَّلَاةُ فِي كُلِّ
جُمُعَةٍ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُقْرَضُ
عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ كَانَ
أَكْثَرَهُمْ عَلَى صَلَاةٍ كَانَ
أَقْرَبُ بِيَّ يَوْمَئِذٍ مَنَزَلَةً

○ تشریح : درود شریف پڑھنے والے کو قرب مصطفوی نصیب ہوتا ہے۔ صلوة و سلام قرب مصطفیٰ کا ذریعہ ہے اور قرب مصطفیٰ سے ہی قرب اللہ نصیب ہوتا ہے۔ صرفائے کرام اور اباب اہل ذوق کے نزدیک آپ کے قرب سے بڑھ کر اور کوئی مقام "ترتب" نہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرْنَتْ
الْبَرَكَاتُ بِذَاتِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدہ فاطمہ بنت النبیؑ مسکوة اللہ و سلامہ علیہ و علیہ السلام ط

حدیثی حدیث : سیدہ فاطمہ بنت النبیؑ - انیسویں صدی ہجری - میں انورہ دارمیں کریمہ - عیدہ بنت سیدہ و علیہ السلام - وصال مبارک : ۲۰ رمضان المبارک ۸۰۰ ہجری القدر میں ۱۲ سال قمریہ و ۱۲۰ سال قمریہ بیت النبیؑ میں انتقال فرمائی۔

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالسَّلَامُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ أَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ
قَالَ كَذَلِكَ ۝ أَلْفَهُمْ صَلَّ ۝

فرمایا رسول اللہ ﷺ "جب داخل ہو
مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اور وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ اَغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ زائد
کیا "۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ۝

○ تشریح : مسجد میں داخلہ و خارجہ کی دعا کے ساتھ دُرود شریف لازمی ہے۔
فی زمانہ اس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سنت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
بِالْعُدُوِّ وَالْأَصْبَالِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَا
اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَصَرَّفُوا مِنْ
خَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَوْهٗ
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَلَمْ يَقَامُوا
وَأَحْسَنُ حِفْظًا ۝

فرمایا رسول اللہ ﷺ "اے کوئی قوم جمع ہو
اور پھر منتشر ہو جائے اور نہ ذکر اللہ عز و جل کے
اور نہ دُرود شریف پڑھے وہ ایک مجلس مُردار میں
بیٹھے اور چلے گئے۔
"قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبُخْرَاءُ ۝"

○ تشریح : مومن کی کوئی مجلس ذکر الہ و ذکر مصطفیٰ ﷺ "غالی
نہیں ہونی چاہیئے ورنہ مجلس مُردار ہوگی اور قلب مُردہ اور وہ مُردار کی بدترین بدلو سے
بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکر الہ و ذکر مصطفیٰ ﷺ سے ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا عَقَلَ
عَنْ ذِكْرِهٖ النَّافِلُونَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
☆ حدیث پاک : عن ابی رافع مولى النبی صلی اللہ علیہ وسلم "الغیران"

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِذَا
فرمایا رسول اللہ ﷺ "جب کسی کے

طَلَّتْ اُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِي
وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَلْيَقُلْ ذِكْرَ اللّٰهِ
مَنْ ذَكَرَنِي بِخَيْرٍ جَاءَهُ الْاَنْبَاءُ

کان مجھ سے تیرا ذکر کرے اور تجھ پر درود شریف
پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر فرمے
ساتھ کرے۔

○ تشریح :- اپنی پیاری اُمت پر درودِ حسین نبی ﷺ نے کتنی رحمت
رأفت فرمائی کہ کان بچنے اور آنکھ پھڑکنے اور ہاتھ پاؤں کے سُن ہونے کا علاج درود
شریف فرمایا اُمتِ مسلمہ کے آپ ﷺ جہاں اور رُوحانی طبیبِ کُل ہیں۔
آپ ﷺ کا ذکر پاک درود شریف "شُعا بخش" ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- عَنْ ابْنِ مَرْيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ۛ "نَدَاهُ جَابِجُ التَّرْمِذِيِّ ۛ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ
ذَكَرْتُ عَنْدهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ۛ

☆ آخر جابج ابنِ حبان امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

رَغِمَ اَنْفُهُ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ
وَلَمْ يُصَلِّ ۛ

اور حاکم نے حدیثِ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے۔

شَقِيقُ عَبْدِ ذُكْرٍ عَنْدهُ وَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ ۛ

اور بروایتِ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فرمایا گیا۔

اَلْبَيْهَقِيُّ عَنْ ذُكْرٍ عَنْدهُ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ ۛ

○ تشریح :- ان چار احادیثِ پاک کے مختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے سامنے
میرا ذکر کیا جیسے اور وہ درود شریف نہ پڑھے
اور مر جائے تو آگ میں داخل ہوگا۔

اُس کی ناک خاک آلودہ جس کے سامنے میرا ذکر
ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

وہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور درود شریف
نہ پڑھے۔

وہ بے نیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور درود
شریف نہ پڑھے۔

نام اقدس اطہر سن کر درود شریف نہ پڑھا وہ منافق، جہنمی، ذلیل، بخیل، شقی اور لیم ہے۔ اَلْهٰمْوَ اَحْفَظْنَا بِجَاهِ طَهْ وَلَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بَیِّنَةٌ

☆ منافق: خود درود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے گھٹنے، جلنے والا عملی منافق ہے۔ ایسے عملی منافق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

☆ جہنمی: حضور ﷺ کے کسی غلام سے درود شریف سن پاتے ہیں تو غیظ و غضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ شَرٌّ مِّنْ الْبَاطِلِ وَالْغٰظِقِ فِيْهِمْ مِّنْ جَلْمِ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِتْنَةٌ وَّكَانُوا فِيْ عَذَابٍ مُّشْتَبٍ

☆ ذلیل: جو انکارا درود شریف نہ پڑھے وہ ذلیل ہے۔ قرآن پاک نے مشرک اور منافق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و علمی منافق ہیں۔

☆ بخیل: وہ جو نہ خود درود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔ یہ نساء مُصَلِّیْنَ کا بخیل اور لیم ہے۔

☆ شقی: بخیل اور بد مزاج و بد بخت۔ بہشتی نباشد بلکہ خبر شرعی: فَبَيْنَهُمْ شَقِيٌّ وَبَشِيٌّ ۝۱۰ | قرآن میں کوئی بخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

○ فضائل و کمالات: انوار و تجلیات اور محرمات یہ سب درود شریف میں شامل ہیں اور حضور اکرم ﷺ انکار و کفر کو کفر و کفر شقی و کفر شقی کی علامت ہے۔ رب العزت محفوظ فرمائے۔ سعید العظمت ہونے کی علامت درود شریف سے محبت اور اس پر مواظبت ہے۔

وَاللّٰهُمَّ عَلٰی مَنْ اَتٰكَ الشَّيْءَ الْيَهُدٰی ۝۱۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّیْ عَلَیْكَ وَعَدَدَ مَنْ لَمْ يَصَلِّ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: عن ابی القریاء رضی اللہ عنہ ۱۱ "مبارک" ۱۱

علہ اسی حالت جس سے درود مطہر، معتبر، مجبور، مغلوب اور مغضوب بن گیا الیہ فیما ثلثا ۱۲

بہر تاجری کے سوا کہیں رجحست کہ از مشقت او مجبور گم تران رست ۱۳

۱۴ کو چندی بد بختی و سہ سختی سے دوسرے ہو گیا اور اپنے علمی و باطنی سیاسی سے نامر اعمال سے کر لیا۔ منہ کوں مکرانہ ۱۵

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى حَيْنٍ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحَيْنٍ يَمُوتُ عَشْرًا أَدْرَكَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے فجر پر صبح دس تہجد اور شام دس مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ تشریح :- اس حدیث پاک میں صبح و شام کو قلیل یا کثیر تعداد میں درود شریف پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ بِحُزْنٍ مِّنْ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

○ تشریح :- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ☆ حدیث پاک : عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ط

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ رَبَّهٗ مَلٰٓئِكَةً سَيّٰحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْلِغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ ط

○ تشریح :- اللہ رب العزت نے ملائکہ "سیر کرنے والے" مقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پر درود شریف پڑھتا ہے تو یہ اس مجلس مبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صلوة و سلام کو بارگاہ رسالت میں نام بنام پہنچاتے ہیں۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُوْلِ الشَّيْخِ الْاُمِّيِّ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ☆ حدیث پاک : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ط

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا لَيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلٰی نَذْرِكُمْ وَالْاَسْمَاءِ اللّٰهِ ط

○ تشریح :- نسیان اور ذھول ایک قسم کے نفسیاتی امراض ہیں۔ مرض کی شفا کے لئے یہ جو مانگوئے نکل جائے انہیں مانتے ہوئے نسیان کو نسیان کہتے ہیں۔

کے یلے درود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاكَ نَفْسِكَ
وَرِزْقَهُ عَرِثِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ط

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ط
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
الصلوة عليك فكم اجعل لك
من صلواتي قال ما شئت قلت
الربع قال ما شئت وإن زدت
فهو خير لك قلت النصف
قال ما شئت وإن زدت فهو
خير لك قلت الثلثين قال
ما شئت وإن زدت فهو خير
لك قلت اجعل لك من صلواتي
كلها قال إذا تكفي همك

حضرت ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ط
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر کتنا
درود شریف پڑھوں فرمایا جتنا تو چاہے عرض کیا
جو تھا تو فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر اس سے زیادہ کرے
تو بہتر ہے۔ عرض کیا تمام وظائف کا نصف فرمایا
جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو سیکرے۔
بہتر ہے۔ عرض کیا میں ہمہ وقت ہی درود شریف
پڑھا کروں گا۔ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ
نے پھر تیسرے ہر کام کے یلے درود شریف
کفایت کرے گا اور تیسرے ہر قسم کے گناہوں
ہول گے۔

وَيَقِمْ وَادْعُكَ ط بحوالہ ترمذی و زاد المعاد فی الشریعہ

○ تشریح : سیدنا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ط کو ہمہ وقت ہی درود شریف
کا ارشاد ہوا۔ یہ ذکر الہی ہے اور ذکر مصطفیٰ بھی اللہ رب العزت کا فعل اور مالک
کرام کا اس کے حکم کے تحت عمل۔ جتنے کو چاہیے کہ رب سبحانہ سے استغاثہ کی توفیق
طلب کرے۔

عہد خیر خیر ذکر الہی کا عمل درود شریف میں، ہر رجب المرجب ۱۲۹۵ھ ہجری القمریہ بروز جمعہ ۱۲ مئی ۱۹۸۹ء
رہا کہ بیت اللہ شریف کا حواص کرتے وقت دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھا۔ یہی خیال پیش نظر
رہا کہ درود شریف سب دعاؤں سے افضل دعا ہے اور اللہ سبحانہ کی خاص بارگاہ میں اس کے پھر جانے
نے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی رو نہیں ہوتا۔ اور صحن کعبہ اللہ اور عظیم شریف میں لا لائے الخیرات
بیت اللہ شریف میں پڑھے۔

کرے اور توفیق ارزانی کی دُعا مانگے۔ یقیناً قبولیت ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا
أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: بروایت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي حُجْرَتِي"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بعد ازاں
یہ دعا پڑھے اس کو یا موت کے روز میری شفاعت
نصیب ہوگی۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَأَزْوَاجِهِ وَآلِهِ النَّقِيعَةِ النَّقِيعَةِ
بَعْدَ ذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَدَارَتْ اللَّهُمَّ أَمَّا
سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَزْوَاجَهُ
وَأَزْوَاجَهُ شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ
مَنْزِلِ النَّقِيعِ فِي ذِي النَّقِيعِ النَّقِيعِ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَتْ لَهُ
شَفَاعَتِي ۝ فی روایہ: اللَّهُمَّ أَمَّا
سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ الَّذِي وَعَدْتَهُ
وَأَزْوَاجَهُ شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

○ تشریح: اللہ رب العزت کے پیارے نبی پاک ﷺ نے اس
حدیث پاک میں اپنی پیاری اُمت کو یہ پیاری پیاری دُعا سکھائی تاکہ اس دُعا
سے میری اُمت شفاعت سے مستفیض ہو۔ وسیلہ، فیصلہ، درجہ رفیعہ، مقام محمود
کا تو رب کریم نے اپنے حبیب کریم ﷺ سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ
مقام محمود ہی تمام شفاعت ہے۔ اس دُعا سے حضور ﷺ کو فائدہ پہنچانا نہیں
بلکہ خود فائدہ پانا مقصود ہے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں اور
کائنات ہر وقت آپ ﷺ کی محتاج ہے۔

بجربائیت
کا ختم بھی توفیق تھاکے اسی قیمت سے ہوا۔ رب کلمہ پہنچا حبیب پاک صاحب دلائل ﷺ
کا صدقہ۔ کہہ اللہ کے اوار تعلیمات سے فوارے اور ہمارے غراف، سعی، تلاوت، ذکر اور
دُعا کا، درود شریف کی ہر حرکت قبول فرمائے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے عظیم رحمت کے شہنشاہ استغوث کے تبارک و تعالیٰ
وہم پروردگار رحمت ارحم الراحمین پر باری قلب پر باری با اوہ حق اکل برضا الباقی مصداقہ "الہدایہ" جمعہ المبارک کے
مہارک محبت میں حضور ﷺ کو اسکا درود حضرت ابراہیمؑ کی شہادت سے بیکار کردہ اہل الخوات کا ختم ہوا۔ ۱۲ مرقہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَجِبُ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما لما بعثوا الامام

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ
تَجَلَّيَا وَلَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ
يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ لَأَنَّ كَانَ عَلَيْهِمْ
مَرَأَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ
وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَهُمْ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس
میں قوم جمی اور اس نے نہ اللہ سبحانہ کا ذکر کیا اور
نہ محمد پروردگار شریف پر دعا قیامت کے روز
اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے
اُن کو یا معاف کر دے اللہ تعالیٰ۔

○ تشریح : وہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خسران ہوگی جس پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ
کی حمد و ثنا اور محبوب پاک ﷺ کی نعمت اور صلوة و سلام نہ ہوگا دنیا میں جس پر
غضب مانعین اور تارکین صلوة و سلام کے سیلئے عذاب عقاب۔ نیشیت بہاری
سے چاہے وہ عذاب دے یا شانِ عفاری سے معاف فرما دے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّيَا عَلَيْكَ
وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : امام ترمذی نے اپنی سنن میں نقل کیا۔

بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعًا
إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَجِلْتَ أَيُّهَا الصَّالِيءُ قَا قَعْدُ
فَاُحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ
عَلَيْهِ ثُمَّ ادْعُهُ فَقَالَ هَلْ رَجُلٌ
أَمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّ
عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْآنَ

حضور ﷺ ہمارے درمیان آشریف فرما
تھے۔ ایک آدمی داخل ہوا اور اس نے کہا اے
اللہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسول اللہ
ﷺ نے اے نمازی تو نے جلدی کی نماز
کے بعد مجھ اور اللہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔
اور پھر پروردگار شریف مجھ پر بھی پھر دہلا گیا پس
اُس آدمی نے ایسا ہی کیا حمد باری تعالیٰ بیان کی اور
دراود شریف پڑھا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ

اب اُسے نمازی جو چاہے رکعتوں سے دعا مانگ قبول ہوگی۔

أَيْهَا الْمُصَلِّينَ ادْعُوهُ تَجِبُ "اُوکلمات" نماز مکثات شرح دلائل القیامہ

○ تشریح : اس حدیث پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز پڑھ کر مولیٰ کریم کی حمد و ثنا کر اور پھر درود شریف پڑھ بعد ازاں بقیہ حدیث پاک ادْعُو تَجِبُ دعا مانگ قبول ہوگی۔ بغیر ذکر الہ اور درود شریف نماز نہ مکمل ہوتی ہے اور نہ قبول۔ اس طریقہ مستونہ پر علماء و حاضرہ کو عمل کرنا اور کرانا چاہیے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَتَّبَعِي الصَّلَاةَ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : عن انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَنْهُ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملاقات کرے گی ایک قوم مجھ سے جو میں کوثر پر قیامت کے روز اور میں اُن کو بحضرت درود شریف پہچانوں گا۔ اور میں اُن کا شیخ اور گواہ بنوں گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَنْتُمْ مَالٌ لِيَبْرَدَنَّ عَلَى الْخَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْوَامٌ مِمَّا آخَرْتُهُمْ بِالْأَبْكَرَةِ الصَّلَاةِ وَكُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا ط

○ تشریح : حضور شافع یوم النشور ﷺ درود شریف پڑھنے والے اپنے امتیرں کو خوض کوثر پر درود پاک کے نور سے پہچانیں گے جو اُن کی پیشانی پر چمک رہا ہو گا جبکہ تانکین ہائیں اس نور سے محروم ہوں گے۔ درود شریف کا نور چہرہ کی رونق دل کی آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ آنکھوں کے نور کی بقا درود شریف سے ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَمَلَكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَنْهَا ط "قول میں"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص چاہتا ہے۔ اللہ رب العزت خوشی سے کلمات کہے تو اسے چاہیے کہ وہ کثرت درود شریف پڑھے۔

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهُ رَاضِيًا فَلْيَكثِرِ الصَّلَاةَ عَلَى ط

○ تشریح :- سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ رب العزت اس سے راضی ہوتا ہے جو درود شریف پڑھتا ہے اور درود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سبحانہ پر راضی، جس نے اپنے کمال و فضل سے اس کو درود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ
 وَتَرْضَاهُ لَكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

”دلائل الزکرت شریف“

☆ حدیث پاک :

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسول اللہ ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں تو ان کے نیچے کھول دیئے جلتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں ہر شے عظیم تک ہیں کوئی فرشتہ بھی ایسا نہیں جو درود شریف پڑھنے والوں کے نیچے ریت کی مے سے مغفرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ چاہے۔

ذَكَرَنِي بَعْضُ الْأَخْبَارِ أَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ أَوِ الْأَمَةَ الْمُؤْمِنَةَ إِذَا بَدَأَ بِالصَّلَاةِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ قُبِلَتْ لَهُ أَجْوَابُ الْمَاءِ وَالْثَّلَوَاتِ حَتَّى رَأَى الْعَرْشَ فَلَا يَبْقَى مَلَكٌ فِي الثَّلَوَاتِ إِلَّا صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَلِيَتَغْفِرُ وَنَ لِيَذَلِكَ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ مَا شَاءَ اللَّهُ ط

○ تشریح :- اللہ تعالیٰ جتنے فرشتے اور تمام اہل الارض و السماء جی کہ چاہیں ہیں یوں میں، پھیلیاں دریاؤں، میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں جو بجز درود شریف پڑھتا ہے اور وہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضائل رحمانی اور تائید از دی شامل حال ہوتا تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سبحانہ چاہے۔ ہر وائیت ایک فرشتہ اس کی قبر پر قیام قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه قال ط

”از عشرہ تشریفاتی“

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَنِي
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ
مِنَ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيَ عَلَيْهِ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ وَمِنْ صَلَّاتِكَ عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ كَأَن مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے میرے پاس
جبرائیل علیہ السلام اور عرض کی اے محمد صلی اللہ
ﷺ علیہ وسلم نہیں میرا آپ پر اُمت سے درویش
ملے گا کہ اُس پر فرشتے ستر ہزار رحمت بھیجتے ہیں
اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وہ اہل جنت
سے ہے۔

○ تشریح :- حضور ﷺ کا اتنی درویشیت پڑھنے والا جب تک جنت
میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دعا مانگتے رہیں گے۔ عالم برزخ
کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دعا قائم مقام صدقہ جاریہ سے بڑھ کر ہوگی اور قبر پر رحمتوں
کا نزول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر جنت کی کیاری بن جائے گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَالِمِ
مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : عن عبد الرحمن بن مروة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ "قول بدين"

فرشتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے
پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب
واقعہ دیکھا ہے میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو
میری اُمت سے ہے پُل صراط سے گرنے لگا۔
پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس درویشیت
آیا جو اُس نے پٹھا تھا اور لٹکا کو تھا اور پُل صراط
سے گرا دیا۔

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
الْبَارِكَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلًا مِّنْ
أُمَّتِي يَتَخَيَّلُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً
وَيَتَجَبَّرُ مَرَّةً وَيَتَعَلَّقُ مَرَّةً
فَتَجَاعَتِ صَلَوَاتُهُ عَلَيَّ فَانْخَدَتِ
بِيدِهِ فَأَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتَّى
جَاوَزَهُ

”اَوَّلُ مَا قَالَ“

○ تشریح :- درویشیت کا ٹوٹ پل صراط پر اُس کی بجاوِ نیت اور مدد کرے گا اور
وہ سلامتی سے پُل صراط عبور کرے گا۔ یہ تہا جبرائیل علیہ السلام کے پر بچانے کی روایت
۹

جی جی جی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ورسولہ ﷺ

پہلے سے گزار کر رہ گئے کہ خبر نہ ہو جبریلؑ پر پھرائیں تو پھر کو خبر نہ ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک: بروایت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ

عَلَى فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ لَوْ أَنَّمَا أَرَادَ

بِالنَّيَّانِ التَّرُكُ وَإِذَا كَانَ التَّارُكُ

يَخْطِئُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ كَانَ الْمُصِلُ

عَلَيْهِ سَالِكًا إِلَى الْجَنَّةِ ط

فرما رسول اللہ ﷺ نے جو شخص درود شریف

پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنت کے راستہ کو بھلا

دیا۔ نیاں نہ تارک نہ ترک ہے اور جب پڑھا چھوٹے

والا درود شریف کا پڑھنے والا جنت کی راہ کا۔

تو پڑھا درود شریف صحیحے والا آپ پر چلنے والا

جنت کی راہ کا۔

”الْبَرَاءَةُ فِي الشُّعْبِ“

○ تشریح: اس حدیث پاک میں ارشاد فرمایا جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر

دے وہ صراطِ مستقیم اور جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔ جنت کے راستے پر گامزن ہونا

درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی

درود شریف جنتی بناتا ہے اور جنت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى

وَرَسُولِكَ الْمُحِبِّينَ وَعَلَى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ وَسَلِّمْ

”شواہد الدلائل فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المکرم“

☆ حدیث پاک:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

يَقُولُ مِثْلَ مَا تَرَى الْغُلَامُ مِمَّا تَرَى

فِي جَارِ النَّاسِ فَرَأَيْتُهُ فِي النَّوَامِ فَقُلْتُ

مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ فَقَالَ غَضِبْتُ

فَكَرِهْتُ ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ إِذَا كُتِبَتْ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُورِي رَوَاهُ تَرْغِيبُ

سُئِلَ عَنْ بَيَانِ كَيْفَ كُنْتُ تَرَى نَسِئَ

خُوبِ مِثْلَ مَا تَرَى الْغُلَامُ مِمَّا تَرَى

فِي جَارِ النَّاسِ فَرَأَيْتُهُ فِي النَّوَامِ فَقُلْتُ

مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ فَقَالَ غَضِبْتُ فَكَرِهْتُ

ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ إِذَا كُتِبَتْ

إِسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي كِتَابِ صَالِحَةٍ
عَلَيْهِ فَأَعْطَانِي رَقِيٍّ مَا لَأَعَيْنُ رَأَتْ
وَلَا أُدْنُ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ فِي قَلْبٍ
بَشَرَةٍ

کہتا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھا تھا۔ اس
کے اجر میں رب کریم نے مجھے وہ کچھ عطا فرمایا
کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی
بندے کے دل میں گزرا۔

○ تشریح : ایک صالح کے مرنے کے بعد اس کی عالم برزخ کی زندگی میں بخشش
کا ذکر فرمایا اور اس کو ایسا انعام ملا انسان کا جسم و گمان بھی وہاں نہیں پہنچتا جو فضیلت اور
فیض درود شریف نے عطا کیا بخطوط ہو یا کتب جہاں بھی اسم پاک آئے درود شریف
لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فضیلت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهِ

وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو الدرداء ؓ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَتَى أَكُونُ
مُؤْتَمِنًا قَالَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ ط فَيَقِيلَ
مَتَى أَحْبَبْتُ اللَّهَ قَالَ إِذَا أَكْبَبْتَ
رَسُولَهُ فَيَقِيلَ وَمَتَى أَحْبَبْتُ رَسُولَهُ
قَالَ إِذَا اتَّبَعْتَ طَرِيقَهُ وَاتَّبَعْتَهُ
سُنَّتَهُ وَأَحْبَبْتَ حُبَّهُ وَأَبْغَضْتَ بَغْضَهُ
وَوَدَّ آيَتَهُ بَوْلَايَتِهِ وَعَادَيْتَ بَعْدَ أَوْتِهِ
وَسَعَاوَتِ النَّاسِ فِي الْإِيمَانِ عَلَى
قَدْرِ قَنَائِهِمْ فِي حُبِّي وَبِغْضِ تَوْنٍ
فِي الْكُفْرِ عَلَى قَدْرِ قَنَائِهِمْ فِي بُغْضِي
أَلَا لَا إِيْمَانَ مِمَّنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط
أَلَا لَا إِيْمَانَ مِمَّنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیسے مومن
ہوں گا فرمایا جب تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ برزخ
کیا۔ میری کیسے محبت ہوگی اللہ سبحانہ سے فرمایا
جب تو محبت کرے اس کے رسول سے عرض کیا گیا
میری رسول سے کیسے محبت ہوگی۔ فرمایا جب تو
آپ کے طریقہ کی اتباع کرے اور آپ کی سنت
پر عمل کرے اور آپ کے محبت کرنے والے سے
محبت کرے اور عداوت کرنے والوں سے عداوت
ان کی محبت اللہ کی محبت سے اور ان کا بغض اللہ
سے بغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اللہ کی دوستی
کی وجہ سے اور عداوت اللہ سے عداوت کی وجہ
سے ہے۔ استفادت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

سہ بروایت ثور بن عاصم ؓ

اَلَا اِيْمَانُ لِيَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط | تو وہ نہیں میں بھی متبادست ہیں۔

خبردار! اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اللہ رسول سے محبت نہیں ۲ بار فرمایا۔

○ تشریح : مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ اور اُس کے محبوب سے محبت رکھے۔ محبت کی نشانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اللہ سبحانہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اُس سے محبت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار! اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو محبت نہیں۔ یہ کلمات طہیات میں مرتبہ دہراتے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَدَدِ ذِكْرِي
وَمِائَةِ أَلْفٍ مَرَّةٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ذرؓ دَعَا رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آل محمد
" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں جن کی عزت و
اکرام کا ہم حکم دیتے گئے ہیں۔ فرمایا وہ اہل صفا اور
اہل وفا ہیں جو ایمان لائے اور خاص ہوئے۔ پس
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
کی علامات کیا ہیں۔ فرمایا اشار محبت اپنی محبوب
شئی پر اور باطن کا شغل میرا ذکر " درود شریف
اللہ سبحانہ کے ذکر کے بعد۔

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ آلُ
مُحَمَّدٍ الَّذِي أَمَرْنَا بِحُبِّهِمْ وَآذَرْنَا بِهِمْ
وَالْبُغْضُ بِبُغْضِ فَقَالَ أَهْلُ الصَّفَاءِ
وَالْوَفَاءِ مَنْ آمَنَ بِي وَأَخْلَصَ قَبِيلَ
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
وَمَا عَلَامَةُ أَهْلِ صَفْوَتِي إِنْ شَاءَ مَحَبَّتِي
عَلَى كُلِّ مَحْبُوبٍ وَاشْتَغَالُ الْبَاطِنِ
بِذِكْرِي بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ ط " او کمال

" شواہد الغلو فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی الخیار "

ایک اور روایت میں فرمایا۔

إِمَانُ الْإِسْلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ | کثرت صلوٰۃ و سلام ہمیشگی

○ تشریح : جو تفسیر کبیر لایم فخر الدین رازی رحمہ اللہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون
ہیں؟ فرمایا جو ایمان لائے غمخس کے ساتھ اور محبت رکھے اور اکرام و احرام کرے اور
میشہ درمیشہ، اُس کا اشغال باطن محبت کے ساتھ درود شریف کثرت کے ساتھ

ہو تو وہ اہل سنت و جماعت ہے۔ مومن۔ مکمل ایمان۔ شہید اور شہیدی ہے۔

تحقیق لفظ آل : "لنوی معنی" اولاد پاک سیدہ الانبیاء سیدۃ النساء آل عباس آل ہاشم بنو مطلب آل جعفر و عقیل و علی۔ اولاد بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "تفسیر ظہری" جن پر صدقہ و زکوٰۃ خرچ ہے۔ سادات کرام بنو ہاشم رضی اللہ عنہم ط "شرعی معنی"

☆ کُلُّ یَقِیٍّ وَ یَقِیٍّ فَهُوَ آلٌ ط

ہر گاہ سے بچنے والا اور خدا سے ڈولنے والا وہ میری آل ہے۔

☆ مَنْ سَلَكَ عَلَى طَرِیقَتِیْ فَهُوَ

جو میرے طریقہ سنت پر چلا پس وہ میری آل ہے۔

آل ط

○ جو ہر علمدار اہل سنت و جماعت شیعہ و سنی کا ہی مسلک ہے۔ لفظ آل و اہل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ دلیل آل کی تصغیر اھیل ہے۔ اس معنی میں مصمت ہے۔

☆ اَلْاٰیۃُ اَلْبَیِّنَاتُ حُجُوجٌ مِّنْ مَّقَامِیْہِمْ یُحْشَرُ عَلَیْہِا اَلْاٰیۃُ اَلْبَیِّنَاتُ ط

قرآن پاک : پ سورۃ الاعزاب آیت کریمہ ۳۳

اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیَذْہَبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَہِّرَ کُفْرَ طَہْمِیْنِ

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اسے نبی کے گھر والوں سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔

○ اس آیت تطہیر کے مصداق اول "اھل" ازواج مطہرات ہیں اور تبعاً اولاد پاک علیہ

علیہ ازواج مطہرات کا ایمان اور قطعی جنتی ہونا ثابت ہو گا جیسے صحابہ کرام و بیہشتیہ۔

علیہ سیدنا علی مرتضیٰؑ سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کی اولاد سیدہ کہلانیؑ کی آل بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل ہیں جسے ذکر آل حسنی

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کسی بھی گناہ گار کیوں نہ ہو بلا خزان کو تو یہ نصیب ہی کی اور خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

علامہ ابن شرف جواری سیدہ الزہراء صلی اللہ علیہ وسلم کا بی وافی ہے جو کسی حدیث ذلیل نہیں ہوتا وہ حسین خاتمہ اور حضرت پ

چچا جبریل شرف ذاتی خونی نبوت اہلبیت نبوت سے کوئی بھی شخص دنیا سے انتقال اس وقت تک نہ کرے

گا جب تک نجاست تکوینی سے پاک نہ ہو گا خواہ اس کا سبب بخیر مرض ہو یا مصیبت لہر عقیقہ نہ ہو

یہ جس کے کفر و منکرات۔ انکباب مجرمات۔ ارادہ و معیشت۔ خصال و کمالات۔ ملکات و ذلیل اور غلات انکسارت و

مزاویں اور احادیث پاک کی رو سے سیدۃ النساء الاولیاء سیدۃ الشہداء اہل بیت میں داخل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ نے ان چاروں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ هُوَلَا اَهْلَ بَيْتِيْ فَطَهِّرْ طَهْرًا اَيْتِ کریم اور یہ دعا اہل بیت کی تطہیر شان اور پاکیزگی کی مبینہ دلیل ہے۔

امام اہلسنت الشیخ ابو مخنف ماریدی علیہ رحمۃ ربہ نے بھی حضرت اُمّ کلثومؓ سے شرف نسب کی جو رائے لیں مِنْ اَهْلِکَ سے نفی کی گئی ہے وہ راتہ غیبی صلیح کی بنا پر ہے کہ وہ منافق تھا اور اپنا کھڑ چھپاتا تھا۔ اور کفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ نسب قرابت سے دینی قرابت افضل ہے اور قوی۔ لیکن اگر فیصلہ دینی سے نسب قرابت کے ساتھ دینی قرابت بھی ہو تو یہ سبب افضل اور قوی ہے یعنی سیدہ بھی ہو اور متقی بھی، قریشی بھی ہو اور متقی بھی۔ فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت اور خلافت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے۔ بدیں و جہنمیں سال بہ سال دور خلافت راشدہ کا راجہ تھی بعد ازاں خلافت ناقصہ، اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک شاء لہ لاک سَلَّمَ شَالِیْہَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلیت پاک کو یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

مسئلہ : سیدہ کا نکاح غیر سیدت اگرچہ عالم دین ہی کیوں نہ ہو ادا نہ کرے اور ایک بے پرہیز صالح عالم دین غیر سید سے حرمت و شرف میں زیادہ ہے "ہَذَا مِنْ عِنْدِيْ وَعَلَيْہٖ تَسَالٰی اَعْلَمُوْا اَھَمُّ" یہ شرف اور فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب کی بنا پر ہے۔ کاشکہ سادات کرام اپنی وراثت علی علیہ سے مافر حصہ لیں۔

حدیث الحسب علی صاحبہا اذکی الصلۃ وَاَزکی السَّلَام ط

کُنْ حَسْبٌ وَفَسْبٌ یَنْتَقِلُ الْاَحْسَبُ | قیامت کے روز ہر حَسْبِ نسب منتقل ہو جائے
وَلَسْبُیْ "اَو کَا تَانِ" | تاکر میرا حَسْبِ نسب۔

○ حسب صفاتی محالات اور نسب "خونی رشتہ" ذاتی شرف کو کہا جاتا ہے۔

علامہ شافعی علیہ الرحمۃ نے شرح مزامنہ میں باجاوید صیحہ ثابت کیا ہے کہ جناب سیدۃ النساء بنت سید الانس سیدۃ اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک شرک اور کفر سے یہ نفی ہے نفی نہیں کہ نفی اور شریعت کا جواز ہے۔ (ام)

ما مومن اور محفوظ کر دی گئی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم کا سیدۃ النساء الجنۃ کی بیٹی اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح قرابت نسب کی بناء پر تھا اور سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیدہ رقیہ و سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہما تھیں تو ذو النورین کا خطاب پایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے وقت آل پاک کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ بغیر ذکر آل پاک درود پاک موقوف اور بغیر لفظ سلام ناقص ہے اور آل میں ازواج مطہرات، صحابہ عظام سب شامل ہیں۔

☆ محدث جنیل البرعید اللہ حاکم علیہ الرحمۃ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اگر کوئی شخص مقام ابراہیم حج اسکو، در کعبۃ اللہ اور عظیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا ہے مگر اہل بیت اطہار سے بغض رکھے اور اسی پر مرجائے وہ جہنمی ہے۔

☆ الشيخ الکبیری الدین ابن عربی قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں کہ میں آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم تکریم بحال آتا ہوں خواہ ان کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ بڑے اعمال سے شرف نسب میں کمی نہیں آتی۔ اور نہ بڑے اعمال سے نسب منقطع ہوتا ہے۔ ہاں کفر اور شرک سے قرآن پاک کی رو سے نسب منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن کلمہ تقالی صحیح العقیدہ سنی سادات کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا گیا ہے۔

گوہر اگر در خطاب افتد بجا گوہر است غبار گر بر آسمان رود بجا غبار است

قرآن پاک : پے سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱۳

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْوَمُ | بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

○ اس آیت کریمہ میں نسب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا۔ اس کا مطلب ہے کہے باشند سید ہو یا غیر سید، قریشی ہو یا ماضی، کالا ہو یا گورا، تقویٰ ہی باعث اکرام ہے۔ اگر سید قریشی ہے تو وہ نسبتاً دوسرے غیر سید قریشی سے بہر حال افضل ہے۔ غوریت علی کی مسند سید السادات صلوات اللہ وسلامہ علیہ و آلہ و سلم کی آل پاک کے لئے ہی مختص ہے۔ اور قرابت قیامت سیدنا امام محمد مہدی موعود اس مقام پر فائز المرام ہوں گے۔

سیدنا امیر مومنین سید امام حسن مجتبیٰ کی اولاد ہمام والدین محمد بن سلیمان و امیر مومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

اُن کی پاک کا خدا کے پاک کرتا ہے بیان
 آئینہ طہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
 اُن کے گھر میں بے اجازت خبر بزل بھی آتی نہیں
 قدسِ الٰہی جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اہلبیت پاک سے بیٹیا کیاں گستاخیاں

لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَشَمَانِ اہلبیت

☆ اہل بیت اطہر کاتبینِ حصوں میں محکم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت، نسب، نسبی، محکم،

آل: فضیلتِ آل میں ہر وہ شخص شامل ہے جو نسب، حسب اور نسبت، صحبت، قرب، قریب یا بعیدہ سے شریعت ہو۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و رسول اللہ ﷺ نے ہر سردارِ ج سے دافرحہ پایا اس میں اہمتِ سلسلہ کے متعلق لوگ بھی اعتراض ادا کرنا شامل ہیں۔ اہل بیت، عزت اور قدریت ہم معنی ہیں۔ اہل بیت کے تینوں اقسام اس فضیلتِ آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلتِ جزوی ثابت ہے۔

حدیثِ پاک: رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

یا بَنِيَّهٖ اَمَّا تَرْضَوْنَ اِنَّكَ سَيِّدَةُ النَّبَاۗءِ	اے میری پیاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اس سے کہ
اَلْعَالَمِيْنَ فِي الدُّنْيَا لَقَدْ رَوَّجَكَ سَيِّدًا	تو دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دنیا و
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط	آخرت میں سب سردار۔

چند حکمتیں کہ تین نصی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا۔

۱۔ اِفْهَمًا سَيِّدَا اَقْبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط | دروز میرے بیٹے اہل جنت کے سردار ہیں۔

☆ سَيِّدَةُ النَّبَاۗءِ سَيِّدَا اَقْبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد پاک بے خط رسول اور سید کہلاتی یہ صرف فَلَذَہٗ کَبَدٌ حَیْرَ الْاَنْبِیَاۗءِ "سیدہ" کا نصیب ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خون اور ضمیر کی طہارت و لطافت بہت بڑا شرف ہے۔ سلم

يَا اَهْلَ الْبَيْتِ كَيْفَ رَسُوْلُ اللهِ حُبَّكُمْ	فَرَضَ مِنَ اللهِ فِي الْقُرْآنِ اَنْ تُزَلَّ
كَمَا كُنتُمْ مِنْ عَظَمَةِ الْقَدْرِ اَبْرَارَكُمْ	مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلَوةَ لَہٗ

حلہ اے اہلبیت رسول اللہ ﷺ نے تمہاری محبت انسانانے فرض کی اور قرآن کو کہ ہے۔ اے اہلبیت تمہاری عظمت و شان کے بے لگھی کا ہے کہ جو تم پر وہ شریف نہ پڑے۔ اُس کی ناز نہیں۔ "خدا کی محبت پاک سزاوارت"

☆ بناتِ مطہرات اور ان کی اولاد پاک بھی اس میں شامل ہے۔

دُعائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَصَلَّمَ ط برداشتِ حضرتِ اسماعیلؑ زید زریںؑ و صبیحہ ط
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَ اَحِبَّ
 لے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے
 محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت رکھتے

سیدہ، زاہرہ، طہیبہ، طاہرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
 پارہ ہائے محبت، خیمہ ہائے قدس اہلِ بیعتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

اصطلاحِ پنجتنِ پاک :- لَیْسَ بِنَبِیٍّ اَطْفَلٌ بِمَاحِرَ الْوِیَاہِ الْغَاطِلَہِ
 ☆☆☆☆ الْمُصْطَفٰی وَالْمُتَّقِیْنَ وَاٰلَہِمَا وَالْغَاطِلَہِ

○ لفظِ پنجتنِ پاک شرعی نہیں بھی ہے اور اس کو صرف ان چار میں حصر کرنا بھی
 چندالیں نہیں کہ ان نفوسِ قدسیہ کے علاوہ کوئی اور پاک نہیں حضورؐ "مقامِ
 منظرِ کبریا اور ظہورِ فکر و فہم کے رسول اور مژگنِ یس اور وزیرِ کتب و حکمت سے کما حقہ
 مستصفی آپ کے طبقہ اراوت اور عقیدت میں جو بھی آگیا وہ ظاہر و باطن پاک ہو گیا۔
 اور جس کو اپنے قد و مہمکت سے نوازا اُس کو پاک سے پاک تر کر دیا۔ لہذا قرآنِ پاک اور
 ہوا ویرث پاک کی رو سے چار یار پاک، پنجتنِ پاک، عشرہ مبشرہ پاک، صحابہ کرام و صحابہ کرام
 پاک، انصار پاک اور اہل بیت پاک اور ازواج پاک صحابہ بیہا پاک، غوث پاک امام پاک
 تا آنکہ مومن بھی پاک ہیں۔ ان سب کی پاکیزگی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ہے۔

☆ اَوَّلًا اللّٰهُ ثُمَّ اَنْتَ وَ یُطٰہِرُ کُمْ طَہْرًا
 ☆ ثَمَّ اَنْتَ دَعَا طَہْرًا طَہْرًا سے ان چاروں کو بھی چادرِ تطہیر میں شامل فرما دیا گیا۔
 ☆ ثَمَّ اَنْتَ دَعَا طَہْرًا طَہْرًا سے صحابہ کرام کو طہارت اور نظافت سے سرفراز فرمایا۔
 ☆ ایک روایتِ حدیث میں رِیْذَہُ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَصَلَّمَ فرمایا۔

○ میں فرشِ عرش والوں کا رسول ہوں میرے دو وزیر فرشتہ پر ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق
 اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اور دو عرش پر سیدنا جبرائیل امین،
 سیدنا میکائیل علیہما السلام لہذا حضور سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَصَلَّمَ جب ان چاروں کے
 روضہ میں سے فرشتہ فرشتہ

☆ گھر میں جلوہ گر ہوں تو سیدۃ النساء، سیدۃ الاولیاء، سیدۃ الشہداء یہ پنجتن پاک
☆ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوں تو صدیق اکبر، فاطمہ عظمیٰ، عثمان غنی، علی رضی یہ پنجتن پاک
☆ عرش پر رونق افروز ہوں تو جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ پنجتن پاک
☆ انبیاء و رسل میں جلوہ گر ہوں تو آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ یہ پنجتن پاک
☆ آخر طریقت میں نور افشاں ہوں تو نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی یہ پنجتن پاک
☆ آخر مجتہدین میں جلوہ افروز ہوں تو امام عظم، امام باک، امام شافعی، امام احمد یہ پنجتن پاک
☆ نور کا ظہور اربعہ عناصر میں ہو تو خاک، آب، باد، آگ یہ بھی پاک
☆ "عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ" یہ سب اپنے مثلاً اور درجہ کے لحاظ سے ظہار، نکاح اور شرافت
سے شخصیت ہیں لیکن درجہ و مقامات میں متفاوت ہیں۔ پہلے تصنی میں اُمت مرحومہ سے
پنجتن پاک کی افضلیت نسبی لحاظ سے ثابت کی، اور ہمارا ایمان اور ترجیح یہ پہلا حق تصور۔

○ حضرت ابو ذر گنایہ یعنی بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کسی عکوی نے پوچھا: "تم اہلبیت اطہار
کے حق میں کیسا خیال رکھتے ہو تو فرمایا میں بھلا کیا، عرض کروں کہ جو وحی کے پانی سے سیراب
ہو اور اُس سے بھر ٹھیک ہدایت اور خوشبو دے ظہارت کے کیا ٹونگھا جاسکتا ہے تو عکوی
نے اُس کی قدر دانی کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر تم ہماری زیارت کہے تو یہ تیری فضیلت
بے اور اگر تم تیری زیارت کریں تو یہ بھی تیری
فضیلت ہے۔ "ذکر جو یا مژدہ"

اِنْ زُرْتَنَا فَفَضْلُكَ وَلَئِنْ زُرْنَاكَ
فَفَضْلُكَ خَلَّتِ الْفَضْلُ زَائِلًا اَوْ
مُزِيًّا ط "خوشن بود و گزرو جان"

○ اُمتِ مسلمہ میں عوام و خواص، اصناف و اکار، علماء و مشائخ اور حلیہ مومنین سادات اکرام
کی حسبِ نسب اور سیادت کی بناء پر تعلیم و اکرام کرنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

علہ شرفِ رخاں رسول اللہ ﷺ: سہ ماہ عز و مہر، حکمِ شام کے شہداء حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ
مبارک فرمادے: "جو ایسا شخص ہے جس نے دی اور دیا جعفر صادق اپنے نبوی ہاتھوں سے اگر حرکت میں جائے یہی
اور جیسے پیچھے رہے، اس پر رحم نہ کرنا۔ خیال کیا جاوے کہ ہر شخص اور ہر چیز کو تیار کر کے آگے چمکتے وار دے دی آئی
جو آپ ﷺ جعفر صادق کا خون آپ کے خون سے جاسے۔ "روا حاکم مشدک" بیسی بشر ۱۱۸۲



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط
 ☆ لفظِ علی کے بغیر درود شریف اللہ صلی علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد
 نہ پڑھے علی کے ساتھ آل کا ذکر درود شریف میں سنتِ ثابتہ اور ہے۔ اور محمد بن کرام کا
 بیٹا حضرت علیؑ پر کفارنا بایں وجہ صحیح ہے کہ وہ آل و نبی کو کفّی و اجدۃ سمجھتے تھے۔ بلکہ
 جیسے آیت مبارکہ قُلْ مَا لَوْ اَنَّكَ اَوَّلُ الْاَشْيَاءِ فَاُولَئِكَ هُمُ رِشَاءُ مَا تَدْرِكُوهُم بِالْبَصَرِ وَالْاَفْئِدَةُ فَتَن
 دست بدایں آل زن کہ نباشد۔ جز بہ محمد مال و آل محمد "سئل انہ یقولہ"
 بصدق وصفاً تو ان گشت جامی غلامے غلامان آل محمد "سئل انہ یقولہ"

حدیث پاک : بروایت ابی ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

مَنْ اَخْلَصَ بِهِ اَرْبَعِينَ حَبَابًا	جو شخص خالص اللہ چالیس حبیبیں کرے تو اس کے
اَنْفَجِرَتْ مَنَابِعُ الْحَيَاةِ مِنْ قَلْبِهِ	قلب سے زبان پر نکلتے کے چشمے ابھیں گے۔
عَلَى السَّامِعِ ط	

○ لہذا چالیس مبارک عدد کے مطابق یہ چالیس احادیث مبارکہ متعلقہ درود شریف
 نقل کی گئیں جو مزید فضائل درود شریف چاہے تو کتب احادیث کی طرف رجوع کرے
 جو طُرُق متعدّدہ اور اسانید مختلفہ سے کثرت مروی ہیں۔ فَمَنْ سَأَلَ فَلْيَجْعَلْ شَعْنَهُ ط

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهِ
 وَجَمَالِهِ وَكَوْنِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ط



ح۔ یوں پڑھے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ح۔ پھر سورۃ اعراس آیت کریمہ ۶۱۔ قرآن و آدم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی حق و اقدار حق و حق اور اپنی جائیں اور
 تمہاری جائیں بخیرانہ کے نہ ہاری کے ساتھ بنا لیں یہ اللہ کی گد میں بننا صحیح کہیم دست مبارک میں سزا حسن مجھے کا اچھے اور سزا اللہ
 غلام اکریم اور سزا اللہ کی اچھے مجھے بچے تھے۔ ایک مرتبہ سید رسول سیدنا امام حسن و حسین علیہ السلام کے کسی اونٹنی کہا کہ اگر میں رسول
 کہا جائے حالیکہ آپ (پیغمبر) ہیں تو آپ نے فی الفور فرمایا میں رسول تو میں قرآن پاک نے فرمایا تھا اور سزا پاک پر بھی کہ یہاں
 آیت لانا سے مراد ہم ہی تو ہیں۔ اللہ صلی علیہ و آلہ و صحبہ و بارک و سلم ط۔ بحکم مقررہ حضرت علیؑ پر سزا رسول اللہ صلی علیہ و آلہ و صحبہ و بارک و سلم ط۔

باب

روضۃ الشریعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آداب الصلوٰۃ والسلام

سحری کو چمن میں جوگرتی ہے شبنم تاکہ پتہ پتہ کرے باغوں یا دتیری

☆ باغوں پھٹنا وضو کے فضائل

احادیث مبارکہ: رسولِ مطہر ﷺ نے فرمایا:

○ **وَمَنْ عَلَى الْوُضُوءِ يُحِبُّكَ حَافِظُكَ طَهِيرَةُ بَيْتِهِ وَبُخُورُهُ جَارُهُ تَحَافُظُهُ رُسْتُ كَلْبِهِ - رواه ابی حنیفہ**

☆ **الْوُضُوءُ سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِ اللَّهِ** وضو اسرارِ الہی سے ہے۔

الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِنْسَانِ وضو ایمان کا جہز ہے

☆ **الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ** وضو نماز کی کئی ہے۔

الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وضو جنت کی کئی ہے۔

☆ **الْوُضُوءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ** وضو مومن کا ہتھیار دشمنانِ جہنمی اور سحر کے لئے ڈھال اور ایمان کا قلعہ ہے۔

وضو: تلاوتِ قرآن، طہارتِ شرعیہ۔

علم: یہ وضو دو شریف پہنچتا آداب کے خلاف ہے۔ سلطانِ محمود غزنوی آپ روانہ قصیدہ بڑہ شریف

اس عرض سے بطور تحفہ پڑھتے کہ سرکارِ سلطان الانبیا و الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو حصولِ مقصد نہ پائے۔

کسی مخدوم راز سے کہتا تو انہوں نے فرمایا قصیدہ بڑہ شریف کا ہی درود شریف اکل و آخر پڑھا کر۔ آپ نے ایسا

کیا تو پھر حصولِ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف یا بھگنے آپ ہمیشہ باوجود ہتے اور اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی بے وضو نہ تھے۔ اکیلا عظامِ ملکاً اسلام اور مسلم سلاطین مثلاً سلطان ناصر الدین محمود دہلی جیسے اویلا بادشاہ کا

اس پر عمل رہا ہے۔ آپ ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ قرشتہ نہیں شرم آد کہ بے وضو نام محمد صلی

اللہ علیہ وسلم نہ زبانِ راسم تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نازے گئے۔ "تا دوح فرشتہ پڑ"۔

علم: صلوٰۃ کے تین معنی ہیں۔ ناز۔ دعا۔ درود شریف وضو ان تینوں کے لئے مفہوم ہے۔

لَا يَحَافِظُ الْوُضُوءَ وَالْأَمْرَ مِنْ
 إِنْ أَمْسَى عَنْ الْمُحْسِنِينَ مِنْ
 أَنْوَاسِ الْوُضُوءِ عَلَيْهِ
 تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ
 تَبْلُغُ الْوُضُوءُ
 مَنْ قَوَّضًا فَاحْصَنَ الْوُضُوءَ
 حَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ حَبْدِهِ
 حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْأَفْطَارِ

ہیں حفاظت کر سکا ہمیشگی وضو پر مگر مومن۔
 بے شک میرے امتی کے افراد وضو سے "سرچہرہ
 پستانی ہاتھ پاؤں" منور اور چمکتے ہوں گے۔
 مومن کے جن اعضاء پر وضو کا پانی نہس ہو گیا ان
 کو نور کا زیور پہنایا جائے گا۔
 جس نے سنتِ نبویہ پر وضو کیا اس کے ہر اعضاء
 وضو سے جتنی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکلا و دھل
 جائیں گے۔

☆ وضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیہ نفس نصیب ہوتا ہے۔

☆ وضو کرتے وقت ہاتھ اور پاؤں کی چادر ملتے ہیں اور وہ نورانی نور میں جاتا ہے۔

☆ وضو سواک سے سکراتِ اللہ میں آسانی، نزع میں زبان پر کلمہ طیبہ، اور دل پر صلہ پر نور ہوگا۔

○ طیبہ انوار اللہ بالسؤال وضو میں سرکاشی کرتے وقت دُرُود شریف پڑھنا علاج دہلی نافرمانی کا علاج ہے۔

☆ ایک روایتِ اکبریت میں رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔

قَوْلًا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أَمْسَى لَا مَرَقَهُ
 بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
 اگر مجھے اپنی اُمت کے شفقت میں پڑنے کا خیال
 نہ ہوتا تو میں نماز کے ہر وضو میں سواک کا حکم دیتا۔

○ وضو نعمتِ غیر مشرقیہ ہے اور مومن کے اعضاء کی توبہ ہے "تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ"

پھر لوں کو آئے جس دم شہنم وضو کرانے رونا میرا وضو ہوتا کہ مری دغا ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتُورَتْ مِنْ
 النَّاسِ الْوُضُوءُ وَالْوُجُوهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

علیہ اللہ تعالیٰ حضرت محمدی علیہ السلام کو مبارکباد وضو پڑنے کا فرمایا کہ سعیدیت و عادت سے حفاظت میں رہو گے
 وضو پر وضو نور علی نور ہے اس کے فوائد و انوار دنیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفہ خداوندی ہے۔

☆ مہنور پر نسبت اور حفاظت مومن کے ایمان کی علامت اور اولیٰ اللہ کا شہادہ ہے۔ اچھا اولیاءِ عظام کا معمول
 ہے کہ کھانا، کم سونا اور کم پیرا اور ہمیشہ وضو رہنا، تیمم وضو کا نعم البدل ہے اور فضائلِ عظیمہ کا حاصل ہے۔ ۱۷ منہ

☆ **الْأَحْسَالُ بِالْإِنِّيَاتِ** کے تحت محض رضاء خدا اور رضاء مصطفیٰ ہو۔ عزوجل فرماتا ہے: "مَنْ رَضِيَ رِضَايَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ رِضَايَ اللَّهِ"

☆ زبان سے آہستہ آہستہ بعد ذوق و شوق اور حضور قلب سے پڑھنا۔

☆ حواس ظاہر نہ اور باطنیہ کو دنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔

☆ محض امتثال لاکبر اللہ اور محبت رسول اللہ ﷺ کے خیال سے پڑھنا۔

☆ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔

☆ رقت قلب کے ساتھ حق غلامی ادا کرنے اور شفاعت کی امید سے پڑھنا۔

☆ خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ مصطفویٰ ﷺ کی عظمت شان کا خیال رکھنا۔

☆ آپ ﷺ کو حاضر ناظر جان کر پڑھے تاکہ دل آپ کی محبت پر پڑے اور تصور کرے

کہ میں روضۃ اطہر پر شہادۂ درود شریف پڑھ رہا ہوں اور آپ ﷺ میرا

درد و شریف بنفس نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔

☆ قبلہ رو، دوزانو بیچ کر پروری توجہ اور انتہاک سے پڑھے اور ادب خاص خیال رکھے۔

☆ "ادب تاجیت از فضل الہی بندہ بر سر بردہ ہر جا کہ خواہی"

از خدا خواہم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب

☆ "بہار شریف کا مکتبہ"

درد و شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشیوم دہن بشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

نیت :- اللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَرِحْتُ بِصَلٰوَتِیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَمِیْنَا لَا

لَا مَرِکَ وَتَصَدَّقْ بِمَا لَیْسَ بِکَ سِدِّیْنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَحَبِیْبُهُ وَوَسُوْفَا

اَللّٰہِ وَتَغْلِیْمًا لِّقَدْرِہِ فَتَقْبَلْہَا مِنِّیْ بِفَضْلِکَ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِجَاہِ

طہ و یسّر صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلّم ط

۱۰

عَلَمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَحْسَالُ بِالْاِنِّيَاتِ وَ اِنَّمَا تَحِلُّ اَمْرًا مَّا تَرَاهُ " میں اللہ "

عالم پروردگار عالم نے درد و شریف کا حکم عالم ملکوتی، عالم ماضی، عرب و عجم، شمال و جنوب، شرق و غرب، بحر و بر، ملک و مملکت، فرس و فرش و قریب و دور، غریب و غلام، اس آقا میں نشر فرمایا ہے۔ اس ہفت کشور میں ہر جگہ اور

"ماوراء النہر تا ماوراء القطر"

- ۱۵۔ چنگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد دعا پڑھنے پہلے
۱۷۔ نماز چارہ میں
۱۸۔ تلاوت کے وقت
۱۹۔ ذکر و فکر تسبیح تہلیل اور تکبیر کے وقت
۲۰۔ علی الصبح علی النساء والعشاء
۲۱۔ کھانا کھاتے پانی پیتے وقت
۲۲۔ حفظ قرآن پاک کے وقت
۲۳۔ محفل میلاد میں نعت سے پہلے
۲۴۔ روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت
۲۵۔ زکوٰۃ دیتے۔ لیتے وقت
۲۶۔ چاند۔ سورج گرہن کے وقت
۲۷۔ وصیت لکھتے وقت
۲۸۔ ایصال ثواب کے وقت و درج پڑھے
۲۹۔ قرضہ کی ادائیگی کے لیے
۳۰۔ کامیابی اور کامرانی کے وقت
۳۱۔ حادثہ کے وقت
۳۲۔ کوئی حاجت پیش ہو
۳۳۔ کسی چیز کے گم ہونے پر
۳۴۔ روحانی قلبی قبض کے لیے
۳۵۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور جنت کے لیے
۳۶۔ جنگل میں رستہ بھول جانے تو
۳۷۔ عام و بناء یا طاعون کے وقت
۳۸۔ اچانک مصیبت پڑنے پر
۳۹۔ لاعلاج مرض کے لیے خصوصاً یرقان
۴۰۔ حقوق الیہاد کی ادائیگی کے لیے
۴۱۔ وہ شیبہ الیہاد، سبب چار بار دے گا۔
- ۱۶۔ خطبہ میں
۱۸۔ تلاوت کے وقت
۲۰۔ علی الصبح علی النساء والعشاء
۲۲۔ تعلیم و تعلم کے وقت
۲۳۔ درس قرآن پاک اور حدیث پاک کے وقت
۲۴۔ چاند نظر آنے پر
۲۸۔ کھجور اور پھل کھاتے وقت
۳۰۔ سفر اور حضر میں
۳۲۔ دوا کھاتے وقت۔
۳۳۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت
۳۴۔ فتویٰ نویسی کے وقت
۳۸۔ کسی چیز کے عطا ہونے پر
۴۰۔ میت کے سر لے کر قطیفہ کے بعد
۴۲۔ خوف طوفان یا زلزلہ کے وقت
۴۳۔ متعلیٰ اور غریبی سے نجات کے لیے
۴۴۔ انشراح صدور و فوج قلبی کے لیے
۴۸۔ رزق محبت، ادب کے لیے
۵۰۔ پیر کامل کی تلاش کے لیے
۵۲۔ تہات اور ظلم سے بچنے کے لیے
۵۴۔ درجہ قبولیت اور قطبیت کے لیے
۵۶۔ شدت کی پیاس پر
۵۸۔ بھول جانے کے وقت
۶۰۔ کتب کی تالیف و تصنیف کے لیے اور پڑھے

- ۶۱۔ جنتِ عِلّیٰ کی ادائیگی کے سلسلے
۶۲۔ ہنگامی حالات میں
۶۳۔ جنگ کے وقت اور عادیہ عظیمہ کے وقت اچانک ٹھیکہ میں گرفتار ہونے پر پڑھے
۶۴۔ لڑائی جھگڑا کے وقت
۶۵۔ غصہ کے وقت
۶۶۔ ملاقات میں مصافحہ اور مخالفت کے وقت
۶۷۔ ناگاہ ہنگامہ خیز خبر پر
۶۸۔ مشرت اور خوشی کی اچانک خبر پر
۶۹۔ پاؤں سن ہونے پر
۷۰۔ کان بچنے پر
۷۱۔ آٹھ پھرنے کے پر
۷۲۔ پریشانی کے وقت
۷۳۔ آثارِ نبوی کی زیارت پر
۷۴۔ کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر
۷۵۔ طواف میں
۷۶۔ آبِ زم زم پیتے وقت
۷۷۔ مشعرِ احرام میں تکبیرات کے بعد
۷۸۔ بلدِ الامین میں داخل اور خارج پر
۷۹۔ حطیم، مکتبہ، بابِ کعبہ پر
۸۰۔ جنتِ البقیع، جنتِ النخل اور جنتِ البقیع میں حاضری کے وقت یا التزائم پر پڑھے
۸۱۔ مدینہ منورہ کے داخلہ، خارجہ کے وقت اور شہرِ مبارک کے آثارِ مبارک کی زیارت پر پڑھے
۸۲۔ رودادِ اطہر پر نظر پڑھے
۸۳۔ ریاض الجنۃ میں
۸۴۔ مواہب شریف، افضل ترین مقامات سے ہے۔ یہاں صیغہ مخاطب سے بعد آداب پڑھے
۸۵۔ مقاماتِ مقدسہ، مساجد، باغات، پہاڑ پر نظر پڑھے
۸۶۔ بابِ جبریل میں خود بیان کھڑے ہو کر۔ یہ مقام خصوصی درود تاج شریف کا ہے
۸۷۔ اَشْرَفُوا الْحَبِیْبَ صَلَّوْا الْحَبِیْبَ دُودِہِ یو اور درود شریف پڑھو
۸۸۔ گھر میں داخل ہو تو صلوٰۃ وَسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ پڑھے کہ اِنَّ رُوْحَہِ
اور گھر میں کوئی نہ ہو۔

خاصہ میں بیوقوف المؤمنین علیہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ وصحبہ
۹۹۔ گلاب کا پھول دیکھتے، منگتے وقت اور خوشبو لگاتے وقت درود شریف پڑھے
کہ حضرت طیب طاہر صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ جہاں گرا وہاں گلاب کی پودا پھوٹا تھا۔
☆ ایک روایت الحلیب علیہ الطیب الخیر و الشفاء میں فرمایا۔

○ سفید گلاب کا پھول میرے پسینے اور سرخ گلاب جبرائیل علیہ السلام کے پسینے
اور زرد رنگ کے گلاب کا پھول "چھپا" براق کے پسینے سے پیدا ہوا۔ بدیں وجہ مندرایا
گلاب کے پھول میں میرے پسینے کی خوشبو ہے۔ تو یہ سارے پھولوں کا سرور رکھ لیا۔

☆ السیدی ابو عبد اللہ احمد بن مرزوق علیہ الرحمۃ "از احاطہ مشرق و مغرب" سے مروی ہے۔
○ ہم بھر مندیں سفر کر رہے تھے تیز ہوا میں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں ابھرنے
لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں پھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب کا پھول دیکھا جس
کی تیز جھینسی جھینسی خوشبو تھی اس پر خط سفید سے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
میرے دل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ کھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھول اور دیکھا جو ابھی
پورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اس میں بھی اسی طرح سے لکھا ہوا پایا۔

☆ ابو البشر سیدنا آدم رضی اللہ علیہ السلام جب جنت سے زمین پر آئے تو آپ روتے
ہے۔ آپ کے آنسو جہاں جہاں زمین پر گرسے تو وہاں مکدل، حو، رطب پیدا ہوا۔
اور آدم البشر سیدہ حوا رضی اللہ عنہما کے آنسوؤں سے لوہے کی خوشبو پھیل گئی۔ یہ سب خوشبو باریات حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہور پذیر ہوئیں
جیسے ہرن سے مشک نافہ۔ اور پھول میں خوشبو۔
"دلائل البزات"

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دل گلاب کے پھول کو دیکھ کر اور منگتے کرتا پاتے
ہیں کہ اس میں محبوب کی خوشبو ہے۔ گلاب کے پھول نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو اپنی
دلکش بویوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بٹا رکھا ہے۔

☆ شیخ محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ بن عقیل رحمہ اللہ (بیچ عاشقہ الگ صفحہ پر لکھ دیں)



☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اس وقت آپ ذکر محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ میں رطب اللسان تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضر می بارگاہ کے ارادہ سے آ رہا ہوں۔ تمہارا میں ایک عالی شان بالغ "جنت" کو دیکھا تو گلاب کے پھول عجیب بہار میں تھے۔ تمہارے طور پر ایک پھول لے آیا۔ جب آپ کو دکھا تو محبوب ﷺ نے پسینہ کی خوشبو نے جگر کو تیر تر کر دیا اور اسی حالت میں پھول کو منو گھٹے ہی زور و شوق سے پیش کر کے جنت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلستانِ ابراہیمی کے پھول "طافیہ" کی خوشبو تھی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

بقیہ حاشیہ

تحریر اعلیٰ الاسلام نا ائمہ ان بان محمد استاذہ علیہ وسلم لا یجدوا منہ زماناً ولا مکاناً طے اس لایخل صدق رسول نبیہ و لا یقلی قاصدہ فی شریعہ شریعتہ انما میں روایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے حضرت "ﷺ" کی طرح سیدنا ابراہیم "ﷺ" سے جبرائیل اسلام کے گھر میں دوں محمد ﷺ جنوہرہ ہے۔ لہذا لب جہرہ داخل ہو کر اسلام علی البقیہ و رحمۃ اللہ و بركاتہ موسیٰ کا یہ مبارک اور پاکیزہ شخص ہے۔ رسول کی بارگاہ میں اقدس العزت کی عنایت ہے عایت سے ہے۔ "اللہ عزوجل فی مولانا محمدی معلوم"

علا غلاب کے پھول کی زم و ذرا کہ پھول شہنشاہ کی لکھی سے مزاج سرور تھی ہیں۔ یاد ہے کہ شہنشاہ اور گاہ گم ہے اور شہنشاہ اور ہے جسور سیدنا ابراہیم "ﷺ" کا ہمد مبارک ہر "شیخ کی طرح شہنشاہ اور آپ "ﷺ" کا ذکر و مدح ہے جس نے جس میں دوس کے لیے انھوں کی شہنشاہ اور قدر رکھا گیا ہے۔ موسیٰ حضرت "ﷺ" کے نام اقدس انگوٹھوں کو چوم کر وہ شریف چمک کر فرمادے "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں کی شہنشاہ پاتا ہے۔ علیہ کمالہ کمالہ اسلام نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ایک سیب بہشت کا لاکر منگایا تو اس کی خوشبو سے ان کی کچھ خاک سے ڈاڑھ ہو کر اللہ اللہ کر فی حضور الہی میں چلی گئی۔ بڑے محلی را ز کو جو ہم از محبوب ۱۲ منہ شہنشاہ

روضۂ اشراق

باب ۲



قسم ذاتِ مصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بے کلام الہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرہ نور فتوح کی قسم
قسم شب تار میں رازیہ تھا کہ حبیب کی زلف دو ما کی قسم
وہ خدا نے بے ترس تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلامِ حبیب نے کھائی شہادت تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

① اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے کلامِ مجتہد میں اپنے محبوب پاک شاہِ نولاک "ﷺ" کی ذاتِ پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہو گا اور نہ دائرہ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ ربِ کریم نے اپنے رسول کریم کی سیرت کا ہی قرآن پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآنِ عظیم کی ہر صورتِ پاک نے تجلّٰ مجلّٰ محبوب کی صورتِ پاک کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور دونوں سیرت اور صورت کی قسمیں اٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ "ﷺ" ہی کے لیے ہے۔

② معجوزہ حقیقی نے کہیں محبوب کے نور کی کھڑے کی قسم اٹھائی اور کہیں گیسوئے حبیب کی اور کہیں دیر رسول اور بلند رسول کی قسم اور کہیں زبان کی قسم، دکان کی قسم، مسکن و مکان کی قسم بیان ہوئی اور سب بڑھ کر کہ اُس خاکِ پاکی قسم جو گندہ گاہِ محبوب بنی۔ دُر کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم، شہر و صحرایہ کی قسم یعنی سانس کا ہر لحظہ ہر لمحہ ہر سیکندہ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسول پر درود ہو سلام ہو۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ النشاۃ آیت کریمہ ۴۵

فَلَا وَرَبِّكَ
تولے محبوب تہارے رب کی قسم

اپنے رب کی قسم کہ قسم اٹھائی تو محبوب کی نسبت سے۔
تو یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی اسب عرض افسوس کہ یہ عزیزِ دل کی طرف رب کی نسبت ذیلی رہی ہے۔

قرآن پاک : پتہ سورۃ النیس آیت کریمہ ۱

لَیْسَ ۙ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

☆ ربِّ کریم نے قسم اٹھا کر فرمایا اے ستید کائنات! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے رسول ہو
قرآن پاک : پتہ سورۃ الصنّٰی آیت کریمہ ۲۰۱

وَالصُّحُفِ ۙ وَالْیَلِیْلِ اِذَا سَجَیْ ۝
وَالصُّحُفِ ۙ چہرہ نور جمال مصطفیٰ، وَالْیَلِیْلِ کنایہ ہے گیسوئے معنویں کی قسم،
وَحُصَّتْ کَشْمِشِ مہ این دل بے قرارا یک دشمن زیادہ کن گیسوئے تابدارا

قرآن پاک : پتہ سورۃ الفجر آیت کریمہ ۲۰۱
وَالْفَجْرِ ۙ وَلِیَالِیِ عَشْرِ ۙ

☆ شب لمحہ و شارب بے نرخ و شبن
مژگاں کی صغیں چار ہیں اور دو اربو
وَالْفَجْرِ کے پہلو میں وَلِیَالِیِ عَشْرِ

قرآن پاک : پتہ سورۃ البدر آیت کریمہ ۲۰۱
لَا اَقْسَمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ

مجھے اُس شہر کی قسم کہ اے محمدؐ تم اس شہر میں
لَسْتَ بِمَنْزُورٍ ۙ وَاَنْتَ
کی ادلاؤں کی قسم ہو۔

☆ حضورؐ کے مسکن و مکان، دُر و دیوار، محلہ و بازار، گلی اور شہر کی قسم۔
سے مراد بیتِ عالمؐ اور مَا وَلَدَ سے مراد اُمت۔ "تفسیر شعبی"

قرآن پاک : پتہ سورۃ الفلم آیت کریمہ ۱
غَیْثٌ وَّ قَدْلَمِ اَفْکَرُ دُوْلَہِمْ

عہ دو گیسو مبارک مانند حرف کے تین اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہوئے سے اسم اللہ بن جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کی محنت و مشقت میں جب عایش کی آہ کہہ کر اللہ سے پناہ مانگتی ہے تو سر کھینٹتا ہے تو وہ فائز تمام ہے۔
یاو گیسو ذکر حق ہے آہ کر دل میرا لام پیدا ہو ہی جائے گا

سہ یہ سنانی اشارۃً انھیں، ولادۃً انھیں، اقتضاۃً انھیں اور صبارۃً انھیں کے الفاظ سے تحریر کئے گئے ہیں۔ ۱۲ منہ

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ | قرآن اس کے کلمے کی قسم

☆ قرآن سے قرآن پانچ حصے، قلم سے زبان نکلتے، وَمَا يَسْطُرُونَ سیدہ مصطفیٰ کی قسم
قرآن پاک : پت سورۃ العصر آیت کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۝ | اس زمانہ محبوب کی قسم ”عصر“

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والا خیر القرون قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ عمر شریف کو روز و شب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

قرآن پاک : پت سورۃ النجم آیت کریمہ ۱

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ | اُس پر بارے چلتے تھے تارے محمد کی قسم ”نجم“

☆ نجم سے مراد ذاتِ گرامی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ”تفسیر غازی“

قرآن پاک : پت سورۃ النجم آیت کریمہ ۲

لَعَنَ رُوحٌ | اُسے محبوب شہادی جان کی قسم

☆ محبوب کی جان پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان عزت و حرمت میں بڑھ کر نہیں۔

قرآن پاک : پت سورۃ الزخرف آیت کریمہ ۸۸

وَقَبِيلِهِ يَرْبِئ ۝ | تو مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دُعا و التجا کتنا اکرام و اعزاز ہے۔ کی قسم۔

وہ آیات کریمہ جن میں ربُّ العزّت نے اپنے ناموں سے حضور ﷺ کو رُبوب و مالک

قرآن پاک : پت سورۃ النور آیت کریمہ ۲۵ ، پت سورۃ النور آیت کریمہ ۱۵

اللَّهُ فَوْزُ الْمُغْلُوبِ وَالْآخِرُ حَيْطُ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ

كِتَابٌ مُبِينٌ ۝

☆ ان آیات کریمہ میں اپنا اسم مبارک نور، محبوب کو عطا کیا۔ یہ محالِ علمت ہے۔

قرآن پاک : پت سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۳۲ ، پت سورۃ النور آیت کریمہ ۱۲۸

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَكَرُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ | بے شک اللہ آدمیوں پر مہربان و مہربان ہے۔



☆ اللہ اکی برسانِ محبوبی! لَا أُحْصِي ثَنَاءَ عَلَیْكَ کَمَا أَثْنَيْتَ عَلَی فَضْلِكَ بطورِ اظہارِ رحیمِ عرض کیا۔ تو ربِّ العزت نے اپنے محبوبِ پاک کو درودِ شریف کے عظیم انعام سے نوازا۔ مدعا یہ کہ محبوبِ پاک صاحبِ لوگوں کے ^{محبوب} کے جسمِ اطہر کے ایک ایک اعضاءِ شریفہ کو میر اور رونے رونے پرستِ کریم نے رحمتوں کے پھول "درودِ شریف" نچھا ور سکے اور کر رہا ہے اور کر رہے گا۔ وَمَا یَعْلَمُ جَنَّوَدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ طے کوڑی لشکر کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا اور تو رایمان والوں کو بھی حکم دے دیا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب اور اپنے رسول کے پیلے تھے اور دے دے درودِ شریف بھیجو۔ وَاللّٰهُ اَمْرًا دَهْلِیٰ ۱۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَرَجَاهِهِ
وَكَمَالِهِ بِعَدَدِ اَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

عہ ۲۹ سورۃ النّٰزِعَاتِ کریمہ ۳۱ — ثہا سے رب کے حکم کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ حضرت شاہ احمد رضا قدس سرہ العزیز نے مجتہدِ شہاد کو تکمیل کے ایک ایک اعضاءِ شریفہ کریم پر اپنے مخصوص اندازِ محبت سے خاتمی کلمات کا ترجمان بن کر اپنی زبان میں سلاوہ و سلام عرض کیا اور قرآنِ پاک اَنْتَا مَنُورٌ کَوْشَعَارِی کے پائے شعروں میں حیروں اور یگیوں کی طرح چمکے محبت کے اندازِ محبت جلتے پیر کو وہ چہرہ محبت سے سیراب ہو کر گلستانِ محبت سے تشبیہات کے خوش رنگ خوشنما پھول چمن چمن کر لست اور گلدستہ سلاوہ و سلام میں اشاروں، کنایوں، تعلیمات، تصریحات کی طرزِ ادب، منافعِ بدائعِ افغانی و معنوی سے اپنے قلبی نازک جذبات کو کمالِ ادب سے پیش کیا۔ واقعی رضا کی زبان آبیہ کوثر سے دھلی ہوئی تو حتیٰ ہی اُن کے کلام پر اکسبِ سلیس کے نوڑی شبنم کے قطرات کا ترشح بھی پایا گیا اور بارگاہِ محبوب سے ایسا شرفِ قبولیت ملا کہ اس سلاوہ و سلام سے ملکِ ملکوت شہر و جبل گونج اٹھے۔ "سلاوہ و سلام ملاحظہ ہو"۔

وہ زبان جس کو سب گون کی گونج کہیں
اُس کی نافرمان حکومت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَةُ الْقَدْرِ میں مَطْلَعُ الْقَجَرِ حَقِ
اُنک کی استقامت پہ لاکھوں سلام
مَسْجِدِ کَنَّا اِی مَقْصِدِ مَا طَلَعِ
نُورِی بَارِقِ قُدْرَتِ پہ لاکھوں سلام
شَرِیعِ بَرَمِ دَنَّا هُوَ مِنْ کَمِ گون آنا
☆ شرحِ متینِ تجریت پہ لاکھوں سلام

روشنی ثانیہ

باب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عظمت صفات مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن مجید پتہ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۵ - ۴۶

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ وَذَلِيلًا إِلَى
اللّٰهِ يَذِّنْهُمْ وَيَرْجِيهِمْ ۚ

اے عیسیٰ کی خبریں بتانے والے "نبی" کی شک
ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دینا اور
نہانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانا اور چکا
ہونے والا آفتاب ۔

○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کا خطاب کتنا دلکش پیارا اور محبت کا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے اپنے محبوب ﷺ کو شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ یا ذنہ اور سرارج منیر
بنانا کر مبعوث فرمایا اور اَرْسَلْنَاكَ سے اشارہ ہے یہ صفات تحسین لامنت بلا طلب
کے حق سبحانہ نے محض اپنے فضل سے بطور عطیہ عنایت کیں اور ایمان والوں کو
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بَانَ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا کَبِيرًا کا مترادف نہانا اور مومنوں کو
نہانا اور بشارت سے نوازا کہ تمہیں ایسا جامع الصفات عظیم نبی عطا فرمایا ۔

۱۔ لَقَوْنِی سَعْنِی ۱۔ گواہ ۲۔ نگہبان ۔ "شرعی معنی حاضر ہر جگہ کا
اور ناظر ہر شئی کا۔ شاہد صفات فعلیت سے ہے اور اس صیغہ کے ہر لفظ کے معنی میں
محضور ہے۔ ۲۔ محبوب یہ ان چاروں معنوں میں مستعمل ہے۔ کلام پاک میں ،
اللہ پاک نے محبوب کو مشہود بھی فرمایا وَمَشْهُودٍ شَهِيدٌ "سورۃ الاحزاب

۱۔ کامن تفریق ظاہر ہے کہ تَنْزِیْلُ النَّبِیِّ مِنْ مَّکَانَ وَفِیْهِ مَآلِکُ عَلَیْہِمْ سَلَامٌ کہہ کر کہیں ۔ اللہ
تعالیٰ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے ۔

۲۔ شاہد سے مراد قیام کرام اور مشہود سے مراد الایمان لکھ کر علیہم سَلَامٌ کہہ کر کہیں ۔ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے ۔

مشہور "وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ" آپ حضور ﷺ ہی ہیں اور شہیداً صفات ذاتیہ سے
وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا دوزن صفات "شاید شہید" کا محبوب کہ
عطا ہونا کمال علم اور حال کی دلیل ہے اور حضور ﷺ کا معمول قنائم عینا ہی ولا
قلیج اس پر شاہد یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ قلب اطہر و جی مناکر
کے انتظار میں بیدار رہتا اور اعمال اُمت سے خبردار کہ آپ ﷺ کی فہم سے
وَضُوْهِ نَبِيٍّ لُّوْثًا کہ بے وضو ہونا حدیث ہے۔ اس وضو کے ٹوٹنے سے تعلق باللہ ٹوٹ
جاتا ہے اور آپ ﷺ کا قلب اطہر اور قالب اقدس دونوں کا تعلق اللہ سبحانہ سے
بھی ہے اور احوال و اعمال اُمت سے بھی قائم ہے۔ اعمال اُمت کے نگران و محافظ
بھی ہیں اور اُن کے شاہد بھی۔ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝

سراج المہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے تفسیر فتح الخریز میں لکھا
ہے کہ رسول تھا اسے تم پر گواہ۔ کیونکہ وہ نور نبی
سے مطلق نہیں ہر دیندار کے دین سے کہ وہ اپنے
میں کس مرتبہ تک پہنچا اور اُس کے ایمان کی حقیقت
کیا ہے۔ وہ حجاب جس سے دین میں ترقی مست
محبوب ہوا وہ کیا ہے۔ پس وہ پہچانتے ہیں
یکبار بعد احوال کہ اور اخلاص اور نفاق کو لہذا
کی شہادت دینا میں شرح شریعت میں اُمت
حق میں مقبول اور واجب العمل ہے۔
"تفسیر عزیزی"
"الْإِنْسَانُ فِي الْقُرْآنِ" رحمۃ اہل شریعت اہل علیہ السلام

باشد رسول شاہ بر شاہ گواہ زیرا کہ او مطلق
است بنور نبوت بر مرتبہ ہر مشدق
بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من پسند
و حقیقت ایمان او چیست چکایے کہ
بدان از ترقی محبوب ماندہ است
کدام است پس اوسے شناسد گناہاں
شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک
بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا لہذا شہادت
اود دنیا بحکم شرع در حق اُمت مقبول و
واجب العمل است۔

عہ پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۲۲ یہ رسول شمارے گواہان اور گواہ۔ شاہد مشہور ہے اور مشہور حضور
شاہد مشہور ہے اور شاہد رؤیت اور حضور ﷺ ایک حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ۱۲۲ مقبول
عہ پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۲۲ اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔

رسولِ کریم ﷺ کے لئے جو حکمِ تعالیٰ نازل ہوتا ہے ہر شخص کے حال اور اُس کی حقیقتِ ایمان و اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و فساد سب پر مطلع ہیں اور اُمت کو آپ ﷺ کے ذریعہ احوالِ سابقہ اُنم و تبلیغِ نسبتاً کا علم قطعی و یقینی ہوتا۔

الشُّهُودُ وَالشَّهَادَةُ الْخَصُوصَةُ | الشُّهُودُ وَالشَّهَادَةُ الْخَصُوصَةُ
اکثہود، اَشْہادۃ میں "حضورِ اَشْہادۃ بَصارت اور بصیرت سے۔

○ یہ علم اور اطلاع "بصر" سر کی آنکھ اور "بصیرت" دل کی آنکھ سے بھی ہے۔ شاید ﷺ شرعی معنی کے لحاظ سے "اللہ عزَّوجلَّ کے ہاں" حضور اور مشاہدہ میں ہیں اور احوال و اعمال اُمت میں بھی ہر لمحہ ہر لحظہ اور ہر ساعت علی التَّامَّی حاضر و ناظر ہیں۔ اس معنی میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شہود، شہادت کا یہ شرعی معنی حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ثابت ہوا۔ اور گواہ کو بھی "شہادہ" اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ شہادہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اُسے من و عن بیان کرتا ہے۔ لَا يَخْفَىٰ أَحَدًا الْبَصِيرَةُ الْخَصُوصَةُ
نبی کریم ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔

○ حاضر ناظر کا مفہوم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ آپ ایک جسم کی حیثیت سے ہر آن ہر جگہ کو محیط ہیں۔ جیسا کہ بعض مجرب علماء نے سمجھا ہے۔

شرح الشیخ فی الہند عبدالحی محمد ثانی دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجمع الزکات میں ارقام فرمایا۔
سے علیہ السلام براحوال و اعمال اُمت | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمت کے حالات،
طالع است و بر مقرران و خاصان بارگاہ | اعمال پر مطلع ہیں اور حاضرین بارگاہ کو فیض دینے
نور و فیض و حاضر ناظر است۔ | دل سے اور حاضر ناظر ہیں۔

○ حاضر اور ناظر اسم فاعل کے صیغے ہیں۔ اور فعل کسی شئی پر اپنا عمل جاری کرے تو فاعل کہلاتا ہے۔ بدین معنی حق سبحانہ و تعالیٰ نے حاضر ناظر نہیں کہ پہلے وہ غائب تھا۔ اب حاضر ہوا یا پہلے وہ غافل تھا اب ناظر ہوا۔ اسم فاعل میں استمرار اور دوام میں لہذا اس معنی میں اللہ سبحانہ کو حاضر ناظر کہنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شان کُنْ حَسْبُكَ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عَلُوًّا كَبِيرًا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو رؤف رحیم

ﷺ کی نور نبوت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گری ہے اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افزوں، اس معنی میں نبی کریم ﷺ کو حاضر ناظر ماننا، جاننا اور کہنا نہ غریب ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت و جماعت کا۔ "فانهم"

☆ البیہدی طرف باللہ امام اہل بیت کو اب شہرانی نے "تواریخ آلہ ائمانی بشتات الانبیاء" میں فرمایا "حاضر ناظر کا مسئلہ مشکوک کی دو نمونہ میں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے"

○ مُبَشِّرًا ۞ بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنت الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقی اور حجاب کے دور بخشنے کی صورت میں عالمِ دُنیاء میں بشارت دینا۔ "هَذَا هُوَ الْمُرَادُ ط"

قرآن پاک : پٹا سورۃ الصف آیت کریمہ ۶

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ رَبِّهِ
اسْمُهُ أَحْمَدُ ط

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکیشریں حضور ﷺ کے اور آپ ﷺ کے میں اپنے رب کے اور باذیہ تعالیٰ اپنی اُمت کے "عشر مبشرات" کی بشارت "خذتیرا" ۞ دُور مانے والا۔ اُمت کو خوفِ خدا دلانا اور کفار کو عذاب کا۔

○ دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ ۞ اللہ کی شان کی طرف بلانے والے اُس کے اذن سے اپنے باذنیہ کا تعلق ان پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصرفی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو ان صفات سے کما حقہ مستحق فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سبحانہ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا با تصرف نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرف باذنیہ عالمِ دُنیاء میں اسب بھی الا ان کا گان جاری و ساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہل

عالم غرضیکہ تمام عالم کائنات کے دُور دُور میں سرکار رسولِ انعم ﷺ کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ پر کے دُور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شخص آپ سے دُور نہیں۔ حاضر ناظر بجمہت نورانیت اور مہمانیت ہے اور کائناتِ عالم یہ کائنات بشریتِ تقدس کے لحاظ سے ہے اور اس کا انکار سب احمیت ہوگا۔ منہ

عزت سرکارِ عرض و قدار سید الارباب ﷺ صرف دُور و شریف ہی نہیں بلکہ اُمت کے تمام احوال و امور پر نورانی ہے۔

لہذا سورج "شمس" کو حضور شمس النبوت و قمر الزمان ﷺ سے ایک گونہ نسبت ہے۔ سورج کی روشنی دنیا اور مگر کی روشنی نور ہے۔

○ فَجَاءَ مُحَمَّدٌ ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} سَرَّاجًا مُنِيرًا فَضَلُّوا عَلَيْهِ كَثِيرًا كَثِيرًا

☆ شمس چراغ آسمان ہے اور حضور ﷺ "چراغ زمین و آسمان"

☆ شمس چرخ دُنیا ہے اور حضور ﷺ چرخ دین و ایمان

☆ سمس چارخ برصج ہے اور کھجور : **سَمْسُ** چرخ برصج ہے اور کھجور۔ پسر چرخ کحل و نجاس

۱۱۔ اِن اَمَلوں پر کب سے لوگ کے لئے یہ دنیا بیکار ہو جائے گی۔

○ اس آسمانی چراغ شمس الثمرات سے انسان غیثہ سے بیدار ہوتے ہیں اور شمس الثمرات

عبدالغنی علیہ السلام سے لوگ عدم سے وجود، نیست سے ہست میں آتے ہیں۔ حضور

کی ولادت تکمیل ہو چکی تھی اور رہائش المیہ شہر میں اور پیام ہر مومن کے سینہ میں

جیسے سورج دہا چوھے آسمان پر ہے اور پیکلہ مام بہال پر سورج کی سیص، نور، لدی ہر علیہ

کے لیے عین خاص بیس خاص بلکہ سیکٹوں میں دوسرا کام ہے اور یہیں پہلے باور میں ہیں اور

ماہِ شہرِ اجتماع میں۔ آپ کا عام فیض ہر ایک مومن کو پہنچتا ہے اور خاص فیض خاص صحابہ کو پہنچتا ہے۔

سُورج یودوں کو اُگاتا اور بڑھاتا ہے جس سے ٹہنیاں شاخیں پتے پھول کی نمونہ بنتے ہیں اور چاند مقام

خضر مہدیوں کو رنگ بُوا اور بچپنوں کو خلوات اور شریعتی دیتا ہے۔ شمسُ التہذیب کے فیض سے مومن کے

قلب میں نور ایمان اور قمر الزمالت کے درودِ خوان کو انوارِ سنت کی زینتی مٹی ہے۔

دُنیا، مزار، حشر جہاں میں غمور ہیں ہر منزل اپنے چاندی منزلِ عفریٰ ہے

○ حضور "جنتی" کے دھال سے آپ کی ولادت کا رونا سمجھ لیا۔ مین بارہ

میں نہیں ہوں اب، ایسے ہیسے کے۔ جیسے عورتوں کے سر پر ہار کے

دن کو انہی سے روشنی شب کو انہی سے تاریکی

۱۰۰ م قشرف السیاحیة فی الجبلین

اسلام لے آئے ذات پاک تو در کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

حیات البقی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط

① جبہو علمائے متفقین اہل سنت و جماعت کا متفقہ فیہ ہے حضور ﷺ حیات البقی ہیں جس حیاتی سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ ﷺ اب بھی اس حیاتی اور مزید برزخی حیاتی سے حیات ہیں آپ حیات کے محتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی محتاج ہے اولیاء نقشبند نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرفات اور اختیارات حضور ﷺ کو بحین حیات بدن میں تھے وہ اب روح مبارک سے بدستور جاری ہیں اور روح پر متوجہ سے ہمیشہ امت کی پرورش فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے سینہ فیض گنجینہ سے نور کی نہریں اور قوارے شرقاً، غرباً، شمالاً، جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور روح مبارک کی پرورش سے ہزار باغوث قطب ابدال، مجید اور اولیاء اقصیا ہوتے ہیں اور علماء کرام قال اللہ وقال الرسول کے چہچہے کے تبلیغ دین اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب روحانی تصرفات سے ہے۔ "لمخلص خسر یہ کرم"

② حضور ﷺ اپنے جسم اور روح کے ساتھ علم، سمع، بصر اور ادراک سے علی الدوام علی الاستمرار حیات ہیں اور اپنی اسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور ﷺ ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں۔ جس طرح نور کی ملائکہ اپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

یہ توجہ توکل شاہ نقشبندی مجید دی قدس سرہ اللہ سے ذکر خیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

○ سابقین انبیاء و رسل علیکونہم حقیقت محضہ جب وارد ہوتی تھی جس کے سببے اُن کی ثبوت سے ارشاد و ہدایت کا ظہور ہوتا اور جب اُن کا وصال ہو جاتا تو اس حقیقت محضہ کا تعلق اُن کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اسی وجہ سے اُن کی اُنٹیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں جو کہ حقیقت محضہ کا تعلق جس طرح ذات رسول ﷺ سے ہے، عینہ وہی تعلق اب بعد وصال عالم برزخ میں بھی بیکسور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دین اسلام غیر تبدیل ہے۔ اسی سے تمام حقیقتوں کے تابع

وجہ سے قطبِ عزّت ابدال اور آواز اولیاء، اُمت میں ہوتے ہیں اور اب کسی دوسری اُمت میں نہیں۔ ان سب اولیاء کا تعلق اسی حقیقتِ محمدیہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء سے بھی افضل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، وہی تصورات جاری ہوتے ہیں بھی ان کی قبور زندہ ہیں۔ فیض و برکات کا منبع ہیں اور دین اسلام کے چشمے ہیں۔

☆ عقیدہ حیاتِ النبی اور حرمِ القبروت ﷺ

① یہ دونوں جزو الاینکت ہیں کسی ایک کا ٹکڑا دائرۂ اسلام سے خارج ہے حضور ﷺ حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے متصف ہیں یعنی آپ ﷺ بالذات حیات سے متصف ہیں اور قیامت تک آپ ﷺ کا زمانہ ہے۔

سے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار وہ نہ تھے عالم نہ تھا گردہ نہ ہوں عالم نہیں
خجے کا اوجھی کے جو چٹکے دلی کے باغ میں بیل سرد تک ان کی کوسے بھی محرم نہیں
② جو شخص دل سے محبت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اُس کے درود شریف کو

جہری یا سری ہو علی یا رضی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید شافیت سے ہو، آپ ﷺ اپنے کاروں سے نفسِ نفیس سنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبار و آثار، اولیاء کرام کے شایعات اور مومنین کے شہادتات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے جس میں آپ کسی قسم کا ابہام یا اختاء نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شَہِیْدِ الْخَمْدِ لِلّٰہِ

☆ سیدی اچمل مرشدی اکل شمس المعارفین سرانج انسا لکین اسید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی
محبوبی قدس سرہ الباری نے اپنی کتاب "استطاب الانسان فی القرآن" میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمان ایزد متعال کا مطالعہ باعثِ رشد و ہدایت ہوگا۔ مولیٰ کریم نے آپ ﷺ کو "سراجا منیر" یعنی منور کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کنزِ حجاجِ سبطا ہے یعنی نبات سے فرمائی، جس طرح عالمِ دنیا میں جہانیت کا رہبر شمس کو منور فرمایا ہے اسی طرح روحانیت میں حضور ﷺ کو سراجا منیر اسے نامزد فرمایا ہے۔ ہر چند یہ دونوں سورج مخلوق کے سردار اور فیاض ہیں۔ تا قیامت ان کا تصرف جاری و ساری رہے گا۔ سراجا منیر جو لغت میں اسم فاعل ہے جسے ایک منیر کہتے ہیں۔

کیا لیکن صراطِ مستقیم اور صحتِ حال کی رُو سے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا حُلَّتْ
پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نور و ہدایت کو اپنی طرف منسوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے
مزارِ اقصیٰ کو رہنما بنایا اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ جاری ہے اور تاقیامت جاری و ساری
رہے گا۔
”انتہی کلامِ اسیدِ قدس سرہ“

قرآن پاک : پٹ سورۃ التہ آیت کریمہ ۳۱

فَکُنْتَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ
بَشِيْرًا وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ
شَهِيدًا

تو کہیں ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں
گے اور اے محمدؐ تیریں سب پر گواہ اور نگہبان
بن کر لائیں گے۔

○ روزِ قیامت ہر نبی اپنی اپنی امت کے ایمان کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبوبِ چنگ
ترمِ نبی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وسلم تیرے ہمارے انبیاء آپ کی امت کو حضور پر نور
صلوات اللہ علیہ وسلم اُن پر گواہی کے درمست بننے کی شہادت دیں گے۔

حدیث پاک : بروایت سید الغزالی ابنِ کتب رضی اللہ عنہما

○ فرماتے ہیں : ”محبوبِ نظر صاحبِ القرآن“ تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا تو ان
سناؤ میں نے تلاوت شروع کی جب نبیؐ جہاں آیت کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضورؐ کی طرف
کے چہرہ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ حضورؐ کی مائیں البصیرۃ ویا طعیٰ والی دو چشمیں مبارک سے آنسو
موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ انہماک و اشک و افتانِ الہی سے تھا اور بطورِ تحدیثِ نعمت فرمایا
گیا۔ اَدمُ وَمَنْ دُونَهُ نَحْنُ لَوَآحِی ”اس عظمت کا ظہور روزِ قیامت ہوگا۔ تمام انبیاء و
رسل اور نسبتِ محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم پانے والے لوگوں کے ساتھ کے سایہ میں ہوں گے اور یہ
نسبت صرف درودِ شریف سے ملتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّاهِدِ
الشَّهِيدِ الشُّهُودِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

عہ پٹ سورۃ التہ آیت کریمہ ۳۱ اے محبوب تم فراد کو کر اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ
عہ پٹ سورۃ التہ آیت کریمہ ۱۴ آنکھ نہ کسی طرف پھری اللہ حد سے برحق یعنی جس کو لا وہا و لا تمسود تھا اس
سے بہرہ مند نہ ہوئے۔ دیکھیں کہ کس طرف محنت نہ ہوئے اور نہ محنت کی وجہ سے آنکھ پھیری اور نہ بے کوشش ہوئے۔

باب

روضۂ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عظمتِ مصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

① تعظیمِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

قرآن پاک : پچھ سو سورۃ الفتح آیت کبریہ ۸ - ۹

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا تھا نہ ظہر اور نہ شمس اور نہ
دریا تاکہ تم کو اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور
رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور جسے اللہ کی پاکیزگی
پولو۔ "خزائن الغرر"

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَٰهِدًا وَأَوْفِيًّا
تَذَكِّرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَتُحْذَرُوا وَتُوقَرُوا وَتُحْجَرُوا
نُحْرَةً وَأَصِيلًا ۝

☆ تعینہ مؤدہ :- عزت کرو آپ ﷺ کی۔ اس کا تعلق ظاہری ارکان اجسام
"سہ ماہہ جسم" سے ہے اور ضمیرہ راجع ہے نبی اللہ کس ﷺ کی طرف ،
☆ توقیر مؤدہ :- توقیر تعظیم کرو آپ ﷺ کی۔ اس کا تعلق باطن قلب سے ہے
☆ وَتُحْجَرُوا :- اور بیس پر حضور اللہ سبحانہ کی صُحُوح و شام یہاں ضمیرہ راجع ہے۔
اللہ وحدہ کی طرف اور بقول مؤدہ ، توقیر مؤدہ وَتُحْجَرُوا اَنْفِ مَبَالِغُوا فِي تَعْلِيْقِهِ
تعظیم میں مبالغہ کرو تعینہ مؤدہ : کی ضمیرہ راجع ہے نبی اطہر ﷺ کی طرف یعنی
نبی اطہر ﷺ کے صُحُوح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور درود شریف پڑھو۔

○ حضور ﷺ "عالم کائنات میں جمال و کمال، علم و معرفت، تعظیم و توقیر، شہادت
فضائل و فضائل میں سب افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانہ قدرت میں سب زیادہ واجب
التعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے متبعین مستحق تعظیم ٹھہرے نہ

عہ رسول اللہ ﷺ "کی تعظیم فرض میں ہے جو محبت اور ادب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر ہی توقیر ہے جس کا مبداء
ادب ہو اور تعظیم ہی تعظیم ہے جس کا مبداء محبت ہو۔ محبت ادب سکھاتی ہے اور ادب ایمان۔ منہ غفرلہ ۹

فَصَا الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورُهُ ثُمَّ أَصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِعًا فِي الشَّمِّ
فَإِنْ فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ حَدٌّ فَيُخْرِبُ عَنْهُ نَأْطِقُ بِفَمِّ
① تعظیم کے لئے قیام سنت ہے۔ "قصیدہ بکرم شریف"

☆ سیدنا ائمہ العظیمین فاطمہ الزکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشکل و شبائل، عادات و اطوار
اور حسن کردار میں سید عالم ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہتیں۔ نبی اکرم ﷺ کی
تشریف آوری پر آپ قیام فرماتیں اور حضور اقدس ﷺ کے کاشائے اقدس میں حاضر
ہوتیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆ ایک مقام پر حضور ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اکرام فرماتے
ہوئے فرمایا: هُوَ مَوْلَايَ سَيِّدُكُمْ أَوْ حَبِيبُكُمْ طَلَبْنِي مَرَدَارِيَا أَيْسَ مِنْهُ يَهْتَرُكَ لَيْسَ
کھڑے ہو جاؤ۔ یہ قول، فعلی سنت ہے۔ "صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، علماء و مشائخ کے لئے قیام آداب سنت سے ہے اور جو قیام
تعلیم کا تعلق باطن قلب سے ہے۔ اور احسان و جلال سے اس کا نظیر ہوتا ہے "مغرب متحدہ الشکوہ"

عنه آپ ﷺ کی ذات اقدس کے ظاہری باطنی کمالات سیرت اور صورت و رج کمال تک پہنچے
ہوئے ہیں پھر خان کائنات نے آپ کو برگزیدہ کر کے حبیب چن لیا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کے
فضل اور فیضیت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا زبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

عنه اس کے کسی بھی عاصب فیضیت کی آمد پر کھڑا ہونے کا استعجاب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا
اُٹھنا کے معنی میں ہے اور وہ قیام جس سے منع کیا گیا ہے وہ قیام کھڑے رہنے کے معنی میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعظیم
زمہ بنی یا بوجہ تعاقب تکمیل ہوتا تو مَوْلَايَا هُوَ مَوْلَايَا سَيِّدُكُمْ پھر ماری سے آواز دینے کے لئے ایک دو آدمی کافی تھے نہ

کہ سب کو تکمیل قیام ہوتا۔ مولانا حضور ﷺ نے مَوْلَايَا سَيِّدُكُمْ کے معنی میں قیام ثابت ہے۔ فتح مکہ
پر حضرت حکمران بن ابی جہل کے لئے قیام فرمایا اور حضرت عذی بن حاتم طائی حب بھی حاضر حضور ﷺ سے قیام سے
عزت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارث، سیدہ ام المومنین علیہا السلام اور حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے

قیام ثابت ہے۔ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ "سُنَّہُ بَنِي بَشَرٍ وَأَلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
کے لئے سنت مثیلہ کو ان کے لئے قیام کا حکم صادر فرمایا۔ "عبد العزیز شافعی مشکوٰۃ المصابیح"
"جلال القدر و جلال مرقی الفاضل سید الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کجاہر علیہا شہادت دے۔"

حاکم یا بادشاہ کے لئے ہوتا ہے کہ وہ تخت یا کرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے بہر وقت ایسا وہ ہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عجم اور اغنیاء کا ہے جو سراسر مذہبِ نور اور خلافتِ سنت ہے۔ ایسے قیام سے روکا گیا ہے۔

شیخ الاسلام تاج الدین شمس جلیل القدر علماء شوافع سے ہیں۔ ایک مجلس میں ذکرِ پاک سن کر تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اُن کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے فاذا قائم قُمتا قیاماً تعظیماً یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سرور اور نور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لئے راۃِ ہدایت کی روشنی بکھیر گئے۔

علامہ شہرِ فقیہ المہتبت السید محمد امین ابن علی بن شامی نے فتاویٰ شامی میں ارقام فرمایا۔ حضرت عابدہ کثیر من النجین اذا سمعوا بذكر ولادته "عَلَيْهِ السَّلَامُ" ان يَتَوَقَّعُ تَعْظِيماً قَدْ اسْتَحْسَنَ الْيَقِيْنُ عند ذكر مولده الشريفه

○ اہل محبت و صاحبانِ ذوق و شوق "سَيَدُنَا كَرِيْمٌ" پر ٹھٹھ پڑھتے ہوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مسرت و روحی فرحت کا ظہور ہوتا۔ فضائلِ اعلیٰ لَا يُحْتَاجُ اِلَى الْبَيَانِ اس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

فتویٰ از آئمہ اربعہ مجتہدین: وَ تَعَفَّنَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِرُكَاةٍ عَلَوِمْہُمْ

○ نیز فتاویٰ علماء الکبریٰ المذہبہ آفاض علینا احوالہ خیرہ ضریحہم سے ذکر مولد النبی الاعظم ﷺ پر تعظیماً قیام مستحسن اور مستحب ہے۔ وَاللّٰهُ الْمُؤَقِّتُ وَہِہ فَتَتَعَبَّرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِیْبِہٖ سَيَدُنَا الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ مَا یُحْشَرُ رَمَزُہُمْ، وہ محدس چشمہ ہے جو سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہ السلوٰۃ والسلام کی ایدہ یوں سے چھوڑا۔ اس پانی نے آپ کے قدم مبارک جوڑے اور صوفیہ سہ جنوں نے اولادِ اربعہ کو نبی اللہ و رسول اللہ اجماع و قیاس سے مساوی استواء و تخریج کر کے اُمت کی راہِ ہدایت کی۔

اور عسا لہ اپنے اندر سمویا۔ جس سے وہ مقدس ترین بن گیا۔ تاہم زمزم کی فضیلت ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی بھارا کسی وقت نہایت شیریں اور آدھی رات کے بعد گانے کے تازہ دھوکے کی طرح اور جس کسی کے پاس زمزم ہو اُسے نہ کسی غذا کی ضرورت ہے اور نہ دوا کی۔ اب زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور پیئنے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیے دوا و شفا ہے اور جو کوئی جس نیت سے پیئے وہ مراد پوری ہو۔

☆ سیدنا عمر فاروق اعظمؓ فرمادیں کہ ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ ایک پیالہ پانی سے بالکبھر کر حاضر حضور ہو گئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ آپ کو گواہ بنا کر اب زمزم اس لیے پیتا ہوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر درود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساقی کوثرؓ نے فرمایا قیامت کے روز میرا عمر ”رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“ پیاس سے محفوظ ہوگا۔ اب زمزم اور دھوکا بچا ہوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیے ہے۔ مومن اب زمزم پیٹ بھر کر پینا اور بطور شکر درود شریف پڑھتا ہے ○ جس چیز کی نسبت اللہ سبحانہ کے مقبولان بارگاہ سے ہواُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفاف چشمہ، سیدنا ابوبکر علیہ السلام کے قدموں کی ایڑیوں سے چھوٹا، اللہ سبحانہ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے اپنے پیا اور غسل کیا تو شفا پائی۔ سیدنا مریم پاک کے لیے قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ تَحْتِكَ مَسْرِيًّا چشمہ جاری ہوا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ایڑی مارنے سے چھوٹا۔ جس کا پانی نہایت شیریں تھا۔

○ دھوکنا مبارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اللہ سبحانہ کے پیاروں سے ہر گئی جس سے یہ فضیلت پایا اور اگر غیر اللہ، مرن و دوزخ اللہ کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نیکو عزت ہے اور نہ تو قیامت تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ ان کی تعظیم بوجہ شبیہ کفار اور نسبت مرن و دوزخ اللہ حرام ہے۔ لیکن اس کا استعمال پینا، غسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیدنا اسماعیل، سیدنا ابوبکر، سیدہ مریم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ چشمہ نہایت

مجلس ششم آیت کی تفسیر ہے شک تیرے رب سے تیرے نیچے ایک نہر بہاوی ہے۔

عَنْ يٰ هٰذَا غَيْرَ اللّٰهِ مَرْنٌ دَوْنِ اللّٰهِ يَعْنِي اللّٰهُ لَمْ يَكُنْ لَكَ عَٰلِفٌ مَّقَابِلَ حَتَّى طَاعَتُكَ كَافِرَةٌ۔ ”ماہنامہ مرقاۃ“

محنت و مشقت اور شدید ابتلاء کے بعد عطا ہوئے اور سیدنا الانبیا و المرسلین علیہم السلام صلوات و اکرام التیلمات کو بھی رب کریم نے ایک چشمہ عطا فرمایا۔

قرآن پاک : پت سورۃ اکثر آیت کریمہ ۱

وَإِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝
اے محبوب! بے شک ہم نے تجھیں بے شمار عطا کیا۔
عطا فرمائیں۔

○ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے حد و حساب فضائل و کمالات بھجوات و محابد و محاسن عطا فرمائے۔ یا اُمت کثیر یا حوض کوثر مراد ہے اور یہ حوض کوثر تو بے غلب بے مانگے بے محنت مالک متعال نے عطیے کریم کو عطا فرما کر مالک کوثر و تنیم "الْأَلْوَدُ تَنْبُؤُا وَ شَيْءٌ عَلَیْکُمْ" بنا دیا ہے۔
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہر مالک حبیب ^{صلی اللہ علیہ وسلم} یعنی محبوب محبوب میں نہیں ہے میرا تیرا
☆ تفسیر روح البیان میں علامہ اشعخ کبیر نے حقیقی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

○ حوض کوثر جنت میں ہے۔ عرش عظیم پر لکھا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
پسہ کی تم سے پانی کا چشمہ، اللہ کی سے دوہ کا چشمہ الرحمن کی تم سے شربا طہرا
کا چشمہ اور الرحمن کی تم سے شہد کا چشمہ جاری ہے اور پھر چاروں طرف حوض کوثر
میں آگرتے ہیں اور یہ حوض کوثر، قیامت کے روز نوحین کی پیاس بجھانے کے لیے جنت
سے میدان محشر میں لایا جائے گا۔ اور پھر جنت میں منتقل کر دیا جائے گا اور وروند شریف
پڑھنے والے اس سے سیراب ہونگے اور نرم زم کا مقدس چشمہ تا قیام قیامت کعبۃ اللہ کے
صحن میں نوحین کو سیراب کرتا رہے گا اور حوض کوثر ابدال آباد رہے گا۔

اس میں نرم زم ہے کہ تم مہم اس میں ہم جہ کیش کثرت کوثر میں نرم زم کی طرح کم نہیں
ان کو بے مانگے ملے ان کو رگڑ کر ایڑیاں صاحب کوثر کے ہر صاحب نرم زم نہیں
☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ تفسیر میں فرماتے ہیں۔ اِنَّا آعْطٰیْکَ الْکَوْثَرَ
فَاَعْطِ اَنْتَ الْکَثِیْرَ ط پیارے ہم نے آپ کو بہت کچھ دیا اور آپ بھی اپنوں کو
بہت کچھ دیا کریں۔ یہ آپ ہی کی شان کے لائق ہے۔ "روضة البقیۃ"۔

☆ شہید العظمیٰ عبدالعزیز بن علی رحمۃ اللہ علیہ جو احب اولیاء کرام سے ہیں۔ جب بھی منور
ہو کر ان کے کلمات القریۃ قولہما تاذن منہما فاذن منہما فاذن منہما فاذن منہما



وہ ستمے تو وضو کا بقیہ پانی تعظیم کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو رب کریم
شفا عطا فرما دیتا ۛ قَدْ بَدَّلَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَأَبْنَاءُ الْمُنَافِقِينَ ۛ

☆ امام ربانی سرکار محمد و اعظم الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ النیر نے کمال تقویٰ :-
آپ نے دوران سفر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریا کے کنارے پانی پیش کر دیا تو آپ
نے فرمایا وضو کرنے اور پینے میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستان ہند کے برہمن
اس دریا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ لہذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وضو نہیں۔
☆ احادیث پاک : حمامہ سنت لازماً اور نمکدہ ہے۔

☆ سَدَدَ الْعَمَانِمْ فَإِنَّ الْعَمَامَةَ
سَيَمَاحُكُمْ الْإِسْلَامُ ۛ
☆ الْعَمَامُ رِيحَانُ السُّلَيمِ ۛ

حمامہ باندھا کر یہ اسلام کی نشانی ہے۔ اور اس
کی زینت۔
مقدس مسلمانوں کی عزت کے تاج ہیں۔

☆ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح مشکوٰۃ الصحیح میں فرمایا :-
لَعَزِيزٌ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ فَلَنَسُوهُ بِغَيْرِ الْعَمَامَةِ ۛ

کسی نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو
عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مروی نہ تھا کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔
عمامہ کا سنت ہونا سنت متواتر ہے ہے اور اس کا استحکام از کفر ہے۔

☆ سیدنا جبرائیل ابن علیہ السلام عمامہ باندھ کر حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے عمامہ
سفید۔ کالا اور سبز رنگ میں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکہ معظمہ پر کالا عمامہ تھا
اور قیامت کے روز مقام حضور پر سبز عمامہ ہوگا اور جمعہ المبارک کو سفید عمامہ باندھتے اور سفید
عمامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور ﷺ کو سفید لباس مرغوب اور محبوب تھا۔

☆ تحفہ : سفید عمامہ ۛ یہ سنت نمکدہ ہے اس کے باندھتے وقت

علہ کلاماً ہر شاعر شیعہ مذکور ہے۔ اولیٰ نقشبند مسنون طریقہ کے مطابق بیخ کی ٹوپی پر سفید دھار
باندھتے ہیں۔ بیخ کی نسبت بیخ تن پاک سے ہے اس کو گلابی کی نسبت مزلگند اور بیخ کی بیخ کا نبات عالم کے
حصار سے تعبیر ہے۔ یہ بیخ کی ٹوپی جو فتر ہے۔ اس پر دستار باندھنا سنت ہے۔ ۛ ۛ ۛ

کھڑا ہونا یہ عمامہ کی تعظیم ہے۔ جب سے علماء غلو اس پر ہی زمانہ نے اس سُنّتِ مبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزت جاتی رہی اُن کے لئے قرائتی کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔
☆ سفید داڑھی ہے۔ یہ دو تھکے شبِ معراج کو ربِّ العزّت نے اپنے محبوبِ پاک شاہِ لولاک علیہ السلام کو اُمت کے لئے عطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم رضی اللہ عنہ ایک حلیل القدر محدث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرمِ راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پوچھا اُسے یحییٰ کی ساری زندگی تم نے قال اللہ وقال الرسول علیہ السلام عز وقل علیہ السلام میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے کہا جب میں بارگاہِ کریمی میں سُنا تو حکم ہوا اُسے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب علیہ السلام کی کوئی حدیث سننا عرض کیا اُسے کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرا فرمان "حدیثِ قدسی" ہے۔ "جس کی ڈاڑھی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دوں گا" ربِّ کریم نے فرمایا میرے محبوب علیہ السلام نے سچ فرمایا جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے بختِ النہیم میں داخل ہو جائے رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ۔

علیہ سفید بالوں کی اللہ ربِّ العزّت کے ہاں بڑی عزت ہے۔ معلوم! بعض نام نہاد مفتی علماء و فضلاء "خطاب کو جائز قرار دینے والوں نے" فوراً خطرت سے اور وجاہت کو قیامت سے اور سفید داڑھی کو گلے لگنے سے کیوں بدل دیا۔ یہ کتنا جھوٹا اور بیخصل فعل ہے۔ کالے خطاب کو کس طریق سے برعزومہ اور مشروع قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے۔ جس کو مشکلاً اللہ سُنّت تک ثابت کرنے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پر چھریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے؟ "یا العجب! اور مگر یہ کہ خلافِ سُنّت داڑھی کے گلے سے تقویٰ کے انوار مفعول ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قائلِ زیارت دُعا ہو جاتا ہے۔ جس پر انوار سُنّت برس رہے ہوں۔ وَاللّٰہُ لَمْ یُکَلِّمْهُم مِّنْ اٰیٰتِہِ الْاٰلٰہِیّۃ" "کَلَّا اٰیٰتِہِیْ فَاٰیٰتِہِیْ مُّکْرَمٰتِہِیْ"

علیہ اولیاء! ابدال نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم نے بہت باتیں میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کہی کو یا بابتہ فرمایا ہاں ایک مرتبہ مجھ کو بھی شریعت میں اللہ عز وقل علیہ السلام کا ذکر کے درس حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ شہدائی برس رہے تھے۔ اپنا تک میری نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء علیہم السلام کے حضور با اَصْب دوزانو بیٹھا درودِ شریف پڑھ رہا تھا۔ میں اُس کے پاس گیا اور کہا کہ تپا پیرا درس ہو رہا ہے۔ تم بھی یہ دعا پڑھو



نعت خوانی: صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، زکریا بن ثابتؓ، کعب بن زہیرؓ، حنان بن ثابتؓ، القسریؓ، و غیرہ رضی اللہ عنہم عہد رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خواناں۔ نعت گویاں کے امام ہیں۔ حضور ﷺ کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچایا جاتا۔ جس پر آپ کھڑے ہو کر بارگاہ رسالت میں ہدیہ حقیقت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہو کر تعظیم صفات رسالت بیان کرتے۔ جن کی تائید سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور ﷺ آپ کو عطائیں اور دُعائیں دیتے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سنت سے ثابت ہے۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف کفار کے لایعنی اعتراضات الزامات کا بڑی شد و مد سے دندان شکن جواب دیتے۔ کتنے مبارک اشعار ہیں جو آج چودہ سو سال کے بعد بھی اکیان افروز اور سرور بخش ہیں۔ عظیم شاعر رسول کے لئے عظیم دُعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّدْ حَسَنًا بِرُوحِ التَّنْذِيْهِ
مَا دَامَ يُنَاقِضُ مَعْتَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

اے اللہ تجاؤ تائید فرما میرے حنان ابن ثابت کی سان بھرائی کے جب تک وہ تیرے رسول کی مدح میں اور دشمنوں کے مہینے میں رہیں۔

○ وہ مبارک نعتیں جن کی تائید رب کریم نے دربار مصطفیٰ ﷺ میں رُوح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں۔ اَعَزَّ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْبَرُّ الْكَارِيْمُ وَتَجَدَّ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

وَاحْسَنْ مِنْكَ لَوْ تَرَقَّطُ حَنِيْنِيْ
خُلِقْتَ مُبْتَرَّءً مِّنْ كُلِّ حَيِيْبٍ

وَاجْعَلْ مِنْكَ لَوْ قَلِيْدَ النَّسَلِ
كَكَانَكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا نَشَاءُ

بقیہ جاثمہ

چل کر حدیث پاک سنو۔ کہنے لگا تم جاؤ جا کر عبد اللہ بن رواحہ سے حدیث سنو ہم تو حدیث حدیث والوں سے سن رہے ہیں میں نے کہا۔ اُس کی دلیل۔ فرمایا میرا نور فراموش کہتا ہے تم حضور علیہ السلام ہو۔ لہذا میں جان گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ بعض ولی بھی ہیں جن کے حضور تیرہ کوئی نہ جا سکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں۔

ڈھونڈا ہی کریں صدر قیامت کے سپاہی
اللہ برہنہی عمر گزار جائے گواہ کی

وہ کہیں کو ملے جو تیرے واسطی میں چھپا ہو
شرم ہو وہ پاک پر اور ہاتھ اٹھا ہو

☆ درس قرآن پاک اور حدیث پاک :-

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بعد از نمازِ فجر یا قبل از نمازِ مغرب حضور نبی اکرمؐ، خدا کا اپنی ذاتی "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُہٗ" مسجد نبوی شریف میں دس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، ادا با آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تا آنکہ آپ حجرہ مطہرہ کے اندر داخل ہو جاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے۔

☆ سلطان عثمان ثریٰ خاقانِ اول بانی خلافتِ عثمانیہ علیہ السلام کا بیان :-

○ ایک دفعہ دورانِ سفر جنگل میں ایک بھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سنے گئے تو چپاٹک دیکھا کہ ایک طرف حائل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآن پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے کھڑے گزار دی اور اس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو باتیں غیب سے آواز آئی۔ اے عثمان! ہم نے تمہیں سارے عالمِ اسلام کی سلطنت عطا کی اسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافتِ عثمانیہ میں شرکوں نے جو حسین شریعتین کی خدمات سر انجام دیں اور تعظیمِ ادب و احترام کو ملحوظ رکھا اور حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود و شریف پر موافقت کی یہ انہی کا حصہ تھا۔

"وَلَا تَحْدَثُوا كَذِبًا"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهِ حُسْنًا
وَجَمَالًا وَكَمَالًا وَعَلٰی اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ وَسَلِّمْ

② توقیرِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلِّمْ ط

☆ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدث اور ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیثِ رسول اللہ ﷺ کی تعظیمِ مبارکہ کی حد تک کرتے تھے۔ اول غسل فرماتے اور پھر فرش بچھا یا جاتا اور مسند ٹھیک ہوتی۔ لوہان خوشبو شعلی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمالِ تعظیم و ادب حدیثِ پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے تھے تو فرمایا تَعْظِيْمًا وَّ اَدْبًا لِّلْحَدِيْثِ ط

☆ بعض اوقات آپ مدینہ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ان مقدس گلیوں میں اس لئے نوافل پڑھتا ہوں



درس حدیث پاک بیان فرما رہے تھے یکدم آپ کا رنگ متغیر ہو گیا مگر آپ تسلسل حدیث پاک بدستور جاری رکھا۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جب تک کہ حدیث مبارکہ ختم نہ ہو تو چھانچا کئی گنی تو میرے استہوار پر ارشاد فرمایا۔ آج مجھے پچھتوانے سولہ مرتبہ ڈنگ مارا ہے۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث پاک کی حرمت و عظمت، اجلال و اکرام، اور احترام کے باعث صبر کیا۔

○ ادب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ منورہ میں گزار دی لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔ میں اس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں۔ جس زمین پاک میں حضور اللہ کے محبوب ﷺ "استراحت فرما رہے ہوں اور مدینہ منورہ سے محبت کا یہ عالم تھا۔ ساری زندگی صرف ایک دفعہ فریضہ حج کے لیے مکہ منظم گئے۔ ساری زندگی نہیں گزار دی کہ کہیں موت مدینہ منورہ سے باہر نہ آجائے اور محبوب رب کریم "عز وجل" ﷺ کی آپ پر وہ نظیر عنایت تھی کہ کبھی آپ نے شادی نہ کی۔ جہاں جہاں آئے انہیں محروم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا بِتُ لَيْلَةٍ إِلَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
کئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں رسول کریم ﷺ کی زیارت نہ ہوتا ہوں۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

يُوشِكُ النَّاسُ أَنْ يَحْضُرُوا الْكِبَادَ
الْإِيلَ فِي طَلَبِ الْبَيْتِ فَلَا يَصِيدُونَ
عَالِمًا أَعْلَمُ مِنْ عَالِمِ الْمَوْتِ
عنقریب لوگ طلب علم کے لیے باہر سفر کرتے ہوئے اونٹوں پر آئیں گے شفت کی وجہ ان کے ہلکے ہوں جائیں گے لیکن انہیں مدینہ منورہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا۔

○ مشہور بزرگ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "سُئْتُ خَيْرُ النَّاسِ"

○ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا حضور رؤف رحیم ﷺ مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ حضور انور ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں اور بہت سے لوگوں کا جھوم ہے۔ اور مجمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں۔ یہ سب کا خوب، بہت کے فیضان کا جھوم ہے۔

عالم علوم اہلین و آخرین علیہ السلام کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کستوریں کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجد نبوی اور دور دور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی پٹیں آ رہی ہیں فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ الْعِلْمَ وَ اتَّبَعَ الشُّعْثُ مِثْلَ اس خواب کی تعبیر علم حدیث پاک اور اتباع سنت سے کی تعلیم کا جمال تھا اُس ذرا جلال کی کیفیت بھی ان نفوس قدسیہ کی ملاحظہ ہو۔

ایک دن قاضی الشفاۃ امام ابو یوسف شاکر و رشیدینا امام عظیم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو نہایت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا اَنَا اَجِبُهُ مَجْہُے تو پسند نہیں۔ آپ جنس و غضب سے آگ بگولہ ہو گئے اور عوار سونت لی اور فرمایا حَبَدُ الْاَیْمَانِ لَا تَقْتُلُكَ اَبْی تَجِدِ اَیْمَانِ کر ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ غرت ایمانی اور جذباتی تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔

ایک دن اللہ نے کدو شریف کھایا۔ لیکن پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سنت رسول کو قبول نہیں کرتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدو شریف خراب ہے۔ اَعَادَنَا اللَّهُ تَعَالٰی عَن ذٰلِكَ ط

خواجہ خواجگان سید معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتا تھا لیکن میں فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی داہنے جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اسی طرح آپ دوران وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے بعد از اختتام مجلس کسی نے پوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربار مرشد پاک خواجہ خواجگان حضرت عثمان مرقونی قدس سرہ الزمخانی کے روح پاک پر پڑتی تو ادب بجالاتے ہوئے تعظیماً کھڑا ہوتا تھا۔ کیونکہ مرشد کامل حیات و ممات میں واجب الشکر ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ شکر کی تعلیم ہوتے ہیں اولیاء کاملین نے میدان محبت میں مرشد کے شہر کے کتوں کا بھی ادب لیا ہے۔ مرشد کا ادب ورجاست و ولایت کی پہلی پڑھی ہے۔

نہی صد دستہ دیکھان پیش بلبل
نخواہد خاطرش جز نہ کہت گل

سہ مرقی کہ بعد از وصال آپ کی پیشانی پر نور الی انظار سے لکھا تھا امانات اللہ فی شیت اللہ ط



☆ محبوبِ الہی امیرِ نظام الدین اولیا و چشتی و دہلوی پیرِ ارقی، فرمایا کہ حضرت قندہ ط

○ ایک مرتبہ آپ محمد مریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اپنا کھ سامنے ایک کتا نظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادباً کھڑے ہو گئے۔ اُس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکارِ وہاں ادباً کھڑا ہونا چہ حکمت دار و ؟ فرمایا ایک کتا نظر آیا۔ ایسا کتا ایک مرتبہ میں نے پاکستان شریف کی گلی میں دیکھا تھا۔ اگر پلے سگے ہوں تو ہم اے ناچ مزمل طعنہ کہ من چنداں کہوئے آشائے فیدہ ام اورا

☆ صلوٰۃ و سلام حضورِ سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

○ مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً بارگاہِ حرمتِ علیہ السلام میں ملاحظہ فرمائیے کہ سامنے علامہ اندازِ محبت میں ناز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام اُمت کا اس پر اجماع ہے۔ بعد شیعین کہ یمن سیدنا صدیق اکبر اور فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے یہ سلسلہ تاتیا مست کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرنا اُمتِ مسلمہ کا طریق ہے۔ یہ تعظیماً تعالیٰ یہ سلسلہ تاتیا مست جاری و ساری رہے گا۔ بیٹھ کر سلام عرض کرنا تو قریرہ تعظیم کے خلاف ہے۔

”بَلَّكَ أَحَدُ عَشْرَةَ كَهْجَا“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
الطَّيِّبِ الطُّطَيْبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



سُطَّانُ الشَّرَحِ امیرِ نظام الدین اولیا و محبوبِ الہی، قُطْبُ الْأَقْطَابِ بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ غنیمت تھے۔ دہلی میں آپ کے زمانہ میں مات بادشاہ گورے جو سولہ ایک کے سب غنیمت مند تھے۔ آپ کے لاکھوں مرید صادق اور سیکڑوں خُفاہ تھے جو ولایت میں اکل تھے۔ آپ کے طعوظات مبارکہ پر وہ مجھے فرمایا کہ ”اے میرے حسن منجری اور افضل القادیر خیر خیر علیہما السلام جو آپ کے حسینے مرید اور غنیمت تھے جن کے متعلق آپ کا مشہور قول ہے کہ روزِ قیامت مجھے رب تعالیٰ پچھے گا کہ محبوب! کیا لائے تو میں امیرِ خیر کو پیش کر دوں گا۔ چنانچہ غنیمت سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزارِ اقدس میں صبح و عواصم ہے۔“ وہاں ایک عورت آپ روضہ ختم فرمایا کرتی جس سے تہمت مجھ پر پڑا۔ اور پلے خفا را اور مریدین کو لاؤں لیرت کی اجازت میں عطا فرمایا کرتے اور کیا یہ جنت نے مرد و شریف سے اہل بہشت کا لقب بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

روضة القادسہ

باب



تَقْبِيلِ اسْمِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ صَلَاتِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆ قاضی حیاض علیہ الرحمۃ نے اشعارِ تعریفِ حقوقِ المصطفیٰ میں فرمایا۔
 ○ جہاں اسمِ محمد علیہ الف صلوة و الف الف سلام چارٹ، کتبہ طغری، دیواریا
 کاغذ پر لکھا ہو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف ارد گرد حلقہ بانہ کر دو دو شریف پڑھتے ہیں
 جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسمِ پاک کے ارد گرد طواف
 کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مسرت کرتے ہیں۔

نامِ اقدس پر بوسہ :- اذان یا محفل ذکر میں نامِ اقدس سن کر جھومنا اظہارِ
 مسرت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توقیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبت کی دلیل، ایمان کی
 علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے :-

- ۱۔ بوسہ شفیقت ۲۔ بوسہ اظہارِ محبت ۲۔ بوسہ عظمت
- حرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسہ شفیقت اور محبت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں
 کو چومنا بوسہ عظمت ہے۔ بوسہ اظہارِ عقیدت کا ایک انداز ہوتا ہے۔
- ☆ بوسہ شفیقت منقطع کن فکان مقطوع سرسلاں بوسہ شفیقت موجب سفر سے مدینہ
 منورہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت، سیدہ رضی اللہ
 عنہا کو بوسہ شفیقت کے گھر تشریف لے جاتے تو سیدہ اوبا کھڑے ہو کر تعظیم بجا لاتیں اور
 استقبال کرتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

○ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منورہ فتح بدر کے بعد پہنچے تو
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا کراہ کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مسرت کا

انہما کرتے ہوئے فرمایا اللہ اعلم! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کی خوشی
کی اور حضور ﷺ نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چومنا۔

☆ بوسۂ محبت: سید المجتہدین حضور ﷺ اپنے فراسوں کو کبھی کنہِ صورت پر بٹھاتے اور کبھی گود میں لیتے اور کبھی اُن کو کھلاتے اور اچھالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فراسوں کے رخسار کو چومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حسینؑ کو زمین کو منگتے اور فرماتے مجھ کو ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ حق بے حد حسینؑ کے عین باغِ مصطفوی کے دو جنتی خوشبودار پھول ہیں، ان کیوں اور پھولوں کی نہجست اور خوشبو سے سارا باغِ قدرت نہک رہا ہے اور اس نہک سے عزمین کے دماغ مضطرب ہے۔

جنت ہے اُن کے جلوہ سے جو اپنے رنگِ بُرہ کے گل ہمارے گل سے ہے گل کو شالِ گل
حسینؑ ادھر شمار، حتیٰ و علی اُدھر، خنجر ہے بلبلوں کا، عین و شالِ گل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں، کیجئے رضا کو حشر میں خندانِ شالِ گل
ہمارے جانا فی الجنة حسینؑ عین میرے جنت کے دو پھول ہیں، الیہ شکر
وہ حسن حسینؑ ابنِ علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دل کی کلی،
جب چومتے ہوں گے اُن کو پیائے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا

○ بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي | جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت
وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ ع | کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سبحانہ
سے محبت کی۔

○ دعاءِ حبیبِ صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ! جو ان سے محبت کرے تو ان سے محبت فرما
سے ابد ہم تین سلطانِ زمیں پھول
دندانِ لب و زلفِ رخِ شہ کے فدائی
دل اپنا بھی شیدا ہے اُس ناخنِ پا کا
تانا بھی میرے توبہ، نہ اے چرخِ کہن پھول
کیا بات رضا اس چمنستانِ رسالت کی ہے
زیرِ لب ہے کلی جس میں حسینؑ اور حسنؑ پھول

☆ بوسہ عظمت : سید المعظمین، نبی اطہر و اکرم ﷺ کے اسم گرامی کو سُن کر آنکھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا اور درود شریف بھیجنا۔ محبت والوں کا نذرانہ اور تعظیم و ادب کا ایک انداز ہے۔ انبیاء میں سیدنا ابوالبرکات آدم صلی اللہ علیہ السلام اور صحابہ میں سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔

☆ سیدنا ابوجہرہ انصاری رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت باگاہ و رسالت ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آپ کی جبین مبارک کو چوم رہا ہوں تو مرکز محبت ﷺ نے بسم فرماتے ہوئے فرمایا آؤ اگر اپنے خواب کی تعبیر پوری کرو تو وہ فرط شوق اور جذبات سے بخود ہو گئے اور وہاں انداز میں سید الکائنات، محبوبِ کردار، احمد فخرناہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو چوم لیا۔ دیکھنے والوں نے یہ عجیب منظر دیکھا اور کھنے والوں نے محبت و ادب سے کھا اور پینے والوں نے تبرکِ خیم کر کے مانا۔

☆ جب وفدِ اُمّ القیس المدینۃ المنورہ حاضر ہوا تو وہ جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اتر کر رسولِ کریم ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مبارک کو چومتے تھے۔ یہ خوشی اور شہرت کے جذبات کا اظہار اور عظمت کے بوسے تھے۔

☆ حافظ الحدیث ابودرعہ رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت باگاہ جب المدینۃ المنورہ کو واپس آتے تو وہ جلد از جلد اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیلتے۔ "سُنِّ الْاَمَّاءِ"

☆ ہر وہ چیز جو آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے مُس ہو گئی۔ آنکھوں سے لگانا اور اس محبت کرنا۔ طغریٰ شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مُس کر کے چہرہ پر لٹا چومنا اور درود شریف پڑھنا آدابِ عزت و عظمت کے رُقرہ میں آتا ہے۔

☆ حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام سے لعنِ شس ہوئی تو آپ نے تین سو سال تک برجِ حیا آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اور آپ کے آنسو تمام کُٹے زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء تھے۔ رب کریم نے رحم فرمایا۔

قرآن پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۷

س مَعْبُودٌ مَشْأُوہٌ حِینَ کِی شَہَادَتِہٖ وَ اَوَّلَہٗ بَرَّکَہٗ دِی لَکَی۔ ۱۳ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۷



فَتَلَقَىٰ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ فَكَلَّمَهُ فَخَاطَبَهُ عَلَيْهِ بِإِذْنِهِ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○

پہ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶۲

قَالَ رَبِّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِن لَّنَا لَغَفِيرَةٌ لَّنَا وَتَرْتَحِمُنَا فَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○

پھر سیکھ سنے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو انہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

دونوں نے عرض کیا اے رب ہمارے ہم نے غلو کیا اپنی جائزوں پر اور اگر بخش نہ فرمائے گا تو اور نہ رحم فرمائے گا ہم پر تو یقیناً ہم غمزدار نقصان والوں سے ہوں گے

○ پہلی آیت کریمہ میں دو الفاظ کی طرف اشارہ ہے۔ ایک اعتقاد مندرجہ بالا وہی حاکم دوسرا اعتقاد مندرجہ ذیل وہی حقیقی ہے تو آپ نے ان الفاظ سے دُعا مانگی۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں تیرے محبوب کے اسم پاک "محمد" سے "محمد" کا صدقہ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَا سَمِيعٌ مُّحِيطٌ ﴿١﴾ مِثْلُ الشُّرَكَاءِ أَذْكَرُ مِنْ مِثْلِ نَارٍ مُّشْرِقَةٍ ﴿٢﴾

تو بارگاہِ نجیب اللہ عات سے حکم ہوا تم نے محمد "ﷺ" کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہر روحانی، صدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا، عرض کیا اے رب کریم جب تم نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ علوی کو چھوڑنا تو میں نے سابق عرش پر لکھا کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ

تو میں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مقرب ترین ہے۔ حکم ہوا تو میری بارگاہِ کریمی میں وسیلہ میرے محبوب رسول کریم "ﷺ" کا ذکر

لہذا میں نے تیری لغزش معاف کی اور فرمایا اے ابوالبشر آدم صلی اللہ علیہ وسلم انا قد

ما خلقناک اگر آپ "ﷺ" نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ کرتا۔ "معجم میزان القرآن" ص ۱۰۰

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے مولائے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

علیہ السلام کے دو چیزیں ہیں۔ ۱۔ کلمہ توحید۔ اس کے برکات تیرے سے ملتے ہیں۔ ۲۔ کلمہ رسالت۔ اس کے انوار تیرے میں ہیں جب کہ دو دوشایف میں ساتھ پڑھا جائے گا کہ علیہ کی دستار تیری اور پاس دو دوشایف ہے یہ تیرے قربان کے برکات کے سر کا تاج ہے۔ اور میرا آدم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو دوشایف سے دُعا کرتا رہا ہے۔



کی زیارت سے مستفیض فرماتا تو رب کریم نے جو ان کی پیشانی میں نور محمدی علی صابغہا الفضلۃ والسلام جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں منتقل فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے جوہم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قُرَّةٌ عَیْنِیْ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط مَلَأَ اللَّهُ عَيْنَكَ سَلَامًا حُكْمَتِ نُوْرٌ تَعْرِیْ۔۔۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا لباس طیعت جنت میں یہی تھا۔ جب دنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس آلودہ یا گیا اور نشانی کے طور پر انگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اس جتنی لباس میں نور محمدی ﷺ کو منتقل فرمایا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر محبت سے بوسہ دیا ہم نبی پاک ﷺ کے نام اقدس کو جتنی خلافت میں چڑھتے ہیں۔ جیسے کعبۃ اللہ میں زائر جتنی حجر اسود کو چڑھتے ہیں اور باقی تمام کعبۃ اللہ کو نہیں چڑھا جاتا۔ حجر اسود کعبۃ اللہ میں نسب ہے اور ناخن جتنی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجر اسود جتنی۔ ناخن لباس جتنی اور بحمدہ تعالیٰ یہ مومن بھی جتنی ہے۔ " رِیْضُ الْبَیْآنِ "

☆ سند ابودوس کی حدیث پاک بروایت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔۔۔

○ آپ نے آذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ حَبِیْبِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ ط
جو ایسا کرے جیسا میرے "حبیب" پیارے نے کیا تو اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

○ جامع امور و کثر العباد میں ہے۔

حَبَابَةُ ﷺ "يَكُونُ لَهُ قَاهِمًا فِي الْجَنَّةِ ط
جو ایسا کرے رسول اللہ ﷺ "اس کے بخت میں ساتھ جائیں گے۔

☆ علامہ تہستانی شرح الکیہ میں بحوالہ کثر العباد از ابن عسکیر رفع اللہ درجاتہ فرمایا۔

○ حضرت رسول پاک ﷺ مسجد درآمد و ابوبکر رضی اللہ عنہ ظفر اباسین چشم خود را مسح کرد و گفت قُرَّةٌ عَیْنِیْ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

اللہ و چون بلال رضی اللہ عنہ از آذان مَلَأَ اللَّهُ عَيْنَكَ سَلَامًا ط

☆ صلی اللہ تعالیٰ علیک و آلک و سلم ط

فرانچے روئے نمود حضرت رسول اللہ
 "عَلَيْهِ السَّلَامُ" فرمود کہ ابابکر رضی اللہ عنہ
 ہر چہ بگوید آنچہ تو گفتی اور از روئے شوق
 بقاء من و بکند آنچہ تو کردی خدا کے فضل و کمال
 در گذرگان ہاں دیر انچہ باشد نو کہند ، خطا ،
 عمدہ ، مہاں ، آشکارا و مضمرات بریں وجہ
 نقل کردہ ۔

جلال رضی اللہ عنہ نے آذان سے فراغت پائی
 آپ نے اُن کی طرف مُڑ کر کے فرمایا جو کچھ ابوبکر
 رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور پڑھا ہے ، درود شریف
 میری اتھاہ کے شوق میں جو کوئی ایسا کرے ربِّ فواید
 اُس کے تمام گناہ مٹے پڑائے ، حمد ، تحویس ، طابہ
 پرشیدہ سب مُعاف فرمائے گا ۔
 "شرح ابوبکر بحوالہ کثر البیاد"

☆ ایک روایت میں ہے ۔

مَنْ سَمِعَ اِسْمِي فِي الْاَذَانِ فَسَبَّلْ
 ظَهْرِي اِنْهَا مَيْتَةٌ مَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ
 لَمْ يَحْطِرْ وَمَدَامَا

جس نے میرا اسم پاک آذان میں سنا اور انگوٹھوں
 کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں سے مس کیا ۔ اور
 درود شریف پڑھا ۔ وہ کبھی اندھا نہ ہوگا ۔

☆ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر مہروردی ، بانی سلسلۃ علیہ سہروردیہ رضی اللہ تعالیٰ

عندہ نے "حوارۃ المعارف شریف میں مسئلہ تعیین الایمانین کی تصدیق فرمائی ہے ۔

☆ ایک روایت حدیث الحبیب "صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" میں ہے ۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّتِ حُلَفَاءِ
 الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ وَعَصُوا
 عَلَيْكُمْ بِالنَّوَاجِدِ

تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خلفاء راشدین ہرگز
 کی سنت اور تم پر لازم ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو ۔

○ ایسا عمل انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھوں میں نور ، قلب

میں سرور پیدا کرتا ہے ۔ درود شریف کا اثر جسم اور رُوح دونوں پر ہوتا ہے ۔ جسم محفوظ رہتا
 ہے اور رُوح مسرور ، اور اس مبارک عمل کا نور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے ۔

☆ اعانتہ الطاہرین "رفقہ شافعی" میں فرمایا ۔

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ هَوَاتِ الْمُؤَذِّنِ
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ
 اَوْ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

جو شخص مؤذن کے الفاظ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
 رَسُوْلُ اللّٰهِ "عَلَيْہِ السَّلَامُ" سنے اور انگوٹھے
 سے تعیین الایمانین اولیام لقبہ میر تقی میر درود کا مستحق قرار دیا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَ قُرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدٍ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} ثُمَّ يَقُولُ
أَيْهَا مَيِّتِهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلَى عَيْنَيْهِ
لَوْ يَعْلَمُ وَلَوْ يَرْمَدُ ط

کر انگوٹوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّةَ عَيْنِي بِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} ط
قرنہ وہ اندھا ہو گا اور نہ ہی کوئی بیماری انگوٹوں کو
لگے گی۔

احادیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ط

سَيِّدَنَا الْبُكْرَ الْبَقْدِيَّ الْكَبْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولَهُ عَنَّا الْكَلْبِيُّونَ كَوْحُومُ كَرَانِغُوهُ سَ لَكَ تَعِ
قر پڑھتے۔ (یہ دُعا انگلیوں کو انگوٹوں سے اٹھاتے ہوئے پڑھے۔ مؤلف)

میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا
اور قرآن میرا امام اور سیدنا محمد ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ}
میرے نبی ہیں۔

رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا
وَ بِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} ط

ایک اور روایت میں ہے۔ "بُنِ پَاکِ ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} تَعِ فَرَمَا" ط

ایمان کا ذائقہ اس نے چکھا۔ جو اللہ کے رب
بھنے پر اسلام کے دین بھنے پر اور محمد ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ}
کے رسول بھنے پر راضی ہو گیا۔

ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ
رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ
رَسُولًا ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} ط

اور جو شخص آذان سن کر یہ دُعا پڑھے تو اس کی زندگی کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ایک روایت میں ہے۔ سیدنا ابوالعباس خضر ربی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں یوں کہنے

مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَ قُرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} ط

بروایت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کہ یوں کہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُرَّةَ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَسْتَعِجِي بِالنِّعَمِ
وَالْبَصْرِ ط (وَالرُّوحِ وَالْجَسَدِ کے الفاظ بھی کہے۔ مؤلف)

ایک روایت میں یوں کہے۔

سَمِعَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَى عَلِيٍّ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
يَا حَبِيبَ قَلْبِي يَا مَوْءَاظَ بَصَرِي يَا قُرَّةَ عَيْنِي ط صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ ط

اللہ تعالیٰ نے سنا کہ اے رحیم رحمن اے میرے سید اے میرے رسول اے میرے

دل کی محبت اے میری نگاہ کی نگہباز اے میری آنکھ کی قُرَّة اے میری عین ط اے میری عین ط اے میری عین ط

اللہ تعالیٰ نے سنا کہ اے رحیم رحمن اے میرے سید اے میرے رسول اے میرے

دل کی محبت اے میری نگاہ کی نگہباز اے میری آنکھ کی قُرَّة اے میری عین ط اے میری عین ط اے میری عین ط

اللہ تعالیٰ نے سنا کہ اے رحیم رحمن اے میرے سید اے میرے رسول اے میرے

☆ ایک روایت میں ہے کہ یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ الْغَفِيظُ حَقِّي وَكَوْنُهَا بِرُكْبَةٍ حَقَّتْ مَعَكَ وَشَوَّلِي اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
○ تَقْبِيلُ الْاِيْمَانِ مِنْ مُجُوبِ مُسْتَحْتَبَةٍ ہے۔

☆ اس عمل میں مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھی۔ اللہ عزوجل کی اطاعت اور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اور دُعا مغزِ عبادت اور درود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اس عمل مبارک سے محبوب بن جاتا ہے۔
"نہجہ السلاسل امام احمد رضا"

☆ "خلیہ" میں حافظ ابو نعیم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مسطح نامی یہودی نے تورات پاک میں اسم پاک محمد ﷺ دیکھا اور تعریف پر بھی تو عقیدت و محبت سے جو تم لیا جب وہ فوت ہوا تو رب کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجبیر و تحفین کر کے جتنا زخود پر ضامن عرض کیا اے اللہ الخلیفین وہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فارسی فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے موسیٰ علیہ السلام اُس نے تورات شریف میں میرے محبوب کا نام پاک دیکھا تو تجتبت اُس سے چڑھا اور آنکھوں سے لگا کر درود شریف پڑھا اُس کی یہ ادا مجھے پسند آگئی تو میں نے اُس کے سامنے گناہ معاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب تجتبت عدل اُس کا مقام ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے رب رحیم کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

☆ حضور ﷺ کا اسم پاک محمد ﷺ کو آیتاؤں و مومنین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے چڑھا اور آنکھوں سے لگایا اور درود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمت نے اس نام مبارک سے اپنے غلوپ کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی۔ اور یہ پورے عظمتِ نبوی ہونے کی علامت ہے۔
"اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَصَلِّہٖ"

☆ تَقْبِيلُ الْاِيْمَانِ کے اس مبارک عمل کا انکار کرتے ہوئے بعض مجبورین خذہم اللہ نے اپنی کتاب نامعلومین زبد "منتر" لکھا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ الْاِهْتِخَاتِ وَالْاِهْتِخَاتِ ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقب کرتے ہوئے منہمید سے پوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی آنکھوں کا علاج جالینوس کا سیاف اور اپنی سینا کی سلاخی سے کرتا ہے۔ اور ایک مسلمان
سہ خلیل اللہ مراد اہل بیت علیہم السلام کا منہمید

☆ تھیر غفر کہ المولیٰ القدر کہتا ہے۔

○ تفسیر اللہ بآئین کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے درود و شریعت پڑھے یہ ایک مبارک عمل ہے جو اس پر بلا و مست کرے گا وہ اندھا۔ چنبا اور ہر قسم کے آشوب چشم سے محفوظ ہوگا۔ یہاں درود و شریعت وہی کام کرتا ہے جو قمیص بیدنا یوسفؑ نے دیدار بیدنا یعقوبؑ کے لیے کیا تھا۔ وہاں محبوبؑ کی صفت کہیم تھی اور یہاں محبوبؑ کہیم مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلمۃ علیہ وعلیٰ کلمہ۔ وہاں نور آنکھوں میں آیا یہاں نور قلبؑ نظر میں۔ اَللّٰهُمَّ تَوَدَّ تَلَوْنَا وَتَعْمَلُنَا بِحَقِّهِ جَنَّتْ اَلْکَرِیْم عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالتَّلَیْمُ قمیص کا نور محبوبؑ مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلمۃ علیہ وعلیٰ کلمہ کے نور کا جلوہ تھا۔ "مُثَبِّتَةُ الْعَدَّةِ" ☆ علامہ الشیخ علی الضعیدی قدس سرہ کا عمل مبارک۔

○ شرح القرآن نور الدین خراسانی فرماتے ہیں کہ میں آذان کے وقت آپؑ بلا تو انہوں نے کلمہ شہادت میں اسم پاک محمدؐ پڑھا تو دونوں آنکھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں سے لگائے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا میں یہ عمل مبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہو گئیں۔ تو میں ایک دن خواب میں رسول اللہؐ کے جمالِ جہاں آباد سے مشرفؑ ہوا تو آپؐ نے فرمایا آذان میں میرے اسم مبارک پر انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا اور درود و شریعت پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہوا تو میں نے وہی عمل عجت کیا تو فوراً نور میری آنکھیں تندرست ہو گئیں۔

قَدْ تَبَكَّرَ الْعَيْنُ صَوْنَهُ الشَّمْسُ مِنْ ذَمْدٍ وَتَبَكَّرَ الْفَتْحُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ
اِذَا مَا مُقْلَقٍ وَصَدَّتْ فَكْهَلِي
مُرَابٍ مِنْ تَعَالِ اَبْنِ مُرَابٍ

عنه عرب شریف میں مصری یعنی اود بخاری جب آپس میں ملے ہیں تو مٹا فح کے بعد آپس میں گزروں اور رنخاڑوں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ یہ اظہارِ محبت کا ایک طریق ہے۔
عنه تحقیق عیار آنکھ کو شہرہ کی دوشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے تھو، آنکھ کے فیصلے میں رنخا آشوب چشم ہوا تو اس کا سر مرا اور عیب کے نعلین کی خاک ہے۔



روزِ اقل ازواج سے جو شاق "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰی" کا لایا گیا تھا۔ وہ عہد نامہ بطور امانت اُس میں رکھ دیا گیا اور اس حجرِ اسود کے انوارِ قلبِ مومن میں رکھے گئے تھے جو ان انوار سے کھنچا چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چمکتا ہے۔

☆ محدثِ جمیل ابو عبد اللہ حاکم علیہ الرحمۃ کی ایک روایت ہے۔ "مستدرک"

○ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حجرِ اسود میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان اگر تجھے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے طواف کی حالت میں بنا کر فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو رسول اللہ ﷺ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حجرِ اسود نافع بھی اور ضار بھی۔ قیامت کے روز اللہ تبارک تعالیٰ اس کو دوا منکھیں اور زبان عطا فرمائے گا اور وہ مومنین جنہوں نے اُس کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ چرما۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔

☆ اَعَدَنُ الْاَصْحَابُ مَرْثِيَنِ الزَّيْرِ وَالْحَرَابِ سَيِّدَا عُمَرَ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا اَبْقَا فِي اللهِ بَارَءٌ لِّتِ فِتْمَا | اللہ تعالیٰ مجھے اس سرزمین میں رکھے جہاں آپ یا ابا الحسن ط

○ حجرِ اسود جو شعارِ اللہ ہے اس کی تعظیم اللہ سبحانہ کی تعظیم ہے۔ حرمِ کعبۃ اللہ المشرفہ میں رسول اللہ ﷺ نے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اس کی فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمتِ معصومہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض پتھر نہیں بلکہ یہ جنتی طاقت ہے جو اس ظاہری لبادہ میں آیا اور اُمت کو دعوتِ بوسہ دی۔ چہرہ کعبۃ مشرفہ کا وہ پتھر ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے چوما اور وہ مدینہ منورہ حرمِ نبوی کے پتھر ہیں۔

جنہوں نے حضور ﷺ کے قدموں کو چوما اور قدمِ بوسی سے شرف پایا اور سلامی دی۔ یہ کہاں ایسے نصیب اللہ اکبر حجرِ اسود کے یہاں کے پتھر میں نے پاؤں چومے ہیں محمد کے ﷺ علی اللہ علیہ السلام

☆ یاد رہے! پوجنا اور ہوتا ہے اور چرمانا اور فرق دین ہے۔ پوجنا عبادت ہے اور چرمانا تعظیم اور غیر اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کفر ہے۔ اور ہم حجرِ اسود اور نامِ اقدس کو چومتے ہیں ان اللہ تعالیٰ ہمیں سب عطرہ الدارک "رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن ابائہ علیہ السلام" سے مستغفر کرے گا

یہیں پڑھتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور پڑھنا سنت
بجایہ ہے۔ اور حجابہ کی سنت، سنت مستعملہ ہے۔

☆ کعبۃ اللہ الشرف کے صحن حرم میں جتنا جوڑم حجر اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا
یہ حجر اسود کی عظمت شان کی دلیل ہے۔ مقام ابراہیم بھی ایک خشتی تھا ہے۔ جہاں جوڑم ریت کی
کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقش قدم خلیل کا فیض ہے کہ اس مقام پر جوڑم کی پیشانیوں میں سجے
چلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لیے تڑپتے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہتے ہیں۔

کبھی تو اسے حقیقت نظر نظر آ لباس مجاز میں

ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیانے

☆ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی عبادت
معبود حقیقی کی غایت تعظیم ہے اور اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ ہی
مستجمع کج صفت کمال الیہ الیہ ہے بظاہر حجر اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں
وہ جنتی طاقت ہے جو اس لباس میں آیا۔ بعینہ فیضیت آب سرور کائنات محمد مصطفیٰ
ﷺ بھی بشری لباس میں عبورہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں۔

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَّا كَالْبَشَرِ يَاهُوتُ حَبْرٌ لَّا كَالْحَبْرِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

☆ امام شافعی نے اشع ابو الزہرہ شافعی اعلیٰ اللہ درجہ کے متعلق فرمایا۔

○ آپ ایک مرتبہ مجلس وعظ میں نہایت اعلیٰ اور نور انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری مجلس
نے پرجوش انداز میں داد دی اور تائید کی اور سامعین سرور ہو کر نعرہ بکیر و تحمیں بلند کرتے رہے
تو فرماتے ہیں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرقت ہوا تو آپ نے فرمایا اے
شادلی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو
بخش دیا۔ آپ ساری زندگ مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی توقف دہرایا کرتے تھے۔

اور اپنی سعادت پر کجگوشت کجبالا تے۔ "ہر گز ابجد شرح اقصیٰ البرۃ"

یا رب صلی وسلم و سلمہ اذنا ابدا علی حبیبک من زانتہ العسل

علہ فیض تک محمد مصطفیٰ ﷺ بشری لیکن بشریوں کی مثل نہیں طاقت پشمر ہے لیکن پشروں کی مانند نہیں۔
علہ اعزہ وہاب! ہمیشہ درمیت شرف و سلام ہمیں تیرے حبیب پاکہ یمن کی دولت نشہ منور گئے۔

☆ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے جیسے پاؤں کو چھنا اور ایک انصاری صحابی نے کمالِ ادب اور محبت سے پیشانی مبارک کو اجازت لے کر بوسہ دیا۔ سابق القاریس سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مقامِ قبائیں میں ہر نبوت کو چھنا تو ایمان پایا۔

☆ ہر کفایت کردار و محمود شدہ ہاتھ انہی کے چومے جاتے ہیں جنہوں نے کسی کے چومے ہوں۔ آج بھی اہلِ اولیاء کا طبع کے عزازت بوسہ گاہِ خلافت اور صحابہ کرام اور اہل بیت نبوت کے روضے زیارت گاہ ملائکہ ہیں۔ اور امت مسلمہ کے لیے فیوض و برکات اور انوار کے منابع اور مرکز ہیں اور مومن اُن کی خاکِ در کو بوسے دیتے ہیں۔ اور فیض پاتے ہیں۔ کیا پیدا کن از مشیتِ گلے بوسہ زن بر آستانے کالے

حکمت کے موتی :- حجر اکبر کو کعبۃ اللہ کی آنکھ کی پتلی سے تشبیہ ہے اور حجر اسود میں اللہ ہے یعنی قدرت کا علم کا دایاں ہاتھ، والحق الحق والحق الحق والحق الحق والحق الحق قدرت سے مضاف بھی کرتا ہے اور چھتا بھی ہے اور عظیم میں میرا اب زر کے عین نیچے پیدنا اسمیل ذیج اللہ علیہ السلام کی تربت مبارک ہے اور عظیم قادر مطلق کی گود ہے جس میں لاکھوں بندے اس طرح سما جاتے ہیں جیسے بچے ماں کے پیٹ میں اور مقامِ عزیزم سے پینا، معاہدہ کے قائم مقام ہے کعبۃ اللہ المشرقیہ اسلام۔ مضافہ۔ معاہدہ اور دست بوسی سے مومن کے ہر جذبہ محبت کو درود شریف سے سکون ملا اور سجدوں سے تسکین۔ ہر تنادل سے رخصت ہو گئی اب تو آج اب تو فطرت ہو گئی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَخْيَرِ
الطَّيِّبِ الْمُطَهَّرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

عنه اسے رب کریم یہ سب کچھ تیرے فضل سے نصیب ہوا۔ مکان تو دیکھ لیا اب یمن کا افتخار ہے۔ مراد کریم تیری بارگاہِ رحمت میں کوئی استحقاق نہیں ہے پہلے بھی جو تیرا فضل تھا اور جو ہوگا وہ بھی تیرا فضل اسے ذرا افضل بنائیں تیرے فضل کی اُمید ہے کہ اپنی محبت اور معرفت سے ایک شہر عطا ہو۔ از محمد بن حنفیہ

کہا ناہدہ فکر بیش و کم سے ہو گا ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
جو کچھ ہو گا ہوا کم سے تیرے جو کچھ ہو گا تیرے کم سے ہو گا

ب

الْعَظَمُ هَذِهِ تَقْدِيسُ الْبَيْتِ الْمُبَارَكِ



وَعَلَى رَأْسِهِ تَعْلِينَ مُقَدَّسٌ

عَلَى رَأْسِ هَذَا الْكَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ
عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِهِ
لَا عَيْشَ فِي الدَّارَيْنِ تَحْتَ ظِلَالِهِ
عَلَى الْعَرْشِ لَمْ يُوَدَّنْ مَخْلُوعٌ بِغَالِهِ
وَأَنَا التَّعَدُّ بِخَدَمَتِي بِشَالِهِ
لِشَالِ التَّعَدُّ الْمَصْطَفَى مَا لَهُ مِثَالُ

لِرُوحِي بِهِ رَاحَ لِعَيْنِي كُحُلُ

هَذَا مِثَالُ نَعَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

سیدنا ابومہدی علیہ السلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ فی العتبات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق
نعلین شریفین کو قبر میں آپ کے سیدہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

امام تفسیر ابوالاسحاق ابراہیم بن الحلیج سے نقل ہے کہ اُن کے شیخ شیخ ابوالقاسم بن
محمد علیہم السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقشہ متبرکہ کہ جس کے پاس ہو وہ ظلم ظالمین شر شیاطین
اور چشم زخم جاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہ خلق میں معزز ہو۔ ”بدھکوار فی آداب اللہ“

○ علماء کرام نے اس نعلین مقدس کے دوسری آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں۔
”نوٹ: نقش کا عکس اہل محبت کے لئے مشعل اصل ہے۔ اللہ“

- ۱۔ کوئی کہ مرید محمد مصطفیٰ ﷺ کے نعلین پاک میں اور تمامی مخلوق اس کے سایہ میں ہے۔
- ۲۔ میں خدمت گار محمد مصطفیٰ ﷺ کے نعلین پاک کے طہر بنی شریف کا۔
- ۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ حضور پر حکم ہوا اپنا جواز آراء اور عرش پر ثوب کو فرمایا جواز سمیت آؤ۔
- ۴۔ میں سجدین حضور رضی اللہ عنہ آپ کے نعلین پاک کا غلام ہوں اور اس خدمت سے سعید ہوں۔
- ۵۔ مصطفیٰ ﷺ کے نعلین پاک کے نقش کی روش نہیں میری روح اس پر خدا ہو کہ میری آنکھوں کا شربت ہے۔
- ۶۔ یہ حضور ﷺ کے نعلین شریف کی تصریح ہے اُن کی زیارت پر حضور ﷺ اور آپ کی آل
پاک پر درود شریف پڑھو۔ اللہم صلی وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ ط

جو سر یہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور -
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں" تاجدار ہم بھی ہیں -

☆ امام العلامة الشہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتح المتعالم فی شرح النحال" میں فرمایا -

○ حضور ﷺ کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عشاق کے ہونٹوں پر دُرود شریف کے نغمے چھوٹتے ہیں اور قلب، الذراہ تشرکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مبارک جس کے پاس ہو وہ ہر قسم کی بلا و وبال سے محفوظ ہو گا یہ کائنات کی سب سے اعظم افضل بلند و بالا، بہتر و برتر اور عظیم الکریم نعمت ہے۔ اُسے خواب میں زیارت سراپا طہار جلال جہاں آراء، کی ہو اور اس کو کدوہ تعالے زیارت روضہ مقدسہ کے لئے بلایا جائے گا۔ یہ اولیاء عظام کا تیرہ بیکت آزمودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مبارک کا ادب ملحوظ رہے۔ اور دُرود شریف پڑھے۔

"شَفَاؤُكَ فِي طَوْرِ الْحَبِيبِ وَفِي طَوْرِ الْمَكْرَمِ"

"اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ عَرَفَائِ جَمَالِ حَبِيبِكَ الْمُكْرَمِ وَمَا نُصِبَ

الْفَخِيمِ"

☆ الشيخ صالح الفوزان رحمہ اللہ نے فرمایا۔

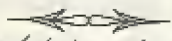
○ اگر کسی پر ایسی آفتا و پڑے جس کا حل ممکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چومے اور نگے سر پر نقش مبارک رکھ کر دُعا مانگے تو فی الفور قبولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو فُشفاھا اللہ للحنین ببنکک الذی شرعنا وکرمنا خصوصاً

اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرتے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف کے نیچے جھک کر گزرسے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے

خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِيهِ الْفَوَائِدُ كَثِيرَةٌ الَّتِي لَا تُحْصَى

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّعْلَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ

تَفَقَّطْ مِنْ تَوْبِهِ الْأَذْهَابَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



سے فقر نے اپنے گھر کے دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں جس کے انگلیت فوائد دیکھے۔ العَمَّ

باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روضۃ القاری

اتباع رسول

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا وَسَلِّمْ

قرآن پاک پہ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۳۱

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

○ اللہ سبحانہ محفوظ ہے ذات رسول اللہ ﷺ کا اور کلام اللہ محفوظ ہے شان رسول کا اور اللہ سبحانہ سے محبت کے دعویٰ کی دلیل حاشیہ صوفی سے متابعت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اگر اتباع سنت نہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مقام اطاعت اور اتباع کو قرآن پاک نے مجملہ و تفصیل بیان فرمایا اور اتباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصود قرآن و مطلوب صاحب قرآن ﷺ ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ ہمیں رسول کریم ﷺ عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے "خُذْ مَا صَفَا" قَحْ مَا كَذَبَ" کا۔ حمد الہی اور درود و رسالت پناہی شراکت اللہ و سلاطین علیہ سے ہمیں اتباع ہے اور عزائم سنن و آدابِ عمل کی قبولیت ہے اور اسی پر آخر اور نور کے دئے ہیں۔ شریعت مصطفویٰ اور سنت نبوی علیہ السلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑے اور آپ ﷺ کے قدموں کی خاک پاک کو اپنی آنکھوں کا شرم بنائے اتباع اور عمل صالح کی منزل پر دو چیزوں اکل حال اور صدق مقال کا خاص خیال رکھے۔ اُن کے بغیر عمل تو ہو گا لیکن صالح نہیں ہوگا۔ خلافت پیغمبر کے راگزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید اتباع سنت سنتیہ اور اجتناب بدعت مزمرنیہ۔

سید الشہداء جلیلہ بقداوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يُصَلِّي فِي الْمَسَاءِ
أَوْ يَمْسَحُ عَلَى الْمَاءِ أَوْ يَأْكُلُ النَّارَ
وَيُفْرِكُ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَاصْبِرْ بِهِ يَا تَعْلِيْنَ
فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ وَمَا صَدَرَتْهُ
وَهُوَ مَكْرٌ وَإِسْتِدْرَاجٌ ط

جو کسی مرد کو دیکھو وہ نماز میں اٹھا اور پانی پر دیا
اور آگ کو لگتا ہے اور وہ حضور ﷺ
کی کسی ایک سنت کا تارک ہو تو اسے جوڑے
مارو۔ وہ شیطان ہے اور جو اس سے صادر ہوا
وہ مکر اور استدراج ہے۔
استدراج۔ دھوکہ۔ مکر۔ مکریم۔ شیعہ بازی۔

○ توفیقہ تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ مطہرہ کے معیار پر اترے تو یہ اتباع ہے و رخصت
کی بجائے عرصیت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تقویٰ پر حلقہ اور اولیاء اہل طریقت کی اصلاح
میں استقامت ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی
کہ سنتِ بیضاء سے حصہ مل گیا۔ سنت :- "قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" وہ دن کی آیت کا مجموعہ ہے۔

○ مکتبہ :- جملہ انبیاء و مرسلین کا محور
جملہ مشرک ادیان کا مکملہ ،
جملہ کتب الہیہ و صحیفہ کافہ کا مرقعہ ،
جملہ عبادات کا خلاصہ ،
جملہ اُوراد کا جامع و طلیفہ ،
ذاتِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم
دینِ اسلام
قرآنِ پاک
نماز اور سجدہ
ذکر اللہ۔ درود و شریف

علہ "اقرار لسانی سے یہ الفاظ کہتے وقت اپنے پر نظر یہی تو ختم سے آئینہ کل آئے کہ لکھا کیا ہے اور
تیری اپنی حالت کیا؟ تو نبی الغور یہ الفاظ بھی شاہ لسانی قدس ہرگز اذہنی کی کرامت اور فیضِ لگا سے نظر آگئے
تو کچھ اہمیان ہوا۔ "گرچہ میں ہلک ہستم دل پر پا کاں بستہ ام"

کسی نے کیا حمد کہا ہے جز ان اللہ احسن الخیر الخیر فی الذاکرین خیر ط سے
بارگاہِ کرم سے مجھ کو کرم کی ہے انجید آپ کا کمر کو تو بون مانا کہ شہتی نہیں
عہ نماز چنگا کہ اللہ عز و جل کی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو اس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی۔ ہم سے
پہلے کسی امت کے نبی۔ نماز چنگا کہ میں کوئی نماز کس نبی نے پڑھی تو ترجیحاً قولِ یسے فجر سیدنا آدم صلی اللہ علیہ
سیدنا داؤد، عیسیٰ بن مریم، محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اتباع رسول ﷺ کا حاصل :-

○ اتباع نام سے حضرت کی کثارت اور تزکیہ باطن اور تصفیہ قلب ہے تو پھر ولایت کبریٰ کے فیضان سے حصہ نصیب ہوتا ہے۔ محبت ایمان کی جڑ ہے۔ عمل صالح اس کے انوار و اجزات۔ آداب ایمان کے برگ و بار اور فیضات شراکت ہیں۔ تقویٰ ابتدائی زمین ہے ولایت کا اور مقام مطابقت استہانی مقام۔ جس پر کلام اولیاء اور صحابہ عظام توفیق ایسی اور فضل ربی سے فائز المزام ہیں۔ مقام مطابقت کی مثالیں :-

☆ ایک مرتب حضور ﷺ کے سر مبارک میں سخت درد تھا۔ اسی عالم میں حجرہ مطہر میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ محوِ غیر محبوب رب العالی عنہ و بکلی فصحتی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور کلماتہ کبرہ بھی تھیں۔

☆ ہیکل یمنی خواجہ اوس قرنی رضی اللہ عنہما جب حضور ﷺ کا دانت مبارک غزوہ احد میں شہید ہوا تو آپ کو وہ دانت خود بخود اٹھ کر گر گیا۔ یہ مقام مطابقت ہے۔ بطابق ایک قول کہ آپ نے از خود سارے دانت نکال دیئے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں اس میں شریعہ مقدسہ کے خلاف کی ہو ہے۔

ایضاً

مرتبین علی امتیازہ علیہم السلام و انکسیرہم کو عطا ہوئیں اور ناز و شہرت خاص حضور ﷺ کو ملی۔ علیہ السلام نے اپنے طالبین کو وہ حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ صفات جلالیہ اور صفات جمالہ سے تربیت فرماتا ہے۔ ایک گروہ کو غم و اندوہ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ سے طائر فرماتا ہے۔ امید علیہم السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال تک روئے صبر اور آپ کے آنسو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں اگرچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی کثیر البکاء تھے یہ غم و مصائب جلالیہ سے ہے اور حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق تو فرمایا یا یونس الخ کون متوحد اور غم و مصائب جمالہ خوشی اور شادمانی کی راہ پر حضرت سلیمان اور حضرت یوسف علیہ السلام یمنیہ اولیاء اُمت میں دو گروہ ہیں غیر محضہ کے الفاظ سے کوئی غم و مصائب نہ نکالے کہ خوف الہی کی غنی ہے۔ حالانکہ میں الخوف والرجاء ایمان ہے

خانم شباب میں خوف الہی کا غلبہ ہوا اور بچا ہے میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہوا

یہ صیغہ اور صفت پروردگار ما ایں راہا نیست نہ آں را نہایت گرامی

○ اس کے بدلہ میں رب کریم نے جنت سے جتنی چیل کیلا بھیجا اور اس نے دنیا میں فرار کیا اور یہ چیل ہر موسم میں ہوتا ہے۔ یہ تحفہ انعام محبت ہے جو عبودیت حق نے عطا فرمایا اور خرقہ تبرک محبوبِ برحق ﷺ سے پایا۔

☆ بنیدنا یوش نبی اللہ علیہ السلام کو بارہ رکنی چھکی نے اپنے پیٹ سے تین روز بعد اگلا تو اس وقت آپ کے جسم اطہر کی جلد مبارک نرم ہو چکی تھی اور آپ کے جسم اطہر کی حفاظت کے لیے رب کریم نے کدو کی بیل پیدا فرمادی جس نے آپ کے سارے جسم اطہر کو ڈھانپ لیا۔ سایہ بھی مل گیا اور کھٹی مچھر سے امن بھی اور خوراک کے لیے رب قدوس نے ہرنی کو بھیجا جا میرے پیارے کو دودھ پلا۔ ہرنی ہر روز حاضر ہو کر زیارت بھی کرتی اور دودھ بھی پلاتی اور کدو کی بیل مؤوی حشرات الارض سے حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی فطرتی اور قدرتی طور پر کدو کی بیل پر کھٹی نہیں بیٹھتی۔ اللہ! محبوب کی پسندیدہ چیز پر بھی کنوی کھٹی نہیں بیٹھ سکتی۔ اللہ صلی و سلم و آراک علیہ و آلہ و صحبہ وسلم

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو کھجور، حضرت یوش علیہ السلام کو کدو اور حضرت اوس جنی اللہ عنہ کو کیلا حضور ﷺ کو کھجور۔ شہد اور کدو بہشت پسند تھا آپ کھانا تناول فرماتے وقت کدو مبارک کی کاٹیس سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر عفر نے مرث طینیہ زادا اللہ تعالیٰ کی حاضر میں تبرک کھجور، کدو اور کیلا بڑی رغبت اور جاہست سے کھایا۔ ان کی برکت سے جسم و جان میں طاقت اور ہر قسم کی وباء سے حفاظت رہی۔ مدینہ طیبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکر محبت ہے اور اللہ سبحانہ کو پسند مکنی مدینہ منورہ کے کلی و بازار میں رہزیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبت سے ان پر پانی چھڑکتے وقت بلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یا ایزدکے الشی تعالیٰ انزلی شہم لا تقو علی ملے نبی ﷺ کی برکت۔ آجا اور بر علی پھر واپس نہ جا کھجور و پھلوں، سبزیوں میں اس دعا سے عجیب خلاوت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان نہیں۔ ۱۔ اعلیٰ شرف و ہدایت ۲۔ اتباع ثمرہ محبت

کیم زمانہ باتیار مصطفیٰ بہتر از سلطانی ارض و سما
سہ بناب حضرت امیرین المزم الامامی رضی اللہ عنہ سبزی فروش علیل اللہ تعالیٰ بکوی بکوی

اطاعت

- ۱۔ اسلام ہے اور ظاہری ارکان سے متعلق ہے
- ۲۔ اطاعت حکم کی تعمیل کرنا ہے
- ۳۔ اطاعت میں بیگانگی ہے
- ۴۔ اطاعت اعمال سے متعلق ہے

اتباع

- ۱۔ ایمان۔ قلب اور روح سے متعلق ہے۔
- ۲۔ اتباع قدم بقدم چلنا ہے۔
- ۳۔ اتباع میں یگانگت ہے۔
- ۴۔ اتباع اعمال معتمدہ کا ملکہ ہے۔

○ اطاعت کی تکمیل، اتباع ہے۔ اور اتباع سنتِ مطہرہ کو کہتے ہیں۔ نیز اطاعت اور اتباع وہی مقبر ہے جو عشقِ رسول ﷺ کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریبِ نفس ہے۔ اتباع سے جسم پر سنت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبت سے قلب و روح پر ۔

”اصل سنت مجتہدین سے ہے۔“

اتباع میں مجاہدہ شرط ہے۔ رب العزت جلالت شانہ نے فرمایا وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اَمْهَ مجاہدہ سے شاید نصیب ہوتا ہے۔ دُنیا میں مجاہدہ سے وفا، عطا اور آخرت میں رضا اور لقاء سے نوازا جائے گا۔ اتباع میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر صبر سے کام لیں ہونا مجاہدہ ہے اور مجاہدہ سے ہدایت کے راستے کھلتے ہیں۔ تکمیلِ دین اتمامِ نعمت اور دینِ اسلام پر رضا کا اظہار حضور ﷺ پر ہونا۔ اسلام ظاہری ارکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجموعہ ہے۔ دینِ اسلام کے دو رنگ ہیں تعظیمِ مصطفیٰ اور اتباعِ مصطفیٰ ”مابعدہ عشقہ و گریہ“ کے دو رنگ ہیں۔ مومن کی توہرشت میں اتباع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ۔

مصطفیٰ رسالِ خویش را کہ دینِ ہمہ اوست ”مثل افردتہ“

گر بہ اوز سیدی تمام کو اسی مست ”علیہ السلام“

۱۔ عمل صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے جبکہ کثرت کے لیے کثرت اور نیرت کے لیے نیرت ہے۔ بغیر اعمال ایمان کامل نہیں۔ ایمان ”امر بالمعروف والنہی عن المنکر“ اور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے۔ رضا و تہذیب کا نام ہے۔ اتباع کا معنی ہے چمپے کرنا نہ جفا ہی بن کر برا چلنا اور نہ باواہن کر کے بلکہ غلام بن کر قدم بقدم چلنا۔

۲۔ سورۃ النحل آیت کریمہ ۹۹ اور جملہ نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے۔

۳۔ تکمیلِ اتباع عشقِ سیدنا، کمالِ اجتنابِ بدعت نامرغوبہ سے تمام مہریت ملتا ہے۔

☆ مکتوب: عروہ النبیؐ فی تہذیب ثانی خواجہ محمد معصوم کا جو مرقع الشریعہ خواجہ عبید اللہ رجب اللہ
 رحمہ اللہ نے نقل کیا الحمد للہ سلمہ علی جناہ الذین اصطفیٰ تقدیر سعادت دارین، متابعت سید الکونین
 رحمہ اللہ سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور دارالقرآن جنت کا داخلہ سید الارباب قدوة الاختیار علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر موقوف ہے۔ نیز رضائے پروردگار، پیروی رسول مختار ﷺ کے
 ساتھ مشروط ہے تو یہ نہ تو نقل اور نقل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کے بغیر
 نامقبول اور اذکار و افکار اشراق و اذواق بے توشل مکرار دوعالم غیر معمول ہے۔
 اولیاء اقلے نامدار ﷺ کے بھرے پائیاں فیض کے ایک جرمہ سے مستفیض ابنیاء انکے
 سرچشمہ آب حیات کے ایک قدرح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ ان کا طفلی، فلک ان کی حویلی، زمین
 وجود انھیں کے وجود سے متصل۔ سلسلہ ایجاد انھیں سے مربوط ہے۔ جملہ کارنامات ان کی
 تابعدار اور تمام عالم کے بادشاہ ان کی رضا کے طلب گار ہیں اور یہ اتباع میں خاکروٹی کی
 دولت درود و شریف کی بیشکی سے مستراتی ہے۔

خاک شو خاک تبار وید گل کہ بجز خاک نیست منظر محل
 در بہاران کے شود سرسبز رنگ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

علہ الام ربانی محمد و آلف ثانی کتب احمد علیہ الرحمۃ کے فرزند ثالث ہیں۔ فرمایا میرے اس فرزند کی ولادت باسعادت
 میرے لیے نہایت مبارک اور مسعود ثابت ہوئی کہ خواجہ بزرگ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں پھنچا اور ولادت
 دہائی سے مالامال ہوا۔ آپ آیا ابن آیت اللہ تھے۔ علم پرورد شرعیہ اشع محمد طہا سرمدگی علیہ الرحمۃ سے بھی حاصل
 کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کا عالم فیکہ کے پیر چچہ تک پہنچایا۔ آپ کے نوٹے لکھ مرید تھے اور سات ہزار حلقہ جو اسرار
 غریب علوم بدیعہ عقول و معقول میں حید تھے۔ سلطنت مغلیہ کے تین بادشاہ جہانگیر، شاہ جہاں اور دکن زیب اور
 اراکین سلطنت افراد و وزراء مرید تھے۔ آپ کے چچ حاجی اے تھے جو شریعت اور طہریت میں باکمال تھے۔
 بہشتیال کی حضرت شریف میں اس نے اپنے فانی سے عالم جادوئی کو رحلت فرما کر سنت الیز و سس میں جاگزیں ہوئے۔
 مراد پور انوار سہند شریف میں ہے۔ انھیں فیض کی حاضری ہوئی۔ فیض جہانی اور نگاہ جلالی ہے۔ علم فکر و
 عہ خاک ہوا کہ انھوں نے اس کی خاک ہی تکبر کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس حد پاک کی خاک ہو گئے
 پتھر ہوا کے زلزلے میں ہی کب سرسبز ہوا ہے خاک ہو جا کہ رنگ رنگ کے پھول کھلیں
 قطب انقلاب، غوث انوار اباب، خواجہ خاں، مرقع و فیض معصوم، تہذیب ثانی، انوار سہند و شانی



۲۔ محبتِ لغیرہ :- اللہ سبحانہ کے واسطے محبت ہو لیکن اُس کے لئے یعنی اُس کی عطا سے محبتِ بغیرہ ہے۔ عبادتِ امیدِ محبت اور خوفِ دوزخ سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے۔ کیونکہ مومن کی تیس سے جنت میں باغ کھلتا ہے۔ جنتِ درود و شریعت سے محبوبی اور خوش ہوتی ہے اگر کوئی مومن جنت کی دعا کرتا ہے تو جنت بھی اُس کو چاہتی ہے اور رُحبت سے دعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیدنا امام حسن مجتبیٰ نے اپنے والدِ زین العابدین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا اے ابا جان! آپ کے دل میں میری محبت ہے فرمایا ہاں۔ عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرا مانا جان کی۔ تو فرمایا جی بھی عرض کیا ابا جان یہ دل ہے یا سرائے جس میں سب کی محبت سمائی۔ ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَلَدُ صِرَاطُ بَيْتِهِ آتَنِي مِصْبُوحِي سَيُكْرِمُنِي“ اور یہ کلام معرفت، فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بیٹا! ان سب کی محبت اللہ کے بیٹے ہے۔

☆ ایک روایتِ خبر واحد میں ہے ”شواہق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی الخ“
عزوں سے محبت کرو کہ میں عربی ہوں قرآنِ عربی اور بھتیروں کی زبانِ عربی ہے۔
عربوں سے محبت نہ کرو بخیریں سوادوں و بزیوں سے۔

☆ الْحُبُّ لِلَّهِ کے تحت ان سب سے محبت و تحقیقت اللہ سبحانہ سے محبت ہے معیارِ محبت : ربِّ کریم کسی کو عطیہ عطا فرمائے۔ اگر وہ اس عطیہ میں مشغول ہو کر مُعطی کو بھول جائے تو یہ مقامِ محبوب نہیں کہے۔ اور اگر عطیہ کے ملنے پر مُعطی کی طرف تو خیر اور ہو جائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقامِ محبتین کہے۔ عطا تو مُعطی کی یاد دلاتی ہے۔ بھلائی نہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ محبوبِ لذاتہ ہے اور اُس کی عطا محبوبِ بغیرہ ہم اُس کی عطا سے اس لیے محبت کرتے ہیں کہ محبوب کی عطا ہے اور یہ بھی محبتِ لذاتہ میں داخل ہے اور یہ مقامِ صالحینِ مومنین کہ ہے۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس کو محبوب بنالیتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں منادی کرتا ہے کہ سب اس کو محبوب رکھیں۔ مومنین صالحین اور سب سے بڑا عطیہ، ذکرِ الہی، ذکرِ دُرد و رسالت پناہی ہے۔

اویلیا کا ملین کی مقبولیت عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اولیاءِ کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک بختی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکر گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سینہ نہ سوز اور آنکھیں نہ آؤدہ نہ ہول تو نہ ایمان، ایمان کامل اور نہ اسلام، اسلام کامل ہے۔

شرائطِ محبت :- کثرتِ ذکرِ محبوب، آزمائش پر صبر، انقطاعِ اہلِ سوا، محبوب سے یہ شرائط طے کرنے کے بعد مقامِ محبت پاتا ہے یہ سب اتباع کے نتیجے سے ہے۔

○ حصولِ فیضِ محبت دو طرح ہے۔ اولاً نگاہ سے جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محبت دینی تھی سے نواز تو وہ جس طرف نگاہ کرتے وہ دل سے محبت کرتا تھا تیاراً لے۔ یہ دونوں اندازِ محبت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اس میدانِ محبت میں کوئی اکیس قوتی بنا اور کوئی بوجھ قلندر، کوئی غریب نواز بنا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجشک بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔ ربِ کریم نے محبوب کے چشمِ محبت سے اُمت کو سرب کرایا اور چشمِ ہائے فیضانِ محبوب سے دافِ حے عارف ملے۔ اُمتِ مسلمہ میں دُودِ شریف سے مرتبہ محبوب پا گئے۔

☆ محبوبِ سبحانی، سیدِ اولیاء، غوثِ اعظم الشیخ محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ الرحمٰن

☆ محبوبِ محمدانی، مجمع البحرین، مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سنہ ۱۰۰۰ھ قدس سرہ الرحمٰن

☆ محبوبِ یزدانی، سیدِ اکابرین، اسیدِ محمد اشرفِ جہانگیر سمنانی قدس سرہ الرحمٰن

☆ محبوبِ الہی، سلطانِ الاشباح، اسیدِ محمد انام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہ الرحمٰن

○ محبوبِ ربِّ العالَمین عز و جل ﷺ کے چشمِ محبت سے شفیق ہو کر اولیاءِ عظام اشدِّ حباً اللہ کے جامِ عشق سے سرشار ہو کر اللہ ربِّ العزت جلالتِ شانہ کو بھی اُن سے محبت یہی محبت ہے وَمَنْ يُحِبَّ مُحَمَّدًا وَآلَهُ فَقَدْ حُبَّوْنِي وَآلِي تفسیر ہے۔

قرآنِ پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۸

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنْ
لَّهِ صِبْغَةً وَتَخُونُ لَهُ عَيْدُونَ ○

ہم اللہ کا رنگ چھساتے ہیں اور کس کا رنگ خیر ہو
بے اللہ کے رنگ سے اور ہم اسی کو بوجتے ہیں۔

○ جس طرح رنگ پڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اسی طرح اللہ کا رنگ

ہ کامل شایع ہوا۔ اعمال اور احوال سے درجِ محبوب متا ہے۔

”اعتقادِ حقّ“ ہمارے رگ چنے میں سما گئے ہمارا غائب ”قارب“ اور باطنِ قلب اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ پر مٹھانا ہو تو اللہ سبحانہ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو نہ پانی سے دھلے اور نہ دھوپ سے اُٹھے اور جو نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ اللہ سبحانہ کا رنگ وہی ہے جو رنگِ مصطفائی ہے۔ جس سے دل ایمان اور محبت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا جوہر نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر احوال میں گفتار میں کردار میں توحید کا رنگ اور سنتِ مطہرہ کا نقشہ ہو یعنی صورت ہو نمونہ سنتِ مطہرہ کا اور زبان تر ہو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ درودِ شریف سے۔

”صبغة اللہ“ کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے تو سنتِ عزاء کا نمونہ بن جاتا ہے اور درودِ شریف کا رنگ باطنِ قلب پر چڑھتا ہے تو تمام کائناتِ عالم میں اللہ پاک کا محبوب بن جاتا ہے اور سنتِ مطہرہ پر عمل کی راہ سے انہیں انوارِ ولایت ملے۔

سے اَنْبِيَاءُ مِنْ اَفْضَلُ مِنْ اَفْضَلٍ لَا تَمُوتُ، روحیت سے بہرِ بہت، بہرِ وجہ افضل، اکمل و اعظم ہے اللہ

علیہ جنہوں نے ولایت کو نبوت سے افضل کہا وہ اپنی اس استدلالِ منطقی کی راہ سے پہنچ گئے کہ نبی رجوع الی الخلق اور ولی رجوع الی اللہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ سبحانہ کے ہاں تکمیل پا کر مٹتی ہے مگر حضور پر قائم رہتا ہے اور اُس کے حکم سے خلق کی ہدایت کے لیے معیشت ہوتا ہے۔ اور ولی رجوع الی اللہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصود کو پا نہ والا ”نبی“ نہیں بھی ہوتا ہے اور ولی بھی ”یعنی رجوع الی الخلق اور رجوع الی اللہ دونوں پر مقصود کو پا لے ہوئے۔ نبی کی نبوت نبی کی اپنی ولایت بھی افضل ہوتی ہے۔ ”لا خلاف فیہ“ چاہے ولی کی ولایت نبی سے افضل ہو یا محض اور ولی محض نہ ہے۔ محض وہ ہوتا ہے جس میں گناہ کی طاقت ہی نہ ہو اور محض وہ جس میں گناہ کی طاقت تو ہو لیکن خالصتہً الہی شامل حال ہو۔ ولی ولایت میں کتنا ہی ترقی کرے اور غیر محض ہو نہیں سکتا۔ اور بندہ بہر حال بندہ ہے وہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہو سکتا اور خدائی میں داخل اور شریک ہو سکتا ہے۔ ”بندہ بندگی سے بندہ ہے ورنہ گندہ“۔ ”بندگی بے بندگی شریک ہے۔“

چنانچہ امام علی بن ابی کریمؑ نے فرمایا ”معارض البدیہ“ میں فرمایا ولی کا مقام امور میں شیخ مکالم نظام و احوال و عز و کرام و عفو و عفو۔ عبادۃ و عبادۃ کمال و تبارک و تعالیٰ و اعتقاد از پخت میں مضمر ہے۔

اَلشَّرِیْفَةُ هِيَ السَّجْدَةُ وَ الْحَقِیْقَةُ هِيَ الْعَمَلُ شَرِیْفٌ وَ رَحْمَةُ سَمْعٍ شَرِیْفٌ یَا بَنَی کُنْ بِسَمْعٍ شَرِیْفٍ

روش قائم

—



اطاعت رسول

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن پاک پ سورة النساء آیت کریمہ ۶۶

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ
مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ
رَفِيقًا

اور جو اخلاص کرتے ہیں اللہ کی اور اُس کے
کی وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ
سنة انعام فرمائے۔ انبیاء، صدیقین، شہید
صابغین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

شانِ نزول : حضرت ثوبان حضور سید عالم ﷺ سے کہاں سے
 رکھتے تھے۔ ایک دن اس قدر غمیگین اور رنجیدہ حاضر خدمت ہوئے کہ چہرہ کا رنگ
 ہو چکا تھا اور پریشان حالی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا آج رنگ
 بدلا ہوا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ درد
 اس کے کہ جب آپ ﷺ سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ
 پریشانی ہو جاتی ہے اور جب آنحضرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں
 دیدار پا سکوں گا۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پر ہوں گے اور اگر اللہ سبحانہ
 اپنے فضل سے مجھے جنت دے بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں؟ اس
 آیت کریمہ نازل ہوئی اور آپ کو آخرت میں معیتِ مصطفویٰ کا مشورہ سنایا گیا اور
 ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے اُمت کا نبید کھل گیا اور دل تسلی پا گئے۔ اس
 ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے فیض سے ہم نالائقوں کے لیے تسلی ہے۔ کہ
 دَنَا هَتَدُنَا کے مکیں اور کہاں ہم مکیں ”چہ نسبت خاکِ عالم پاک“
 آنا حسبِ بلندی جنت کا کس لیے دیکھا نہیں کہ چھیک کس اُونچے درجے
 سے اسے ثوبان علیہ الرحمۃ میرا من، من، دامن تھم پڑیاں۔ (۱۵)



☆ البتہ وہی الدین خواجہ خانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔
○ حضور ﷺ کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر کبھی نہ ٹھنکتی کیونکہ حضور ﷺ کے جسم اطہر پر کبھی نہیں ٹھنکتی۔ ”جسم پاک بغیر غس نہ نش و منشیہ“ ملے
☆ خواجہ خواجگان البتہ محمد مبارک الملکت والذین نقشبند شکاری قدس سرہ الباری بانی مہمانی
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ”مطبوعات“ میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ میں نے مقام قرن ملک یمن میں حضور ﷺ کے خرقہ، جبہ مبارک کی زیارت کی جو نبی اکرم ﷺ نے خواجہ انیس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جبہ شریف کو چڑھا اور کمال محبت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لیے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان بے متعلقات نبوی، تبرکات مصطفوی کا۔ انوار محمدی ﷺ جو اولیاء کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور ان انوار فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔
☆ ربیعہ غوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الخفی تذکرہ غوثیہ ”میں فرماتے ہیں۔

○ مقام قرن، زبیدہ ”میں جبہ مبارک کی زیارت چوٹی تو مارے شوق کے جبہ شریف کو میں نے سر پر رکھ لیا۔ اس وقت جبہ مبارک کا سایہ تو درکنار ہمارا سایہ بھی نہ مارا وہ گشتان میں جا کر سچی گل کو دیکھا تیری ہی رنگت تیری ہی سی بو ہے

○ عالم شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور ﷺ سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف عنصر لطیف کے لینے سایہ کیسے ہووے اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور ﷺ کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ﷺ کی نقش برداری سے ہی وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ اور وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور ﷺ کے طیشی اور عطا فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ ہ۔ ان اولیاء الا المبتقون اولیاء اللہ تقویٰ کے منافع اور مرکز ہیں۔

علہ علما و جمہ نے مسجد اقصیٰ سے لکھا کہ امیر پاک اللہ علی شانہ کی طرح امیر پاک محمد ﷺ علیہ السلام کو ہم میں بھی کوئی حرف مستعمل نہیں رکھا کہ نقشبند کہتی ہے۔ اللہ پاک نے محبوب کے امیر پاک کو اس مشابہ سے بھی پاک رکھا بدینہ رحمتی کے ”جسم اور لباس“ پر گندی کبھی نہیں ٹھنکتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی کبھی حضور ﷺ کا دوا لگے ”نشان تیری در دست“
☆ علامہ خاں عبدالغنی رحمتی شانی الرضویہ تذکرہ غوثیہ

○ **وَاصْبِرْ سَبِيْلَ مَنْ آتَاكَ الْبَاءُ** سے تقویٰ ملتا ہے۔ یہی مقصود ہے جو شرف ہے، اتباع کا۔ ولایت کی یہ پہلی منزل ہے۔ تقویٰ کا معنی ہے "باز آنا تبتی" اور "ڈرنا تبتی" ہے۔ جس میں یہ دونوں معنی پائے جائیں وہ مُتَّقِی ہے۔ غیر متَّقِی، فاسق، مُعْلِن، تارکِ مَنَافِت اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والا دینی نہیں ہو سکتا۔

☆ سیدنا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ایک شخص نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا تھا آپ اس کی ملاقات کو چل دیئے جب وہاں پہنچے تو وہ مسجد میں داخل ہو رہا تھا اس دوران اُس نے مسجد میں قبلہ رُو تھمکا آپ نے جب دیکھا تو بغیر ملاقات کے واپس چلے آئے۔ اُسے سلام کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور فرمایا۔

یہ شخص شریعت کے آداب میں سے ایک آداب کو لہو لہ نہیں کرتا۔ اسرا والہیہ کا کیوں کر امین ہوگا۔

هَذَا رَجُلٌ عَدُوٌّ مَأْمُونٍ عَلَىٰ آدَابٍ
مِنْ آدَابِ الشَّرِيعَةِ فَكَيْفَ يَكُونُ
أَمِينًا عَلَى اسْتِزَارِ الْحَقِّ ؟

"نفحات الانس"

خلاف پیغمبر کے راگزید کہ ہرگز بمنزل خواہد رسید ☆ آپ کے نزدیک شریعت منظرہ کی اتباع ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کے پاس کرامت کا خواہاں ایک شخص آیا اور ایک سال ٹھہرا جب بد دل ہو کر واپس جانے لگا تو اپنے وجہ بھیجی تو کہنے لگا اے عرصہ میں آپ کوئی کرامت نہیں دیکھی فرمایا اچھا یہ تو بتا کہ مجھے کبھی کوئی کام خلاف سنت منظرہ کرتے دیکھا ہے کہنے لگا نہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا پھر جا اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوگی اور فرمایا طریقت کی رُوح شریعت ہے۔ **الْإِسْتِقَامَةُ حَقُّ الْكَرَامَةِ** شریعت منظرہ پر استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے اور ہم تو کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں ۷

علم طریقت ہیچو مسک، علم شریعت ہیچو شیر

کے بود بے شیر مسک کے بود بے شیر شیر

☆ **كَلِمَاتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** دعویٰ ہے اور محمد رسول اللہ اس کی دلیل ہے اور کلمہ طیبہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** حقیقت ہے اور محمد رسول اللہ ۸

۸۔ اور اُس کی راہ چل کر ہی طریقت کی راہ ملے گی۔

شریعت اور حقیقی مالکی شافعی مثلی نصیبندی، قاوری ریشیتی، سہروردی سابلک کے بیٹے
یہ سب مجبوراً دنگ و پٹنچے کے راہ ہیں، نشان منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزل مقصود تو
حضور ﷺ "یک شیخ کرا اللہ بھلا" "مجبور حقیقی" کی معرفت، قربابے رضا ہے۔
یقین داتم وریں عالم لامعبد الاخر ولا موجود فی الکونین لامقصود الاخر
اصل دین شریعت مظہرہ پر عمل ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے
قائم اللیل اور صائم النہار ہے تو آپ نے فرمایا اُس نے اپنے اندر مجاہدہ سے صفات ملائکہ
پیدا کر لیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولایت اور فرمایا کمال ولایت یہ ہے اپنے
اندہ صفات محمدی ﷺ پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے جمادات اپنے قیام و صیام
کلام و طعام اور تمام کوشش مظہرہ کے مطابق کرے۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی "علیہ الرحمۃ ربی" بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ
نے اپنی کتاب مستطاب حواری المعارف شریعت میں فرمایا۔

كُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِيعَةُ فَهُوَ زَنْدِيقَةٌ
ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ زندیقہ ہے۔ زندیق بظہر و باطن، باطن و بیرون، بیعت و عہدہ

کی محاذ سے وفا تو نے توہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
☆ شریعت کے بغیر طریقت کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ شریعت اور طریقت میں جسم و
جان، جسد و روح، ظاہر و باطن، الفاظ و معنی، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی
ایک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعویٰ ولایت کرے اور فقر کرے پاک
ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

علہ سبیل حق جل جلالہ ما فی قلبی عن عبد اللہ
توہم حقیقی اللہ لا الہ الا اللہ و علیہ توحید ہے۔
عہدہ اے مخالف! اگر تونے میرے محبوب ﷺ کی اتباع کی تو یہ عالم دنگ و بکا کیا چیز ہے۔ ہم میرے
ہیں۔ لوح قلم تیرے ہیں پھر لوح مجبور اور قلم بانی جو تقدیریں کہتی ہے۔ تجھے عطا کر دوں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی
تقدیر آپ کہتا تو من کائن باللہ کائن اللہ لہ کیا تفسیر جاوے گی شرابیت کریم خاشعونی کا ترجمہ ہے۔
جو حضور ﷺ اور آزاد اللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی ہے۔ منہ عن

ہے۔ تو حیدر اصل دین ہے۔ وہ حضور ﷺ سے وابستہ رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ محمد اللہ المعروف خواجہ خور و این خواجہ باقی باللہ بزرگ علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

هر که میسر از این جهان دردت را / است رسیدن به بند و یزدات را

کہتا ہے تو یہی ہندہ اُسے کشاں کشاں مدینہ منورہ در رسول ﷺ پر سے جاتا ہے۔ جہاں حال محرقی ﷺ کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مکہ معظمہ کے بعد زیارت مدینہ منورہ اپنی جگہ درست لیکن عشق و محبت کی دنیا کی منزل کے راستی کا کچھ اور ہی مقام ہے۔ مکہ معظمہ کے بعد آپ مدینہ منورہ نہیں گئے واپس وطن آ گئے اور یہاں وطن سے یہ نیت حاضری بارگاہ رسالت ﷺ مستطاب کر کے گئے۔

ادَّبُوا النَّفْسَ اَيْهَا الْاَصْحَابِ فَالطَّرِيقُ كُلُّهَا آدَابٌ

اور فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مکہ معظمہ کے تحت کر لوں اور حبیب باگاہ محبوب رب العالمین عمرہ و حل فصلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری بٹوئی تو دیر تک رہتے رہے۔ اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہے قیام مدینہ طیبہ میں درود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاء عظام نے جو کچھ مارج و لائیت سے حشر پایا۔ اسی درود شریف سے پایا۔ حضرت ابو نعیم علیہ الرحمہ کے سامنے بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ ہذا الہیۃ نال ما قالہ بایزید نے جو کچھ پایا اسی انتقامت ہمت اور درود شریف سے پایا۔ شریعت معظمہ کا ادب روح اور محبت جان ہے یہ نہیں وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔ حدیث قدسی :- کلام اللہ بربان رسول اللہ عمرہ و حل فصلی اللہ علیہ وسلم

اناجلیس من ذکر فی وہم جلساء اللہ
نیں اس کا ہم نشین نہوں جو میرا ذکر کرتے اور وہ اولیاء اللہ رب العزت کے جلس ہیں۔

ہم قوم لا یشقی جلیسہم وہم یطہرون و بہم یمیز حق و باطل
ان کا مجلس میں بیٹھے والا بد محنت نہیں رہتا اور انہیں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور رزق پڑتا ہے

ایک زمانہ صحبت کا اولیاء اللہ کا ذکر آب حیات اور درود شریف عظام عرفان ہے۔ ان چشموں سے لیکر سیراب ہوتے ہیں۔ آب خواہ از بوجہ خواہ از سبوا کاس سبوا ہم مدد باشد ز بوجہ

علہ اسے دگر اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز مارے کے سارے ادب مختصر ہیں۔ حلقہ حضور خلد المسلمون را کلام سر قلب اور سے نورانی نہیں اور چشمے جاری ہیں جس سے نور کی شکاریاں نکل کر نصیب ہونے لگی ہیں جس سے وہ عرفان کی منزلیں ملے کہ سبوا و شقی تک پہنچتے ہیں ۱۲۰۰ ہجری ۱۸۰۰ء

ذکر اسم ذات پر مجاہدہ سے شہادہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر کرو اور ذکر شریعت پر خصوصاً اور حالت ذکر میں وہ تمہارا ہم نشین ہو گا اور ذکر دُرد و شریعت میں اپنے رہو کہ آپ ﷺ "حالت حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم آپ کو دیکھ رہے ہو۔ ادب، اجال و اکرام، تعظیم اور حیا سے رہو اور یقین جانو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں دیکھتے اور سنتے ہیں تمہارے کلام کو اور تمہارے اعمال و احوال پر نگاہ ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام صفات الہی سے موصوف ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ایک وصف یہ ہے کہ میں اپنے ذکر کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ اور یہ باطنی خزانے کھولنے کی کٹی ہے۔" "ماریج النبوت"

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا اور نشیندہ در حضور اولیاء

اقوال حکمت ۱۔ معقولہ اَلَا مَرُ حَقَّقَ الْاَذْبِ اَوْ اَلَا ذَبَّ حَقَّقَ الْاَذْبِ

اپنے اپنے ماریج اور مقام کے لحاظ سے ہے۔ پہلا مقام مبتدی شریعت اور دوسرا مقام مستحبی طریقت کا ہے۔ معنی نہ رہے ادب میں خطاب ہے اولیٰ کے مواب سے افضل ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّاكَ حَسَنَ الْاَذْبِ بِاَوَّلِيَّائِكَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوِّ الْاَذْبِ بِاَصْفِيَّائِكَ بِحَبَّوْ طَه وَطَه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

۲۔ اولیاء اللہ، مقام نکاح، از خود رفتہ، اَنَا الْحَقُّ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے شاذ نصر علیہ السلام نے اَنَا الْحَقُّ کہہ لیا لیکن خدائی الرسول کی منزل میں۔ اَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ کسی نے نہیں کہا اور نہ آئندہ کوئی کہے گا۔ وہ مقام نیاز یہ مقام ناز ہے مقام ناز مقام محبوب ہے با خدا دیوانہ و با مصطفیٰ ہمشیار باش ﷺ

☆ محبوب صحنی شبیاز لاکانی کشف اسرار سبع شانی بجز مروج عرفانی شیخ بزم عرفانی مقدمہ ارباب

علم مرتبہ اولیٰ، اَمْرُ الْعَرُوفِ دینی عملی الشکر پر عمل کی تکمیل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور تہذیب شریعتیہ ناموس دینی اللہ تعالیٰ کے شریعت صریحہ میں شرط رکھنے سے پہلے تہذیب اور کلمہ علیہ لکھا مشرکین نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا اے علی! سبحی اللہ تعالیٰ لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّاكَ حَسَنَ الْاَذْبِ بِاَوَّلِيَّائِكَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوِّ الْاَذْبِ بِاَصْفِيَّائِكَ نے خود اپنے ہاتھ مبارک سے تہذیب کیا یہ شال ہے ادب۔ اَمْرُ بَدَنِ مرتبہ ہے۔ ایسی کئی شالیں موجود ہیں جو نفع کو مستلزم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شالیں ہیں۔

معانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی (شیخ محمد قادیانی سرحدی نقشبندی) نے فرمایا۔
○ فتا کے یہ معنی نہیں کہ وجود منسوی زائل ہو جائے اور نہ ہی بقاء کے یہ معنی ہیں کہ ممکن

سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ محال ہے اور اس کے قابل ہونے سے کفر لازم آتا ہے بلکہ اس امکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلق اور
لکس کے یہ معنی ہیں صفات بشریہ سے لفظ اور صفات الہیہ اور انوار احمدیہ کے منصف ہونا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُسْتَبِيِّ
اَلْمُنْحٰی الطَّيِّبِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بقیہ جانشینہ

ایسے قدیم آثار کو سب سے کثرت حاصل پر رکھ کر کہوں کہ گراویں، فرمایا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "تم باز نوبت نہیں اٹھا سکتے تو
استمال للبر رسول اللہ" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدوش مبارک پر کھڑے ہو کر کہوں کہ گراویں جب
نیچے آنے تو عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو عرض فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پیچھے آؤ گے
وہ فرمایا: "اور آنا نہ دے" اور اس نے فرمایا: "یہ مثال انکار فرمائی اللہ کی ہے۔"

☆ ایک آدمی کا دوران سفر اونٹ چھوٹ گیا جس پر زانو ٹکرائی تھا شدید گرمی و صبح و عریض دیکھتا اور ٹھیک
بیابان و عالم پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اچانک آنکھ لگی گئی جاگا تو دیکھا کہ اونٹ مر چکا ہے۔ اٹھ کر
کی محمد صکر کے بیٹے اس عالم بخودی میں بے ساختہ پکارا اٹھا آتے عبد بخدا و ان کریمات تو میرا زندہ میں تیرا رب، یہ تیرا
بیان فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اخطأ من يشق في الفرج طيه الفاجر خطاين" لیکن حالت
جنت کے اس عالم وادنگی و شیفگی میں رب وودو اس کے ان الفاظ پر راضی ہو گیا۔ مقررین کی خطا بھی ہمارے
صواب سے افضل ہوتی ہے۔ یہی دلیل حبیبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن دوسروں کے حق سے افضل ترین ہے۔
☆ براشید اور خندہ زند اسید ہوا " رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ شاہ منصور سے کسی نے پوچھا تھا کہ اس منزل پر تم نے یہ لکھ کیسے زبان سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ہے
میں نے گویم انا الحق، یا رب سے گوید لکھ چوں نے گویم امر و لدا سے گوید لکھ

میں اپنے ارادہ سے انا الحق نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یاد رکھنے کا حکم ہے تو
میں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا نہ مانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوست حق پر
خواب ہو جائیں۔ یہ طیقات از حالت شکرت ہے۔ شاہ شمس منصور صاحب الاسلام مقبول اکیلا سے تھے۔ ۱۲۰۸ھ

روندہ اکثر اہل سنت و جماعت **سنت** اللہ اللہ استاجنبہم الخیرۃ

○ مثل اہل الترمذی کی ایک روایت کے مطابق اہل سنت مسلمہ میں تہتر فرقوں سے صرف ایک نجاتی ہے وہ شارع حکیم صلوٰۃ والسلام نے "وَمَا اَنَا عَلَيْهِ وَاصِحَابِي" سے واضح کر دیا ہے وہ نجات دہندہ اور حقیقی گروہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ میں ہی صراط مستقیم ہے۔ سترہ ولایت اہل سنت و الجماعۃ کے لئے سیدنا محمد و آلہ و صحابہ کرام و ائمہ اربعہ کے لئے نصیب میں روز ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث الحذیک علی صاحبنا الصلوٰۃ والسلام ط "مکتوبہ المصاحیح کتاب الایمان"
 عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَاجِرِينَ وَعَصُوا عَنْكَ بِالنُّوَاجِدِ ط
 لازمہ کہ میری سنت اور میرے خلفاء راشدین مکہ پر ہیں
 کی سنت کو اور انہوں سے منہور تمام ہو۔

○ اس حدیث پاک کی رو سے اہل سنت مسلمہ تھری حضرت جعفری، مالکی، شافعی اور حنفی اور اہل نسبت ہی اہل سنت و جماعت ہیں کہ نسبت الہی کا شریعتیہ معنی اور سنت عظام کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصود ہے
 حقیقت اہل سنت کے حیلہ امور مشاہدات، تمیزات اور غیوریت باحوال و کیفیت، معارف اور واجہد کی حقیقت اہل سنت کے مطلق ہو تو ولایت ہے ورنہ استیلاج ہشت بول پاک اور سنت فقہاء پاک ہی دیکھ ہی ہے
 ○ منشی الخواطر والانسار خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار نقشبندی مکتوبہ الخواطر فرماتے ہیں۔

مستقول است کہ اگر تمام مراجع و احوال را بما
 دہندہ، حقیقت مارا بقادر اہل سنت و جماعت
 متجلی نہ سازند جز خرابی ہیچ نہ داف و اگر
 تمام خرابیاں را بر ما جمع کنند حقیقت مارا
 بعقاد اہل سنت و جماعت بخوانند هیچ
 با کے مداریم "مکتوبات خواجہ ۱۹۳"
 اگر تمام مراجع و احوال میں دے دیں اور ہماری حقیقت کو عقائد اہل سنت و جماعت کے ساتھ منسک نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں۔ لیکن ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد سے نوازیں تو ہم کچھ خوف نہیں۔

علہ حمیرہ پاک میں ہے راجعہ اسنادہ العظیم من شد شد فی النکیر ط برٹے گروہ کی پیروی کرو کہ جو کمال را۔ وہ اکیلا دون میں گیا غایا کُلِّ الذَّيْبُ الْعَاصِيَةِ بھیڑ یا اُسی کو کھاتے ہو گھر سے بیٹھو جو۔ وہ جو کہ ہو گیا۔ فی زمانہ مسکب نمبرہ مجتہد اہل سنت و جماعت کا کہا وہ کسی فرقہ کے متاثر نہ ہو کر دیا ہے اور اہل ذالعیقہ عن التعلیم کے مجملہ فرق باطلہ کسی کا تعلق خواجہ سے کسی کا تابع سے اور کوئی مفسر نہ کرے جا جاتا ہے اور کسی نے
 بقیہ الخواطر



○ اہل سنت و جماعت ہی مسلک محمد مجتہد ہے صحابہ کرام کا مبارک گروہ ہی اہل سنت و جماعت کہلایا۔ بطلان حدیث الحبيب علیہ السلام نہایت ہی سخت رسول اور شدت خلفاء الزاہدین سے خلفاء راشدین سے جملہ صحابہ کرام کی جماعت مراد ہے۔ انھیں کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم صادر فرمایا۔ صریح ہدایت حضور ﷺ کی سنت اور جماعت صحابہ کی پیروی پر منحصر ہے۔ اہل علم نے حق کو فرقہ ناجیہ "اہل سنت و جماعت" اور دین اسلام کو خیر القرون کے مذاہب اربعہ آخر مجتہدین میں منحصر قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ خطہ افتاد ہے۔

«مَنْ آمَنَ بِحَقِّ أَهْلِ الشُّرْطِ وَالْبَصِيرَةِ» «عَلَّامَةُ السُّبُحِ طحاوی»

○ امام ربانی قطب زمانی، محبوب محمدانی حضرت مجدد الف ثانی ابوسعید احمد فاروقی قدس سرہ اللہ عنہ کی مکتوب شریف میں بالوضاحت فرماتے ہیں۔

○ نجات کا راستہ صرف اہل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ کی متابعت میں ہے۔ اقوال میں بھی افعال میں بھی، اصول و فروع میں بھی کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف ہی ہے باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے نہ آئے۔ لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا۔ مگر اس وقت جانتا ہے سود ہو گا۔

سید حق سرگودھ مذہب اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ اس کی علامت و زور و شرف پر مبنی ہے۔

○ شجر کو اپنا قبلہ و امام بنالیا اور اپنے دل میں چھلکا اور بھلکا۔ جو ہزار گروہ و فریب زیارات المذنبہ المذمومہ سے دوکان اور فضائل پر توکان اپنا شمار بنالیا۔ حضور سید السادات والکائنات ﷺ کے فضائل و کمالات سے "مسکت بزم میخانہ نجدت و بادۃ ہدایت" کو اعراض ہی نہیں بلکہ امتراض بھی ہے جو سرا سر مکتبی برائت ہے۔ یہاں میرا مقصد مسلک مذکورہ اہل سنت و جماعت کو بیان ہے۔ کسی فرقے پر تنقید یا تنقیص بحث و مباحثہ قلیل و قلیل نہیں یہ سب ہدایت سے دور گرا دیتی ہیں۔ حاشا و کلا کی کسی کی دل آزاری مطیع نظر نہیں محض ہدایت مقصود اور مطلب ہے۔ یہ سب فرقے بدعتی جو فضائل اور فضائل ہیں جنہوں نے نئے نئے عقائد گھڑائے۔ ان کی تقابیر و تضادیر مبنیہ تضاد کا مجموعہ اور ان کا عقیدہ ان کے عمل کا۔ ان کا قلب ان کی زبان کا ذریعہ ہے اور نہ مصدق۔ یاد رہے۔ «وَلَيْسَ بَيْنَ أُولَئِكَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَجٌّ مُنْفَصِلٌ» اہل سنت و جماعت کے بیٹے جو سوا احکم حکمت والی جماعت ہے۔ «فَلْيَنْصَرِفْ إِلَيْهِمْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَى الْقُرْآنَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ»

☆ ایک حدیث الرسول ﷺ میں ارشاد فرمایا گیا۔

اَتَّبِعُوا سَوَادَ الْأَعْظَمِ حَتَّى
شَدَّ شَدُّ فِي الْمَنَارِ

○ سواد اعظم، اہل سنت و جماعت سے خارج ہو کر گروہ اہل التنازع و الشک میں اپنا نام کھرا لیا۔ اللہ کا کوئی ولی کسی دوسرے مسلک میں نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔
○ حضرت زمان السید عبدالعزیز و باغ شافعی اَنَا اللہ بَرِّکَ وَکَلِّہُ فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے تو یہ نصیب ہوتی ہے اور پھر فتح۔ یعنی وہ فوراً اہل سنت و جماعت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ میں نے آپ کو ہمیشہ اہل سنت و جماعت کی مدح و ثنا کرتے سنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہل سنت و جماعت سے بہت محبت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علامہ بدر الدین زکشی علیہ الرحمۃ نے جمع الجوامع میں اہل سنت و جماعت کی توصیف فرمائی کہ صراطِ مستقیم پر صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ مولانا جامی قدس سرہ نے نہایت الانس میں لکھا کہ سیدنا بایزید طبعیور بن عیسیٰ قدس سرہ القضاۃ کے وصال کے بعد کسی اہل اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اے بایزید اتم نے ساری زندگی مسلک اہل سنت اور اتباع سنت مصطفویٰ میں گزار دی تو بتاؤ اللہ بخائے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھ سے فرشتوں نے پوچھا کہ اے بوڑھے تو کیا لایا ہے؟ میں نے جواب دیا محبوبِ محبوب کے دربار میں حاضر ہو تو پوچھا جاتا ہے کیا لائے لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ تو کیا لایا؟ بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر رب کریم نے مجھے بخش دیا۔ آپ اسی مسلک اہل سنت و جماعت پر اخروی نجات کا دارِ مدار فرمایا کرتے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ
وَاٰلِہٖ الصّٰلِحِیْنَ وَسَلِّمْ



○ مسکب ہشت پر موت و درد و شریک پر موت اور امت سے ہے۔ از محمد صالح المنجد فی تجلیدی نورانی۔

روضہ شریفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ب

آدابِ مصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآن پاک : پتہ سورۃ المہربات آیت کریمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصِدُوا
بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا
اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

○ اللہ بھارے، تو تعالیٰ اپنے پیار سے محبوب ﷺ کا اجلال و اکرام فرماتے ہوئے
آداب و احترام رکھا رہا ہے تاکہ وہ میرے پاک رسول کی پاک مغل میں بیٹھنے کے قابل ہو جائیں۔
میرے محبوب ﷺ پر تعظیم قلبی، فعلی ہرگز ہرگز نہ کرنا اور محجور و انکساری سے آداب
گفتگو کو ملحوظ رکھ کر آواز بلند نہ کرنا۔ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ
عنہا نے حضور ﷺ کی حرمت کو بعد وصال کے مثل حیات فرمایا اور اگر کوئی مسجد
نبوی شریف میں گیل بھی ضرور ملتا تو منع فرمادیتیں کہ اس سے آپ ﷺ کو ایذا
پہنچتی ہے۔ آپ ﷺ کا آداب و تعظیم مثل حیات اب بھی فرض عین ہے۔

ابن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک بار خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے مسجد نبوی میں سیدنا
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مباہت کیا۔ تو آپ نے فرمایا لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فِي هَذَا
الْمَسْجِدِ طُوُو خاموش ہو گیا اور فی الفور مشغوع و متوجہ سے اس بات کو قبول کیا۔
پھر اس نے استفسار کیا اَسْتَظِلُّ الْقَبْلَةَ وَ اَدْعُوْا اَمْ اَسْتَظِلُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

علیہ السلام اس مسجد نبوی شریف میں اپنی آواز بلند نہ کرے۔ مرید شریف نامیہ رسول امام ربانی الفیض احمد
نور اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان دیکھا روضہ شریف کے دروازے کے کھڑوں سے لاکیاں بندھی ہوئی ہیں تاکہ
کہ انہوں نے وقت آواز "کھڑک" نہ ہو۔ کیسا سکون و اطمینان ہے۔ یہ کہہ کر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کے قریب فرج
جہاں عشق بھی ہے مسجد میں ، جہاں عشق بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمال کا ، میں ہوں ایک ادنی غلام بھی

”حضور کی بارگاہِ عالیہ میں صلوة و سلام کے بعد دُعا مانگوں تو کیا میں قبلہ کی پشت
مِنے کروں یا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کی طرف؟“ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لِمَ
تَصْرِفُ وَتَجْعَلُ عَنكَ تَوْسُوْلَ اللَّهِ ﷺ سے کیوں مُنہ موڑتا ہے وہ تو تیرے
اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لیے اللہ مجاہد کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں۔ بَلْ
اَسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفَعْ بِهِ وَهَيِّئْ لَكَ اللَّهُ بَلَدًا اَسْبَغَ لَكَ اَنْتَ وَرَبُّكَ اَنْتَ
سے اپنی حاجت اور مُراد کی شفاعت چاہ۔ اور وسیلہ بنا۔ پس قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ
حضرت بخاری نے کیا خوب کہا ہے۔ اللہ رب العزت اُسے عزت دے دے۔

اَوْبَ گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ سے امید جُند و یازید ایں جا
☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز میں کریم ﷺ پڑھا رہے تھے۔ قرأت سے ایک آیت
کریمہ گئی جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اَيْنَ اَبْنِ ابْنِ كَعْبٍ کہاں
ہیں؟ ابْنِ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آپ نے فی الفور خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر
عرض کیا لَيْتَكَ وَسَعْدُ يَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تو فرمایا تم نے نماز میں
عرض کیا نعم۔ فرمایا ایک آیت پاک رو گئی تم نے فقرہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یا رسول اللہ
ﷺ اللہ مجاہد کے محبوب اور رسول ہیں جو آیت تحطی کی زبان پر جاری نہیں ہوئی کیا پتہ کہ وہ
رب کریم نے مسنون ہی نہ فرمادی ہو۔ اس سے حضور ﷺ خوش ہو گئے۔

قرآن پاک : پے سورۃ الاعل آیت کریمہ ، ، ،

سَأَقْرِئُكَ فَلَا تَفْسَحْ لِي إِلَّا | اب ہم نہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر
مَآثِرَ اللَّهِ ط | اللہ چاہے۔

○ حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے صاحبِ قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام، بِكُلِّ حِينٍ
وِ اَنْ دُکُو حَفِظَ قُرْآنَ کی نعمت بے محنت عطا ہوئی۔ اتنی عظیم و ضخیم کتاب بغیر محنت
مُشَقَّت اور بغیر کمار و دور کے حفظ ہو گئی نیز یہ کہ اَلَا کَا اِسْتِثْنَاءَ کِسْبِی وَاَقَعَ نَحْمِی
سے سیدنا محمد بنی الحجاز الخراجی الشافعی بصری بخاری مالکی حنبلی رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا



اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قرآن عزیز سے کچھ بھولیں۔
تفسیر خازن، ج ۱
حدیث پاک: بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "مصحح مسلم شریف"
إِنِّي لَا أَشْفَى وَلَكِنْ أَشْفَى لَأَمْسُ | میں نہیں بھولتا۔ لیکن بھولنا چاہتا ہوں تاکہ تمہارے
پیشانی صاف ہو۔

○ عالمِ معلوم امرا و اہل بیت علیہم السلام کا بھولنا اُمتِ موحیہ کے لیے مُسْتَنْت اور چر حکمت ہوتا ہے۔ ہمارے بھولنے کی طرح نہیں کہ ایک تریب آپ ﷺ نماز ظہر یا عصر پڑھا رہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ بہت متعجب ہوئے۔ جماعت میں گوسینا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی موجود تھے مگر کسی کو بھی عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ایک صحابی حضرت فہم الیقین رضی اللہ عنہ نے اگے بڑھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قَصُرَتْ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتُ کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھول گئے۔ فرمایا مَا نَسِيتُ وَلَكِنْ أَشْفَيْتُ میں بھولتا نہیں لیکن بھولنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت نماز ادا فرمائی اسکے بعد سجدہ سہو کیا۔ اس میں مصلحت اور حکمت یہ تھی اگر اُمت میں کوئی بھول جائے تو تلقینِ نافات کی صورت میں اس کے سامنے آپ کا اُتوؤ حسنہ ہو صَلُّوا كَمَا أَرَأَيْتُمُوْنِي أَصَلَّيْتُ سے یہ نیاں اُمت کے لیے نمونہ بن گیا۔

☆ سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور امام محمد بن حسن شکیانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات۔
○ سیدنا فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کے تلمیذ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج میں بہت کام کیا۔ آپ علوم قرآن و سنت اور فقہ کے خزانہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ علمی خزانے حضرت آدم علیہ السلام سے بوجہ ادب عطا ہوئے۔ مجھے عالمِ ارحام میں

علم، نیاں و دخول اور سہو نیاں کا تعلق علم سے دخول کا فعل سے اور سہو کا دونوں سے ہے سہو کا معنی ہے بھول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو تو دخول اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نیاں۔ یہ دو اصطلاحیں لفظی و شرعی کے

نیاں۔ دخول اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبی رحمت ﷺ کے کسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا چاہیے آپ نبی ہیں اور ہم انسانی ہیں۔ چر نسبت خاک رابا عالم پاک کراداک عاجز است از ترک اداک

۵ "چر نسبت کاہ رابا سماں عالم پاک"

حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد بن حسن! "إِنِّي أَنْظَرُ عَلَى وَجْهِكَ نَوَازِقَ الْقُرْآنِ" میں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دکھاتا ہوں۔ مجھے قرآن سناؤ تو میں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والا رکوع پڑھا اور جب اس آیت کریمہ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ص ۱۱۱ پر پہنچا تو یہ آیت کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیت پاک چھوڑ دی۔ عرض کیا ہاں اے سیدنا آدم صلی اللہ علیہ السلام آپ کے اس مال کو بیان کرتے مجھے شرم آئی اور یہ ادب کا تقاضا تھا جو کچھ میں نے کیا اللہ بخوانے تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب فرماتے۔ میں کون ہوں؟ اس جواب پر حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے اقدس پر خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے محبت سے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ کی علمی شان رکھنے والے اور علمی تاج پہننے والے نبی نے میرے سینے کو علومِ ظاہری و باطنی کا گنجینہ بنا دیا۔ "سوانحِ جاتِ اہم تہذیبِ انوار"۔

عقیدہ: حضور نبی کریم ﷺ خلیفۃ اللہ الاعظم ہیں اور اُس علامہ النبوت الشہادہ نے آپ کو اعظم الملک بنا دیا۔ علم ہی باعثِ فضیلت اور عظمت ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا سورۃ البقرہ ص ۱۱ کا تاج سجایا تو مسجدِ ملائکہ ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو شہنشاہیت بوجہ علم منطوق الطیر فی اور حضرت یونس علیہ السلام کو علمِ تاویلُ الاعادیرث سے سلطنت مصر عطا ہوئی اور اپنے محبوب پاک شادِ لولاک ﷺ کو عَلَّمَ الْقُرْآنَ طیلہ کے علمی تاج سے وہ زینت بخشی "تمام انبیاء و رسل اور ملائکہ کا علم حضور ﷺ کے علم سے قطرہ اور سمندر کی نسبت رکھتا ہے اور آپ کے شہنشاہِ لولاک بنا دیا۔

○ آدم پر ہر موضوعِ اتباع - تبرک بے شک فضلِ ربی ہے۔ لیکن کامل اتباع کے ساتھ

علم پتا سورۃ طہ آیت کریمہ ۱۲۱ آدم علیہ السلام سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہائی۔ علم پتا سورۃ الرحمن آیت کریمہ ۱۲۱ میں نے قرآن سکھایا وہ کوئی علم باقی رہ گیا ہوگا جو آپ ﷺ کو سکھایا نہ ہو۔ علمِ مائتات کو مائتات نہ کہ اہلِ اہل و اقارب سب علم فرمایا اللہ الخیرۃ الخیرۃ ط

اسے ایمان والو! راجحانہ کہو اور لوگوں کو عرض کرو
اَنْظُرْنَا۔ پسے ہی سے غور سے غور۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا
رَاجِحَانَا وَتَقُولُوا اَنْظُرْنَا وَاسْمَعُوا

○ ان آیات کریمہ میں ربُّ العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ہم نیاز مندوں کو اَدب سکھایا۔ آپ ﷺ کے حضور بلند آواز کرنا۔ نام لے کر ایسے الفاظ سے بلانا۔ پکارنا اور چلانا حرام فرما دیا۔ رَاجِحَانَا صحابہ کرام کا مقولہ تھا۔ لیکن یہودی پُرخُش و اس کو اپنی شہیتِ باطنی سے قبیح معنی میں استعمال کرتے لہذا فرمایا جس لفظ میں سورہ اَدب کا ذرہ بھر بھی پہنچتا ہو وہ میرے محبوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہذا اتم اَنْظُرْنَا کہا کرو اَنْظُرْنَا یا احِبِّیْبِیْ اَللّٰہِ اُس سے ثابت ہوا اَنْبِیَاءُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کی تعظیم و توقیر اَدب و احترام کا حکم عرض کرنا فرض عین ہے اور یہ کمال اَدب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعظیم ذاتِ ذُو الْمَنِّ بِاَمْرِ الْمَلٰئِکَةِ نے دی۔ اَب غور طلب یہ کہ جو حضور ﷺ کے بھیدِ حساب صفات اور القاباتِ طیبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی، بَشْرٌ غرضلک، پر اپنی فکر عقلی اور علمی قوتیں صرف کرتا ہے وہ کس ذمہ میں ہوگا۔

○ جب دفعہ دینی تحیم نے تجراستِ مبارکہ میں حاضر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربِّ کریم نے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے نکلوا دیکھتے لوگ اَنْظُرْنَا اور پھر اَدب سکھایا۔ خَلِیْفَةُ الرَّسُولِ سیدنا ابوبکر الصِّدِّیْقُ الْاَكْبَرُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَتَحْسَنَ عَمَلُہُ۔

○ ایک دفعہ حضور پُر نور ﷺ فریقین میں صلح کرنے کہیں تشریف لے گئے اور بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بعد اصرار نماز پڑھانے کے بیٹے کہا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ تو آپ پیچھے جھٹ گئے حالانکہ حضور ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے منع بھی فرمایا تو آپ نے یہ کہہ کر اَدب احترام کا معیار قائم کر دیا۔ یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلْقَافُہُ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ کے آگے بڑھے۔ آپ نے اپنے کردار و عمل سے اُمتِ مرقومہ کو اَدب احترام، توقیر و تعظیم کا نمونہ دیا۔

علہ راجحانہ کے چار معنی ہیں ایک صحیح طاعت فرماتے ہیں تیس۔ عورت۔ چڑا۔ یہود و مسیح کی بولی میں گالی اور کلمہ فحش سے اشارہ ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اگلی ہے ادنیٰ کفر ہے اگرچہ تہمت ہے اہل مذہب جو اسٹھ پڑھ کر تو اَللّٰہُ لَیْکَ

☆ سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○ صلح حدیبیہ پر جب آپ کو مکہ منظر بھیجا گیا کہ قریش کو جا کر سمجھائیں تو مشرکین نے کعبہ اللہ کے طواف کی پیش کش کی تو آپ نے یہ کہہ کر ماکنت اھل سحفاً یطوفون بتا دیا کہ اہل دین و ایمان حضور ﷺ ہیں۔ آپ کے بغیر میں طواف کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے۔ کعبہ بھی ہے انہی کی جعلی کا ایک غل۔ روشن انہی کے نور سے پہلی حجر کی ہے۔

☆ سیدنا مولانا کاہنات سرکار علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ مولود کعبہ میں کہ جب مکرور کائنات احمد مختار ﷺ تشریف لائے تو آپ کو گود میں لیا تو آنکھیں کھل دیں۔ سب پہلے علیؑ کے جس کی زیارت کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور خاموش زبان بنا دیا۔ مولود کعبہ کعبہ کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا جب تک ان آنکھوں سے کعبہ کے کعبہ حضور ﷺ "کو نہ دیکھ لے۔ اللہ فوکل وسیلہ و ناری علیہ وآلہ وصحبہ۔"

☆ اوجا جیو! شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو غور سے سن لو گے لہذا کعبہ سے آتی ہے صدا میری آنکھوں سے میرے محبوب کا روضہ دیکھو۔ حضرت امیر المومنین فی الصحابہ جبر الائمہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما و صحابہ علیہما السلام نے فرمایا شریعت طہرہ کی اصل حضور و الامعات کی ذات ہے۔ سر حشر و طہارت درود شریف جو مطلوب خداوندی ہے کعبہ نماز، جان، ایمان سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیلی انوار میں۔

مولیٰ علیؑ نے داری تیری بند پر نماز اور وہ بھی مہر سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
بند تو یہ بلکہ عار میں جان اُن پر دے چکے اور حفظ جان تو جان فروع غرر کی ہے
وہ تو نے اُن کو جان انھیں پھیر دی نماز پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت نہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے

☆ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما علیہ السلام کے شہر لے گئے حضور نے اُن کی پیدائش پر گود سے کرکھڑے کر دھکی اپنے نعلب دین سے دی۔ جس کے انوار رنگ و ریش میں سرائیت کر گئے اور تادم و ایسین درود شریف کے الفاظ کی شکل میں نسب پر رہے۔ درود شریف کے انہیں جلووں میں وصال فرمایا۔ وجہ تھائی

فضیلت صحابہ عظام اور ادب :- ”کتاب سنت کی روشنی میں“
قرآن پاک :- پ ۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۰۰ ۲۔ پ ۱۸ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۱۰

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو
بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے
راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

۱۔ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَالَّذِينَ
اتَّبَعُوا لَهُم مَّحْسَنًا رَّحِمَىٰ لِلَّهِ مِثْلُهُمْ
وَرِضْوَانَهُ

سابقون، اولون، مہاجرین، انصار اور تابعین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے
قلوب کو تقویٰ کے لیے پرکھ لیا ہے اور اس محبت، ادب، تعظیم و احترام اور اتباع پر
ان کے قلوب کو ایمان سے بھر دیا ہے اور مغفرت کا مژدہ شاکر و شاکرات، رضوانہ کا
پتہ چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس راہ میں شہرہ گسٹ کی ہے جو سب کے سب
کے ہیں انار تھے سوا انہی تھے نعمت خانی، مدح سرائی از قلم دودہ شریف ہے۔ سنت خانی شان بہر
میں پورے غلوں اور جذبات محبت سے گہرائی عقیدت پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے خدا اپنے
حبیب کی تعریف میں خوش ہو جائے اور محبوب یہ دیکھ کر ان کا ایک نام پر اعظام بے اہم حقوق نبوت کو پست
لگائے اور رضاء و رقبہ کا کام کر رہا ہے توصیف پاک بھی بذات خود خوش ہو جاتے ہیں یہی تصود اعلیٰ ہے۔

نجم البند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیام حرم شریفین میں روحانی مشاہدات کی بنا پر دیکھ
”روحانی الہام“ منقول علیہ وسلم ایسے شخص سے بہت خوش ہوتے ہیں جو آپ پر دودہ شریف پڑھے اور نصرت
خانی کرے۔ درحقیقت رحمت رسالت ایک ایسا عمل ہے جو باعث خوشنودی خدا و مصطفیٰ ہے۔

تیری رحمت کی پانی یہ رنگ قبول قبول کیج میں نے چنے ہیں ان کے امان کے لیے
علیہ السلام کی جگہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ رسول اور چار کرسٹ ہیں اور محمد مصطفیٰ علیہ السلام
علیہم السلام و السلام سید الانبیاء والمرسلین ہیں اور عبدہ صحابہ سابقین اولون مہاجرین اور انصار کی تعداد بمطابق تعداد
انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ صحابہ بدر اور چار گیارہ ہیں جو حضور شریفین کے پیروہ اور انبیاء کے
نفس و نگار اور نمونے ہیں۔ مترجمین و مفسرین اور رسالت گزار صحابہ کرام کے نمونہ راہی ظاہر ہیں۔ ۱۱۰ منہ عقول و کلام و کلام



سرٹیکٹ عطا فرمادیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جاسکتا ہے
مگر اللہ سبحانہ کے پاس اُس کے پر کھنے کا ایک معیار ہے وہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ محبت اور تعظیم ہوگی اتنا ہی اُس کے دل میں تقویٰ ہے اور خیرِ
محبت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں نہ وہ متقی ہے۔
یہ پہلا گروہ صحابہ کرام ہیں کہ اُسے جن کو رب کریم نے لِقَاقِ آءِ الْمُحْجَرِینَ کے
مبارک اہتیکے یاد فرمایا اور انجام کار الْکَلْبِ حُتُوْنَ کے مبارک لقب سے لقب فرما
دیا۔ "فَیُخَمُّ" اُنہیں جزوں دھن اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہم

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر رب کریم نے اَلْمُفْلِحُونَ کا حکم صادر فرما
دیا۔ "یَا یٰقَوْمِ الْاَنْصَارُ دُخِیْہِ اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہم"

☆ تیسرا گروہ اُن پر وکار پر مشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہو چکا ہے اور وہ
طبیقہ صحابہ کرام ہیں اور انصار سے جذبہ محبت اور ادب رکھتے ہوں اور یہ جذبہ راسخ و ریشہ
کامل کی نگاہ سے ملتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ
مومن کے ایمان کی کوئی ہیں۔ رب کریم نے تیسرے گروہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

۲۔ وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِہِمْ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِیْنَ سَبَقُوْا نَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
فِی قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اَنْتَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اور وہ جو ان کے بعد آئے دُعا مانگتے ہیں اے رب! ہمیں
بہیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے
پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں
کی طرف سے کینہ نہ رکھ دے اے رب ہمارے دوستی
نہایت مہربان رحم والا ہے۔

○ میرا مقصود یہاں بخلا پر بحث ہے۔ غل کے معنی ہیں۔ بوجھ، کینہ، حسد، عداوت،
دشمنی باطنی جس کا اظہار ہرزہ سرائی، تنقید، تنقیص، شان اور توہین آمیز رویہ ہوتا ہے۔ یہ

سزا و ان کی نشان فریقوں میں جو کثرتِ ذمہ و ذلیلت ہیں ان کی محبت میں بیٹھے سے حب رسول ﷺ و رسول سے
سنیاتی ہے۔ استاد کی بے ادبی سے علم میں تاخیر ختم ہو جاتی ہے۔ مُرشد کی بے ادبی سے قلب فیضانِ نور سے خالی
رہتا ہے۔ اہل بیتِ عظام اور حضور ﷺ کی بے ادبی سے دل کا برتن ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔



سیدنا محمد بن یحییٰ کو واقعہ امر ارشاد ہوا، سیدنا عبد اللہ بن سلام کو عالمِ علم الاولین و
الآخرین عالمِ کوراست و انجیل بنا دیا۔ سیدنا البرکاتوب انصاری کو میزانِ رسول، سیدنا خالد بن
ولید کو سیفِ اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ہر جس اور بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی
وصفت کا جامع بنایا اور اپنی صفت کا نام ظہر بنا دیا۔ "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ"۔

صدیقِ مکی حسنِ کمال محمد است۔ "فَارُوقُ نَظَرُ جِہاد و جلالِ محمد است۔"
عثمان خیارِ شمعِ جمال محمد است۔ "حکیم رہبارِ باغِ حصالِ محمد است۔"

خلاقِ کائنات تو اپنی اس کھیتی یُغِیْبُ الزُّمَرِ کے پھلنے پھولنے سے خوش اور
ایمان والے بھی خوش رہتے ہیں کہ یہ باغ، باغِ مصطفویٰ ہے۔ بعض تو ہنسا کر اس باغ کے
بوٹے بوٹے پھول اور پھل سے اپنی جھٹ باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس باغ کا
ہر پودا پاک صاف، شفاف اور خوشبودار ہے اور اس پر نورِ شہینہ کے قطرے مستند رہے
ہیں، ما اطاعتِ خلفاء راشدین اسلام ما محبتِ آلِ محمد است۔

★ تلبیساتِ اہلسب۔ صحابہ کے فضائل و کمالات قرآنِ مجید سے ثابت ہیں۔ تاریخ کے مآخذ سے صحابہ
کی سیرت لکھنے والے کو یہ اطمینان نہیں جلتے کہ تواریخ اور اخباراتِ اخطاط و کذب
مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مُفسرِ مزاج شذائے رسول ﷺ کو کابیل لگا
کر صحابہ پر تنقید اور تنقیصِ شان کے ساتھ ساتھ توہینِ امیرِ کلمات اور بُنی کی عبارات اپنی کتابوں
میں لکھتے ہیں۔ جو سببِ افتراء اور کذب پر مبنی ہیں۔ اَعَاذَنا اللہُ مِنْ ذَٰلِکَ کیا حال ہوگا
اُن کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر آلود تیر برسائے۔ کیا یہ ممکن ہے اور عقلِ سلیم اس
کو تسلیم کرتی ہے کہ دل میں تو محبت ہو اور پھر اُن کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز؟

جناب والا یہ بغض کا مظاہرہ ہے محبت کا انداز نہیں کُلُّ اِنَّاآءٍ یَّتَرَتَّبُ بِمَا فَعَلَ
ابو بکر، عیسیٰ، عمر و طواف او عثمان اب زمر علی حج اکبر است۔

★ تلبیساتِ بدعاتِ خوارج، شفاعتِ روافض، خباثاتِ نواصب اور خرافاتِ
مُغیرہ اور شنیعاتِ نجدیہ یہ سب مذہبِ اہل حق اور اہل حق کی انتہائی ذلالت
اور ذہنی پستی کا شہر ہیں۔ یہ شرِ مال اور بدِ مگال گوہ آپ اپنی ضلالت کا واضح اور
سببِ کلمہ ہے جارحانہ اور دشمنانہ۔

بہن ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تعالیٰ ایسی بر عقیدگی اور گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین
○ فتویٰ :- کسی ایک صحابی کا بے ادب گستاخ اور ٹیکر محروم الایمان ہے۔

☆ نبی اکرم و اطہر ﷺ کے قلوب پر جو ازادگی برستے تھے وہ منقسم ہو کر صحابہ کے قلوب کو منور کرتے تھے اور کلام الہی کے مخاطب اول صحابہ ہی ہیں اور حق ذاتی کے منظم اول بھی یہی صحابہ نے رنگ روپ اور سیرت فہمی پائی جو سیرت و صورت محمد رب العالمین عز وجل ﷺ صحتی پہی چہرے قابل زیارت ہیں اور ان کے دامن سے جو کچھ بھی ہے وہ عطیہ بارگاہ محمدی ﷺ تھا۔ شمس الثبوت کی جگہ افزو زیل سے منور اور قمر الزمان کی تابانیوں سے رنگین تھے۔ یہ ذوالفضل اعظم کا محض فضل ہے۔
☆ "عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْثَنَاءُ وَالْمُؤَادَّةُ هُوَ خَيْرٌ مِّنْ الْهُدَى" ☆
☆ حافظ اکھبر البؤرہ رازی نے "الاصحاب فی تیز الصحابہ" میں فرمایا۔

اذا رَأَيْتَ رَجُلًا تَقْصُصُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَمْ أَنَّهُ زَنَدِيقٌ مُّطَهَّرٌ
اگر تم کسی شخص کو کہہ کر صحابہ رسول ﷺ پر تنقید کرتا ہے تو یقین کر لو کہ یہ زندیق ہے۔ یہ بظاہر ملامت فرماتا بیابن نبیست بدین اور گستاخ

☆ صحابہ کرام کے فضائل کریم، مناقب جمیل، محامد و محاسن، فضائل و کرامات کثرت خصوص صریحہ و احادیث صحیحہ میں موجود ہیں۔ ایک مقام پر مطہر و منبہر حضور انور ﷺ صحابہ میں ایسے جیسے چودھویں کا چاند ساروں کے ہالہ میں "رونق افزو تھے کہ قبرت کے ایک طرف سے جہنمی خوشبو دار ہوا چلی اور دماخوں کو مخطر کرنے لگی۔ صحابہ کرام عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ خوشبو کسی سے ہے۔ فرمایا ادر میرے کعب رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ سبحان اللہ غلاموں کی قبریں جنت کے باغیچے ہیں یہ جنت کی خوشبو تھی۔

☆ بروایت حضرت ہبشل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما - فرمایا اس شخص کا رسول ﷺ پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم و توقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ یہ فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روز قیامت حق شفاعت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضور ﷺ کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے اُس کی

منازہ جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔
 «إِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْفَةِ الْقَلْبَاءِ»

اصطلاح شریعت مطہرہ میں صحابی کی تعریف :-

○ جس شخص نے صحن حیات ظاہری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پڑھا۔ یہ زیارت حقیقہ ہوا حکم۔ حقیقی زیارت سر کی آنکھ بصر سے دیکھنا اور حکمی زیارت جیسے نابینا کا دل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیدنا عبداللہ بن مسعود جو رضی اللہ عنہما و رضی اللہ عنہ کے انعام یافتہ ہیں۔

ایک حدیث الحلیب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

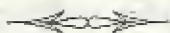
○ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بدر سے صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصرف تمام مقررہ سے کٹوری کی خوشبو آ رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو اوصرف میرے ابوالمخاض کی قبر تو ہے یہ کثرت ہے سیدنا عبیدہ بن حارث بن مظعون رضی اللہ عنہ کی جو غزوہ بدر میں ۶۳ سال کی عمر شریفیت میں شہید ہوئے۔ جن کی شہادت کی تصدیق بذات خود سرور کائنات ﷺ نے فرمائی۔

○ آیت کریمہ کا پہلا جزو وَأَنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَكْتُبُونَ عَلَى النَّبِيِّ طے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اس پہلے جزو میں کمال اشیاء سے شامل ہیں کہ درود شریف پڑھتے ہیں اور دوسرے جزو وَكَلَّمَوا عَلَيْنَا میں بھی شامل کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور ملائکہ کرام کی

عہدہ صحابی ہونے کے لئے اس دنیا میں رؤیت متعادہ کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ اگرچہ خواب میں رؤیت "زیارت" حضور ﷺ کی ذات متعذر کی ہی رؤیت ہے لیکن جب آپ ﷺ اس عالم ملکوت کی طرف رحلت فرما گئے تو اب یہ رؤیت "رؤیت ملکوتی" ہوگی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا لیکن وہ خوش بخت ولی ضرور ہے۔ یہ شرف و سعادت اور سارے بیان کردہ فعل و کرامت صحابہ کبار والہیت اطہار کو اللہ تعالیٰ جنت نے اپنے محبوب ﷺ کی زیارت و محبت اور اطاعت کی بنا پر عطا فرمائے۔
 رحمہ اللہ عجلہ مقامات کی انتہا ہے اس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقام رضا محبوب ﷺ کے وسیلے سے صحابہ کو عطا ہوا و رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ کی رضا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام

طرف سے اُن پر درود شریف پڑھا بھی جاتا ہے۔ یہ دُعا الفضل العظیم کا دُہرا فضل صحابہ کے لیے مختص ہے جس میں اُن کا اس فضل عظیم میں کوئی سہیم نہیں اور کَافِرُہَا الَّذِینَ اَمَّاوِیَہ مخاطبہ اول بھی صحابہ ہی ہیں اور بالیقین اُمتِ مسلمہ کو حکم درود شریف دیا گیا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الْاَتْحٰی الْاَمْنِی
الطَّیِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



بقیہ جاہلۃ سے اس مخاطبہ سے ربّ ارحم الراحمین نے خود صحابہ کرام کو مومنوں کے ایمان کا سرمایہ بنا دیا۔ محمد بن حنفیہ

کلمہ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَلَامُکُمْ نے مومنوں کے لیے کوئی کریم کلمہ بھیجے لیے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر نور انبی ہوجائے حکم تمنا کے موسیٰ علیہ السلام اِنَّ رِضَاآیَ فِی رِضَاکَ بِعَصَاآیَ مِیْرٰی رِضَا تَحْجِیْسِیْ ہے کہ توفیق ہی قصا پر راضی ہوجا تو میرا تجربہ پر راضی ہوجاؤں گا۔ انداز میرا قریب چاہتے ہو تو میرے حبیب پاک پر کثرت درود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلیم نے مناجات کی۔ اے رَبِّکُمَا اَکَرِیْم اور حبیب، غلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

۱۔ کلیم وہ جو ربّیک کی رضا چاہے۔

۲۔ کلیم طالب ہوتا ہے۔

۳۔ کلیم وہ جو کہ وہ پر سفر کی کلفت ملے کر کے آئے اور کثرت آؤنی کہے تو جواب لئی مَرَّآیَ پائے۔

☆ کلیم مَرَّحُوش لئی مَرَّآیَ حبیب مَرَّحُوش مَرَّآیَ

۱۔ غلیل یعنی فاعل اِنَّمَا اَلْهَنِمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ صَمِیْعٌ مَکِیْنُ اَللّٰہُ خَلِیْلُہٗ اَلْمَرَاۤہِمُ صَمِیْعٌ نہیں۔

۲۔ غلیل جو اُمت کی بخشش کا اُشد وار ہو۔

۳۔ غلیل وہ جو مانگے تو پائے

۴۔ غلیل وہ جو عرض پر جان، مال اور اولاد کو

مَرَّآیَ کر کے رَبِّک کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ سَلَامُ

اَلْجَلِیْلُ ط "جو اُنہو کی باری فضل الہی النبی الغفار"

عزوب کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ سَلَامُ اَللّٰہُ عَلَیْہِ سَلَامُ



روضۃ السالک

باب

متعلقات نبوی

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

○ نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کے اسماء و صفات کے منظر اتم ہیں اور حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام اسماء الحسنیٰ اور صفات الہیہ اور جمع مراتب قرب اور تمام خلائق - حقیقت نبوت، حقیقت فنا، حقیقت قرآن اور حقیقت کعبہ کی جامع ہے اور وہ حقیقت محمدیہ تمام و کمال اپنی جامعیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ علیہ السلام کے وجود غیری قلبی مبارک میں درود کرائی اور یہ بدن مبارک اس حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا منظر بن گیا۔ اسی حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے درود دہرجانے کی بناء پر آپ میں تمام تعزات اور اختیارات علی و کبر الکنال موجود ہیں اور جن نفوس فانیہ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ در حقیقت ان کو تمام اسماء و صفات الہیہ اور تمام انبیاء معہ جمیع مراتب قرب اور تمام خلائق کی زیارت ہو گئی۔ اور درود شریف سے ان علاج کی سیر ہوتی ہے۔ بتائیں۔

☆ جملہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے فضائل و کمالات اور تار سے واقفین،
 جمیع اہل بکیت اطہار حضور ﷺ کے انوار و تجلیات اور چراغ خانہ دین،
 تمام اولیاء عظام اور علماء کرام حضور ﷺ کے فیوض و برکات اور ہمہ،
 مومنین انوار کے ذرات ہیں۔ علیہ وآلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

صلوٰۃ و شریعت و تربیت معانی اور قلبی ماسل و قلب اور جسم القدس و اہلہ ﷺ سے قرب جسمانی و حیاتی پاکشت سولہ صحابہ کبار کے کسی کو نہیں نہیں ہوا۔ ہیں سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام انہم سابقہ سے افضل ترین بنا۔ اس مبارک نفوس کی محبت ادب ایمان کا جزو لازمیت ہے۔ بنا۔ ہیں صحابہ کبار اور ایک اطہار و اولیاء عظام کا شرف اور منکر حضور کا جنت منکر بنا۔ علیہ وآلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

☆ آثار نبوی کی زیارت پر درود شریف :-

○ ہر وہ جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے وہ صحابہ کبار ہوں یا بیہیت نبوت، اماکن مقدسہ ہوں یا مہکات مستبرک، ہر وہ شئی جو حضور ﷺ سے منہو گئی یا آپ ﷺ نے جس کی مدحت فرمائی ان سب کی زیارت پر درود شریف پڑھنا مومن کے لیے لازم ہے۔
بال مبارک :- قاضی عیاض علیہ الرحمۃ "اشفا" میں لکھتے ہیں۔

☆ ابو مخدومہ قرشی مدنی مؤذن رسول ﷺ کے سر کے بال مبارک اگلی جانب پیشانی کے بہت لمبے تھے اور بیٹھنے سے زمین پر سر کرتے لوگوں نے کہا کہ تم ان بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا خَافَقَاهَا تَبْرُكًا مَتَدَبِّدُهُ الشَّيْطَانُ مَا بَيْنَ اَنْ بَالُوْنَ كُوْجِدَا نہیں کروں گا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سر کیا ہے۔
معلوم ہوا کہ جس چیز کو حضور ﷺ کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے
☆ محابہ اسلام خالد سیف اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعترانہ سے چمڑہ فرنانے کے بعد سر مبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام ٹوٹے مبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ میں نے بھی بیعت کی اور پیشانی مبارک کے چند بال مبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور لیکھ ادب و احترام اپنی ٹوپی میں رکھ لئے اور جب بھی کسی جگہ میں شامل ہوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اس بال مبارک کی برکت سے ہر حربہ حرب میں فتح نے میرے قدم چومے۔ بڑا عطا کثرت جنتی دور۔
جگہ یہ نوک یہ مبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کئے بغیر میں نے تلاش کر لی۔ جس میں سر مبارک تھے۔ یہ تھا صحابہ کرام کا تبرک سے عقیدہ اور اس کا احترام۔ فقیر غنی عنہ کہہ ہے کہ جگہ محبت یافتہ حضور ﷺ کا تبرک اور بمنزلہ منجھہ ہیں۔

نشست گاہ :- سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہت متور اور پُر رونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کو فد کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کس نے پوچھا اتنا متور چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا مال نہیں میں رسول اللہ ﷺ کی نشست گاہ منشی ثقیف، منبر شریف پر ہاتھ پھیر کر چہرہ پر ملتا تھا اور بہت

حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار میں قدم مصطفیٰ ﷺ کی خاک پاک کے فرماتے ہیں۔

فَيَذَرُ الْخَلْقَ النَّاسَ أَيْدِيَهُمْ مَبْنِيَّةٌ
وَيَمْسُكُونَ بِهَا تَبَرُّكَكَ يَا لَيْلُ
ذَلِكَ الْمُصَوِّدَ الْكَافِرِ ط

پس لوگ داخل کرتے اپنے ہاتھوں کو مصلیٰ کی طرف مٹس کرتے اور تبرک کا پتے چہروں پر ملتے اور برکت حاصل کرتے۔ "وَمَا الْمَوَدَّ فِي أَنْبَاءِ الْأَنْصَلِيَّةِ"

☆ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رنگدڑ میں چلتے تو جستجو کرتے جہاں رسول اللہ ﷺ سے نماز ادا فرمائی، قیام یا جلوس فرمایا۔ شب ناشی کی اس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر برکت حصول برکت و انوار تبرک کا اپنے چہرہ پر مٹس کرتے تھے۔

☆ محدث جلیل امام اجل سیدنا احمد بن حنبل قدس سرہ الأجل سے منقول ہے۔
○ میں نے کبھی اپنی کمان کو بے وضو نہیں چھنوا۔ جب سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے اس کو ہاتھ مبارک سے مٹس فرمایا ہے۔ سبحان اللہ! صاحب المدینۃ المنورۃ نصیحت و نصیحتہ سے کیا تعلق خاطر تھا اور مدینہ منورہ بلد کوثر کا نام بھی کتنا مبارک اور روح و جان کے لیے باعث سکون ہے اور اس کی آب و ہوا اور رضا علیہ السلام کے لیے لطف و خوشگوار اور مضیہ اور منافق کے مخالفت ہے اور مدینہ منورہ کی ایک ایک شئی ایمان والوں کے لیے تبرکات قابل زیارت ہے اور قابل تسامس ہیں وہ لوگ جن کو ان سے لافز حاصل تو اس سے ان کا نصیب کھلا۔

☆ فتاویٰ المتحدیہ میں ہے۔ غزوہ اُحُد میں وہ بن مبارک اور میرا قدس سے جو خون نکلا وہ مختار کل ریتہ الارسل، ہادی ثقل "ﷺ" نے اپنے ایک صحابی حضرت نابک ابن منان رضی اللہ عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پہنچے بہت جگہ دیکھی پسند نہ آئی۔ ہر جگہ پر خیال نہ ہوا۔ بہت سے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہوتے ہو اس کی حفاظت کی جگہ تراسیٹ ہے۔ فتاویٰ المحبت، خوارپانی گئے اور آب، جب دربارہ دربارہ مصطفویٰ میں پہنچے تو اللہ کے پیار سے محبوب واقعہ دانائے غیوب "ﷺ" نے فرمایا۔ کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پیٹ سے بڑھ کر کوئی اور جگہ محفوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفیٰ کریم ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ أَرَادَ إِلَى سِرْجَلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

جس نے سیرجی کو دیکھ کر دیکھا جو وہ ان کو یعنی حضرت علی
بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ رہا ہے۔

○ اس اداہ مجتہد و ادب کے نواسے جانے پہ قربانانِ محبت میں صحابہ کرام نے عجیب
الہام پائے جس پر حضور ﷺ "الہامِ مُرْسَلٌ" فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے۔
☆ ایک صحابیہ حضرت بکاءہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا بول مبارک پی لیا حضور ﷺ
نے استغفار کے بعد فرمایا اَصْحَابَتِیَا اَلَمْ تَرَیْ سَفَا اے اُمّ یوسف! تم ہمیشہ کے لئے
شفا پا گئیں اس کے بعد وہ کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے مرضِ وفات کے۔

☆ سیدہ عمر بن عبد اللہ عجم رضی اللہ عنہا نے پچھنے لگائے تو وہ خونِ مبارک پی گئے تو آپ
ﷺ نے فرمایا: تم نے پناہ تلاش کر لی اور ہر بلا سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے پھنسنوں کا خون پیاتھا تو
آپ ﷺ نے اسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ حضور ﷺ نے اپنی نگاہ فیض سے جو نمونے بنائے بعض اُن میں آپ کی ریت
کے منظر تھے اور بعض صورت کے، یعنی ہم شکل رسول تھے اور بعض صحابہ عظام کو سا
انبیاء علیہم السلام سے تشبیہ دی۔

- ☆ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا ابراہیم، علیہ السلام سے
- ☆ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا نوح، علیہ السلام سے
- ☆ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا یوسف، علیہ السلام سے
- ☆ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا یحییٰ، علیہ السلام سے

عہ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ سے تشبیہ دی علیہم السلام و غیر ذلک
ہم شکل رسول۔ صحابہ میں حضرت عبد اللہ بن اوفی حضرت کاش بن ریبع، حضرت ثمر بن جہاس، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت
بن حنیفہ، ابلیس بن زبیر سے تشبیہ دی، حضرت سیدہ خدیجہ، حضرت ام سلمہ، حضرت ام کلثوم، حضرت ام حبیبہ، حضرت ام
عبد اللہ بن جعفر علیہم السلام، نیز یحییٰ بن قاسم، ابلیس، اعیان میں شہید رسول کے نام سے تشبیہ تھے۔ لوگ انھیں
دیکھ کر ارادہ جمع ہو جاتے اور گھر سے میں لے کر مسجد کا قاعہ پاؤں چومتے اور وہ دُعا کرتے پڑھتے
سیر رسول ان مشغول حال و حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہہ تھے۔ "بقیۃ فی حقہ صحتہ"

نبی رحمت ﷺ نے اپنی توڑی چادر اپنے کندھے سے اوپر اٹھائی اور اُٹا کر صاحبِ خلق عظیم رسول کریم، نبی زوَّفَرِ کریم ﷺ نے بَسَطَ عَلَى الْأَرْضِ زَمِينَ پر بچھا دی اور اَشَادَ إِلَى وَدَّ آيَةٍ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر توڑی کی طرف کہ اس پر بیٹھو۔ یہ منظر ابھرا تھا عظیم المرتبت رسول کے خلق عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمّدی ﷺ تھا اور یہ حسنِ اخلاقِ حبیبہ کلبی نے اپنی غامری آنکھوں سے دیکھا تو بکلی اُن پر گریہ خاری ہو گیا اور اب غلام کا کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محبت میں رحیمہ بھی آگے بڑھے اور دَفْعَ وَدَّ آيَةٍ اپنے مبارک چادر کو زمین سے اٹھایا اور قَبْلَهُ اور بوسہ دیا۔ چوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا سُبْحَانَ اللَّهِ اَوْسَبَ مَحَبَّتِ كَيْفَ اَنْدَرُ۔ متراجِ انبیا کی بارگاہ میں غلامانہ مرض ہے سہ

سر پہ رکھنے کو بل جائے نعلِ پاک حضور

تو کہیں گے کہ ہاں تاجِ دارِ ہم بھی ہیں

اور عرض کیا۔ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُ کی شان رکھنے والے آقا۔ میں تو غلامی کے لیے آیا ہوں۔

غلامی چاہتا ہوں۔ غلام بنالیجیے۔ غلامی کے سوا کچھ نہیں چاہتا سہ

ہولنے خلعتِ شاہی ندارم بگردنِ حلقہ طوقِ غلامی

تا دیدہ رختِ عمری سودائی تو درزیدہ ام

فارغِ ذوقِ ہاشمِ اکنوں کو شرا دیدہ ام

غلام پر آقا کی نگاہِ محبت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایسانی کیفیات کا

سمند بن گیا اور جدیدِ محبت سے باواز کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود جھک

گئیں اور گویا ہوئے کہ اے آقائے کائنات اِنِّی اَزْجِیْتُکَ ذُلُّوْیَا کَثِیْرًا میں نے

بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِیْنَ بَنَاتِی میں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں

کو زندہ دگر کر دیا ہے۔ اُسی وقت ربِ کریم نے سیدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا۔

فرادہ دیکھ لکھی کو کچھ ایسی عزت اور منزل

کی تم جب تم نے کلمہ شہادت پڑھا تو میں نے

تیری ستر شاہِ زندگی کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

قُلْ لِّدَعْوَةِ صَاحِبِی وَیَعِزُّنِی وَجَلَّالِی

اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللّٰهِ عَفَّرَ لَکَ

کَفَرْتُكَ مَسِيحِينَ صَلَواتُہٗ
 کہ اس وقت آپ کی عمر ستر سال کی تھی۔ مؤلف
 فرمایا ربّ یٰحسب نے اسے جبرائیل علیہ السلام یہ ہنسی دہیہ کہی سے میرے محبوب کو بڑی
 پسند ہے لہذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اسی شکل میں جایا کرنا۔ آپ کے
 ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا۔

اداء صدیقی :- ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر بارگاہ رسالت ہوئے
 تو بوریہ کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا
 یارسول اللہ ﷺ اپنے محبوب صادق سیندا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ
 فرمائیں انہوں نے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ناکہ بوریہ کا لباس پہن رکھا ہے تو ربّ کریم
 نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوب ﷺ کے محبوب صادق کے متعلق لباس میں ایسا ہی
 لباس پہنو۔ سب عالمین عرش اور ملائکہ مقربین نے جتنی لباس اتار کر یہ لباس پہنے ہیں۔
 تو حضور ﷺ نے آپ کو بلا بھیجا اور فرمایا اس کے بدلے اللہ پاک کے رسول پاک
 ﷺ تمہیں لباس عطا کرتے ہیں۔ آپ نے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے۔
 خوشبوئے محبوب ﷺ بر محبت محبوب کی ہر شے سے تعلق کا تقاضا کرتی ہے اور
 محبوب کی ہر شے محبوب کی یاری ہوتی ہے۔ محبت مصطفیٰ علیہ السلام اکل الشیء و احمل الثناء
 ایک ایسا مصطفیٰ اور شفاف چشمہ ہے جس سے تشنگان محبت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔
 محبت کی ہر اداس محبت جھلکتی ہے والہانہ محبت عقیدت کا انبھار اس کی ایک ایک شے سے
 ہوتا ہے۔ محبت کے انداز انوکھے اور اس کے مظاہرے نرے ہوتے ہیں اور اس کی خوشبو
 بھی عجیب غریب ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔

حضور ﷺ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رخساروں پر اپنا معطر و
 مست اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں۔ مجھے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوتی ہے ابھی ابھی
 اپنے حشر کی ڈبیر سے اٹھ لگا ہے۔
 ”میں مسلم شریف“

حضرت وارث بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جب بھی معطر و مست اقدس
 سے مصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسم اکبر سے گس ہونے کی وجہ سے ایسا معطر
 ہوتا ہے کہ اس کا اثر ایک سال کا عطرہ ملے۔

ہو گیا۔ میں تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا اور مشک سے بہتر خوشبو پاتا۔

☆ **پسندہ امم سلیم والدہ معظمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما** فرماتی ہیں میں ایک بار بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر خوشبو کی طلب کر مٹی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے چند قطرے عطا فرمائے وہ میں نے شیشی میں منہاں لئے عَزَّوَجَلَّ كُنْ فِي طِينِنَا وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيْبِ اے آپ کے پسینہ معظمہ سے خوشبو نے زعفران، عنبر، مشک، آذخر اور گللاب سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہے۔ "کنز العمال"

عطرِ جنت میں بھی اسی خوشبو نہیں جو خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

☆ **ربان مبارک پسندنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما** جب کوئی صحابی بقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوتا تو کاشانہ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپ کے وجود معظمہ و مغیرہ کی میٹھی میٹھی خوشبو خوشبو کی محبت سونگھتے ہوئے جو آپ رضی اللہ عنہ کی گزرگاہ ہونے کے سبب سے راہ میں بس جاتی۔ **المدینۃ المنورہ** کی جس جس گلی و بازار کو چہ دبا کار، میں وہ خوشبو محسوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضور اس راہ سے گزرے ہیں وہ اپنے رسول معظمہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیتے تو تلی پاتے۔ **اللہم صل علی رسولک علیہ السلام وصحبہ**

کوئی جاں بس کے مشک رہی کسی دل میں تیری کھنگ رہی
نہیں تیرے جلوہ میں گھر ہی کہیں چھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفت نکال سے بے دو دوائے دال سے
وہ بنا کہ اُس کے اگال سے بھری سلطنت کا آدھا رہے

مومن اور منافق :- محبت کی بجائے عداوت، تعریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے حقارت، حقیقت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے مہملت؟ یہ کتنا تباہ کن حال ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر رہا تھا۔ تھوڑا سا توقف فرمایا تو اُس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المنافقین ابن ابی حلیہ اللعشر نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ سے رمانگیا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر ہے۔

سہ لک، مفرغام، زلی، وری، زینت۔

○ حضور کریمؐ نبیانِ رسول اور شائقینِ رسول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قویٰ ضعیفی جنگ جاری ہے یہی صدرِ اول میں بھی تھی اور یہاں بھی نبیانِ رسول سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر تبر و آزار ہیں اور دشمنانِ رسول، امانتِ رسول پر اڑے ہوئے اور مورچہ بند ہیں۔ ان دو امور میں اور آپؐ اپنی منافق کے درمیان تلخی، ترشی پھر دونوں کی قوموں کے درمیان جنگ کی قربت، عقیدتِ رسول اور نفرتِ رسول، احترامِ رسول اور امانتِ رسول کی خاطر تھی۔ یہی عینِ حقیقت ہے یہی جنگ صدرِ اول سے آج تک برابر جاری ہے اور اقیامتِ حزبِ اللہ سے حزبِ الشیطان پر سرِ پکار رہیں گے۔

سینہ کا ر دہا ہے ازل سے تامل و خیرِ مصلحتی سے شراب کو بکری
ریندا این دواحد ضعیف و قوی کا ارشاد مبارک بھی برحق تھا اور ان کا دن رات کا مشاہدہ تھا کہ حضور اکرمؐ ہر محزون و غمگین کو گلے سے گھونٹ کر گئے وہ راستہ وہ گلی خوشبو سے مٹ گئی۔

”وہ تھا بدن یا کوئی گل تر پھرائے کی خوشبو وہ روح پرور
چدھر سے گذرا بنا، وہ رستہ، بہا پسینہ گلاب ہو کر
☆ یہ تھا تازہ کا باعث اور اصل سبب ایک طرف احترامِ رسول اور ایک طرف امانتِ رسول کا مظاہرہ۔ حضور اقدسؐ کے پسینہ کی خوشبو زمین، ہوا، بنیاد، راہ گلی و بازار اور کوچہ و بازار کو خوشبو دار بنا دے اُس ذاتِ مقدسہ نے اگر دروازہ گوش پر سوار کر کے اُس کو سر لیا مٹھ کر فرمایا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت کو بدل کر مشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجب؟“

”اور یہ تازہ کا عظیم کمال منتظر ہی۔“

اس راہِ محبت و حقیقت میں تنقید، تفتیش، اعتراض، اعتراضِ نفرت، امانت کی کوئی گنجائش نہیں محض

علیٰ رسول اللہؐ۔ ”خبرِ نبویؐ میں قرآن میں ایک پتھر پر رسولؐ فرمایا جس کا نام بینات تھا صحابہ نے عرض کیا کہ بینات کیا ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا لا بقی ہو نعمات۔“

”آپؐ نے اُس کا نام بدلا تو خداوند تعالیٰ نے اُس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی قنوتِ اہیت اور بدلیا، یہ اللہ کے محبوب ہیں جن کی زبانیں تاثیر کرتی ہیں۔“

عبر زمین چمیر ہوا اور مشک ترغبار اونی سی یہ شناخت تیری راہ گذر کی ہے
☆ جس طرح حضور ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبو دار بنا دیتی ہے
اسی طرح آپ ﷺ کی ذات "نور" غلاموں کو پُر نور بنا دیتی ہے۔ حضور
ﷺ کا عبادہ و حضور غلاموں کو نور بلکہ نور علی نور بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" ﷺ کے غلاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری
فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر کی تصدیق کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ
نہ روپ اور نہ نام مصطفیٰ ﷺ "اللہ اللہ شانِ قدرتِ الہیہ ط"

○ فضائل و شہاں اور کمالات ختمی مرتبت کا کوئی ایک شمعہ بھی نہ زبانِ رب بیان
نہ قلمِ رامکان کے زمرہ میں آتا ہے۔ بخوفِ ضحاکست و طوالتِ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔
شناخوانِ حبیب ﷺ جامی قدس سرہو انسانی جیسا باکمال ہے حضور انور
ﷺ اجازتِ مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ جامی سلامت روی و باز آئی۔

نے جب تعریف و توصیف کے لیے زبانِ کھولی تو کمالات و مقاماتِ محبوب کی انتہا نہ
پاسکا اور مجسمِ حمزہ بن کر لکھ کر اٹھا۔ کیا حدیث و صفت راہنہ و آغاز ہے بینم۔

وَصَلَّى اللہُ عَلٰی نُوْرٍ کَرُوْشِد نُوْرٍ ہَا یَسِدَا

زمین از حُصْبِ او ساکن فلک در عشق او شکیبا

اور سعدی قدس سرہو جیسا باکمال اور ہمہ وقت حضوری نے ساری زندگی اسی چشمِ محبت
سے سیراب ہو کر سفر در سفر گزار دی تو کارہ نہ پاسکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری
لحظات میں جس کو بارگاہِ رسالت میں مورچیل جھکنے کی سعادت نصیب تھی کہہ گیا۔

شاعرِ "لؤلؤ لک تمکین بس است شنائے تو لہ و لیس بس است

چہ و صفت کند سعدی نا تمام فلیک السلام لے نبی و السلام

یعنی اس زندگی ستار اور سفر حیات میں تمام کمالات کی ابتداء صلی اللہ علیہ وسلم اور انتہا
و فلیک السلام، ہے۔ ابتداء بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی
اقل آخر۔ ابتداء و انتہاء، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر
سے درود پاک ہو اس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

دُودِ شریف نامنکر کہ حضور ﷺ کا قُرب ہی قُربِ قدسی ہے۔ یعنی حضورِ حق تعالیٰ سے قُرب ہی قُربِ ربِّ الارباب ہے یہ قُربِ ارحم و غلظی بھی ہے۔ جو کہ قُربِ فی الزَّوجِ الْمُضَوَّجِ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط عَنْ حَبِیْبِ سَانِدِ فَصْلٍ شَرِیْفٍ اور یہ قُربِ حقیقی اور معنوی بھی ہے جو اَنَّ اللّٰهُ مَعَنَا ط ظاہر و باہر اور قُربِ سنی بھی جو مَا وَدَّ عَلَیْكَ وَمَا قَلَّیْ سے واضح ہے۔

وَقَدْ قَالَ فِي الْخَنَسِ الْمُوَدَّنِ اَشْهَدُ
وَسَقَّ لَهٗ مِنْ اَسْمِهِ لِصَبْكَهٗ
یہ قُرب، مومن اپنے پیارے نبی ﷺ کا دُودِ شریف سے پاتا ہے۔

رِضَا کے محبوب اور تحویلِ قبلہ :- قرآن پاک یک سورۃ ابقہ آیت کریمہ ۱۳۳

فَاَنْزَلْنٰی تَقْلِبَ وَجْهَكَ فِی السَّمٰوٰتِ
فَلَنُورِثَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰیهَا
○ کَلِمَةُ النُّوْرِ رَاوَدَ اللّٰهُ تَوْرًا فَرَزْنَا لِقَدْرِنِ سَلْبٍ بِحَرِّ الْقَدْسِ سَرْمَاہِ بَعْدِ اِیَّتِ کَرِیْمٍ نَازِلٍ یُّوْفِی اِس
میں محبوب سے خطاب ہے اور کتنا حسین بیان اور اندازِ محبت سے بھرا ہے۔ محبوب تمہارا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اٹھتا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرور بضرور تمہیں اس قُرب کی طرف ہی پھیر دیں گے جس میں تیری رضا ہے۔ مسجدِ نبی ﷺ میں نمازِ ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضور ﷺ نے کعبۃ اللہ کی طرف مُنہ پھیر لیا۔ رضی اللہ عنہ بھی اُدھر پھر گئے بعدِ صر

حے قُرب و وقسم ہے قُربِ نوافل بعدِ ظہر اور حق باطن۔ حدیثِ قدسی میں یَسْمَعُ کَلِمَیْ سَبْعُوْنَ فِی سَبْعُوْنَ اِس شاہ ہے۔ قُربِ فرائض جن ظاہر و باطن اور عیدِ شریکِ خالق و مستغرق اور باطن جو بطاعتِ حدیث پاک اِنَّ اللّٰہَ یَنْطَلِقُ عَلٰی سَانِ عَمْرٍ ط یہ قُربِ قدسی اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ تمام نکات سے بٹا ہے۔ تَحْمِیْلُ اَشْکٰہِ سَمْعِ اَمَّا ملاحظہ ہو

”اَنْزَلْنٰی تَقْلِبَ وَجْهَكَ فِی السَّمٰوٰتِ“

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس کے ساتھ اپنے نبی کا اسمِ علیا۔ جس کی شہادتِ مَکُونِ پانچ وقت اذان میں دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی حکمتِ ظاہر کرنے کے لیے اپنے نام سے مشتق فرمایا۔ پس عرضِ عظیم کا ایک نمونہ ہے اور آپ محمد ؐ عَنْ حَبِیْبِ فَصْلٍ شَرِیْفٍ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَکَّمَ ط

”نَامِزُ الرَّسِیْبِ فِی اَسْمَاءِ الرَّحِیْبِ“

حضور نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ عین حالت نماز میں حضور کی اتباع کا ریکارڈ قائم کر دیا یہ کمال تھا صحابہ کرام کا ”درجہ اول“ میں اور صحابہ کرام بھی رب سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ محبت حقیقی کو اپنے علمِ کریم سے پہنچانے کی اولیٰ محبوبانہ پسند آگئی۔ تحول قبلہ حضور ﷺ کی رضا اور چاہنے سے کہ رسول ﷺ کی مشیت اور ارادہ اللہ سبحانہ کی مشیت اور ارادہ ہے۔ اور نہ کامیاب اس سے بلند تر ہے۔ شبِ سراجِ مقامِ دنیا پر اَفْذَتْ سُنْبُكِي عَلَيْكَ نَارِ کَرَکَانَاتِ کے غم و ملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نبھا کر دیا اور روزِ قیامت ربِ کریم وحی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہوگی۔ مزید برآں قیامت کے روزِ با و صاحبِ کتاب لپیٹے سے پہلے ربِ کریم اپنے محبوبِ مصطفیٰ کریم ﷺ سے پوچھے گا وَصِيَّتِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَصَّيْتُكَ قَالَ فَصَوِّ يَا رَبِّ وَصِيَّتِي۔ ہاں میرے رب میں راضی ہوں تب جنت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے۔ سچے شانِ نبوی کے قربان۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْكَ ط

حکمت :- ہم سید الانبیاء ﷺ کے نیاز مند غلام ہیں۔ ہمارا ایمان نبیِ محترم پر ہے جس کی ہر ہر ادا ربِ کریم کو پسند ہے آپ کی اولیٰ محبوبانہ کا اشارہ کہ

○ تَقَلَّبَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاوَاتِ مِنْ رَبِّكَ قَبْلَ مَقْعَدِكَ فَقَبِّلْ سے ربِ کریم قبلہ بدلے سے تو کیا محبوب سے ذکرِ مصطفیٰ اور وہ شریف کے انوار سے عتابِ قراب سے اور عتابِ رحمت سے بدل جاتا ہے۔

علم :- سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴ ہم دیکھتے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا ”اولیٰ محبوب محبوب“ اللہ فرمایا ہر ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیت اللہ، انبیاء کا قبلہ بیت المقدس اور ملائکہ و فرشتے بیت المعمور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتبِ تلاوت، تورات، انجیل اور زبور کا نزول بنی بنائی میں ہوا۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اس کا اندازہ کچھ عجیب تھا اُنہی محبوبانہ، کہ بیتِ ناجز میں خارج رہیں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام نہ کرتے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃ اللہ میں ہیں تو وحی کعبہ میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منورہ میں تو وحی وہاں ہوئی اگر محبوب بسترِ خجرو حارثہ میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہوئی۔ اور اگر حجۃ الوداع میں تصویٰ اُنہی پر سوارِ غلبہ فرما رہے ہیں تو وحی

○ یحییٰ بن محمد رحمہ اللہ صمدیہ کا بنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات
 جمیع محاسن و مجاہد کی جامع ہے اور آپ کی ذات اقدس انوار و تجلیات الہی کا منظر انداز
 کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ کو تعالیٰ کے محبوب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ
 آپ کے وسیلہ علیہ سے اُمت کو محبوبیت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے "محببت
 کیفیت قلبی کا نام ہے۔ ما وقر فی قلبہ جو چیز دل میں کھڑے۔ اور جس
 کی یاد سے دل دھڑکے وہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات محمود حقیقی کے محبوب حقیقی کی
 ہے۔ محبوب کی ہر شے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرہ اقدس پر پسینہ مثل شبنم
 کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مس کر دیں وہ چیز محبوب، در محبوب، دیوار محبوب
 خفا محبوب، ہوا محبوب گلی و بازار محبوب غرضیکہ وہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب
 کا ذکر ہو۔ یہ فیض محبوبیت رب کریم تجلیے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو بھی عطا فرمایا۔
 جس پر نگاہ پڑ گئی وہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، وہ شجر محبوب، حجر محبوب، و چشمہ
 نادر محبوب۔" ایسے محبوب پر درود ہوں۔ ایسے رسول پر سلام ہوں۔

☆ اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں۔ جب اُن کی زیارت کو جایا کر
 اور اُس کی جھڑیوں کے محل لکھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پتے ہی لکھایا کرو کہ یہ وہ پہاڑ ہے
 جن پر اللہ سبحانہ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور ﷺ کے قدمِ مبارک سے
 لڑا گیا یہ محبوب کائنات "محببت اللہ" سے محبت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبت کرتے

یہ ایک حقیقی پہاڑ ہے۔ اللہ صلی و سلم و آلہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پر حیرتیں جہر جہر سے وہ شفیق عاصیاں گدھر گئے
 جہاں نظر نہیں پڑی ہاں ہے ات آج تک دہاں دہاں سحر ثقی جہاں جہاں گدھر گئے
 انتی کو اتاباع سے جو انعام ملا وہ کتنا کمال تحفہ محبت ہے۔ شجر غار پہاڑ، قطرہ دریا
 چشمہ چرند پرند سب اُس سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی خوشبو محبت کو ہی جاتی ہے۔
 خواجہ اولیٰس قرنی۔ محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إني لأجد ریح نفس الرحمن من قبلي اليمن تحقیق میں رحمن کی خوشبو رحمن کی طرف سے پاتا ہوں۔

☆ پوچھے کوئی میکبہٴ ہلال و اُویس سے حبیبتِ نبی سے زندگی کیسی سنو گئی

سید رحمان، محبوب ﷺ کو آئی۔ یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوب اُویس قرنی ہیں۔ جن کا ذکر پاک رب العزت کے محبوبِ سجدہ نبوی شریف کے منبرِ نبی پر برکت خطبہ حرمۃ المبارک میں فرما رہے ہیں یہ عیسیٰ خوشبو حُبِ مصطفیٰ کی خوشبو تھی۔ جو یادِ مصطفیٰ ﷺ "وَرُوْدُ شَرِیف سے ملتی ہے" "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ شَرِیفُ الْمُسْلِمِیْنَ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رُوْدُ شَرِیفِیْ"

لوٹے جان میں آید از سونے حلق اندکے جان پرورد اُویس قرنی
سر بہر دوستی اُویس قرنی بے خطا چوں نامہ مشکِ حُضُن

سید اُمّی کو حضور ﷺ کی طرف سے محبت کا تحفہ خرقة عطا ہوا۔ صاحبین کریمین سیدنا عمر و علی رضی اللہ عنہما سے فرمایا اُن سے کہنا کہ پہن کر میری اُمت کے لیے دعاؤں مغفرت کریں۔ آپ حضرت مصطفیٰ پر وضو فرما رہے تھے کہ ملاقات ہوئی اور خرقة کو آنکھوں سے لگایا اور مُصْطٰی لیا اور دُعا میں مصروف ہو گئے اب محمود اور عابد، خالق اور بندہ کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہوا تیری دُعا سے ایک تہ از اُمت کی بخشش کی عرض کیا اور حکم ہوا دس تہ از عرض کیا اور حکم ہوا اٹھ اور ربیعہ کی بکریوں کے بالوں کے برابر بخشش کروں گا۔ یہ راز و نیاز حُب اور محبوت کے درمیان تھے سبحان اللہ کیسا پیارا اندازِ محبت کہ اتنے میں صاحبین کریمین رَحِمَہُ اللہُ رَحِمَہُمَا نے آواز دی تو فرمایا اچھا سرے مولیٰ کی یہی مرضی تھی "مرضی مولیٰ از ہر اُفتی" فَلَمَّا لَقِیْہُ

○ اے اُویس! قرنی کے باشندے! تو کتنا پیارا ہے اور اے اُمتِ مصطفویہ کے خضر! جن کے پاس خرقة دے کر صاحبین کریمین کو بھیجا گیا، تو کتنا محبوب ہے اور یہ خرقة تبرک کتنا مبارک ہے اور یہ تیری سر زمین جہاں خرقة عطا ہوا وہ خطہٴ ارضی کتنا بابرکت ہے اور تیرا دُعا مغفرت کرنا یہ نذرانہ ہے بارگاہِ محبوب میں اور وہ لحاظ کتنے عظیم تھے جن میں تو نے اُمتِ مرحومہ کے رشتے دُعا کی جو عرش پر عجب نے سُنی اور فرشتے پر محبوب

عند مقامِ نبوت میں بیچہ، بلکہ نہیں رہا۔ قرب بہا ہے۔ اگرچہ بظاہر ہر قرنی سید اُمّی کے آفتابِ رسالت ﷺ سے دور تھے لیکن یہ اہلِ قریب اور ہر وقت صاحبِ حضور تھے۔ رَحِمَہُمَا

۲۔ عز و جل کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ! مجھے بھی مقرر اور بھیج کی برکوں کے بارے میں مقررہ محفوظہ اُمت سے ایک بڑی کے گھر کے ایک بال میں شمار فرما دینا۔

قرنِ ہند اور رنجود آمد زمین و دہر زمین بایزید اللہ فرماں یا اویس اندر قرن ایں پختیں فرمودہ و صفیٰ مصطفیٰ ازین سے آیدم بوسے خدا

○ آپ قافلہٴ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذکر، عشق و محبت کا ذکر ہے جو تاقیامت تجھانِ رسول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرتا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو کبریا در و شریف، ذاتِ رسول ﷺ میں فنا ہو گئی تھی اور ہر وقت استغراق، حضورِ آور دیا رہتے تھے۔ آپ مستورِ اولیاءِ کرام سے ہیں۔ دنیا میں بھی مستور اور قبر میں بھی مستور اور قیامت کے روز بھی مستور ٹھہریں گے کہ ربِ کریم عزوجل آپ کے ہم شکل ایت ہزار فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی اولیاءِ حق تحتِ قیام فی لا یفسد فیہ شیء فی ظلہ کی کمالِ تفسیر ہوں گے اور قبلاً رکھائی اُٹھیں داخلِ علویارم ہوں گے۔

☆ سلسلہٴ علانیہٴ اولیست کا فیضان بغیر کسی ظاہری ہیبتِ ایچی قبرِ مطہرہ و محطہ سے تاقیامت جاری رہے گا اور یہ نسبتِ اولیست در و شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر بغایت عنایات فرماتا ہے۔ اس نسبت سے بڑے بڑے اولیاءِ شعیض ہوئے ہیں۔

حدیثِ قدسی: کلام اللہ بر زبانِ رسول اللہ عزوجل و علی اللہ علیہ السلام اذ ثوا احبنا فی قیقول المملکۃ حکم جو گامیرے خوب میرے قریب آجائیں فرشتے

علی میرے اولیاء میرے دامن میں چھپے ہوئے ہیں میرے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ ایما علیہم السلام اپنے اطالیہ و حواری و مؤمنین و متابعین اللہ اہل شجرات سے بچانے جلتے ہیں۔ مگر اولیاء کی پہچان مشکل ہے۔ جس میں اللہ سبحانہ کی ذاتِ اپنی قدرتوں کے پردہ میں اور کلام اللہ کے کلامِ فیسی کو قرآنِ عظامی میں چھپا رکھا ہے۔ انکارِ شجرانِ بارگاہِ جابرِ بشرت میں چھپے رہتے ہیں۔ ان کے سینہ میں آثارِ اُردا اسرارِ الہی مستور ہیں جس سے یہ پہچان نہیں جلتے اور یہی اللہ سبحانہ کے دامن میں چھپنے کا منہج ہے۔ ۱۲ منہج ستر اللہ عزوجل

۱۔ حضرت ابوالحسن قرطبی نے سینہٴ بایزید بٹھائی کے وصال کے ایک سال بعد اکی قبر سے فیض پایا اور حضرت بایزید نے سینہٴ امام جعفر صادق کی قبر اُٹھ کر سے نسبتِ اُنوس میں فیض پایا۔ اکیترہ محمد باقر الدین نقشبند غازی نے جہادِ عالمی میں فیض پایا اور حضرت علی نقشبند نے جہادِ عالمی میں فیض پایا۔ جو کہ آپ کا پناہ طریق ہے ۱۲ منہج ستر اللہ عزوجل

اور قبورِ اولیاءِ عظام الزوار و فیضانِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے چشمے ہیں۔ زائر کو ہر فرد سے اپنے اپنے واسن بھرتے ہیں اور کبھی بھی ناکام اور نامراد واپس نہیں لوٹتے۔ یہ فقرہ و مسکن علیہ تجلین مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جن کی محبت امت کے دلوں میں ڈال دی گئی ہے ان درویشوں کی محبت اصل دین اور جنت کی کنجی ہے۔ اولیاء اللہ جب مَن کاں اللہ کی منزل ملے کر کے کَانَ اللہ کے مقام پر فائز ہوتے ہیں تو ان کی نگاہ میں ماضی اور مستقبل کا زمانہ حال کی طرح بن جاتا ہے اور وہ اللہ پاک کے نور سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ خوشبو منو گھ لیتے ہیں۔ اُن کی نگاہ لوح محفوظ پر رہتی ہے اور احوالِ قیامت اُن کے سامنے ہوتے ہیں کہ نور کے لئے کوئی شئی حجاب نہیں ہوتی۔

حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ روایت حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہما
 کہ حضرت ابی بن کبیر اس حدیث پاک کو شامِ الحزین علامہ خلیل الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا۔
 حماد بن عمار بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک بار علی الصبح نبی الرحمة ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار ﷺ نے پوچھا یا حارثہ یتیم اصبحت لے حارثہ تم نے صبح کس حال میں کی؟ عرض کیا یا رسول اللہ صبح کی حالت میں اصبحت مؤمنًا حقًا فرمایا تیرے ایمان کی حقیقت کیسا ہے؟

قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَذْشٍ رَافِيَةٍ	عرض کیا گویا میں عرشِ الہی کو دیکھ رہا ہوں غائر
بَارِدًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ	گیا جنتیوں کو جنت میں داخل ہوتے اور گویا میں دیکھ
يَتَرَأَوْنَ فِيهَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى	رہا ہوں درویشوں کو آگ میں شہر چلتے۔ داغ
أَهْلِ النَّارِ يَتَرَأَوْنَ فِيهَا	اور جہنم فرخ کرتے۔

○ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بہشت اور جہنم میرے سامنے ہیں میں جنتیوں کو پہچانتا ہوں اور درویشوں کو بھی جیسے پھیلی اور چوٹی کی گڑھے چپ رہوں یا عرض کران

علیہ فقرہ صحابہ ساداتنا نجیب عبد اللہ و زوارِ اجدادین! جو زوارِ حقاری! اور زوارِ ہلال جہنم مبارکین! ہمارا اور ہمارے
 سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فقرہ اولیاء میں جو فقرہ خیر علیہ السلام میں مبارک ہیں جو لوگ جن کو آج اور جنت
 کا دران السعدین نصیب ہوگا کہ محبت و درویشی کھیت جنت است! صحابہ صغیر کا تعداد ستر تھی۔ ۱۲۰۰ درویش و اولیاء

توصیف فرشتوں کے لیے میرے مشن پر ہاتھ رکھ دیا کہ چپ رہو اور فرمایا اَصْبَحْتَ كَمَا لَوْ كُنْتَ مَا
صَبَحْتَ اِسی پر قائم رہو۔ "فقد كبر مطيعاً و اذاعاً سبيته المم البؤسيفه بعض المخططات"

○ آفتاب نبوت کے ذروں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنت سات آسمانوں سے اوپر
دو رخ سات زمینوں کے نیچے اور مشر و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں تو آفتاب کو زمین پر لگا دیا گیا ہو گا۔ حضور ﷺ
پر درود شریف کی مؤاخذت سے یہ مرتبہ اولیاء کاملین کو عطا ہوا۔ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ"

علم بعض ضعيف الايمان والبيان "الکبریت" کو ضعف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کہ شرک کا فتویٰ
لگاتے ہیں۔ اُن کو اس مندرجہ حدیث قدسی پر غور کرنا چاہیے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کھلیں حضور ﷺ
اشکوۃ و المکل الشکام کی ذات معہ صفات، اللہ تعالیٰ و تعالیٰ بکذا فیاض کی عطائیں۔ آپ ﷺ سے
جس علم فیض اور شفاعت کا ظہور ہے یا ہو گا وہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ارادہ عشیت امراء و شمس ہے۔
مفسر الفادیس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے تشریح کریں۔

حدیث قدسی۔ کلام اللہ ربان روحان اللہ "مَوْجِلُ فُضْلِ اللَّهِ عَلَی رَسُوْلِهِ"۔ "سبح النجاری"

ہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے دل سے ملاوت کی میرا اُس سے اعلان جنگ ہے اور جن چیزوں سے
میرا بندہ مجھ سے قرب چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ
فرائض سے میرا قرب چاہتا ہے تو میں اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ
نسا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑ دھکے
اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے ملتا ہے تو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے
چتا ہو کہ کسی بڑی چیز سے بچنا چاہتا ہے تو میں اُسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

☆ اس حدیث پاک کا مضمون یہ کہ صفات بشریہ سے نکلنا اور صفات حقہ سے مشغف ہونا۔ اہل عرفان کے نزدیک
قناتی اللہ سے بقا اللہ کا مقام مرام ہے اللہ تعالیٰ کی صفات صبح، بصر اور قدرت کے انوار بندہ کی سبب بصر اور قدرت
میں ظاہر ہوتے گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا نظم بن جاتا ہے وہ فی الواقعہ سننا، دیکھنا، پکڑنا اور چلتا ہے۔ اور
کے یہ تمام حضور ﷺ کی نگاہ فیض سے ہیں اور حضور ﷺ سے یہ کمالات منظر و صفات
اللہ جل جلالہ تعالیٰ سے ہیں۔ فقیر نے ان کی اس توجہ سے محسوس کی کہ ان کی ہر جگہ سے چاہیں وہ اللہ تعالیٰ سے
بہتر نہ ہو سکتے۔

علامت محبت بد محبت آنکہ میں رقت، دل میں کیفیت اور جسم و جان میں
 وجود ملتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی الخیر اور حب اس میں محبت اور استغراق ہوتا
 ہے تو اسی کا نام عشق ہے۔ محبت، محبوب کی اتباع کا قرۃ اور عطیہ خداوندی ہے۔ اس
 محبوب پر غلبہ ہو تو فانی فی الخیر

بہارِ عاشق

مِنْ أَتَيْتَ التَّائِبَ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ بِحَقِّقَةٍ ۖ فَالْحَالُ عَلَىٰ وَجْهِ الْكَفَالِ ۖ

☆ حضور ﷺ نے دینِ متمدنہ میں سحر کی وقت کو مقرر سے بنی کائنات کے ایک شخص کے استغاثہ کی
 آواز مسامتہ بعید سے سن لی اور ٹھٹھ سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ کس معنی پتی دیکھنے کے
 ☆ حضور علیہ السلام نے صلوٰۃ الکسوف میں محبت جو "سات آسمانوں کے اوپر" اور دوزخ "جو
 سات زمینوں کے نیچے" کو لاکھ فرمایا اور ہاتھ مبارک اٹھایا کہ جس وقت سے انکوڑ کا خوشہ توڑنے کا ارادہ بھی
 فرمایا یہ معلوم ہے پتی یہ صلوٰۃ کا۔ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ

☆ حضور ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو اُٹھایا کہ یہ ہاتھ ہے اپنا ہاتھ فرمایا اور غزوہ اُحد میں کھڑا
 پھینکے اور مارنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ یہ مطلب ہے
 پتی یہ صلوٰۃ کا۔ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ

☆ حضور علیہ السلام شبِ اسراء کے دو لباسوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں
 شبِ مہراج کو طے کیا یہ قصہ ہے۔ پتی یہ صلوٰۃ کا۔ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ

☆ فلہذا ائینہ اہل سنت و جماعت کے مطابق علمِ غیب، طاہر زافر، ثنائی کل، شفاعت اور قدرت
 یہ سب اللہ سبحانہ کے نور کے ظہور ہیں جو حضور ﷺ کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اولیاء سے ان
 کو ظہور حضور علیہ السلام کے انوار سے جو ایزد مسامتہ بعید سے دعوہ شریعت کی آواز زبانی یا آسمانی، قلبی یا
 لسانی اللہ تعالیٰ آپ کو کس شہنشاہیت ہے۔ بذریعہ کی نعمت کشفِ نبوی، فرشتہ یا ہوا و طیار یا جیسے تینا سلیمان علیہ السلام
 علیہ السلام نے اونی سے اونی علم و قدرت کی آواز میں سن لی یہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان تک یہ آواز بذریعہ ہوا و طیار
 دی اور اللہ تعالیٰ اس پر قاصد ہے کہ وہ حضور ﷺ کی اکیل ذات پاک میں یہ عکس صفت جمع فرمادی۔

وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَائِرِ الْمُرْسَلِينَ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ وَكَانَ تَابَهُ ۖ

کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبت کسی نہیں وہی ہے محبت میں جمال ہے اور شہنم کی سی خندک۔ عشق میں جلال۔ غلام حبیب اپنے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھ کر اس بحر محبت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اس کا ہر کام سنتِ مصطفویٰ کی رنگین میں از خود وصل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں سنت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عاملِ باسنت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ محبت میں کامل ملے ہے۔ ورنہ محبت خام اور بے عمل کی تصویر اور یہ کیفیت بے عملی، دھولے محبت کی تقلید ہے۔ عشقِ مصطفیٰ تو مومن کی میراث اور سرمایہٴ حیات ہے میری ہر ہر ادا سے یا نبی سنت بھلکتی ہو

میرا ہر کام
تو میری میراث ہے

چند ہر جانوں شہنا خوشبو وہاں تیری بھکتی ہو

○ مسئلہ :- اللہ جل شانہ کو عاشق یا معشوق کہنا عند الشریعت منع ہے۔

☆ فرع میں اصل کا رنگ تاثیر ہوتی ہے اور علیحدہ وہ ہوتا ہے جو سیرۃ و صورۃ اصل کی مانند ہو۔ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے۔ حضور ﷺ ہی ہر کمال کی اصل ہیں فاعلم

☆ چکور عاشق ہے چاند کی۔ چکور کو بھی چاند کا نور نظر آتا ہے چرگا دُر کو نہیں۔

☆ چاند نور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بٹیل عاشق ہے پھول کی۔ بٹیل کو بھی پھول کی خوشبو آتی ہے۔ پھر کو نہیں۔

☆ پھول لطیف ہے اور بٹیل جہمِ لطیف ☆

☆ پروانہ عاشق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے بخوندہ کو نہیں۔

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبوب کا نبات "گلستانِ قدرت کے پھول ہیں۔ کی خوشبو بھٹیوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خوشبوئے محبت کا تعلق جسم و روح دونوں سے ہوتا ہے۔

علمہ پھل پچھے بر قدرت سے شیریں اور محاسن پاتا ہے تو پھر خوشبو اور رنگ کا ظہور ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیب نہیں۔ تقویٰ پر پھلی ہے چہرہ پر نشت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خوشبوئے محبت آتی ہے تو یہ خوشبو زمان و مکان کی حدوں سے گزر جاتی ہے نسبت و لہاس خوشبو کو پالتے ہیں۔ غیروں کا اکس میں کوئی حصہ نہیں۔

علمہ خدیجۃ الزکریا سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہما علیہ السلام کی سیرت و صورت کے شہزادہ کائنات صبری بنوئی کی فرع تھے۔ موجوداتِ عالم کا ہر کمال و اصل کائنات کائناتِ محمدی ہے۔ علم اللہ تعالیٰ و تدبیر

کہیں حسن بن کے رسول میں، کہیں زکب بن کے وہ پھول میں " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 کہیں نور بن کے رسول میں، وہ خلوہ اپنا دکھا گئے " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 سیدنا یوسفؑ کی خوشبو سیدنا یعقوبؑ کے کشتہ السلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور
 دیوں کی خوشبو دیوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قرآن عزیز میں حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کا ارشاد فرماتا ہے لَاحِجُّ دَرِیْحَ یُوسُفَؑ
 مجھے یوسفؑ علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے وہ سبحان اللہ سیدنا یوسفؑ علیہ السلام کی یہ
 خوشبو نے محبت تین سو میل دور اور اسی سال بعد آگئی۔ سیدان محبت میں قرب و بعد
 زمانی و مکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ ادھر کرتا باعث نور چشم نیا اور ادھر خرقہ
 اہمت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبوب کی خوشبو تمکین محبت کے بعد آ ہی جاتی ہے بشرط
 یہ ہے کہ محبت صادق ہو اور نسبت نعمتہ اور دیوں کی خوشبو محبت و دیوں کو آتی ہے۔
 خواہر خواجگان شہنشاہ اولیاء نقشبندان اپنے خرمباؤ الدین بخاری کی ولادت باسعادت
 کی خبر حضرت بابا محمد سماسی قدس سرہما بخاری نے اپنے وطن اوف بخارا میں جا کر دی کہ مجھے
 یہاں ایک مرد کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جو امام الطریقیت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ
 کی ولادت پر جب گو میں لیا تو فرمایا یہی وہ فرزند ہے اور آپ نے خلیفہ سید امیر کللال قدس سرہ
 سے فرمایا اس کی تربیت غور سے کرنا حق ہے " دلی راوی سے منقول۔

محبت اور اس کا مقام :- مومن کی مومن سے محبت، کعبۃ اللہ سے محبت قرآن
 سے محبت، دین سے محبت، صحابہ کرام سے محبت، الحب لله کے تحت اللہ کے لئے
 ہے لیکن مومن کی رسول اللہ ﷺ سے محبت، اللہ ہی کی محبت ہے ثَبِّتْنَا اللّٰهَ سُبْحَانَہُ
 وَنَعَالٰی عَلٰی خُبْرَةِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ الَّتِیْ هِیَ عَیْنُ حُبِّہِ اللّٰہِ سُبْحَانَہُ ط عَزَّ وَجَلَّ وَکَلَّمَہُ
 ○ وَتَقْفِرُ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اشاعہ، ادب اور محبت سے
 رب غفور بہا سے گناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں اپنی صفت رحیمی سے رحمت کی چادر میں
 ڈھانپ لے گا اور تم اس کے دنیا و آخرت میں محبوب بن جاؤ گے۔

علامہ رسول اللہ کی محبت میں اللہ کی محبت ہے اس میں دوزخ جہنمات نہیں۔ ہم سب کو اس پناہ کے فستقہ ششانی بخاری
 سے حاشیہ کے منور ہوا ہے

حدیث الحبيب علی اصحابها الصلوة والسلام

☆ مَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ | جو مجھ سے محبت کرے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا
يَا سَاكِنَ الْأَنْفِ طَيِّبَةً كُلُّكُمْ إِلَى الْقَلْبِ مِنْ أَجْلِ الْحَبِيبِ حَبِيبِي
مُحِبِّ الدِّيَارِ شَغَفَن قَلْبِي | وَلَكِنَّ الْمُحِبَّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَرِيمًا وَالصَّلَاةُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةٌ وَإِنِّي عَلَى السَّلَامِ عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ سَلَامًا أَصَابُونِي



البحر المصنوع

علمہ و تبارک کے مات پر چڑھیں۔ درجہ اول تصدیق قلبی کے بعد احکام شرعی کا بجا آنا اور سنت نبوی کی متابعت کرنا۔ جبکہ
قرآن کے علماء و علماء اس مقام پر ہی ٹھہر گئے۔ درجہ دوم حضور ﷺ کے اقوال کے اعمال اپنی مشابہت میں
انھیں احسانِ کبریاٰ سے کچھ بھی کرنا درجہ سوم حضور ﷺ کے احوال و مذاق اور مواجید پر مجاہدہ۔ اسے سنت نبوی ﷺ سے
حصول نہیں کرنا۔ یہاں سارے ایک عجیب کیفیت اور درجہ اول کے اور نفسِ قائمہ نفسِ مخلوقہ بنتا ہے۔ درجہ چہارم سنت نبوی کی
کامل تکمیل و متابعت اور جنتِ سنہ سنیہ راسی راسی سے قلبی اجتناب یہ تمام علماء و اہل حق کیلئے مخصوص ہے۔ درجہ پنجم کمالات
نبوت کے اقوال سے حصولِ فیض کرنا۔ یہ بعض فیضِ ربی سے ہے۔ درجہ ششم ان کمالات کی اتباع جو مقامِ نبوی سے خاص
ہیں یہ بعض درجہ دوم انظر و قدم اور سفر و وطن کا ہے۔ خواجہ عبدالغنی ابن محمد و ابی علی الرضوی۔ درجہ ہفتم متابعت کے تمام
درجات کا جامع ہے۔ اس میں تصدیق قلبی بھی ہے اور تکمیل بھی نفس کا ٹھہراؤ اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قارب
اور نفس "حجم" عالمِ خلق کا لطیف ہے اور عالمِ خلق قریبِ نبوت سے ہے۔ بطالعہ خمسہ قلب درجہ ششم و درجہ ہفتم
سے ہیں عالمِ ہر "روح" قریبِ ولایت سے ہے۔ عالمِ ارضی و انسانی طریقت اور عالمِ خلق اعمالِ شریعت سے متعلق
چند شریعی امور و تجریدی اولیٰ کا امام کے پیچھے یا ایسا تعلیمات و ظہر و رات سے اور شریعہ حضور سے مجاہدہ پر نظر و شہود و
مشاہدہ سے بہتر ہے۔ زکوٰۃ کا ایک جہد اور انکار لکھن سادات سے افضل ہے لہذا عالمِ اُم سے عالمِ خلق کا بہرِ رحمت افضل ہوتا
ثابت ہے پس کیا تعجب ہے کہ تصورِ باطن عاقلانہ شریعت اور نسبتِ نبوی "طریقت" سے فیض پذیر ہو کر درجہ ہفتم حاصل ہوتا ہے

لَوْ كَانَ خُبْرَكَ صَادِقًا لَطَعَنَهُ فَإِنَّ الْمُحِبَّ لَمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ

علمہ اے اگر آپ کی خبر سچ ہو تو میں آپ کو لڑتا ہوں۔ کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب سے مطیع ہوگا۔

میرا دل شہر کی محبت میں نہیں پکڑا وہ تو شہر کے رہنے والے کی محبت میں ایسا پکڑا ہے۔

حکومت و اسلام دُروود شریف بھیجنا لازمی الاکر ٹھہرا اور اگر اوج طہارت پر دُروود شریف کا بھیجنا روحانی بٹیا ہونے کی علامت ہے۔

حدیث پاک :- بروایت حضرت ابہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "میرے بھائی"

☆ حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّ المؤمنین سیدہ طاہرہ عذیرہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا یہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور ربِّ کریم کا سلام لانے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ میری طرف سے بھی عرض کر دیں عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "بروایت :- اُمّ المؤمنین سیدہ طاہرہ عذیرہ صدیقہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ربِّ کریم

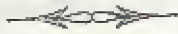
نے سلام سے نوازا اور اگرچہ اُمّ المؤمنین نے وکیلہ گھر سے طہیر کی نواری چادر شرعاً اور حلالی اور محبوب پاک کے ساتھ تعظیم و تکریم اور دُروود و سلام میں شامل فرما دیا ہے۔

عرش سے جن پہ تسلیم نازل ہوئی اُس سرے سلامت پہ لاکھوں سلام

الہ اسلام کی ماورائے شفیق بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰزْوَا جِہِ

الطَّيِّبَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ



علی ربِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس اندازِ قرآنی "اُمّہات المؤمنین اُمّی البیت المبارک الطیبات کے بعد کہ احادیث مرفوعہ کی

تیسرا لینی "دُروود سلام عرض کرنا مستحب فرمایا اور ادب و احترام تعظیم و تکریم فرض کیا اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے اُمّہات المؤمنین کا صدقہ ہماری ان ماؤں کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ان کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ لہذا یہ جنت

سیدہ خدیجہ الکبریٰ بنت خزیمہ سیدہ سودہ بنت زعمہ سیدہ عاترہ صدیقہ الکبریٰ بنت خدیجہ

سیدہ خنصہ بنت خذافہ سیدہ زینب بنت خزیمہ سیدہ اُمّ سلمہ بنت ابی اسلمہ

سیدہ زینب بنت جحش سیدہ جویریہ بنت الحارث سیدہ اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان

سیدہ صفیہ بنت حیّی سیدہ میمونہ بنت الحارث سیدہ ماریہ قبطیہ اُمّ سیدنا ابراہیم

سیدہ زینب بنت مرثدہ سیدہ مریم کا نکاح جنت میں ہوگا۔ بقول مشہور ایک بھرتیہ کا بھی۔ دیکھو صحیح بخاری

باب

سُورَةُ التَّوْحِيدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُعْجَزَاتُ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کسی نعل و خط ہزاروں دنیا داری حسنِ رؤیت دمِ عیسیٰ یدِ میثا داری
شیوہ شکل و شمائل حرکات و سکنات انجمنِ خویاں ہمہ دارند تو تنہا داری

○ **معجزہ** :- فرقِ عادت جیسی چیز کا ظہور اللہ تعالیٰ شانہ عزمِ نوالہ کی طرف سے ہو تو قدرت اور اگر نبی یا رسول کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو معجزہ اور اگر اس کی قدرت کا ظہور ولی سے ہو تو کرامت ہوتی ہے یہ تینوں برحق ہیں۔ آپ ﷺ ہر اپا اعجاز ہیں اور آپ کے معجزات عظیمہ کا حصر کرنا مستبعد ہے۔ معجزہ نبی کی واضح دلیل اور بڑا تہ نبی، رب کی ذات و دلیل ہوتا ہے۔ لہذا معجزہ کا منکرہ انڈیا اسلام سے خارج ہے اور جمیع انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی صفات اور ان کے عہد معجزات کے آپ صلوٰۃ اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم شامل ہیں۔ مزید برآں جو معجزات عطا ہوئے وہ کائنات کا تعقل نہیں جسٹور سرور عالم الصلوات و السلام علیہ کی طرح و ثنا، فضائل و کمالات، اوصاف و معجزات اور نعمت "شعری یا شری" اور ذکر یہ سب درود شریف کے ذیل میں ہی آتے ہیں اور درود شریف ان جملہ صفاتِ اجماع ہے۔ لہذا چالیس معجزات کا ذکر مطابق چالیس مبارک عدد کے تبرکاً کرتا ہوں۔

مَا اِنْ مَدَحْتَ مُحَمَّدًا اَوْ مَدَحْتَ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ اَوْ مَدَحْتَ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ

یہ عورت مطابق مبارک اعداد چالیس معجزات کے تحریر کے جو ہم جلالہ اللہ کے آ کا منبر قربتاً۔
انبیاء کو رام اس کٹر کٹر ازل و کربن ابی صلی اللہ علیہ وسلم کی پنے اپنے وقت میں صفات بیان کرتے اور بشارت دیتے آتے
اندر ہے۔ یہ سب راہِ صحت ہے۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب - دوسرے فریقہ ہے۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب بشارت کا
تھے۔ ان کے بعد آواں کے عہد صفات اور معجزات شیخ محمد بن عبد الوہاب کے انکار۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب بشارت کا
ذکر اسی اسی الرسول الکرام ہیں

☆ معجزہ الہی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ آپ کا فانی وصف ہے امی جو نایقاً آپ کے معجزات سے ایک عظیم معجزہ ہے۔
قرآن پاک۔ ۱۔ پ سورۃ الغراف آیت کریمہ ۱۵، ۲۔ پک سورۃ الرحمن آیت کریمہ ۲۵

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ | اور وہ جو عملانی کریں گے اس رسول نے پڑھے عجب
الَّذِي يَجِدُ ذُنُوبَهُ مَكْتُوبًا | کی خبریں دینے والے کی جگہ لکھا ہوا پائیں گے۔

○ امی کا معنی ہے بے پڑھا کہ دنیا میں آپ کی کوئی اُتاذ نہیں۔ لفظ اُن پر پڑھ بھول اور
بھول ہے جو شان نبوت کے لائق نہیں۔ "اُمّ القریٰ اُمّ الکتاب والا" مکملہ
ایسا امی کس لئے منت کش اُتاذ ہو،
کیا کفایت اُس کو اَعْرِضْ وَرَبُّكَ الْكَرِيمُ نہیں

الْمَرْحَمُ لَا عَلَّمَ الْقُرْآنَ | جس نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کو
خَلَقَ الْإِنْسَانَ لَا عَلَّمَهُ الْبَيَانَ | جان محمد ﷺ کو پیدا کیا۔ ماکان و بایکون
کابیان نہیں سکھایا۔

○ صاحب قرآن ﷺ لکھے اور کتاب سے کچھ پڑھے نہ تھے یعنی غایت حضور
سے اُس کی حاجت ہی نہ تھی۔ اللہ عظیم و خیر نے نبی امی خدایہ الہی و امی ﷺ کو محمد
تفسیر بیان ماکان و مایکون ازل تا ابد سکھا دیا بلکہ یہ علم تو علوم مصطفیٰ ﷺ کا
ایک جز ہے اور وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ارشاد فرما کر دے کہ فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيْنَا
عَظِيمًا کی مہر ثبت فرمادی۔ آپ کا امی ہونا ظاہراً و باطناً بہت بڑا معجزہ ہے اور آپ
کی زبان و مایکون عَنِ النَّبِيِّ جبرائیل علیہ السلام کا ظہور ہوا وہ لاریب اپنی شان میں
بے مثال ہے اور محمد معجزات اس ایک معجزہ کی توبہ کریں ہیں۔ حضور ﷺ کو
درود شریف ان دو صفات الہی الامی سے بہت پسند ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَتْبِهٖ وَسَلِّمْ

حکم پ سورۃ البقرہ ۱۲۹ اور قصص ۲۵ پر جو کہ تم جانتے تھے اور اللہ کا ترجمہ بہت بڑا فضل ہے۔ اور یہ بھی کہ حضرت
سے جو تین بہت خلق کی اور تین بہت عاقبتی و متابہی۔ اللہ تعالیٰ کا علم مطلق ذاتی اور لاتناہی جمیع مخلوقات
مالیہ کو تفصیل اور حقیقی طور پر محیط۔ فرق تین ہے علم غائی اور علم مخلوق میں غایب۔ ۱۲ منہ مستور و مذہب



☆ مجملہ قرآن پاک : علی صاحبہا الفضل الصلوات واخسن التسلیات ط

○ قرآن پاک نبی کریم ﷺ کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقتِ دین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزار ہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ قیامتِ آخر میں انستیں معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگ خوشبودار پھولوں وحید و رسالت، احکامات، اسما و صفاتِ الہیہ و جمال و کمالاتِ مخزنہ ^{سورة البقرة} کا قدرت ہے اور ہر ایک آیت کریمہ کے دامن میں صورت و سیرتِ رسول کی رنگینی و شکست ہے اور صفاتِ حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآن پاک بتامہ نعمتِ رسول بھی ہے اور ذکرِ رسول بھی اور قرآن پاک شانِ رسول کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی ہے۔

منصفے را فرق دیدم بیچ شورت نہ مثل شورت اوست

○ قرآن اپنی ربوبیت میں پیش اور قرآن اپنی شان میں بے مثل اور صاحبِ قرآن اپنی عظمت میں بے مثل۔ رب کریم کی شان دیتِ العلیین قرآن ذکرتہ ^{سورة البقرة} للعلیین اور صاحبِ قرآن رحمۃ ^{سورة البقرة} للعلیین، رب العزت اپنی شان میں لیس گمشدہ شہنشاہی اور قرآن کی ایک ایک سورت اور ایک ایک آیت پاک کا دعویٰ فاقوا بسورة منہ ^{سورة البقرة} تسلیم اور صاحبِ القرآن ^{سورة البقرة} اپنی ذات و صفات میں بے مثال۔ آپ کا ایک ایک رد و شائش، بیش و محب کا بیش و محبوب، بیش و کتاب الایا۔ جس کے سامنے قحطان کے بلند پایہ شاعر شصاء اور عدنان کے نامور خطباء جاحظ، اصبغی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللہ کے احجام کے سامنے دم بخود ہیں۔ قرآن کے علوم لذنیہ، حکم الہیہ، اسرار و معارف ربانیہ اور امور غیبیہ سے آپ سید فیض گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس منصف پاک کی کسی ایک سورت یا آیت کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ یعنی صاحبِ قرآن کے کسی ایک رد و شائش کی مثال لانا ناممکن اور محال ہے۔

بل کریمہ لہ من جند کریمہ | کریم ہے کہ کریم کی طرف سے اتنی ہے کریم
وسطیہ الحکام الی انکم الخلق ط | فرشتہ کہ کیا اور کریم الخلق رسول پر نازل ہوئی۔

اللہ سبحانہ کریم ہے، قرآن بھی کریم اور بظاہر کریم۔ رسول بھی کریم اور جبریل بھی
خداوند مہربان ہے۔ قرآن ہی قرآن کا مظهر کریم

کریم قرآن و عمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

احادیث پاک :- ہر ایت سیدنا ابومریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

☆ حَتَّىٰ الذَّكَوٰةَ ۚ اَلْقُرْآنَ ط | بہترین علاج قرآن ہے۔

قرآن مجید دوا ہے اور دُعا بھی۔ دماغی، روحانی اور قلبی امراض کے لیے شفا بھی ہے

☆ عَلَيْنَا الشَّفَا بِالْعُسَلِ وَالْقُرْآنِ ط | تم پر لازم ہے قرآن اور شہد سے شفا کا ہوا۔

قاضی ناظر الدین شافعی علیہ الرحمۃ تفسیر یہاں آیت شفا کا ذکر کیا ہے۔ اللہم اشف

بشفاء عابجلای صحیح القرآن العظیمیہ و بیک کتہ النبئی الکرمیہ "مشکوٰۃ شفا"

مسنون طریقہ : تلاوت فی غیر شفاء۔ دم کرنا۔ تعویذ پاندھنا یا پانی میں کھول کر پینا۔

○ قرآن پاک کی آیات دو طرح ہیں محکمات تو واضح اور متین ہیں۔ متشابہات کو

خواص کو ہے اور حروف مقطعات جو محجب اور مجرب کے درمیان راز ہیں واسطۂ

و در سؤلہ بمترادہ یہ خاص الخاص کا حصہ ہے "جو ر سؤلون فی العلم ہیں"

حُرُوفُ الْمُطَقَّاتِ مِنَ الْأَسْرَادِ | حروف مقطعات اسرار الہیہ اور پوشیدہ

وَالْكَتْمَةُ الَّتِي يَخُومُ مُرَافِقَاتُهَا | لائشفہ نابل پر حسام ہے۔

لَعَنَیْرَ اَهْلِهَا "روح البیان"

○ رب العزت نے عَلَّمَ الْقُرْآنَ فرما کر حمد علوم اولین تو رات، انجیل، زبور

جات اور علوم اسرار الہیہ اور غیبیہ عطا فرما دیئے علم قرآنی تو آپ ﷺ کا علم

ہے اور آپ ﷺ کی سیرت پاک قرآن پاک کی مکمل عملی تفسیر ہے

ہر دفتر جلال تو رات یک قسم و در مصحف جمال تو انجیل یک متن

علم قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اور دل اُس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے نور سے روشن ہے

میں قرآن ہر شہد اُس کے بیٹھان کی انجیہ شفا ہی شفا ہے۔ شہد پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کر لیا جائے

بُحَانَ الْأَوْدَةِ فَاذْهَبْ اَمْرًا جَدِيدًا الْحُكَمَاءُ كَالْمُتَرَبِّصِينَ هُمُ يَرَوْنَ حَكِيمًا مُطَّلِعًا كَافِرٌ مُّؤَدَّ بَعْدَ

امراض کے بیٹھنا ہے۔ سوائے مرض الموت کے۔ سب آیات شفا میں ثبت ہیں ص ۱۴ میں دیکھو

سب آپ کی صفت جلال کا کیا کہنا تو رات صرف اُس کا نور ہے اور آپ کی صفت جمال کی آیات

انجیل تو صرف ایک حرف ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِأَيِّ آيَاتِ الْقُرْآنِ وَخُذْ فِيهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ معراج معراج الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم ☆

○ اللہ مجاہد و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پیرے ۲۰ حبیبِ شریف اللہ نبویؐ، مکر معظم معراج شریف سے مُشرَّف فرمایا اور ہر قسم کے علوم عظیمہ و غیبیہ سے نوازا یہ معراج شریف عالم لامکان میں ایک لمحہ حتیٰ آپ گئے اور آئے بستر گرم رہا۔ کُنڈا ہمارا اور دُورو پانی چلتا رہا اور عالم زمان و مکان کے لحاظ سے ۸ سال گزر گئے اور یہ معراج شریف جہانِ تھا۔

قرآن پاک :- ۱۔ اِذَا سُرُّوْهُنَّ اَسْرٰی اَتٰی کَرِیْمًا ۲۔ یٰٰکَیْہُ سُوْرَةُ الْقَمٰہِ اٰیٰتِہٖ کَرِیْمٌ ۸۔ ۹۔

پکڑی ہے اُسے جہ اپنے بندے کو راتوں رات سے گیا مسجد حرام سے مسجدِ قصبہ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم آپ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ مُنکّر دیکھتا ہے۔

پھر وہ غلوہ تریب ہجرا پھر حُوب اُتر آیا تو اس جگہ سے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وہی فرمائی اپنے بندہ کو جو وہی فرمائی۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا ۝۱۰
مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا
الَّذِیْ بَرَكْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْہِ مِنْ اٰیٰتِنَا ۝۱۱
اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱۲

☆ تَحَرَّ دَنَا فَتَدَنٰی ۝۱۳ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝۱۴ فَادْحٰی اِلَی عِبَادِہٖ مَا اَوْحٰی ۝۱۵

☆ شیخ رکن الدین علاؤ الدین و البیہ سنی قدس سرہ فرود آمدہ مذکور است کہ رسالت پناہ فرمود کہ ”راستہ صورتِ امت“ تفسیر شریعی فارسی آیت کریمہ تَحَلَّی عَصَ سُوْرَةِ مِیْمِ پل ”۔

☆ صورتِ بشری :- بَشَرًا دَسُوْلًا ۝۱۶ کَلَام - قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱۷
☆ صورتِ ملکی :- اِنِّیْ اَنْتَ کَا حَدِیْ کُمْ اِلٰی اٰیٰتِ کَلَام - حُرُوفِ مَّقْطَعَاتِ رِزْمِیَّتِ عِنْدَ رِیْقِ هُوَ یَطْلَعُ صُحْبِی ۝۱۸
☆ صورتِ حق و حبیب اور محبوب و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم :- حَبِیْبٌ وَ مَحْبُوْبٌ ۝۱۹

☆ صورتِ حق :- مَن مَّآفِیْ فَقَدْ رَآیَ الْحَقَّ ۝۲۰ کَلَام - فَادْحٰی اِلَی عِبَادِہٖ مَا اَوْحٰی ۝۲۱
خواجہ خواجگان محبوب الہی السید نظام الدین اولیاء حبشی دہلوی علیہ الرحمۃ الخفی و الخلی نے ”قواعد القواعد“ میں ارقام فرمایا یہ کہ معراج شریف از تہ حصۃ منقسم است۔

۱۔ از تہ حصۃ کافر :- معراج کا شریک و شریکِ شریک ۲۔ معراج کا شریک و شریکِ شریک ۳۔ معراج کا شریک و شریکِ شریک ۴۔ معراج کا شریک و شریکِ شریک ۵۔

☆ اسراء :- مسجد الحرام تا بیٹ المذبح

جہاں شب اسراء کے دولہا سلطان بارگاہِ دہشتی "ﷺ" نے انبیاء کو نماز پڑھائی

☆ معراج :- مسجد الاقصیٰ تا عرش عظیم

انبیاء کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سائر جمادات مخلوق و ملکوتیہ اور جنت کی سیر فرمانا

☆ معراج :- بدرۃ المنتہی تا قلاب قوسین اذ اذنی

○ جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا اذ آگے چلے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْ دُرِّتْ اَمَلُكَ | بدگشت سالار بیٹ الحرام کہ لئے حامل وحی برتر ہزارم

لَا خَيْرَ قَتَ | اگر کبیر ٹوٹے برتر یارم فروغِ حق ہی بود پریم

آگے آپ رفرف "سبز رنگ" مٹھی پر لے جائے گئے تو تمام دنیا پر پہنچے تو لوحِ صدیقی میں

اُنی قَتَ یا مُحَمَّدُ فَإِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيُ عَلَيْكَ ملہ کو پھر رب سبحانہ و تعالیٰ نے ایک مرتبہ

مرتبہ فرمایا اُذْنُ مِصْبَحٍ یا حَبِيبِ پھر آگے قلاب قوسین اذ اذنی ہر فیاضی حجازی الی عینہ صا

اوحیٰ ط سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھلے ۔ وَاِنَّهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَرَبُّهُ

جہاں مقام لامکان پر وہ قرب نصیب ہوا جو صرف آپ ﷺ کا ہی حصہ تھا

فرمایا وَاِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِاَحْسَنِ صُوَرَةٍ اور علم الاولین والآخرین سے سینہ معمور

اور قلبِ اطہر باعلامِ الہی ممتلئ اور دیدارِ الہی ہوا جو تصور و سفر تھا "فَاذْهَبْ"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَرَقِ السَّكِينِ

الطَّبَاقِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجھہ شق القمر :- عَلَيَّ مُنْشَقًا اَكْمَدُ الْقَمَرِ لَوْنًا وَاجْمَدُ الشَّيْطَانِ ط

قرآن پاک :- چل سورتہ القمر آیت کریمہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ | قَرِيبَ اُنَى تِيَامَتِ اَوْدُ شَقِ ہو گیا چاند

ملہ اس مقام پر فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَتَيْنَاكَ وَمَا يَسُوْا اَلْخَلْقُ لَكَ حُبِّ حَقِّیْ سَیِّدِیْ سَبِّحْ بِکَ مَجْمُودٌ

مجموعہ معجز کیا اِنَّہُ اَنْتَ وَاَنَا وَمَا يَسُوْا اَلْخَلْقُ لَكَ حُبِّ حَقِّیْ سَبِّحْ بِکَ مَجْمُودٌ اور عروبہ نے اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کر دیا

کے رواج کے مطابق جب نور سوار صبح کرتے تو گدازیں ملا کر عہد باندھتے یہاں دو ذواتوں نے عہد زبانا کا عہد باندھا

میری عزت اتنی ہی عزت میری عزت اتنی اٹھیں میرا دشمن ۔ جو تیرا وہ میرا جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں ۔ "مَلِیْ اَوَّلُکُمْ"

○ ابو جہلؓ نے اپنے دوست حبیب بن مالکؓ سے کہا کہ میں کوئی ایسا کام کروں گا کہ لوگوں کو سلام سے روکنے میں ہماری مدد کرے جب وہ مکہ معظمہ آیا تو ابو جہلؓ کی صحبت میں حضور ﷺ کے بارگاہ میں حاضر ہوا تو حبیب نے کہا: ہم بغیر تمہارے دو معجزے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک آسمان کا اور دوسرا زمین کا۔ کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ جاؤ آسمان پر نہیں چلتا۔ آپ ﷺ اُن کو ساتھ لے کر جبل ابقیس پر تشریف لائے اس وقت چاند اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا تو آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف آنکلی سے اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف تھا اور اُس نے قدم پرسی کرتے ہوئے سلام عرض کیا اور پھر آپ کے اشارہ سے واپس لوٹ گیا۔ بعد ازاں فرمایا: اے حبیب! تم اپنے گھر چلے جاؤ دوسرا معجزہ وہاں دیکھو گے۔ تیری ایک لڑکی ہے جو اندھی اور گونگی ہے تو چاہتا ہے اُس کو شفا مل جائے گھر جا اُس کو شفا ہو گئی ہے حبیبؓ مینی میرے اپنے ساتھیوں کے ایمان لے آیا لیکن ابو جہلؓ نامراد ہی رہا۔ جب حبیبؓ واپس پہنچا تو لڑکی کو بالکل صحت مند اور حسینہ جمیل پایا۔ پوچھا: یہ کس حکیم نے علاج کیا ہے۔ عرض کیا: اباجان۔ جس حکیم نے آپؐ کو روحانی علاج کیا ہے۔ وہی حکیم وہی تیرا شرف لائے انھوں نے مجھے روحانی اور جسمانی امراض سے نجات دلائی۔ کلمہ پڑھا کہ واپس چلے گئے۔ اس پہاڑ پر مسجدِ بلال ہے اور بعض بوجہ معجزہ شمس القمر مسجدِ بلال کہتے ہیں۔

○ راوی فرماتے ہیں: اِنْفَلَقَ الْقَمَرُ وَفُتِحَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ لِيْ اَللّٰہ! گواہ رہنا کہ میں نے کفار پر انعامِ جنت کے لئے اُن کی اپنی طلب پر معجزہ دکھا دیا اس کو صحابہ کرام نے قرات سے نقل کیا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُنْتَشِقِ
اَلْقَمَرِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ معجزہ رحمتِ شمس علیٰ صاحبہ افضل الصلوات واذا فی التَّشْبِيْهَاتِ

○ روایات صحیحہ سے ثابت ہے ابتداً آفریش سے اب تک سورج تین مرتبہ واپس لوٹا ہے۔ چوتھی مرتبہ روزِ قیامت ربِّ جلیل مغرب سے سورج نکالے گا تاکہ خلیل اللہ ﷺ کے ہر وقت سے وہاں رہتا ہو اور سورج نہ دیکھ سکے۔ (ابو جہلؓ کی روایت سے)

جہانوں کی زندگی حضور ﷺ سے ہے۔ آپ ﷺ تو تمام جہانوں کی جان ہیں۔ سورۃ قرآن پاک کی روش سے دو طرح ہیں۔ جسمانی، قلبی دونوں قسم کے مردوں کو سرکار کا رشتہ ﷺ نے زندہ فرمایا ہے۔ حضرت عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر دونوں جہانوں کا سرکاری زندہ کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ "شواہد النور"۔

○ **بحقیدہ**۔ حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایمان کے تینوں اقسام سے تشعشع ہو کر اور نبی بن گئے تھے۔ البتہ محمد البعدوی الاولیٰ علیہ السلام نے اپنی حرکت اللہ تعالیٰ کے لکائی ہوئی و قلیل فی الشجیدین کے تحت لکھا تھا انھما علیٰ صفت یقول فیہما رضی اللہ تعالیٰ عنہما علیٰ رخصہ اذہب ہر شخص حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں کلمہ بے ادبی کہتا ہے۔ مجھے اُس کے خاتمہ پاکفر کا اندیشہ ہے۔ ایسے عقیدہ شنیعہ سے فی الفور ناغہ ہو۔

☆ **سیدہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ مقام عقبہ، جہون میں بہشت افروزہ خاطر، رونق افروز تھے کہ وہاں جب تک اللہ سبحانہ نے چاہا آپ ﷺ نے قیام کیا اور پھر وہاں سے نہایت خوش و خرم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ربِّ دُوالجلال و الإکرام سے اپنی والدہ کریمہ کے لئے دعا کی کہ میری والدہ اللہ سبحانہ نے اُن کو زندہ کیا اور وہ ایمان لا کر کلمہ طیبہ پڑھ کر پھر وصال فرما گئیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

☆ **والدہ شہدہ اُم المؤمنین کے ہمراہ حبیب آپ ﷺ** کو مدینہ منورہ اپنے نخیال میں لائیں تو یہودی غور سے آپ ﷺ کے چہرہ اور آنکھ موز، خد و خال، خصائل و شمائل اور مہرِ نبوت کو دیکھتے تو کہتے یہ آخر الزمان نبی ہیں۔ جن کی پیشگوئیاں توذات و انجیل میں کی گئیں ہیں۔ والدہ ماجدہ اس خوف سے کہ کہیں یہ گزند نہ پہنچائیں آپ ﷺ کو بیتہ ماریتہ۔

نکال تک پہنچنے سے اس حیات و مہلت سے مراد تمام فنا و بقاء ہے لیکن اشیاء جزئہ سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان جملہ امور کا خلقت ہو گا۔ یہاں روح کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا اور فنا کرنا ہے۔

علہ وکلمہ وعلیہ فی ایمان اب آتہ التکوین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وکی الایاتہ الذلّیہ وبارکے وسمیٰ ۱۷

واپس کہ منظرِ لاری تھیں کراہ میں مستورہ کے قریب داوی الودان میں مقامِ ایماء حضرت
فاطمہ زہراؑ کی پاکؑ کی داوی جان کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی
پر مدفون ہیں اس وقت عمر شریف بیس برس اور حضورؐ کی عمر شریف چھ سال
تھی اور والدِ بزرگوار سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارِ نابغہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو
دارِ انصاری کے بائیں سمت ہے اور اب جنت البقیع میں رونق افروز ہیں۔
ابر حجت تیری گدے پر شہید افغانی کرے
حشر میں شانِ کریم ناز برداری کرے
علامہ جلال الدین سیوطی مسالک الحنفیہ فی حقاہ الکوئی المصطفیٰ اور علامہ امام المحدثین ابن حجر
مکی شافعی نے مولد علامہ زہری نے قصیدہ ہمزئیہ اور حقائق احادیث نے "احیاء الیون
کریمین شہیدانِ نبویہ میں بیان کیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

ایقنت ان ابا النبی و امہ اخیھا	یقین کر کہ نبی ﷺ کے ماں باپ کو رب کیم
رب الکونین الباری حی لہ شہدا	نے زندہ کیا اور انہوں نے رسالت کی تصدیق کی
بتصدیق الرسالہ و استلما قتلک	اور ایمان لائے یہ عورت و کلام خاص ہے نبی محمدؐ
الکرامۃ المختارہ بدیث صحیح	"ﷺ کے بیٹے۔"

☆ علامہ تلمسانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء تحقیق نے بسند صحیحہ تحریر کیا ہے۔ یہ فقط خاص
ہے۔ نبی کریم ﷺ سے بعد موت کے آپ کی دُعا اور منجزہ سے آپ کے
والدین شریفین زندہ ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ مساجد میں ان احادیث کو درجہ اعتبار
بہت پہنچایا ہے اور ان کا انکار گمراہی بدیہی ہے۔ گمنا قطعاً یہ الاحادیث۔

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے ان تینوں اقسام سے مشرف ہیں۔
۱۔ ایمانِ میثاقی۔ روزِ ازل کا عہدِ میثاق۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلٰی سَیِّدَا
عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے آدم صلی اللہ علیہ السلام تک نسلِ بعد نسل کوئی ایک بھی آباد و
اجداد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق بہت ایمانِ میثاقی پر تھے۔

۲۔ ایمانِ فرتقی۔ ہر ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک وقتِ زمانہ
فترت کہلاتا ہے حضور ﷺ کے والدین کریمین آپ اکھن حبیبہ کے اہل گرامی
ہے کسی ایک بھی نبی کے والدین میں نہ کافر نہ فاسق نہ گمراہ نہ فاسق۔

ایمان فرتقی پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے۔ والد ماجد کا نام مبارک سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب ناموں سے افضل ترین ہے اور والد ماجد کا نام پاک سیدنا امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بنائے عالم میں سب سے قیمتی تر گوہر کی امانت دار ہے، بلکہ حضور ﷺ کے ناما جان، مافی جان سیدنا و کعب اور سیدنا برہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دین ابراہیمی، دین فطرت پر تھے۔ کما صرح حفاظ الحدیث ط

☆ سورۃ الفیل "سیدنا شیبہؓ احمہ" عرف عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ایمان فرتقی کی اظہر من الشمس الانس دلیل ہے۔ آپے فرمایا۔ ابراہیم! دیکھ یہ اوٹھ میرے ہیں۔ میں ان کا مالک ہوں ان کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ وہ واپس کر دے۔ باقی رہا کعبۃ اللہ تو البتہ دَبَّ يَمْشِعُهُ اُس کا محافظ اللہ تعالیٰ وہ دے ہے وہ خولتے فائدہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا اور دیگر کثیر واقعات سے ایمان کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ نَا
۳۔ ایمان تبلیغی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خاص کبریٰ میں فرمایا۔

أَحْيَاہُ أَبَوَیْہِ "وَاللَّہُ یَعْلَمُ" حَتَّىٰ | آپے ﷺ اپنے والدین کو زندہ کیا اور اُمتنا یہ ط وہ ایمان لائے۔

○ رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی "ﷺ" کے حلقے میں اُن پر اتمام نعمت کے لیے اصحاب کعب رضی اللہ عنہم کی طرح زندہ کیا تو حضور اقدس "ﷺ" پر ایمان لاکر شرف صحابیت پا کر آرام فرمایا لہذا حکمت البیہ یہ کہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقعہ ہوا، جبکہ قرآن کریم پر اُتر چکا اور دین کی تکمیل ہو چکی تاکہ والدین کو یقین کا ایمان پورے دین اسلام اور کمال شرف پر واقع ہو۔ بمطابق آیت کریمہ اِنَّمَا الشُّرَکَآءُ کُفَّارٌ ۱۱ صفر الفطر ۱۲ درمختہ ۱۳ ہجری ۱۴۲۸ کو رسول کریم "ﷺ" کے والدین سیدنا عبد اللہ بنی اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کا جسم اقدس مدفن ترقی پے گھر باز البعد سے نکال کر کعبۃ منورہ میں نہایت اہتمام سے دفن کیا سادہ صحیحہ ۱۳۵ سوال سے آج تک جسم اقدس بالکل تروتازہ اور پاکیزہ تھا اہم اہم کی خوشبو سے سارا مدینہ منورہ مہلک گیا۔ مصباحی ٹول حضرت ایک بن مومانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ صحابہ کرام کے جسد مبارک ہیں بالکل صحیح و سالم تھے۔ ہندوستان

۱۱ صفر الفطر ۱۲ درمختہ ۱۳ ہجری ۱۴۲۸ کو رسول کریم "ﷺ" کے والدین سیدنا عبد اللہ بنی اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کا جسم اقدس مدفن ترقی پے گھر باز البعد سے نکال کر کعبۃ منورہ میں نہایت اہتمام سے دفن کیا سادہ صحیحہ ۱۳۵ سوال سے آج تک جسم اقدس بالکل تروتازہ اور پاکیزہ تھا اہم اہم کی خوشبو سے سارا مدینہ منورہ مہلک گیا۔ مصباحی ٹول حضرت ایک بن مومانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ صحابہ کرام کے جسد مبارک ہیں بالکل صحیح و سالم تھے۔ ہندوستان

شکر پدید اور خیریں ہیں اور مطابق حدیث پاک اَلْغَنِيُّ لَا يَغْنِيْ عَنْهُ شَيْءٌ اور نفیس میں لَبْدٌ اَبْدَانُ الْكَوْكَبِ
وَأَمْرَانِ الْغَنِيَّاتُ شَبَّاهُ "نائکے" و دجیال "دوا کے" تا حضرت آدم و نوح اس کے پاک اور فسق و فجور سے
محفوظ اور طیب و طاہر، مومن و متقین ہیں۔ "عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْكُمْ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا بَلَدَ حَبَّةِ سَائِلَةٍ"

○ حضورِ مہربانِ مآب ﷺ کی شانِ تبارِ فرخِ عالمی ہے۔ آپ کے علموں نے
دوسے زندہ کیے ہیں۔ ادا کیا غلام تو اپنے اپنے وقت کے، اسرائیل، ہوتے ہیں، بادشاہ
عَبْدُ السَّلَام جیسے قیامت کو اپنے حضور کی آواز سے ہزاروں سال کی بوسیدہ ہڈیوں کو
زندہ کر دیں گے لیکنہ ادا کیا، اللہ نے مَرْدِ دلوں اور مَرْدِ جسموں کو زندہ کیا۔ انبیاء
میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے مَرْدِ زندہ کیے ہیں
پر کلامِ اللہ شہد ہے اور ادا کیا، امت سے لیے ہزار اوقات احیاء موتی احادیث
صحیحہ سے بعدِ تجدیدِ مذکورہ ہیں۔ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ شِمَاءَ
لبِ زُلَّالٍ چشمہ کن سے گندھے وقتِ خمیر
مَرْدِ زندہ کرنا آتا تجھ یہ کیا دُشوار ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آبَائِهِ
الْكَرَامِ وَأُمَّهَاتِ الطَّيِّبَاتِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ بَارِكْ سَيَّانِي كَاسْتَمْتَحْطُوا بِهٖ سَيِّدِي

☆ معجزہ انگشت مبارک سے یابی کا پتھر چھوٹا۔

○ بروایت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ہر کاسب نبوی ﷺ کے پاس گئے تھے کہ حدیثِ نبویہ کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہو گیا اور ہم پیاسے تھے۔ وضو کے لیے پانی بالکل نہ تھا۔ حضور ساقی کو ثواب ﷺ کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ وضو فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے ارد گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پانی نہیں کہ وضو کریں بجز اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور سرور کونین ﷺ کان نبی افس و جاب ﷺ نے مشکیزہ میں اپنا دست مبارک ڈال کر نکالا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے پانی کے چشمے چھوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیاسے وضو فرما کر شکر کی روشنی میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد حضرت تارخ بن ابراہیم کا آواز سنا۔ آمین



کیا۔ اوٹ بھی میرا بھروسے اور ہم نے اپنے اپنے شکیزے بھی بھرسے۔ لوگوں نے یہ دنا
 جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ تم نے تو فرمایا ہم پندرہ سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے
 تو پانی کفایت کرتا۔ ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چٹے کا چھوٹنا کتنا عظیم اور عجیب منجبر ہے۔
 انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے مجھوم کر
 نمایاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ :- دنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زم زم ہے جس نے حضرت اسماعیل
 ذریعہ اللہ علیہ السلام کے قدم دھوئے اور چوسے اور غنا اپنے اندر تبرکا رکھ لیا تھا۔ روزِ
 قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنت میں سب سے افضل پانی آبِ سلیمان
 تسلیم ہے اور یہ دنیا ابوب علیہ السلام کی ایڑی مبارک سے بھی چشمہ چھوٹا جو آپ کے لئے
 شافی الامر ارض بنا اور سیدہ مریم کے قدموں کے نیچے چشمہ چھوٹا جو ان کے لئے باعث
 تسکین بنا۔ یہ سب مبارک اور شہرک پانی ہیں اور ان تمام پانیوں سے افضل ترین وہ پانی
 ہے جو ملکِ کوثر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی انگلیوں سے بطور منجبرہ چھوٹا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو تم میری قدرت دکھاؤ
 امت کو اپنا منجبرہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتھر پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے
 اور وہ چشمے آپ کی زندگی میں خشک ہو گئے۔ لیکن کلیم اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ علیہما الصلوٰۃ
 والسلام نے قلبِ موسیٰ پر نگاہ سے ضرب لگائی اُمّ علیٰ فکُتُوبٌ اَفْعَالُہَا مَلِہُ تَوَلَّیْکَ
 کلمے کھل گئے اور چشمے جاری ہو گئے۔
قل نام تہی ابدی شہادت کی شہادت

۵۔ ملکِ موسیٰ ایمان و جان، علمِ حکمت کا چشمہ اور نصیحتِ الہی سے آنکھوں سے انواروں کی دلیلِ جلیل اور حیرتِ جلیل

حلہ پلٹ سورۃ فتح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیتِ کبریا ۲۴ یا بعضے دنوں پر ان کلمے لگے ہیں۔ جب یہ دنا
 نبی اللہ علیہ السلام کو اس صورت نے ملت کر دوں کہ اندر دروازے کھلے تھے لگا کر بند کر دیا تو کہا ایت
 دلکشا آپ نے غلامِ معبود اللہ کو اسی عالم میں حضرت یعقوب علیہ السلام "مُشَلَّ صُوْرَۃً اَیْمَیْن" کہ کیا
 عالمِ برائی میں نہیں آئی بلکہ کھڑے تھے تو آپ کی ضرب لگا کر کھڑے اور تانے کھل گئے اور آپ در
 کر باہر نکل گئے اور اللہ نے اپنی پناہ میں لیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی لگاؤ پاک سے لوسے اور پتھر سے
 بے رحمی کے منبر

☆ حکمت کے چار حصے ، شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت
 ☆ شریعت چار حصے ، حقیقی ، سماوی ، شافعی ، حنبلی
 ☆ طریقت چار حصے ، نقشبوی ، قادری ، چشتی ، سہروردی
 چار کتب ، فرشتے چار ، چار کتب اور دین چار
 سلسلے دونوں چار چار لطیف حجب بے چار میں
 آیت باو آگ خاک سب کا انہی سے بے ثبات
 چار کا سارا ماحرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُنت محمدیہ علی صا حبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک ان چیزوں سے میرا بے ہوشی رہے گی۔ فیروز خان کو رب کریم نے شریعت میں حشر حنفی اور طریقت میں حشر نقشبندی عطا فرمایا جو ہر حال میں افضل و اعلیٰ ہے۔ رب کریم اپنے رسول کریم ﷺ کا حصہ لکھا حصہ مستفیض ہوئے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاو النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم
 بندہ فیروز دگام اُنت احمد نبی دوست دارم چار یارم تابع اولاد علی
 مذہب حنفیہ دارم وقت حضرت خلیل ناکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہر وہی
 ☆ معجزہ شفاء الامراض :- "خلافی بری"

○ حضور ﷺ کے اسکا، الحسنی، شافعی، کاتب ہیں "شفایہ والاد" حضرت قادیان بن عثمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میری آنکھ کا ڈھیلا عز و فو احد میں تیرے لئے سے باہر نکل گیا تو بارگاہ شافی و کانی "شفایہ" میں حاضر ہو گیا۔ تو آپ "شفایہ" نے میری آنکھ کا ڈھیلا کڑا کر اس کے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دم یا مس کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہو گئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور میں رسول اللہ ﷺ کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اش کی جیسا

بغیر مشیت
 حجت اولیٰ شہادتہ اولیٰ پر گھٹائی تو لایا یا نبی عرفانی اور علم و حکمت کے حصے بہا دینے اور قوت ربانی ملنے
 میں گئے خوشنیت الہی سے پھر وہ سے حصے چھوٹے ہیں لیکن کافروں کے دل بچوں سے بھی محبت ہیں جو اثر پذیر نہیں ہوتے
 علامہ حشر شافعی "شفایہ" سے فرمایا یا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاء طحکم من شفاء انہی "امدادیت" ہیں
 یا سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "شفاء القنات" سے کہو غرض میں چاہیں کہ بے شک "امدادیت" ہیں



تیرہ مئی اور اس میں کبھی آشوب چشم نہیں ہوا فرمایا کرتے میری یہ آنکھ جو ابوالقاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطا کی وہ بہ نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔

آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃ السلیسین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو ان کے فرزند ارجمند نے جواب دیا کہ

أَنَا الَّذِي مَأْتَتْ عَلَى الْحَدِيثِ عَيْتُهُ فَذَرْتُ بِحَيْثُ الْمُصْطَفَى آيَاتِهِ
فَقَادَتْ كَمَا كُنْتَ لِأَوَّلِ أَمْرِهَا فَيَا حَسَنَ عَيْنٍ يَا حَسَنَ مَلْجَأٍ

○ اس پر حضرت عمر ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بیعت اکرام کیا اور نہایت ہی مسرور ہوئے اور انعامات سے مالا مال کر دیا۔ غزوہ بدر میں حضرت متوہد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بازو حملہ کے وقت ”جبکہ آپ نے الوجہل کو ختم رسید کیا“ کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شانی کا بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اظہر میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کٹا ہوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مس کیا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست ہو گیا۔

علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پینڈلی کی بڑی ٹوٹ گئی تو عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر لگا یا تو بڑی خبر گئی اور شفا ہو گئی۔ عاصب وہیں کھاری پانی والے کنواں میں ڈالا تو وہ میٹھا بابرکت ہو گیا اور حد کثیفہ کے خشک کونوں میں ڈالا تو پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہوا کہ تھمتانہ تھا اور غار ثور میں سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا لَبَدْتُ بِمَا بَقِيَ أَنتَ وَارْتَمَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَصَبُكَ وَسَلَطَ تَوَاسِي رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر لگا یا تو اسی وقت شفا ہو گئی۔ غزوہ خیبر کے موقع پر سیدنا مولائے کائنات علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم اللہ و خیرہ الحکیم کو آشوب

ملے میں جس شخص کا فرزند بچا جس کی آنکھ کا ڈھیلا رخسار پر ڈھلک آیا تھا نہایت خوبصورتی سے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے اپنی جگہ لٹا دیا۔ یہ آنکھ پہلے جس قسم تھی وہی ہو گئی۔ کیا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ تھی کہ کیا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوبارہ روشن ہوتا۔

عنه میرے ماں باپ قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں مذہب و اتفاق بنا۔ چشم قلعہ کوئی الجوار حسنہ کریم کو پوسا یا تو آب حیات ہو گیا ”تواذیہ و تفر“ ”جندہ“

چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا نقاب دہن حضور کا دست، دست شفا اور نقاب دہن ہر مرض کی دوا آنکھوں پر لگایا تو اسی وقت شفا ہو گئی اور پھر آنکھیں کبھی نہ نکلیں اور سبیلین کہ یمن شہزاد گان نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنا نقاب دہن چڑھایا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پیاس اور جھوک سے مامون و محفوظ ہو گئے اور جب اپنی زبان سے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَوَلَّىٰ ۖ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

اور سینہ بٹے پر انوار کو نور سے معمور کر دیا ہے "مَجْدُ اللَّهِ الْعَلِيِّ فِي مَجْرَاتِ سَيَارِئِهِ" کہ

كُنْ أَبْرَرْتُ وَأَصْبَأُ الْفُلْسُ وَأَحْكُمُ وَأَطْلَقْتُ أَرْبَابًا مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اللَّهُمَّ

علامہ السید عمر بن احمد آفندی مدینہ حرارت شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف "شرح القصیدۃ البرقوس ارامہ فرمایا کہ مَجْرَاتِ الشَّفَاءِ لَامِرُضِ اُمُورِ عَصَاہِ بَزَانِ حیاتِ ابرکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی رہے۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطہ قلبی حضور ﷺ سے لے تو آپ پر درود و شریف پڑھ کر مقصود کے لئے دعا کرے تو بفضلہ تعالیٰ شفا پائے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُعْطِي الشِّفَاءِ بِعَزَّةٍ

يَدِكَ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ حسن و جابست :- بروایت سیدہ اکھام بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہ

○ سیدہ زینب بنت الحکم علیہا السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور ﷺ نے پانی کے چھینٹے مارے تو ان کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تاحیات چہرہ کو اور وجاہت اور بچھنے کی مصونیت قائم رہی اور چھاپے میں ایسی حسین و جمیل کہ کسی عورت کو نہیں دکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مارنا از روئے مزاج تھا اے حسن و جمیل

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی پروردگارِ مہربان و بخشنده، بخدا اس زبانِ ترجمان حق سے حق ہی نکلتا ہے۔ اللہ جل جلالہ کہتی بار بار ایسا ہذا کہ آپ "ﷺ" کے کتب دست نے محض چھوٹے سے عیاروں کو کر دیا اور بہت دھند دستِ شفیع کو ان سے کئے حاجت مندوں نے طوق جنوں سے رہائی پائی۔

عکس مزاج سنّت ہے اس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور اس سہزادہ میں حاجت یہ اس کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ کے مزاج کا یہ عالم ہے تو ارادہ اور عزم کی تاثیر اور کیفیت کیا ہوگی۔

یہاں **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** کے مزاج نے بھی اپنے مبارک ہاتھ سے ان غلاموں کو حسین و جمیل بنا دیا۔ ایک بار حضرت انس مین زید **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ **رَضِیَ اللہُ** اگلی رات ہونے کے باوجود ان کا چہرہ اتنا حسین اور عکفہ ہو گیا جو ایک مرتبہ یہ کہتا وہ بار بار دیکھنے کی تاک کرتا۔ طیب، طینت والے محبوب **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** نے شرب و طیب اور فوری حقیقت والے رسول نے دین کو منورہ بنا دیا۔ کہہ اللہ کو بتوں سے پاک رکھے اُس کو منظر بنا دیا۔ **رَاٰ اللہُ اَھْلَکَ عَزَّ وَ شَرَّ اَوْ رَآہُ اَھْلَکَ** ۵

جب فرعون مصر **عَلِیْہِ السَّلَام** نے مرکار موسیٰ **عَلِیْہِ السَّلَام** کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو رب نے یہ نہ **رُوحُ اللہ** کو حکم دیا **وَالْقَبِیْطُ عَلَیْکَ مَسْکِیۃٌ وَتَنفِیۃٌ** ۶ عہ میرے محبوب **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** کے شہرِ محبت سے ایک چٹوے کر حکیم اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وہ چہرہ **کَانَ عِنْدَ اللہِ وَجِیْہًا** ۷ عہ کی حسین و جمیل تصویر بن گیا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ سے دل میں بھی حکیم کی محبت آگئی اور وہ قتل سے باز رہا۔ کیا شان ہے اُن چہروں کی جن پر **رُوحُ اللہ** پر نور **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** کی نگاہوں کی فوری چھو بار پڑ گئی یا جن چہروں پر محبوب **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** عہ **وَلَوْ کَانَ فِی السَّمَاءِ مِثْرًا** نے اپنے دست رحمت سے چھینٹے مارے ہوں اور چھینٹوں سے غلاموں کے چہرے پر نور، بارونی حسین و جمیل اور قابل زیارت ہر گئے **اَلْاَنْصُرُ صَبَّحَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فُورَتٌ مِّنْ فُورِهِ** **اَلْاَنْوَارِ اَلْمُجِیۡدَةِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَمَ**

منجبرہ اُونٹ کا گفتگو کرنا، بروایت حضرت ابو ہریرہ **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** ۸ ایک اعرابی کا اپنا اُونٹ چوری ہو گیا اور اُن چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی پر الزام لگا دیا اُس نے ہمارا اُونٹ چوری کیا ہوتا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب طلب کر لیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا، تو مالک اصلی نے کہا ٹوٹ۔ بروایت ابن عمر **رَضِیَ اللہُ عَنْہُ** ۹ اور وہ اُن کے بیان آید روا لا صاحب و حاجت و منزلت ہے۔

۱۰ سورہ طہ آیت کریمہ ۳۹ میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈال دی۔
۱۱ سورہ الاحزاب آیت کریمہ ۴۹ اور وہ اللہ کے بیان آید روا لا صاحب و حاجت و منزلت ہے۔



جناب اُونٹ کو لایا جائے تو اُس نے اَللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو اَللّٰہ سبحانہ کی قدرت سے اُونٹ گویا ہنوا اور اصل واقعہ بتایا تو وقت حیران رہ گیا اور پوچھا یہ کیا راز ہے۔ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ اُونٹ کے سے چلے جانے کی کوئی بات نہ تھی۔ یہ مالی نقصان تھا۔ برداشت کر لیتا۔ لیکن سرسبز اَللّٰہ محفوظ رکھے برداشت نہ کر سکتا تو میں نے کہا۔ اُونٹ کو بھی حاضر کیا جائے۔ اس دوران میں کائنات کے مالک و مختار رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا جس کی برکت سے اُونٹ کو زبان ملی اور اُس نے گواہی دی اور اصل واقعہ کا آپ پر ہنوا ہوا۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنْ صَلَواتِكَ شَيْءٌ وَّ كَبِّرْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنْ تَبَرُّكِكَ شَيْءٌ وَّ سَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنْ سَلَامَتِكَ شَيْءٌ وَّ اَسِرْ دُرود شریف کے پڑھنے سے ہر چیز کو نفع پہنچے اور نقصان نہ ہو۔

☆ حضور ناطق اونی والکلب ﷺ کے حضور میری، اُونٹ، گاوہ، چوہا سوسمار نے کلام کیا۔ ظہبی نے تو کمال کر دیا جب وہ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَا رَحْمٰنُ وَاٰی الیقینۃ دیکھتی حاضر خدمت ہو گئی تھی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَلِمَہ الایمل بیکونۃ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

☆ معجزہ طیور محترم۔ برداشت حضرت محمد بن ابی وکعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما
○ شب ہجرت جبل رحمت، غار ثور میں سید الانبیاء ﷺ نے معجزاتی سیدنا ابوبکر صدیق کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تین روزہ قیام فرمایا، غار احمی کے بہر کبوتری نے گھونسل لانا کرانڈے سے بیٹے اور بڑے اطمینان اور سکون سے اُن پر بیٹھ گئی ایسا سکون کے نصیب اور ایسی خدمت کس کے مقدر میں۔ نازک اندام مڑی نہی ایسی کاریگری کا مظاہرہ کیا کہ غار کے منہ پر جالاتا اور کمال فن دکھایا کہ رُتب کی تہ یا دا گئی۔ یہاں ظاہری اسباب حفاظت سے کمزوری اور کبوتری بنی حقیقت میں ہے۔

سے اطمینان و اہباب میں تاثیر کا مظہر اس کی حقیقت سے ہوتا ہے۔

تَجَسَّصْتُ مِنْ الْمَلَائِكِ عَلَيْهِمْ حَافِظٌ بِدَاسْتِهِ خُودَ اللَّهِ تَعَالَى مُتَكَبِّبٌ الْأَسْبَابُ بَعْدَ لَانِ
اور ان کو توڑی اور کڑی نے سبب بن کر سرفرازی پالی۔

علامہ علی بن ابیہرمان الدین جنکی قدس سرہ العالی نے اپنی سیرت جلیہ میں لکھا۔
○ حرمین شریفین میں جو کثیر العباد کو توڑیں وہ اس جوڑے کی نسل سے ہیں۔ جنہوں
نے غار پر خدمت سرانجام دی۔ رب کریم نے ان کی نسل کو بقا عطا فرمادی محبوب
ﷺ نے ان کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کوڑوں کے دو ٹھکانے مساجد اور مزارات
میں حقیقت مند محبت سے دانا چوگا۔ ڈالتے ہیں۔ یہ صلہ ہے خدمت کا۔ تعجب انگیز
است یہ کہ وہ صحیح حرم شریف میں نہ گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ بدبو اور دوسرے اظہر کے اوپر
سے نہیں گزرتے۔ دو حصوں میں منقسم ہو کر ادھر ادھر سے گزر جاتے ہیں۔ البتہ کعبہ اللہ
نہ پر وہ کوڑے ٹیکھتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ ادھر بیٹھے ادھر شفا ہو گئی۔ یعنی حرمین
رضی عنہ کی قضا اور ہوا سے شفا پاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَوْمًا بِهٖ
حَقُّ الْمَلَائِكَةِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

مُحَمَّد ہرنی، قاضی حیاض نے شفاء شریف میں بحوالہ ابوالنعمان روایت کیا۔

○ ایک مرتبہ سرور کائنات ﷺ جنگل کی سیر فرما رہے تھے۔ اِذَا امَّاؤُنَا دَعَا
رَسُولَ اللّٰهِ اَنْ مِیْقٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلِّمْ کی آواز۔ مبارک رحمت
ہی۔ آپ ﷺ ادھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہوئی
تے اور ایک بدوی شکاری، اُمیکب بن سماع، چادر اوڑھ کر مورچا ہے۔ آپ
ﷺ نے ہرنی سے پوچھا مَا حَاجَبَتْکَ؟ عرض کیا یا رسول اللہ حبلی اللہ حبلیکَ صَلِّمْ
یہاں جال میں پھنس گئی ہوں اور رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ میرے پیچھے بھوکے ہیں
آپ مجھے کھول دیں تو میں پتھوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ ہرنی سے حضور اکرم

ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس سے اسباب میں تاثیر ظاہر آئے تو اس کی نیت پر ہے۔ اس کی نیت پر
ہے نہ کہ سبب ہے۔ اس نیت کو کہہ کے رسول کے بعد پھر کسی سبب کے لیے محبوب ﷺ کی مخالفت نہ کرنا
بلکہ اسے کشتی مارنا نہ کرنا۔ مائتہ داریم مائتہ داریم کارہیست

ﷺ نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تو نہ آئی تو پھر؟ ہر فری
 عرض کیا۔ پھر میرا خشر قیامت میں ان کے ساتھ ہو جو آپ کی ذاتِ اقدس پر دُعا
 نہیں پڑھتے اور انکا رکرتے ہیں تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے
 بند کھول دیئے اور وہ چوکنڈیاں بھرتی دوڑ گئیں اتنے میں وہ بدوی بھی اٹھ کھڑا ہوا
 کے استغفار پر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اسے کھولا ہے۔ وہ ابھی آتی ہے۔
 وہ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جائے تو از خود واپس آنے آتا ہے۔
 ﷺ نے فرمایا صبر کر فَذَهَبَتْ فَانْزَعَتْ خَشْفَةً نَّاشِئَةً وَرَجَعَتْ
 گئی اپنے دونوں بچوں کو دودھ پلایا اور معد بچوں حاضر ہو گئی اور سلام عرض کر کے
 سر پائے اقدس پر رکھ دیا اور محبت سے چلنے لگی اور اوسے لیٹ گئی۔ یہ منجھو
 کہ بدوی کا سر بھی ٹھک گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر صحابی کے تراب پر غائر المزمع ہو گیا
 ٹھک گئے ہر فری و کافر کے سر دونوں اٹھ ساتھ رکھ دیا آپ نے ان پر رحمت کا ہاتھ
 پھر بشارت اس کو اور اس کو ملی سرکار سے جابجا سے آزاد کرو اور تو عذابِ تائب
 ○ ائدہ نبی رحمت ﷺ نے ہر فری کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جاتے
 میں نے شکار دیوں پر حرام کر دیا اور تجھے بچوں سمیت جنت عطا فرمادی اور وہ
 اور دودھ شریف پرستی جینگل میں چلی گئی۔ ایک مقام میں ہے کہ حضور ﷺ
 دستِ شفقت ہر فری پر پھیرا تو رسیبِ کریم نے دستِ اقدس کی برکت سے اس
 سے ٹشک پیدا فرمادیا جسے ٹشک نافذ کہتے ہیں۔ وہ جدھر جاتی جینگل جو ٹشکوں سے
 اُٹھتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ "شفاء القلوب
 ہم آہواں صخرہ سرخود تہادہ برکت
 بہ اُمید آنکہ روزے شکار خواہی آمد "امیر مہر

علیہ الصلوٰۃ والسلام: رحمۃ اللہ علیہ السلام نے ایک شہم کا قصہ بیان کیا کہ ایک شخص کو کرایا جاتا تھا
 علیہ جنتی جانا اور نبی کریم ﷺ کی اُٹھتی عینا بعد رکھو گھوڑا، ہر فری، کبوتر، چھٹی، کھن
 شہد کی کھی حضرت اوس علیہ السلام کی کھی، صحابہ کرام کا کھا، عیسا علیہ السلام کا کھوہ، جبرئیل اُٹھا
 ۱۲ مرتبہ حضرت اُٹھ



☆ علامہ عبد الرحمن صفوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ میں ایک روز حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی ظاہر ہوئی اور مزاجہ شریف کے سامنے ٹوڑ بانہ انداز میں سر جھکا دیا گویا وہ سلام عرض کر رہی ہے اور چھلنے پاؤں آہستہ آہستہ بائیں جبریل سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ روضہ اطہر کی طرف ہونے دی۔ یہ ہرنی اس ہرنی کی نسل سے تھی۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے مال سے آزاد کیا تھا۔ اور اس کی نسل کو قیام عطا فرمادی تھی۔ سبحان اللہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَقَلَّبَتْ الْغُزَالُ

بِأَذْيَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجھرہ نباتات :- حاکم نے منجھرہ میں بائناؤ حیدر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ — ایک سفر میں تھے کہ یہ ”بدو“ اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نبوت و رسالت کی کوئی نشانی ”منجھرہ“ دکھائیں تو تاجدار ہفت آئیم ﷺ نے فرمایا یا اُس درخت کو جو اللہ سبحانہ کی تسبیح پڑھ رہا ہے اُسے کہو وہ سامنے رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر آئے۔ اعرابی کا درخت کو جا کر اتنا کہنا تھا کہ وہ خوشی سے جھومٹا رہا جس میں اگر پہلے اپنی جڑوں کو بائیں نکالا اور خوشی اور شہادت سے جھومتا ہوا بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گیا اور اپنا سر قدموں پر رکھ دیا یہ منجھرہ دیکھ کر اعرابی سبحانی کیا اور درخت غفلت پا گیا۔ ”اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ“

اس ایک منجھرہ سے کئی منجھرات کا ظہور ہوا۔ درختوں کا رسالت کی شہادت دینا امت کا فہم و شعور خوشی اور محبت سے ملبوم کر قدموں سے پلٹنا اور برکت حاصل کرنا۔ امت کا از خود گھبرنا بغیر قدم و ساق سے چل کر حاضر ہونا۔ درود و سلام عرض کرنا اور

نبی زیارت سے دوام و ثبات پاجانا ثابت ہے۔

جاءت لدعوتہ الانصار مساجدہ تمیثی الیہ علی مساق کلا حقدہ

☆ حاضر ہوئے درخت، ملائے سے بچہ کہتے ہوئے پتہ لیں، تہوں پر بغیر قدم کے گویا ڈھبہ

ایمانا ہوا

گاہمّا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كُتِبَتْ فَرُوغَهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي الْقَلَمِ عَمِيَا
○ قرآن پاک میں تجبّ الثَّجْرِ درخت کا ذکر، نباتات کے لئے مقام سرفرازی ہے
حضور ﷺ نے ایت ہزار چار سو اصحابِ الشَّجَرۃ سے ایک بڑے خار دار سمرود نامی
درخت کے نیچے بیعت لی جو بیعتِ رضوان سے موسوم ہوئی اور وہ درخت کربہ
کی قدردان سے نامید ہو گیا۔ دوسرے سال صحابہ نے ہجرتِ تلاش کیا نہ ملا۔

الْقَلَمُ صَلَّی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدٌ مِنَ الْأَشْجَارِ
وَالْأَغْصَانِ وَالْأَشْكَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجھہ کھجور کا تنہ۔ بروایت حضرت بڑیدہ اسی رضی اللہ عنہما صحیح بخاری
○ ابتداء مسجد نبوی شریف کھجور کے تنوں پر شفقت تھی اور منبر شریف کی جگہ ایک
کھجور کا خشک تن "مُذْط" تھا اس پر ٹیک لگا کر آپ خطیبُ اللہِیاء "رضی اللہ عنہ" خطبہ
فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت عیم داری رضی اللہ عنہما نبیِ تجار سے ایک
صحابی نے لڑی کا منبر سبز بن کر پیش کیا تو آپ ﷺ اُس پر بیٹھ کر خطبہ ادا
فرمانے لگے تو وہ خشک تن جو حضور ﷺ کے ٹیک لگانے کی عزت و شرف سے
محروم ہو گیا تھا ہجر کے شدت جذبات سے رٹنے لگا۔ صحابہ عظام فرماتے ہیں
لِذٰلِكَ الْخِذَجِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْوَشَارِ ہم نے اونٹنی کے رٹنے اور چیخنے کی
کی آواز سنی اور اس رونے سے ساری مسجد نبوی شریف لرزنے لگی اس کی بے
کودیکہ کہ صحابہ کی بھی چیخیں نکل گئیں حضور ﷺ منبر شریف سے نیچے اُترے
تے پر اپنا دستِ شفقت رکھا اور سینے سے چٹا لیا پھر وہ خاکوش اور پر سکون
فرماتے ہیں۔ صَاَحَتِ الْفُخْلَةُ صَبَاحَ الْحَيَّةِ کھجور کا تنّا بچوں کی طرح رویا
آرا و محرب و منبر ﷺ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اِنْ شِئْتَ اَعْبَرْتُكَ
فَتَاَكُلْ اَوْ يَأْخُذَ اللّٰهُ تَعَالٰی اے فُخْلہ! اگر تو چاہے تو مجھے یہاں ہی سزا
فرم۔ آج بھی عاشقِ زار مقامِ منبر پر اس کیفیتِ عالی سے متاثر ہوئے ہیں۔

بقیہ حاشیہ

خدا کیسے آہستہ آہستہ اور آپ کی صفاتِ حمیدہ کو کمالِ حُسن و خوبی سے خوشنود لکھ رہے تھے۔

جائے یا تجھے جنت میں لگا دیا جائے تو تو جنت کی نہروں اور چشموں سے سراب ہو
اور تیرا پھل مقبولانِ بارگاہِ خداوندی اور محبوبانِ درگاہِ محمدی اَفْضَلُ عَلَيْنَا اَنْوَارُهُمْ
نہاں میں تو اُس نے دارِ الفناء سے دارِ البقاء کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "فَكَذَّبْتُ
فَعَلْتُ طَرَفًا يَاسِينَ" ایسا ہی کر دیا۔ یعنی حضور ﷺ نے محرابِ شریف کے قریب
"مَقَامِ اسطوانہ نقشہ رباعی لولہ"۔
ہی اُس کو دفن کر کے جنت میں پہنچا دیا۔

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربی۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر فرماتے ہیں۔ اے اللہ
کے بندو! ایک تم حضور ﷺ کے پھر جس ذوق و شوق سے رویا تم تو کہیں زیادہ متحق
ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے پھر میں روؤں۔

فراقِ مصطفیٰ میں اہل ایمان عمر بھر رُسنے	رسول اللہ کی انصافِ محبوبانِ عین ایمان ہے
کہو پھر عین ایمان سے نہ کہیں کہ ہر بشر رُسنے	زلے جبکہ چوبِ مشک کو حضرت کی مجھڑی
رسول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر رُسنے	شہنی جبب اس ستونِ عاشقِ نیاب کی ناری
یہنت رُسنے پہ رُسنے تو تسمیٰ بیشتر رُسنے	کوئی ایسا نہ تھا اس برکت میں جن پر بھی رقت
اُدھر یہ شدتِ رقت سے با صد چشم تر رُسنے	اور فتنانِ تھادہ ستونِ حد سے فرقت کے
وہ آئیں مار چلا یا یہ دل کو کھول کر رُسنے	ستونِ خاموش جو با تھانہ نہ ہونے سے چپے تھے

ستون نے وہ کئے لئے کہ چشمِ حال سے اُسدم
شہر رُسنے، مجھڑوں اور دیوار و در رُسنے

☆ یہ تھی کھجور کی محبت سرکارِ مدینہ سے اور اب سرکار کی محبت کھجور سے، فرمایا۔
اَلَمْ يَخْلُقْنَاكُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ خَلَقْنَا
من بقیۃِ طینۃِ آدَمَ ط۔ "مکتوب تفسیر"۔ جسمِ المرکی بقیۃِ نبی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صلوة وَسَلَامًا عَلَیْكَ يَا سَيِّدِنِی یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر بھی
کیسے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے جسمِ اطہر سے جو مٹی کا خمیر نکلا گیا اُس کو فرشتوں
نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اُس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جس کا پھل "کھجور" تمام
چمنوں کا سر دار بنا اور مزارِ انبیاء و صحابہ کی خوراک تو مدینہ طیبہ کی کھجور سے جنت، ایمان کی
"پیشین مکان از جبرِ رسول"۔ "مار سے زور پیکر اباباب بقول"۔ "مٹوئی دانت دہی"۔

نشانی ٹھہری۔ مدینہ شریف کی کھجور مومن کے لیے تبرک ہے۔

☆ صحابہ کرام نے جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہود بے بہبود نے کہا کہ ان کی محرومیتوں پر جان دو کر دیا ہے ان کے ہاں نیچے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھا۔ حضور ﷺ اُن کی پیدائش پر بہشت خوش ہوئے آپ ﷺ نے اُن سے کہا کہ پہلے کان میں آذان اور تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو منہ سے نہ کر کے ٹھاس دین اُن کے منہ میں ڈالو انھوں نے منہ ہلانا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے بخت کرتا ہے۔ کیوں ذکر سے مدد ملی ہے۔ ایک روز یہود نامسحوق حضور مرکار کا ناست ﷺ کی خدمت اظہر میں ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں کھجور دے دیا تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس وقت حضور ﷺ نے جوابی قیاد میں بھرے ہوئے تھے۔ انھوں نے کھجور کی ٹھیلیں ”بوسیدہ ناکارہ کی نمونی“ پیش کر دیں۔ آج ہمارے سامنے بو دیں اور علی الصبح سرسبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے ٹھک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کھجور قلب مومن میں رہنے والے رسول اللہ ﷺ نے اُن ٹھیلیوں کو زمین میں، قطار قطار اپنے دست مبارک سے بو دیا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ انھوں نے بعد میں یہ ٹھیلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرت الہی! جب مساب علی الصبح پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گچھے رک رکھتے تھے تو نبی نختہ ﷺ نے مع حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر ٹھیلی نادر رہی یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ تو تمہاری ٹھیلیاں نہیں؟ فرمایا ٹھیلیاں تو تم کل ہی نکال کر رہے گئے تھے۔ اگر تم ایسا نہ کرتے تو یہود یہودیہ اور بنو ناصبہ کی مانند مذکرات و نکلات رکھتے اور انھیں ہی بتاتے۔

☆ یہ کھجور غیر معمولی اقدیر کو مدینہ منورہ بوقتِ ناشتہ ۱۳؎ بروز جمعہ ایک ٹھیلے میں کھجور کی کیفیت طاری ہوئی۔ ناشتہ کھانے اور اس واقعے کو معافی قذافی اور عجیب فرحت و مژدہ حاصل ہوا۔

قرآن میں بھی گھٹیاں ہر میں "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" وَالسَّلَامُ " یہ عجیب
غریب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہودیہ بہبود عاقبت نامحسوس ہے
آگے تار مار، مدنی تاجدار اور مختار علیہ السلام کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ طَابَتْ

بِهَذَا الْبَيْتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

معجزہ جنتی پہاڑ :- بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما

○ ایک دن مکہ و مکانات "صلی اللہ علیہ وسلم" سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک
جبل احد پر پڑی تو آپ نے باؤز بند اللہ اکبر لپکارا اور آپ کے چہرہ مبارک تابشت
اور مسرت کے انوار چمکنے لگے اور چہرہ اقدس تبسم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا ہَذَا
جَبَلٌ اُخْتَدِيَ صُحْبًا وَنُحْبَةً وَعَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط

ابو شامہ امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ محبت جانیوں سے محبوب ہوتی ہے ایک
مرتب جبل احد شریف پر تشریف لائے تو وہ اپنی خوش بختی پر مجسمہ اٹھا اور وجہ کرنے
اور بٹنے لگا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس پر اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُسْكُنْ
يَا جَبَلُ فَاَنْ عَيْنِكَ تَبْعِي وَصَدِيقُكَ وَشَهِيدَانِ ط جبل احد پر سکون ہو گیا۔
ایسا پر سکون ہوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اُس پر کچھ اثر انداز نہ ہوگا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اٹھا
کر جنت عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنتیوں کی امید گاہ ہوگا۔ جیسے مینہ
سے نبی کریم، صدیق اکبر، خلیفہ اعظم، عثمان رضی اللہ عنہما و آلہ وصحبہ الطہرۃ والسلام ط

علیہ یہ جبل اٹھ رہے ہے محبت کتابت اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازہ پر ہوگا۔
علیہ رب کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی جناس حقیقیہ سے نوازا ہے۔ اُن کو علم، اور اک تعلق
مالی بخشا ہے یہ بھی فی روح، فی شعور ہیں۔ لیکن ہم اُن کی تسبیح اور جذبہ محبت سے لاعلم ہیں۔ یہ
بھی زبان حال سے شَیْخَانِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کی ناگہانی میں نغمہ رنج رہتے ہیں۔ صرف
انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اُس کی تخلیق کا مقصد ذکر و فکر تھا۔ لیکن یہ دنیا کے بکروں میں گھل رہا۔
مٹے لے پہاڑ ٹھہر چکا تھا شمع نور نہیں بہ کر تم پر ایک نبی۔ صدیق اور دو شہید ہیں۔

مٹوڑہ کے زائرین کی آج اُنید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی
جب جبل اُحد پر نظر کرتا ہے تو اس کو سرور اور سکون ملائے اور جبل اُحد پر علی النبی
ایک عجیب قسم کی چھین چھین خوشگوار خوشبو مٹکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلی کھل
جاتی اور رُوحِ تنویش سے محو ہوا ہوتی ہے۔ ”اور دُرود شریف از خود زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔“

ایک ہی لمحہ میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا کتنا وقار رکھتی ہیں اَللّٰهُ اَکْبَرُ ایڑیاں
دو قدم دو پنجہ زور، دو ستارے، دو بلال اُن کے ٹھوکرے پہنچنا خن پائے اظہر ایڑیاں
تاجِ رُوح القدس کے موتی جسے بچہ کریں رکھتی ہیں واللّٰہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں ”المنیرۃ بیروت“

ابن ابی شیبہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے
فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے کوہِ طور پر تجلی فرمائی تو سطوت اور جلال سے
چھ پہاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبل اُحد، خُرقان، رضوی نے مدینہ منورہ و امین جود
تسلیم کر دی ہیں پناہ لی اور جبلِ نور، شہیر اور نور و امین کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ہو گئے۔
جنتی پتھر بر صبحِ مسلم پر وایت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
کہ ہم کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو بیچتا ہوں جو بعثت سے پہلے
مکہ معظمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وہ رُفّاقِ الحج کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ
الْاَحْبَابِ وَالْحَبَابِ وَعَلٰی آلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلِّمْ

جبلِ نور، غارِ حرا میں چند لمحات توجہ کے ساتھ بیٹھنے سے دُعا انشراح صدر ہوتا ہے جو کئی سالوں کے
سے نصیب نہیں ہوتا۔ زائرین غارِ حرا میں جا کر فرائض ادا کر کے نماز کریں یہاں سب سے پہلی وجہ الہی کے
عہد یہ پتھر رُفّاقِ الحج سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خیرِ کونین کے عیالات و بیانات کو جانتے ہوئے راست کی ایک
میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیے چہرے پر ملتے ہیں یہ عبادات پرستوں
کنک، حجرات سب ربِّ قدوس کی قیام پر ہوتے ہیں۔ ان کو بھی احساسِ خوف اور کینہِ محبت
ہے۔ ان میں جس سے عقل نہیں۔ یہ پتھر منورہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ ہر منورہ

مخبرۃ کثیر طعام : سیدنا انس بن مالک صاحب انبیک شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

○ حضور مصلی التقریب ﷺ نے حضرت ام مالک انساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک گھی کی پٹنی
حیات فرمائی جس سے دو مدت تک دُرود شریف پڑھ کر گھی نکالتی رہیں۔ ایک دن ایک
اندر سے حجاب لیا۔ تو برکت جاتی رہی اور جب حضور موقت الرکعتہ ﷺ سے عرض کیا : تو
آپ ﷺ نے فرمایا : لَوْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَأَكْمَلَ زَادِي فَأَبَا أَنْ أُرِيدَ أَنْ أَمْلَأَ بَكَ مِنْهُ فَقَبِضْ يَدَيَّ
فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِمَّا يَحْتَسِبُ مَا لَأَتَّخِذُ مِنْكُمْ حِلًّا وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مُخِيبُ الْوَكِّلِ
بِحَالِهِمْ وَتَحْبِصُ فَرْجَهُمْ أَفَؤَيْدًا أَتَعْمُورُوا عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

علیٰ مخبرنا مخبر شواب دُرود شریف۔ ایک روایت الحدیث میں جامع خیر الکثیر مثنیٰ اللہ تعالیٰ عنہ پڑھنے فرمایا۔ جب بندہ
پھر دُرود شریف پھینکا ہے تو وہ دُرود شریف اُس کے مُنہ سے بیروت، غلانی راکٹ، ہوائی جہاز سے تیز تر نکلتا
ہے۔ مشرقین مغربین کے میدانوں، جنگوں اور میدانوں کو سوز کرنا، پہاڑوں کو سداوں اور دلوں میں خوشبو بکھیرنا۔ وہ لوگوں
نہروں اور چشموں کو تاری بخشتا۔ زمین کی کھادوں اور آسمان کی فضاؤں کو سیر کرنا اور کھانا کھاتا ہے۔ میں فلاں آج فلاں
کا دُرود شریف اُس نے میرا کریم خدایہ تسبیح دیا تسبیح پر بھیجا ہے۔ میں ہر ایک شئی دُرود شریف پکھیتی ہے۔ اُس
بندہ پر جس نے دُرود شریف بھیجا ہے۔ دلائل الخیرات شریف ص ۲۲۔

خداوند قدوس تعالیٰ مجھے افضل اپنے کریم اور افضل عیسے اس دُرود شریف کا ایک عظیم پند پیدا فرماتا ہے۔
میں کے ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں ہر ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں ہر ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں ہر ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں
ہزار ہزار ہر ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں ہر ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں ہر ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں ہر ستر ستر بار دُرود شریف پڑھاؤں
تعلیم، انجیل، تہلیل، کتاب ہے اور یہ تواب اُس کے نام اعمال میں کچھ دیا جاتا ہے یہ فرشتہ تاقیہ برکات
اُس کی تریہ کھڑا کر کے گا۔ تو دُرود خواں کی قبر بقیعہ حور، یا بیخیز نور سے کشوری کی خوشبو پکھیتی ہے۔ یہ
قدرت الہی کے مخبرنا مخبروات مشاہدہ علماء کرام کا شہادہ اولیاء سے ثابت ہیں۔

فقیر محمد الہی القدری کہتا ہے۔ تحفۃ السلوۃ پر شہنشاہِ دُلاک کے تواب کی یہ مخبرنا مخبروات عظیم و عظیمہ دورِ قدیم
بہیدہ حاضرہ کی گیت لڑی، سانس عجوبہ آلات کیپیوٹر، کمپیوٹر بھی تھامے تاجر ہیں۔

لَیْسَ کَالْأَنْبِیَاءِ یَتَّبِعُونَ وَکَلَامِهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
ان خیرات شریف دُرود شریف کا مجموعہ ہے۔ اس کا عامل ان فضائل کثیرہ اور تواب عظیمہ کا حامل ہوگا۔ منہ غفر لہ



منجھڑہ طعام کا کلام کرنا: بروایت حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ

① غزوہ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن شکم نے کھانے میں زہر کر دیا تو آپ ﷺ نے نعرہ اٹھایا ہی تھا کہ نعرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تناول نہ فرمائیں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھٹے ہو کر گوشت کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک منجھڑہ عظیمہ محکمہ ہے۔

② ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرماتے تھے نعرہ اٹھایا تو اُس سے تسبیح پڑھنے کی آواز آ رہی تھی صحابہ کرام نے وہ آواز سنی۔ یُسَبِّحَنَّ حَتَّى سَمِعْنَا السَّبْحَ تَحْتَ النُّجَى وَالْكَثِيبِ کی شان والے نبی ﷺ کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور وہ بھی آجائے تو اُس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ ان کے ورد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون کی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروایت صحیحہ طعام نے کلام اور سلام عرض کیا ۛ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى الطَّعَامِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجھڑہ: دست مبارک اُٹھ کر ہونا۔ علیہ السلام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک روز آپ ﷺ کو شرب ملے گئے اُس وقت سیدہ خولہؓ میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ ﷺ نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے نبی! تعجب کر جس کو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مس کر جائے تو اُس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی نہیں کرتی۔ عَلَیْکُمْ وَعَلَىٰ بَنِيهِ السَّلَامَةُ وَالسَّلَامُ ۛ

③ ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مہمانوں کی صیانت کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر اُن کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر کچھ دھبے ہیں اور وہ میلا ہو گیا ہے تو اُسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلتے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شفاف تھا اور اصلی درجہ



دھل چکا تھا۔ مہمانوں نے تعجب سے پوچھا تو فرمایا ایک مرتبہ ہمارے آقاؐ نے ولی نعمت رضی اللہ عنہ نے اس دسترخوان پر کھانا تناول فرما کر اس سے اپنے ہاتھ پونچھے تھے اب یہ کپڑا جب بھی میلا ہو جاتا ہے تو میں اسے توڑ میں ڈال دیتا ہوں تو یہ صاف شفاف ہو جاتا ہے۔ آگ اس پر کچھ اثر نہیں کرتی اب یہ دسترخوان نہ جلے، نہ سٹوے اور نہ گلے کی شان عجیبہ لکھا ہے۔ دُرود خوان بیکرۃ دُرود شریف قبر میں نہ جلے نہ سٹوے اور نہ گلے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَطْبُ الْجَلَالَةِ وَشَمْسُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ خوشبو دار بنانا :- ” مدارج النبوة و مراتب القدر شرح محقق علیہ الرحمۃ ط

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ بارگاہ اطہر میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی کی شادی ہے خوشبو کے لیے حاضر ہوئی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کرشمہ میں اپنی جبین مبارک سے بسینہ کے قطرات عطا فرمائے جو بطور خوشبو دھن کو لگائے گئے تو اس دھن صحابیہ کی نسل سے کئی پشتوں تک خوشبو آتی رہی اور ان کا گھر مدینہ منورہ میں بیت النبیین مشہور ہو گیا۔

② حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے رخساروں پر پھیرا تو مجھے ایسی خوشبو پہنچی کہ اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکانوں پر بھی نہ مل سکتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس

طے مہر نما خوشبو دُرود شریف :- ” قاتل شئی مطلقاً کم کان عطر بان عینہا ہرشی کہ ہیں سے خوشبو ملی۔ دُرود خوان صحابی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عطر کا ٹکڑا لے کر بار بار اپنے ہاتھوں کو سونگتے اور دُرود شریف پڑھتے رہتے جس شئی کو محضہ بنایا۔ آج بھی اس سے مومن کو خوشگوار خوشبو آتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اس عطر کا ہر کو جسمانی نزلہ اور حواس باطنی کو روحانی نزلہ نہ ہو اور اس پاک صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی کامنیک، عطریات کا سرچشمہ ہے۔ دُرود خوان کے سکون و مکان، جسم و جان، لباس، پینہ اور سانس سے خوشبو مل سکتی ہے۔

☆ ” دُرود خوان کی عروس فکر ” دُرود شریف ” خوشبو ہے۔ مینہ محبت کا گنجہ عطر دان اور دکان پر لپٹا دھکتا ہے۔

ہر لمحے زلف میں میری عروس فسر کو ساری بہار ہشت عطر چھوٹا سا عطر دان ہے

- ہر منظر رتبہ عجبانہ ط -

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اس راستہ سے جیسی جیسی خوشبو کی مہک آتی رہتی۔
مگر تا بعد تم تین شیطان زمین پھول کب پھول، زمین پھول، ذوق پھول بہن پھول
واللہ جو مل جاتے میرے گل کا پسینہ مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے کہ اپنی پھول

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَمْرِ
النَّطِيبِ النَّطِيبِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ منجبرہ انداز عطاءِ مدینہ ارحم صلی اللہ علیہ وسلم ط "صحیح البخاری"

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کثیر العدد اور احادیث مبارکہ کے راوی ہیں
اس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ایک ترمبہ بارگاہِ رحمتہ للعالمین "صلی اللہ علیہ وسلم" میں
حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک اور احادیث پاک سے
جو یاد کرتا ہوں وہ پھول جاتا ہوں۔ قابض العلوم والعطایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت
رحمت سے فرمایا اے ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی گودڑی جو پہنے تھا پر
دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ رحمت کے اشارہ سے اُس میں کچھ ڈالا اور میں
اس کو سینے سے لگا لو۔ جب میں نے چادر کو سینے سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرتے
ہوئے فرمایا۔ فَحَا لَيْسَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اُس دن کے بعد میں کوئی شے
نہیں بھولا۔ یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے بے غلط یاد ہے اور اب میں کوئی
چیز قرآن و حدیث سے نہیں بھولا۔ حقیقت یہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل صحبت
یہ نفوسِ قدسیہ صحابہ کبار ہیں۔ جن کے قلوب لگاؤ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا

علہ آپ جیلِ الرتبہ مشہور حدیث صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب و دین اور اہل خط
سے ہیں جو اشیاء اللہ و اشیاء رسول اللہ کے مبارک لقب سے لقب تھے۔ گھر طو مانوس جانور
کی وجہ سے سبتہ الانبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ابوہریرہ کا لقب عطاء فرمایا اور اسی کو محبت کا تحفہ نصیب
اور آسمانِ شہرت کے درخشاں نجم فی الودیث تھے آپ کی وصیت کے مطابق حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے
نعلین پاک کو قبر میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سراجِ شہداء صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قدسیہ سے
رکنے والا نورِ ستارہ نور کی روشنی کچھ کر کو نورِ عالم کے حق "حمزین و حاتم" دو شخص کر گیا۔ ۱۲۰۰ ہجری

ہوئے اور ایک ایک کو لگا کر رسول ﷺ نے مجروح بنادیا۔

ابن کثیر

اُولَٰئِكَ اَبَايَ فِجْطِي بِسُلَيْمٍ اِذَا جَمَعْنَا يَا جَبْرِ مَرَّاجِجِ

اعلاؤم واکبر علیہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ جو کچھ لالہ گاہ سے ملا یا سب اعجازا ہے تو عطا فرمایا اور اس بارگاہ سے جو پایا پایا اور جو مالکا سولہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضور ﷺ نے سَلَمَانَ وَمَنَا اَهْلُ الْبَيْتِ کے اعزاز و شرف سے نوازا اور جب آپ ایمان لائے تو ضعیف العمری کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت تھے تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا اے سیدنا سلمان! میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سلمان سے فرماؤں کہ میں نے تو آپ ﷺ کے اُن کے مُنہ میں لعابِ دہن ڈالا تو وہ فصیح و بلیغ عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمدی بن گئے۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

” اِنَّہٗ عَطَا مِثْلَ مَا اَللّٰہُ اِلَیْہِ اَعْوَاذُ بِرَبِّہٖ اِنِّیْ اِیْسٰی عَطَا بِہٖ شَار “

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ مُعْجِزَاتِ الْقَاہِرَةِ
وَمَحْزَنِ دَلَائِلِ الْبَآہِرَةِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم



۹

عہ میرے آباؤ اجداد تو یہ ہیں تو بھی اُن کی مثل ہے کہ جب کہ جاس مُتَّحِد ہوں۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک فارسی کے شہزادے تھے اپنے مذہب و رشتہ سے سباز ہو کر ملک سے نکلے۔ حبار و بیکان کے پاس رہے مختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک راہب نے مرتے وقت کہا تم ملک تیار چلے جاؤ اگر زبانِ غیر کے ظہور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غلام بنائے گئے۔ آخر کار مَن حَلَب و جَدّ مقام میں حضور ﷺ کے قیام پذیر ہونے کا نالہاں ہوا۔ حاضر حضور ہو گئے۔ ”مُرْ بِنُورَت“ کو دیکھا۔ چُڑھا اور ایمان پایا۔ وقت آپ کی عمر شریف ۲۵ سال تھی حضور علیہ السلام نے آپ کی آزادی کے لیے کھجند کے لیے اپنے دستِ رحمت سے لگائے جو شیخ کو ہی تیار و رست ہو گئے۔ جن میں خوشہ لگ رہے تھے اور کچھ سنا

آپ کا شمار فضلو صحابہ اعزاز اَلْبَیْتِ اطہار اور اہل صفہ سے ہوتا ہے۔ ایرانی سلمان سے مدنی سلمان بن کر سلام اور دینی سلام سیدنا الامام عقیقہ و تہذیب و تمدن کے ہر کوئی کے تقیید و تہذیب کے مستراح ہیں۔

روضة الراحية

باب



ظہورِ قدسی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ

ابَانَ مَوْلِدُ عَنْ طَيْبِ عَصْرِهِ يَا طَيْبُ مُبَشِّرُكُمْ وَمُخْتَلِسُكُمْ
مُنْزِلُ عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ فَيُوهَرُ الْحَيْنَ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ
☆ وہ اراص "مہجراتِ عظیمہ" جو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے
موقعہ پر ظہور پذیر ہوئے۔ ان میں سے چند کا بطور تبرک ذکر کرتا ہوں۔
قرآن پاک :- پ سورۃ یونس آیت کریمہ ۵۸

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ
فَلْيَفْرَحُوا
تم دناؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت پر
چاہیے کہ خوشی کریں۔

○ "تفسیر ابن عباس" میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
فَضْلُ اللّٰهِ سے مراد ذاتِ پاک محمد مصطفیٰ ﷺ اور رَحْمَتِہ سے صفات
اور مہجراتِ مراد ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبوب
کی ذاتِ پاک ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا نزول ہوا اراص مبارک
میں "جشنِ قرآن" منایا جاتا ہے۔ نوح القدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ
قرآن ﷺ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے اور ربیع الاول شریف کے ماہ مبارک
میں مؤمنینِ مجتہبین میلادِ شریف کی مجلس اور مجلس منعقد کرتے اور خوشیوں کے تبرکات

علم حضور ﷺ کی ولادت نے خوشنظرانہ کی آپ ﷺ کی ولادت بابرکت
وصال باسعادت دونوں کیسے پاکیزہ اور خوشنظرانہ ہیں۔
صاحبِ قرآن ﷺ کی ذاتِ مقدسہ بلند ہے چاہے غلام ہی قرمت سے اور آپ کو جبرِ حسن منعم نہیں۔

بلنفتے ہیں اور ظہور قدسی پر جو معجزات ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے ہیں اور سنتے ہیں۔
 ☆ جاوہر الشاہ عبدالرحیم نقشبندی سبکیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ **قُرْأَيْتُ أَقْوَامًا سَطَّحَتْ دَفْعَةً طَائِفًا** نے اچانک معاہدہ کیا کہ ہماری مجلس میلاد شریف کو ٹرانس دھماکے لیا ہے۔ **وَلَيْتَ تَحِبَّ لَنَا الشُّكْرُ لِعَمَلِهِ وَ الشَّرِيفَةِ** **وَاللَّحْجَمِ** "یا اجتماع ولا طعام وغير ذلك من وجوه القربات والمسرورات" اور اس کا جتنا شکر بجالائیں کہ ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اٹھنے سے اٹھنے طعام پکائیں اور ایصال ثواب کریں یہ عمل محبت اور مسرت کے قریب ہے۔ یہ مجالس مبارک نور علی نور ہیں۔
 ○ **أُولُو الْعَرْشِ** رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی دعا کے الفاظ مبارک ہیں **عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ وَآلِهَا وَارْحَمْنَاهُمْ** **وَأَيُّكُمْ قَدْ رَأَيْتَ** "سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ" کو ایک یہودی نے کہا قرآن پاک میں ایک ایسی آیت پاک ہے اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے تو آپ نے فرمایا میں اس آیت کو یہ **أَلَيْسَ يَوْمَ أَكُنْتُ لَكُمْ دِينَ تَكْفُرُوا وَاسْمَعْتُ حَلَكُمُ فَنَصَحْتُكُمْ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ** دینا اٹھنے کے مقام نزول اور یوم نزول کو خوب جانتا ہوں کہ یہ یوم الجمعہ تمام عرفات دوران خطبہ نازل ہوئی اس سے آپ کی نراویہ تھی کہ اس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں۔

☆ **يَوْمُ عَرَفَةَ** کی عید

یہ ایسی مجالس و محافل کا مصنفہ جو اللہ کی ناکاہ تو اسے سزا دے گا کثیر اداوات سے ثابت ہے۔ **الْوَقْتُ ۵**

☆ شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی **وَرَأَيْتُ فِي بُيُوتِ الْأَيْمَنِ** میں ارقام ملتے ہیں کہ میں ہمیشہ میلاد النبی **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** پر ایصال ثواب کیا کرتا تھا ایک سال کچھ ہفتہ ناکاہ جس سے کھانا کچھ نامور مجھے مجھے چھنے تھے وہ بھی کہ **سُحْرُ** ایصال ثواب کے تقسیم کر دینے تو مجھے خواب میں رسول اللہ **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کی زیارت ہوئی تو دیکھا میں مجھے مجھے پختے آپ تناول فرما رہے ہیں اور آپ **صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** خوش ہیں اور چہرہ پر نشاط ظاہر ہے کہ **سُورَةُ الْاِنْفَاذِ** آیت کریمہ ۱۱۴ عید جو ہمارے لگے ، پچھلوں کی اور میری طرف سے نشانی۔

☆ **سُورَةُ الْاِنْفَاذِ** آیت کریمہ ۲ آج میں نے تمہارے لئے شہادین کا بل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت لکھ دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اس دین اسلام میں میں کی رضا ہے۔ **اِنَّہٗ وَاسِعٌ طَافٌ**

چند بیادنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ترمذی شریف میں ایسا ہی مروی ہے۔
 ○ اللہ تعالیٰ کی جس روز خاص نعمت مانده یا نعمت عظیم "آیت کریمہ" نازل ہوئی
 ہو اس روز عید منانا خوشیاں کرنا اور فکر الہی بجالانا طریقہ صالحین ہے۔ اس میں کچھ
 شک نہیں کہ سید عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت اور بزرگ ترین رحمت
 ہیں اور آپ ﷺ کی ولادت مبارک کی یادگار میں عید میلاد شریف منانا اور
 اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحسن، محبوب اور امرِ محمود ہے اور جو لوگ اس روز محافل
 میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دنیا میں ربِّ کریم کے فضلِ حمیم اور آخرت میں وہ جنتِ فخر
 میں داخل ہوں گے یہ میلاد شریف تنکیرِ بایام اللہ میں داخل اور عین نشاءِ خداوندی ہے۔

☆ فلیفرحوا پس چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں۔ فرحت اور اطمینان کا قلب
 قلب سے ہے یعنی قلبی اور روحانی خوشی۔ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پالنے سے
 دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اسے فرح کہتے ہیں۔ مومن کے لئے مادی بئیل، فخر و
 مولا سے نکل، احمدیہ محبت، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون محبوب ہے
 مومن کا قلب تو ذکرِ مصطفیٰ، نعمت اور صلوة و سلام سے فرحت پالتا ہے۔

☆ عید میلاد النبی ﷺ "ذکرِ نعمہ" کی ہو بہو تفسیر اور تہنیت
 ○ عید الفطر جو رمضان المبارک کے روزوں پر بطورِ تشکر ملی اور عید الاضحیٰ جو حج بیت
 کی سعادت پر اُمتِ مومنہ کو بطورِ انعام ملی۔ یہ دونوں عیدیں اس عید پر تصدق ہو جائیں
 جس کے صدقہ میں یہ عیدیں ملیں اور وہ ہے عید میلاد النبی ﷺ جو حضور
 باسعادت پر ملی۔ یاد رہے ہمیں ایمان ملا حضور کا صدقہ قرآن ملا سرکار کا صدقہ
 رحمن ملا محمد مصطفیٰ ﷺ کا صدقہ۔ اگر حضور نہ آتے تو کچھ نہ ملتا۔ نہ رمضان
 نہ قرآن ملتا، نہ ایمان ملتا اور نہ ہی رحمن ملتا اور یہ سب کچھ انعامِ محبت سے حضور کا عید
 ہے۔ لہذا محبتِ اولوں کو جو عید ملی اس کو بزرگانِ محبت "عرفا" عید میلاد کہتے
 ہیں اور یہ کائناتی جشنِ نبوی ہے۔ عرش پر ملائکہ نوری اور فرش پر مومن تقریبات
 مسرت منا رہے ہیں اور چہار سو صلوة و سلام کے نعمے گونج رہے ہیں اسی فرحت
 عیدِ مسلمانوں کی جس شبِ رحمت و شبِ مزاح میں۔

اور مسرت کا رتبہ کریم نے اس آیت پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی حمیت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ رتبہ کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسول کریم کی تحسین اور صحبہ اُست و ولادت بیان کرو اور صلوة و سلام اور دُعا پر اختتام کرو یہ مجالس مُقَدَّسہ یعنی مَرُوْد و شریفین میں کُلُّ النُجُوْد اُمُور خیر کا مجموعہ ہیں۔

بارغ طیبہ میں نہانا پھول پھولا نور کا جلیلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمامہ اور شممہ نور کا اُڑ رہا ہے عرشِ اعظم پر پھیرا نور کا
دھلک آیا دیش اور پر پسینہ نور کا نور کے خوشے میں بے ہر دانا دانا نور کا
معنی نور علی نور شیبِ اسرا کو کھلے

چہرہ پر نور پر باندھا جو سہرا نور کا "اسیرِ یاقوت"

ولادت یا سعادت :- ہر وقت صبح صادق بروزِ پیر، ۱۲ ربیع الاول شہر مکہ منظر: جبل ابوقحیس کے دامن "محلہ قشاشہ اور صغلمہ کے درمیان" نزد محلہ بنی ہاشم و قریش کی سوئی اللیل مکانِ نبرا کو مولدِ اُمّی ﷺ ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام، خوشی اور مسرت سے جھوم اُٹھے۔ حوْراں بہشتی نے جنت میں خوشی کے ترانے گائے عالمِ دنیا خوشبو سے مہک اُٹھی اور خوشبو نے کُلاب کے جھوٹے آنے لگے۔ باوصباؤ باؤنیم جگہ جگہ خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو پیار سے نصطفی ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبو سے جزیرہ عرب اور سارا عجم لہلہانے لگا اور ہر طرف اللہ اللہ کے ڈنکے بجنے لگے۔

حدیثِ نبوی :- بروایت عریاض بن ساریہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْصِتُوا لِمَا يَكْفِيكُمْ فِي الْبَشَارَةِ
نے فرمایا میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا اور سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت
عَلٰی حُجَّةٍ مَّوَدَّةٍ مَّكَانِ مَوْلَا اُمِّي ﷺ کو گرا کر لاہری کا دروازہ پر داخل کروا چکا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي نَجِيٍّ رَضِيَ اللہ عَنْہُ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْصِتُوا لِمَا يَكْفِيكُمْ فِي الْبَشَارَةِ
یہ دُعا رتبہ قدوس نے قبلِ قرآنی اہلِ اُحسان ہزار سال بعد آپ کے مُطابِق سے مکرر نصطفی ﷺ
معروض ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائنات ارضی و سماوی کا
بقیہ ماہِ المصفر



اور اپنی والدہ محترمہ کا خواب، جو انھوں نے قبل از ولادت دیکھا، کی تعبیر ہوئی۔
حدیث پاک سے یہ توضاحت یہ ثابت ہوا کہ سیدہ اُمّہ بنتُ الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِا وَاٰلِہٖا وَسَلَّمَ کو علم قطعی اور یقینی تھا کہ آخر الزمان نبی اُمّویہؓ حضرت محمد مصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
گود میں آنے والے ہیں۔ ”حق خواب کی برحق تعبیر تھی“

خوشنویہ پیاری پیاری کس گل کی آ رہی ہے باو صبا یہ کس کا مژدہ مٹا رہی ہے
ایر بہاری ہر سو چھڑکاؤ کر رہی ہے باو سحر خوشی سے نکھا جھلا رہی ہے
اندھے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاہد فوجِ نجوم کس کے ہمراہ آ رہی ہے

ہر جا ترانہ سبحی صَلَّی عَلَی الرِّسٰی کی

حسبِ نبی دلوں میں کیا رنگ لگ رہی ہے

☆ امام ربانی مجددِ اَلْفِ ثانی قدس سرہ الرحمٰنی مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:

باید دانست کہ خلقِ محمدی دورِ رنگِ خلق
سائر افرادِ انسانی نیست بلکہ خلقِ بیچِ قزو
از افرادِ عالمِ تناسبت ندارد کہ اَوْثَرُ شَیْءٍ لَمْ
باجود انشاءِ عنصری از توحیقِ جَلِّ و عَلٰی،
مخلوقِ گشتہ است کما قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
السَّلَامُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا خَلْقَتْ مِنْ قُوَّةِ اللّٰہِ
دیگران را پس دولتِ مُستَرشد۔

☆ حضورِ سیدِی و مرشدِی سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں:

○ حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام، خلیفۃ اللہ سے شجر رسالت کا پودا پیدا کر کے

نورِ حق کی جلی سے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا گیا۔

بیتِ حاشیہ

دورہ دورہ اس حقیقت ثابتہ کا مستطیع تھا۔ بشارتِ مسیح اور سیدہ والدہ کے رویائے صادقہ کی تفسیر

ثابتہ بن کر ظاہر ہوئی۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحیِ ہل کے نزول سے پہلے چھ ماہ ”وحیِ ماکہ“

خواب بھی کہ بشارت کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور ان کی تعبیر ہیبتِ جلد پوری ہو جاتی۔ ”سنہ مخمب“

حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام "چھوڑوں" تک پہنچا اس باغیچہ رسالت میں طرح طرح کے پھول کھلتے رہے اور پھر ہمارے رسول حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ کر بار آور ہو گیا۔ کَشَّجَتْ طَيِّبَةً أَصْلَهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ پر نبوت اور رسالت کی تکمیل ہو گئی اور آپ خاتم النبیین بن کر عالم بالا سے عالم دنیا آئے۔ ان کے بعد ان نبی "اَوْفَىٰ بِالْعِزِّ ابْنُ الْمَرْثَىٰ أَخِي حَبِيبٌ كِيَانِي" میں تشریف لائے۔

قرآن پاک ۱۔ پٹ سورتہ المائدہ آیت کریمہ ۱۵ ۲۔ پٹ سورتہ التوبہ آیت کریمہ ۱۸

☆ قَدْ جَاءَكُمْ كُفْرٌ مِّنَ اللَّهِ خُورٌ
وَكُتِبَ مُبَيَّنٌ
☆ لَقَدْ جَاءَكُمْ كُفْرٌ سَوَّلَ مِّنْ
أَنفُسِكُمْ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک کفر آیا اور روشن کتاب۔

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے
وہ دخل۔

○ اللہ جل مجدہ العظیم کا اسم پاک نور جو اسماء اللہ الحسنى سے ہے ذاتی اور توقیفی ہے اور اس آیت پاک میں رب کائنات نے آپ ﷺ کو بھی نور فرمایا۔ جو اسماء النبیین الحکیم سے عطائی اور تخلیق ہے حضور پر نور ﷺ کا وجود باوجود سراپا کمال ہی کمال اور نورانی نور ہے اور اس نور کے حسن و جمال کی تصویر نے عالم کائنات کا ذرہ ذرہ منور کر دیا۔ نیز ان آیات کریمہ میں حضور نور محمدیم، دریمیم شریف نور محمد علیہ السلام کے میلاد پاک کا بیان ہے اور ترمذی شریف کی حدیث پاک سے قیام ثابِت ہے کہ سید عالم سے نور پر نورین مغت کی ہے یعنی نور محمدیم بن کے سلسلہ برعلیت ذیلی و طفیلی ہے۔ ملاحظہ

علہ بتیدی درمندی اعلیٰ اللہ و تشریف کسی پیاری اور لطیف دلادیزہ دل پسند تشریف بیان فرمائی ہے۔

علہ پٹا سورتہ ابراہیم آیت کریمہ ۳۳ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قائم اور شاخیں آسمان میں۔

علہ قرآن نور خمس نور مرقور، بلکہ نور، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، روح اللہ، ارض اللہ اس نسبت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے موجد کو تو "نور اللہ" پر لاکر یہ نسبت عین نہیں تعین ہے حضور رضی اللہ عنہم علیہ السلام اور یقیناً نور اللہ ہیں۔ یہ سب نور، نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پر تو ہیں۔ حضور ﷺ کا نور اصل ہے اور یہ سب اس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور محال ہے۔ بغیر ذریعہ میں کس کا ہے۔ تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے کو بھی کھجوا کر کم ترین اللہ نور میرے نبیوں پہ آیا

ﷺ نے اپنی پیدائش کا ذکر قیام کر کے بیان فرمایا تھا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ روزِ اول سے اللہ کے ہاں نور تھا وہ ہی ہمارے پاس رسول بن کر تشریف لایا یعنی اللہ کا نور تھا۔ وہ ہمارا رسول ہے اور جو ہمارا رسول ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے۔ اس نور کی جلوہ گری اور اس نور کا ظہور سیدہ آمنہ کی گودی اور سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا وجود کے گھر میں ہوا۔ نور اللہ میں نور کی اضافت اللہ کی طرف یہ بیانیہ اور تشریحی ہے۔ مثلاً **بیت اللہ، ناقۃ اللہ، روح اللہ اور نور اللہ، ارض اللہ جلا شام ط**
اللہم یا نور النور وصلى على نورك المنير
سیدنا مصعب وعلی آلہ وصحبہ وسلم
معجز نامشاہداتِ عالم :-

بَدَتْ فِي رَحْبَائِهِ مُعْجَزَاتٌ لَيْسَ فِيهَا عَيْنُ الْغِيُوثِ حِفْظًا
کرامت سیدہ خدیجہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور مشرقات :- **اَنْكُرُ لِقَاءَ مَنْ جَنَسَ النُّجُوزَ طَمَازًا**
کائناتِ امم البقی سیدنا آمنہ بنت وحبیب ، آمینہ الامانت وار خداوندی رضی اللہ عنہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نور منتشر ہوا۔ فرشِ ہمارا
یکدم منور ہو گیا اور سارا عالم دُور و نزدیک مجھے پر روشنی ہو گیا۔ اس نور کی روشنی کے
شام کے محلات نظر آئے اور ایک ایسی خوشبو مہکی جس سے مشام و مانع معطر ہو گئے
اور کائناتِ ارضی و سماوی کا سارا جہاں ایک قسم کی خوشبو سے بھر گیا۔ گلشنِ مراد
یا ویرانہ جبل اور جہاں نور سے معمور ہو گیا۔ **اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ اعظم**

عہ آپ ﷺ کے اہم رِضاعت میں ایسے معجزات ظاہر ہوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔
عہ سیدہ امم البقی آمنہ بنت نبی اللہ تعالیٰ جہاں نے جو معجز نامشاہدات اپنی خاموشی آنکھوں سے دیکھے
وہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرنا چاہوں۔

عہ سیدنا حمزہ اللہ جو جنابِ پاک، معزز و محظوب لڑاکا علیہ صلوات اللہ و سلامہ افاضتہ الارض و الانس
کے والد ماجد بھی آپ کے دُورِ مسعود، بدنِ شریف سے کستوری کی خوشبو آتا کرتی تھی اور دادِ پاک سیدنا
عبد المطلب نبی اللہ تعالیٰ عز کا پسینہ مبارک بھی معطر تھا اور ہاتھ پر نور مانند دال چمکا نظر آتا تھا ابرہہ کے سفید
بچہ شیخ علیہ السلام

درجہ اول

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مِمَّنْ جِئَتْهُ رُبْعَةُ ثَوْبَيْنِ قَدْ دَخَلَ كَرْنَكًا مَتَّحِينَ وَرَجُلَانِ
 كُتِبَ لَهُمَا نَبِيٌّ بِرَبِّهِمَا فَصَلَّى عَلَى بَيْنَيْنِ ثَوْبَيْنِ وَجِئَتْهُمَا رُبْعَتَا
 الثَّوْبَيْنِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورُ دُرٍّ
 نُورِ الْأَنْوَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجھڑہ :- شہادت دینا۔ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ

○ آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی جب پہلے رب العزت کو سجدہ کیا اور شہادت
 کی انگلی سے اشارہ کر کے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ پڑھا۔ بعد
 یہ کلمات تذکرہ، تکبیر و تہلیل، تحمید و تمجید، تسبیح و تَعْلِیْس پڑھے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، سُبْحَانَ اللَّهِ جَعْدًا وَاصِدًا
 بَارِعًا طَيِّبًا مِسْمَاً بِحَمْدِ اللَّهِ نَبِيًّا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلٍ
 اللَّهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجھڑہ :- تار بجھ گئی۔
 "خبر انورہ ندی فی شرح الحقیقۃ البرۃ"

○ ایران کسری پاشا پاشا ہو گیا اور اُس کا لشکر تشریہ تشریہ و شیر وال کے محل کے چودہ
 لاکھ سے از خود گر گئے اور ایران۔ فارس کے آتش کدے جو زرتشتی مذہب والوں
 نے ہزار ہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بجھ گئے یعنی نور ﷺ نے تار کو بجھا دیا
 اور شجرہ سادہ خشک ہو گیا۔ جس پر سارے بت کدے سے رونق ہو گئے۔
 تاروں کا نور تھا دل بُل رہا تھا نور کا۔ تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا لکیر نور کا

بجھ مارا

نے سرحد پر کو سلام کیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَالْآلِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَاصِدًا بَارِعًا طَيِّبًا
 عَلٰی اٰلِہِیْہِمْ خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ النَّاسِ لَمْ یَمُزْ بِاَکْرَابٍ " نے اپنا کراک پڑھا اور اپنے
 آپ پر درود شریف بھی پڑھا "برداشت" اور یہ ستر ایک مرتبہ آذان بھی پڑھی ہے۔ "درد صفحہ ۱۸۴ پر"

ماتہ کبریٰ ملک عادلان شاہین عجم کا لقب ہے اور قیصر شاہانِ روم کا۔ خاقان شاہ ترک کا، فرخون شاہ
 عراق کا، شیخ شہنشاہین کا، شہنشاہ طبرستان کا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے شہنشاہ کو عزیر مصر کا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ يُطْفِئُ
النَّارَ بِشَوْبِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

”نَجْمَةُ اللَّهِ الْغَالِيَةِ“

☆ منجھرہ۔ کعبہ معظمہ تعظیم سے جھک گیا :-

○ کعبہ منبر نور آپ ﷺ کے دریاقدس کی طرف تعظیماً جھک گیا اور منبر
اور سرور سے جنباں نظر آتا۔ اُس نے حضور نور ﷺ کے دریاقدس کی طرف
سجدہ کیا اور اپنا مک کعبۃ اللہ کے سارے بت سر کے بل گر پڑے :-

تیرے ہی جانب پانچولت سجدہ نور کا رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمْتِ
كَعْبَةِ الْكَعْبَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجھرہ۔ - طیب و طاہر ”صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

○ آپ ﷺ پاک صاف طیب و طاہر نام بریدہ، ختم شدہ آلودگی
آب کوڑے غسل شدہ اور آنچیں سرنگیں تھیں :-

سرنگیں آنچیں حرم حق کے وہ بھیجن غزال تاختے لامکان جن کا رنا نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمْتِ
الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجھرہ :- ”آبَاءُ وَاجْتِدَادِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ“ ”افضل القرى افضل القرى“

○ ہمارے پیارے نبی، کائنات کے رسول، اللہ سبحانہ کے محبوب ﷺ
شکون اور پاک پشتوں سے ابلعن حید دنیا میں آئے۔ الَّذِي يَنْزِلُكَ جِئْتَ
تَقْرُومٌ ۝ وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدِ ۝ عَلٰی سَاجِدِينَ ۝ مراد مومنین کے اسکلات
سے شیعہ المومنین، ایضاً، مظلوم غیرتدار، سترائی لیکر، القاب جبراً کچھ عیون مطلب بن نامہ رحمت اللہ علیہ

علیہ السلام سدرۃ الشقرۃ آیت کریمہ ۱۹ ”وہ تمہیں دکھاتے ہیں جب تم کھڑے ہوئے ہو اور ساجدین میں سے
دوئے کر حضور ﷺ سے اپنا سب نام لیں پشتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا۔ آپ
ﷺ کے جہر اعلیٰ ”آغا دیں پشت“ حضرت عتقر کے متعلق فرمایا۔ اُن کو گالی مت دو۔ وہ تم
پر مانتے ہیں

اور نعمات کے احاطہ طاہرہ ہیں۔ سیدنا آدم وحواء علیہما السلام تا سیدنا عبد اللہ وسیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب پیٹ طاہر تھے یا بقول آپ کا نور انبیاء سے نسب پیام کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔

”عبدالرحمن ابن عزیز الرکاب بحوالہ المطبوع“
 تو بے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ
 وَعَلَى آتِيَاءِ الْعَلِّيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجملہ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا۔ ”تمنّی الیوب فی خصال الیوب“

○ سید الملائکہ جبرائیل ابن علیہ السلام سے ملائکہ حاملان عرش نبی، عربی، ہاشمی، مکی، البیہی کے نور کی چیرہ کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے کو مبارکیت دیتے اور خوش ہو کر جھولا جھولاتے اور دریاں دیتے اور درود و سلام عرض کرتے تھے۔

کَا لِمَوْءَدْنِیْ اِبْرٰهٖمَ تَخْلِیصَ کَلْبِیْ عَصَّ اَنْ کَلْبِیْ چیرہ نور کا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَوْرِ الْأَنْوَارِ
 وَبِزِ الْأَسْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجملہ۔ نام مبارک علی حق اللہ عز و جل

○ سیدہ آمنہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں ستر انبیاء علیہم السلام کی

پھر ماضی

ہی لائے اور حضرت ایسا جب عوات کعبۃ اللہ کرتے تو آپ کی پیشانی سے نور چمکتا اور آگے آگے روشنی کرتا
 رب اس نور کا تیرے سنے اور خود بھی لَیْسَ لَكَ اللَّهُمَّ لَیْسَ لَكَ۔ بنا جو میں آپ کے سب کا دربار چھوڑ چلا
 جہاں کی محاسن اختیار کر لی، مگر وہی حفاظت ہو رہی تھی پشت پر پیر علی حضرت عبدالعزیز "مغیرہ" کو
 کے حسن و جمال اور پیشانی کے نور کی وجہ سے بظاہر کا پاند کہتے۔ اور اس نور کی شعاعیں کعبۃ اللہ پر پڑتی تھیں۔

علیہ السلام پاک فرمے "کَلْبِیْ" کا معنی ہے جس کی حمد و ثناء کل جہان نے سب کے بڑھ کر کی ہو یا وہ
 مت جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جانے یہ پایا نام دادا جان لکھا۔ اسم پاک حضرت علی رضی اللہ عنہ
 صاحب یہ کہ جس نے کل کائنات سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد و ثناء کی ہو۔ یہ نام اچھی جان لے لکھا اسم
 نے حمد کی کثرت و کمیت اور اسم اچھے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ ہم یہ قید ماضی کے سنو پر

زیارت ثنوی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کمال شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا
 آپ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا یہ آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
 انبیاء و انبیاء میں تو بالکل بے گناہ اور کا اس علاقہ سے ہے محمد پہ نام سچا اور کا
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

پاک محمد، احمد، احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حرف اسم پاک "اللہ" کی مانند معنی ہے مثلاً اَللّٰهُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ کا اَلت
 حذف کر دو تو رہتا ہے "اللہ کے لئے" اور دوسرا حرف محمد کر دو تو لگتا ہے "اللہ کے واسطے" ہیرا محنت
 خدا کر دو تو رہ گیا وہ لفظ بقیہ ثناء "شار الیہ معبود حقیقی ہے" علی ہذا القیاس لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر
 شرمناک میں تم جہاد تو محمد بن گیا۔ معنی تعریف، توصیف اور اگر آج کو مزید کم کر دیا جائے تو محمد نبی
 کیا بجا تو پھر تم کو خدا کیا تو پھر نا۔ بلند، رفعت، شان کے معنی میں اور اگر کم کو بھی گات دو تو تو "دال"
 رہ گیا معنی ولایت کرنے والا اللہ بشارت، کی ذات وحدانیت اور الوہیت پر اور آپ اپنی رسالت اور
 نبوت پر اعلان میں کوئی حرف نہیں کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمود الخصال اور عمود الشفقت ہیں۔

☆ علم حساب کی دوسرے کائنات عالم کے اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
 کوئی ام کو اس کے اعداد "حشر" نکالو مثلاً اور اشدین کی تعداد اور عقیدت پر ۳ سے ضرب دو
 اس میں ۲ جمع کر دو کہ ارکان اسلام "توحید و رسالت" ۲ ہیں پھر یحییٰ پاک کی نسبت حاصل کرنے کے لئے ۵۰
 ضرب دو۔ بعد ازاں اس کو اسم اعظم و دو سے محبت کی دھن چر حاصل کرنے کے لئے اس کے اعداد ۲۰ پر تقسیم
 کر دو پھر ب کا رنگ یعنی اس کا حاصل تقسیم دیکھو۔ جو نیچے اس کو ۹ سے ضرب دو جو طہارت آسمانی میں
 پھر تملیک مالک الملک ہر دو عالم ملکات و ملکات کے شہنشاہ، محمد مصطفیٰ، اکبر مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 جن کے عرش پر ۲ وزی اور فرش پر ۲ وزیر ہیں کے تحت کرنے کے لئے ان میں ۷ جمع کر دو تو نتیجہ ہر حال میں ۹۲ ہوا
 جو اعداد میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ثابت ہوا کہ محمد کائنات کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں اور کائنات
 کائنات آپ کی فزاع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ رب کریم نے ساری کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی
 سے رنگنے کے لئے "مثل سایہ" آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔ تاہم علم اذیہ ثناء اور شکر کی توجہ

☆ **معجزہ :-** چاند سے باتیں کرنا :-

○ عَمَّ أَفْئِسَ سَيِّدُنَا عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَبَيْنَهُ لُحْنٌ فِي عَرْضِ كَيْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میں نے آپ کو گہوارہ میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ
سے اشارہ کرتے چاند اوجھرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا! میں چاند
سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔
اور اس کی تسبیح سنا تھا سلمہ

چاند جبکہ جاتا جدھر لگی اٹھاتے تھیں کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
عَلِيٍّ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ :-** خدمت گزار مستورات رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ ط

○ سیدہ آمنہؓ ظاہرہ و باطنیہ کے ہونے کی بنا پر مآثراتِ بوقتِ ولادت شریف میں نے چند
غریبہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گزاری کے لئے تشریف لائیں۔ اُن میں سیدہ
حوراءؓ، سیدہ علیاؓ سیدہ باہرہؓ، سیدہ یوحناؓ، والدہ موسیٰؓ عَجَلِیَّةُ سَیِّدِہ مَرْیَمُؓ سیدہ آسیہؓ
حوران بہشتی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ تھیں۔ جو زیارت کرتیں، پختہ میں اور خوش ہوتیں تھیں۔

پشت پر ڈھلکا سر انور سے شکر نور کا دیکھیں موسیٰ طوطے سے اُتر اصرار نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَدَّاتِ
الطَّيْبَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ :-** مَرْفُوعِہ سیدہ حلیمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ط

○ حضور پر نور ﷺ مَرْفُوعِہ سیدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب کے گھر رونق
فرور ہوئے تو ان کی عزت و جنائس بدل گئی۔ حضور ﷺ کے واسطے کہ قدمِ مینست سے یہ

سہ قال رسول الله ﷺ: لَقَدْ كُنْتُ أَمْتًا مَجْعُورًا لِمَا أَلْفَرِشَ وَأَنَا فِي ظِلِّهِ أَلْفَسْتُ لَدَا الْفَرِشِ الْبَدْرُ
سیدہ حلیمہ کو محض دانی کہتا ہے ادبی ہے۔ سیدہ اُمّ ایمن، سیدہ زکریاؓ رضی اللہ عنہما کو کوثری کہن
خفت جہالت ہے۔ یہ راضی والدہ ہیں۔ سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما اُن کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

خانہ بنی سعد ایسا نواز گیا۔ کہ گھر بھر میں بیماریاں آگئیں جس راہ چلتے وہ گلی ٹھک
آہستی اور جس راہی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خوشبو پھیل جاتی اور ادب کا یہ حال
تھا کہ جب رضائی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہایت خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں
تو آپ نے حضرت کے لیے کھانے کی کرام فرمایا اور چادر نوز بچھا دی اور جس پر شریف
فرمائیں۔ اور پھر وہ مدینہ منورہ کی ہو کر رہ گئیں۔

بڑی ٹونے تو تیسرا پانی حلیمہ کہ تو بے غم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت شکم چمن ہے گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتِنَا مُحَمَّدٍ مِنْذُ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا
وَعَلَى مُرْضِعَتِهِ الطَّاهِرَةِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَكَلِيمِهِ
☆ معجزہ - روز سعید اور بدر منیر صَلَّی اللہ علیہ وسلم طے

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ریح الاول
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں

☆ جس روز حضور صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس معجزہ کا ظہور ہوا کہ تمام جہاں میں
سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہوئے تاکہ سارا جہاں خوشیاں منائے۔ اہل عرب لڑکی کو
پیدائش پر سُوْدَا اور سُوْدَا کی تصویر ہوتے ہیں اس روز صرف ابلیس
لے لیں یہ تصویر بنا اور عجیب ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔

☆ جب آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا نزول
ہوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

☆ باب العزہ والندوہ میں جب مشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبع
مراحت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ
نجدی کی شکل بنا تو پھر راحت میں لفظ شیخ نجدی شیطان کا ہم معنی اور مترادف بن گیا۔

علیہ السلام کے صاحبزادے کی خبر شد کہ طے میں دشمن میں جب ایک صحابہ نے دیکھا کہ حضرت کا عرض کیا تو آپ نے توجہ نہ
اور دانستے غصا اور غیب سے فرمایا وَمَا یُطْلَعُ مِنْهُ الشَّیْطَانُ دُور شیطان کا سنگ پیدا ہوگا، شیخ
لا شیخ نجدی کی بار بار یہ شکل بنائے کہ ہزار مرتبہ کی علامت ہے جو طے میں لفظ شیخ نجدی کی دلیل - قائم رہا

تھا شیطان بُدّی ایک بیجا بُدّے کی عورت میں
چل کر دُور سے آیا تھا اس بزمِ لعنت میں

مسئلہ :- دُور بزمِ جس میں سرورِ کائنات ﷺ کا اُوبےِ محبت سے
بھر پُور انداز میں ذکر ہو دُور بزمِ رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معنوں، ذکرِ
محبوب، حمد و ثنا اور صلوة و سلام نہ ہو دُور بزمِ لعنت ہے ۔

ناریوں کا دُور تھا دلِ گلِ راتھا نور کا مجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیمہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّرِ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجھڑہ - بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا :-

○ سیدہ اُمّ رضا علیہ حمیرہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ۔ حضور ﷺ
میری گردن میں موٹے تو آنکھیں نیم دا اور ہاتھوں کی ٹھکیاں بند ہوتیں ۔ بکریاں میرے
قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ کر سر دیا رک کو جوڑتیں ۔ قدموں کو چاٹتیں جس سے لگا
دُودھ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خوشبودار ہوتا ہے

احمد رضا دل بخشی میں لے کر موٹے ہیں رحمتِ جاں
نچے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قرباں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَجِّدَتْ بَيْنَ
يَدَيْهِ الْفَضَاءَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجھڑہ - مہرِ نبوت :-
" مدارج النبوة شرح الشیخ "

○ حضور پر نور شریفِ یوم النشور ﷺ کے دایاں کندھے کے پاس ابھل نوا گشت
تھا ۔ جس پر لکھا تھا ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ " ﷺ اور
یہ مہرِ نبوت تھی ۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مہرِ نبوت لگی تو وہ نبی بن کر جلوہ انوارِ نبوی سے

علیہ افضل الرسل " ہادی پر کھیل کر لائے گئے " ﷺ کے طویل حافِ قرآن اور عالمِ دین کے سرسبز
پس مہرِ نبوت " ﷺ لگی ہوئی ہے ۔ غلامی کی سند ہے ۔ " منہ مہرِ نورِ لایکبر " ط

کیا بنا نام خدا آسراد کا وہاں نور کا سر پہ سہرا نور کا بریں شہانہ نور کا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّيْءِ
 وَصَاحِبِ الْعِزَّةِ وَصَلَّى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
 ✽ معجزہ شق الصدر :- محدث شام ابن عساکر القدر علیہ السلام

○ شق الصدر سے تہ پہلی بار جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما
 تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے سینہ مبارک کو چاک کر کے قلب اور کالائلا اور جنت
 کے دریں آشت میں رکھ کر آپ زمرہ شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو
 مرتبہ زمانہ بعثت میں شق القدر اور شق الصدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت ہے۔ قمر
 نور ہے اور قلب اظہر بیج نور اور صدر اظہر مرکز نور شق القدر کے بعد التیام ہوا یعنی شق
 الصدر کے بعد بھی سیون کا نشان نظر آتا تھا۔

یاں بھی داغ صبحہ طبع ہے مگر نور کا اے قمر! کیا تیرے ہی ہاتھ ہے ٹیکا نور کا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَوْرِ الضَّلَالِمِ وَنَوْرِ
 النِّجَامِ وَشَفِيعِ الْأَنَامِ وَصَلَّى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
 ✽ معجزہ - زیارت کرنا :-

○ جد امجد سیدنا محمد بن باقر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد اللہ شریف
 میں آپ کی ولادت پاک کی اطلاع پا کر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک
 نور حضرت جلالہ حضرت عبد المطلب سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے پیشانی سے نکلا۔

علہ قمر کو قلب اظہر سے ایک گونہ نسبت ہے۔ کہ دنیا عرش الہی پر چاند کے عہد کی آواز میں مست تھا
 چاند اور قلب اظہر دونوں اللہ تعالیٰ کے اسم "نور" کے مظہر ہیں۔ ۱۔ چاند سورج سے نور حاصل
 کر کے رات کی تاریکی کو دھنسنے اور قلب اظہر ذات الہی سے نور کا استفادہ کر کے زمینوں کے
 قلوب کو روشن کرتا ہے۔ ۲۔ جس طرح چاند شق تھا اسی طرح قلب اظہر کو شگاف ہوا۔ ۳۔ چاند چرخے
 آسمان پر چمکتا ہے اور قلب از خود عالم بلند ہے۔ ۴۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کر دیتی ہے۔ ۵۔ چاند تھے چاند سے بچپن میں حضرت اس نے
 آپ مرایا نور تھے اور وہ کھلنا نور کا

حسین و جلیل نوح جان نے مجھے روکا اور کہا غم نہ کیجئے۔ میں ایک فرشتہ چوں۔ رب العرش
اعظم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت
پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرائی جائے گی۔ لہذا فرشتے آپ ﷺ کو عرش
اور جنت کی طرف لے گئے ہوئے ہیں۔

آنکھ مل سکتی نہیں در پہ بے پیرہ نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پندہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَفِي السَّمَاءِ
أَحْمَدٌ وَفِي الْبَحْثِ مَحْمُودٌ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
منجھ - آثار نبوت چہرہ اقدس پر نمایاں :- "عاشق النبۃ"

① جناب درقرین نوقل نے چہرہ نور سے بچان کر سیدہ ام المومنین خدیجہ الکبریٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ان پر وہ ناموس اکبر "جبرائیل" اترے جسے جو سابقین نسب یا وہ
وحی لے کر اتر آتا تھا اور یہ آخر الزمان نبی "ﷺ" ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عمر شریف میں اپنے شفیع چچا حضرت ابوطالب کے
ہمراہ ملک شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بخیرہ راہب نے دیکھا کہ آپ
جس راہ سے گزرتے شجر نجاک کر سلامی دیتے اور کہتے اَلَسْتَ لَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اور حجر کلہ پڑھتے تو اس نے حضرت ابوطالب سے کہا۔ ان کو واپس
لے جاؤ ان کے چہرہ اقدس سے آثار نبوت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے مہر و گزند
نہ پہنچائیں کہ یہ آخر الزمان رسول ﷺ ہیں۔
- انہوں نے کئی کئی لوگوں کا کلمہ شہادت پڑھنا مشہور سمجھا ہے۔

علیہ کتب سادہ سادہ ہیں آخر زمان کا اوصاف و اوصاف بیان ہوئے ہیں جس سے علماء و مجتہدین نے
حضور کو بچان لیا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور احبار مجتہدین حضرت عبداللہ بن سلام، درقرین نوقل و بخیرہ
راہب اور منظور شریف باسلام ہوئے نبوت کا اظہار کرتے اور معرفت تار رکھتے تھے۔ بخیرہ صادق مقلد اللہ
تبارک و تعالیٰ درقرین نوقل کو بھٹی فرمایا اور خواب میں اسی حالت میں مہمانہ فرمایا ۱۲ منہ غفر لہ الذنوب

۲) آپ ﷺ کا پہلا سفر تجارت بصرہ ۲۵ سال شریفین ہوا تو حبشہ کے نسطور نامی راجے رنگ دھجک، قد و قامت، چہرہ مہرہ، خند و خال، پچال و حال اور آغریں مہر و ثروت سے پہچان لیا کہ علامات سخاوت و نجابت کو دیکھ کر ایمان لے آیا۔ مصنف عارض ہے خط شفیقہ نور کا لوسہ کارو! مبارک ہو قبائلہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلِّمْ عَلَيْهِ
الْأَنْجَارُ وَالْجَبَالُ وَالْأَشْجَارُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَوَسَلِّمْ

☆ معجزہ - بادلوں کا سایہ کرنا۔ "مدارج النبوة"

○ آپ ﷺ "ایام طفولیت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجرہ جھک جھک کر اور خوشی سے جھوم جھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا ٹکڑا "درختور کے سایہ کی طرح" سایہ کرتا تھا ساتھ ساتھ چلتا تھا اور لاکھ نور کی حفاظت کرتے تھے تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ
تُظِلُّهُ الْعَمَامَةُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَوَسَلِّمْ

☆ معجزہ - دودھ پلانے والیاں: "تلخیص شمول الانعام علی الرسول الحکام"

○ حضور ﷺ کے حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں، تاسیہ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب موزنہ اور جنتی ہیں۔ اللہ اللہ شانِ قدرت آپ کی دایاں کھنیا خاور سب جنتی اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیدہ شہداء والدہ ماجدہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے ایک از عشرہ مبشرہ اور سیدہ فاطمہ بنت ہاشم موجود تھیں۔ منہ جسم الظہر کی برکت سے ظہور نبوت تک عمر پانی اور ایمان لائیں۔ جہہ ضاعت سب سے پہلے اپنی والدہ ماجدہ کا سات روز دودھ پیا پھر اُمّ فردہ کا اور پھر حضرت ثویبہ الکلبیہ نے دودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلہ خدمت تھا کہ جنت ملی۔ اپنی والدہ سیدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکت اُمّ ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ ﷺ اُن کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

اُمّ رضاؓ کو اُنہی بکتہ اُمّی کے مبارک لقب سے یاد فرماتے حضرت حلیمہ سعدیہؓ جب اپنے گھر سے کہیں تو راہ میں قیدیہ یوسلم کی عورت کے تین بیویوں نے حضور ﷺ کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ حالانکہ کاسنی طابہرہ پاکیزہ شریفہ کریمہ ہر ایا عطر آلودہ "حضرت ربنا بنت حلیمہ سعدیہؓ، جو شام کیسیتیں اور شلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعائے اشعار کفرہ کلمات عرض کرتیں وہ سب مؤثر نہ تھیں وَضُوهُنَّ اَعْلٰی اَعْلٰی وَعَنْهُنَّ

سُورَةُ النِّسَاءِ اَمَامُ الْبُکْرَاءِ الْعَرَبِیَّةِ حَبِیْبَةُ الرَّسُوْلِ سَرَّحَ الرَّسُوْلُ مِنْ ذِکْرِهَا۔

لَمْ تَرْضَعْهُ مَرْضَعَةً اِلَّا اَسْلَمْتُ ۱ | جن کا دودھ پیا وہ سب ایمان لائیں۔

زبیر عید کھلا ہے نہ شہر چون چاں ہے یہ تو خدے پوچھ وہ کن تھے تیری عفتیں بڑھ گئے

○ رینہ برکتہ اُمّ الرضیٰ وَضُوهُنَّ اَعْلٰی اَعْلٰی کو حضور ﷺ کے طبیعی مدینہ منورہ پر اسے میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لئے جنت عدن سے رب کریم نے آب سبیل کا ایک فضل نوری رسی سے آتا رہ پیا اور ایسی سیراب ہوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ والد حقیقی سیدنا عبد اللہ وَضُوهُنَّ اَعْلٰی اَعْلٰی کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لیے حاضر بارگاہ رسالت ہوئیں تو سورۃ غلو فاتحہ اَلْفِ اَنْصُرِ تَحِیَّاتِ وَصَلَوَاتِ اپنی رواہ مبارک اُتار کر پچھا جیتے اور اپنی رضا اُمّی کی عظمت شان کے لیے قیام فرماتے اور حضرت ثرویدہ اسلمیہ وَضُوهُنَّ اَعْلٰی اَعْلٰی کے لیے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان سب پاک بیویوں نے خدمت گزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عمر پائی اور ایمانی دولت سے بھی مالا مال ہو گئیں۔ اُن کے ذکر خیر کے مشرق تا مغرب۔ اُس وقت کس کی مجال اور محافل میں تذکرے نہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گونج رہے ہیں۔ "مُتَّئِبَةً اُن کے وسیعہ حلیمہ غلیہ سے اپنے والدین کی بخشش کی خیرات مانگتی ہے اور رب حضور سے بشارتیں پا کر اُن پر دودھ پاک کے پھول نچاؤ کرتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَمِيِّ الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ
وَعَلٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ وَاٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ وَسَلٰمٌ

☆ معجزہ - درود و سلام کے ثوری موتی نچھا اور کرنا۔

○ حضرت عزت جنت شائستہ کے حکم پر سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے ملائکہ اعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ تھوڑے ہی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھبھوم اٹھے۔ غلمان و حوران عین نے جنت عدن سے نکل کر رضا کو عطر بیز کر دیا اور دہلیز آئینہ حضرت اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گست گائے۔ صلوة و سلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنت الفردوس کے دروازے کھول دیئے کہ عذافی نبی محمد عربیؐ پر درود و سلام عرض کر کے زیارت کرتے رہتے رہتے انجلی نے رضوان جنت کو حکم دیا کہ شائستہ اقدس تک پر دے اٹھا دو تاکہ ثوری ملائکہ جنت النعیم سے میرے ساتھ مل کر محراب پر صلوة و سلام کے ثوری موتی برسائیں۔

☆ اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مل کر حضور قلیہ جان و کعبہ ایمانؐ کو آمد کی خوشی میں آؤ باکھرے ہو کر تعظیم بخاک کر سلام عرض کریں اور رب کریم کے بارخ رحمت سے پھول لے کر جہاں جہاں رسول معظم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاؤ کر کریں اور نقد جان و دل نقش پا پر قربان کریں۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ عَظَمَہٗ

الایاتھا الشافی اود کما فی ما ولہا کہ بر باد و شبہ کو شر بنانا سزا میں مچھلنا
عزیز بھر عشق احمدیم از رحمت مولد کجا و اندر حال ما بسکاران ساہلہا
مگرداں روازیں محفل را کرب منت ا کہ ساکب بیخیر مودت راہ و رسم مزلہا
دیں جلوت بیا از ماہ خلوت تا خدا یابی متی تلق من تقوی دج الذی لا یمہلہا
ولم قربانت اے دور چراغ محفل مولد زتاب مجید شکست چو ثون افتاد در دلہا

رضایت مست جام عشق سارغریاز میخواب

الایاتھا الشافی اود کما فی ما ولہا

اللہم صلی علی نبینا محمد و علی آلہ الطیبین الطہارین الذین فی القربی الہا اشہد
العذابی صاحب المعجزة الباقیہ الباقیہ و علی آلہ وصحبہ وسلم

یہ پانچ جہت عبادت بزرگ حد امین شریف ہیں جو ہم ہر روز اللہ کے آسمان پر ہے۔ نافع و خیر و برکت

رومۃ الرایتہ

ب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُسْتَفِیْضَانِ رُودُ وَسَلَامِ

مُبْتَدِلًا وَحَامِلًا وَنَحْمًا جَانِبًا مَصْلِيًا وَسَلَامًا وَنَحْمًا سَلَامًا

جہاں انبیاء علیہم السلام اور اصفیاء علیہم السلام میں ان چیدہ چیدہ نفوس شریستہ کا ذکر کرتا ہوں جو حضور نورؐ، نور علی نورؐ، سید یوم النورؐ سید الانبیاءؐ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ مقبولان بارگاہِ احدیت اور محبوبان بارگاہِ رسالت درود و سلام سے رطب اللسان رہے اور اُکلی سے اُکلی مرآتِ رب و رحمت پر فائز و فائز ہو گئے۔ "وَمَا تَوْفِیْقِي إِلَّا اللّٰهُ عَلَیْكَ تَوَكَّلْ وَإِلَیْهِ اُنِیْبْ" قیاس کن بنگلستان من بیمار مرا۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرْنَتِ الْبَرَكَةِ وَتَقَطَّرَتْ
الْفُؤَادُ بِطَيْبِ ذِكْرِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
① سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق مہر ہے۔

☆ سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنت میں قیام پذیر ہو گئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اس سے انس کر لیتا۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صغی اللہ علیہ السلام سوئیں تو ان کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں۔ جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں ان کا قد و قامت درست ہو گیا۔ آپ بیدار ہونے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پوچھا تو کہن ہے؟ اللہ سبحانہ نے فرمایا یہ اُمّت اللہ "اللہ ہی بندی تھے۔ اس کا نام خواجہ ہے۔ تیری اُنیت کے لئے میں نے اس کو پیدا کیا۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خواء علیہا السلام کا نکاح کیا۔ ملائکہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ماتھ لائیں۔ تو حکم آیا۔

سے تشریح العزیز احمد العزیز محمد ثناء دہوی علیہ الرحمہ

اسے اودھ کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب پاک صاحبِ دِلالاک
حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کس مرتبہ درود پاک بھیجو۔ وہ درود پاک یہ ہے
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ

○ جب حضرت ابو البشر آدم رضی اللہ عنہ التلاک نے اللہ کے محبوب سید الانبیاء
افضل النبیۃ والاشقاء پر بطور حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے
رب الارباب جل شانہ نے حضرت شیمث عَلَیْہِ السَّلَام جیسا نبی مینا عطا فرمایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرْنَتِ الْبَرَكَةِ
بِذَاتِهِ مُحْيَاہُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

② خواب اے اللہ العالیٰ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط
☆ بعیدِ وحدت خلافت فاروقی، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک خواب
دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں فجر کی آذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے سب سے میں۔ اور
میں نے وضو کیا تو امام الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد از نماز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
محرابِ ٹیکٹ لگا کر بیٹھ گئے۔ ستر میں کھجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے اُن کو تقسیم کیا اور
مجھے فرمایا اے علی مرتضیٰ! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک کھجور اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی۔ اس کھجور کی عجیب
حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور مٹھاس میں نے آج تک کسی شے میں نہیں پائی تو اسی عالم
میں بیدار ہوا تو اُس وقت مسجد نبوی شریف میں فجر کی آذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے
امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی اور پھر آپ
محراب شریف سے ٹیکٹ لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن
بھول گیا۔ اتنے میں ایک طباق کھجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ
نے وہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضیٰ! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

ملکہ اقدسہ حضرت فراتی مینا! شہداء و ملائکہ علیٰ علیہم السلام ہمیں میں و ذکرنا اور ہمیشہ درود شریف پڑھنا۔

سیدنا سیدنا امیر المؤمنین علیؑ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کے ساتھ بھی رہے۔ آپ کے کسی نے بھی کہہ دیا تو اس نے کہا: جو بے کلمہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں فتوحات لکھی بہت تھیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رک گیا تو فرمایا ان کے ساتھ رہیں اور میرے ساتھ رہیں جو سب کا ایک جواب شکست اور پر شکست ہے؟

عین رحمۃ اللہ تعالیٰ چار سرفراز ابو جحر و عمر، عثمان، حیدر "رضی اللہ عنہم" اللہ صلی علی سیدنا محمدؐ و علیؑ الشیخین الکرمین وصاحبین الشرفین وآلہ وصحبہ وسلم

② سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جشن شادی :-

☆ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا لقب مبارک ذوالنور ہے کہ حضور نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نور نظر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پہلے دیکھا اور حضور علیہ السلام کے بعد دیکھے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں خواب میں حضور ﷺ کے جمال باکمال کی زیارت سے سرفراز ہوا دیکھا کہ نبی شہید اکرمؐ کے دولہا حضرت ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جائیں گے آپ ﷺ ایک نور کا ٹکڑا پہنے ہوئے ہیں اور ایک نور کی چھڑی آپ کے دست مبارک میں ہے اور جوتے کے تسمے بھی نور کے تھے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداک ابی و اُمی میں آپ کا بہت مشتاق ہوں کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! میں بہت جلدی میں ہوں اس وجہ سے کہ امام تصدقین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہما نے ایک ہزار اونٹ، مہ غلہ، خیراء مدینہ منورہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سبحانہ نے ان کا صدقہ قبول فرمایا اور اس کے عوض میں رب کرم نے جنت میں حضرت عثمان غنیؓ کے لیے

علیہ السلام کے نزدیک انھیں اکرمین انوار نبوت محمدیؐ اور حضرت امیر انوار ولایت محمدیؐ کے حامل ہیں اور حضرت باقبار برزخیت انوار نبوت محمدیؐ انوار ولایت محمدیؐ سے متعلق ہیں کہ ہمارے ذوالنورین میں سے خاصہ کمالات نور کی سرکار سے پالا دھلا نور کا جو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا "علی تصدقہ اللہ تعالیٰ"

کی شادی رچانی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں۔ ہزار اُفقانہ
جملہ "حال ہی بخشش" میں اعلیٰ حضرت نے ایک روایت نقل کی جو آپؑ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُولُ كَا فَهَمَّ لِكَمَالِ الدَّهْشِ
دَهَبَتْ اَذْهَابُهُمْ اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى
يَوْمَ يَخْفَى عَنِ سَائِقِ اَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ الْاَجَلُ الْاَبَدِ لَا تَجَلَى الْعَبْرُ
كَمَا تَجَدُّ اَهْلُ الْبَعَثَةِ حِينَ يَرَوْنَ
ذُورَةَ اَعْمَاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
تَحَوَّلَهُ مِنْ بَيْتِ اِلَى بَيْتٍ رَحِمَهُمُ
قَدْ جَلَى رَحْمَتُهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

وہ کہتے ہیں کہ کہاں ہیبت سے اُن سب کے
ذہن اس حرکت کر کے ہر طرف گئے جو ہم کی عظمت
عن مَاقِي اِلَى آخِرَةِ بَاوَجُو كِرُوهُ هَيْسِ تَحَاكُرُ
جَلَدِهِ عَجْدَةً كَرَجَلِهِ سَهْمُهُ جِيسَا كَرَجَلِهِ كَرَفِ
جَنَفِي جِبِ دِيكَا اَنْصُرُوْنِي سَيَدَا عُمَانُ وَالتَّوْبَانِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي جَاوَرَا كَانُوْرَجَبُوْرَجَفَتِ
اِيك مَتَامِ سِ دُوسَرِ مَتَامِ پِ پِصَرَتِ تَوَكَّلَانِ كِيَا
اَنْصُرُوْنِي كِي تَحَلِي رَبِّ تَبَارَكَ تَعَالَى كِي بِي سَه

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُوْرًا لَا تُوَارِ وَاشْرِقْ
بِشَاعِ يَسْرِهِ الْاَنْسَارِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
② کشتہ عشق رسول سیدنا بلال بن رباح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

ہم سیدنا ابوعبداللہ بلال حبشی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا شمار دربار رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ
کتابیقونِ الْاَوَّلُوْنِ میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سننے ہی فرط محبت و ادب کے آنکھیں
تم آلود اور سرخم ہو جاتا ہے۔ آپ کو تعظیم میں اٹھائیں سال کی عمر شریف میں دامنِ رسول
سے منسلک ہوئے اور پھر سب کچھ بنا کر بیٹھے۔ آپ کشتہ عشق رسول تھے۔ امیرِ بن خلت
ازلی ابدی مشرک کے غلام تھے آپ پر وہ منت نے ظلم و ستم کے ایسے پہاڑ توڑتا، قلم
میں سکت نہیں کہ لکھ سکے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو خرید لیا اور
پیشِ حضور ﷺ کر دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا اے صدیق اکبر! آپ نے
مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں بھی اس سوئے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمتِ شان کے لیے

۱۔ چنانچہ بلال کا قیامت کا دن جو ایک تریں وہی ہوگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ترجمے سے آپ کے نورِ دندان سے
ایک نور کی طرح ستارہ امیرانِ عمر نور اور روشن ہو جائے گا۔ وہ حقیقت یہ سب نور حضور ﷺ کے نور سے ہیں۔

مقام چھاپ آزادی کے بعد مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت کے لیے وقت ہو گئے۔
 دیکھ ہوا سنگھ، سفر ہو یا حضر، مجلس و عطا ہو یا میدان جنگ - عشق مصطفیٰ کا یہ عالم تھا
 اگلے دید سرا یا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا ناز تھی تیری

ہجرت کے بعد حضرت سکندر بن خلیفہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں ہوئے اور
 آپ غزوہ بدر تا تک، تمام معرکے اسلام میں ہم رکاب بنوی رہے۔ آپ مؤذن رسول
 مؤذن کعبہ شریفہ کے عقب سے مشہور تھے شہر جری تقدس کو آپ نے کعبہ اللہ کی حجت
 پر آذان دی۔ عشق والوں کی ادائیں بھی انکھی ہوتی ہیں۔ شمع رسالت کے پڑنے کعبہ
 والہانہ تار ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبہ اللہ کی
 چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں جلتے اُدھر ہی وہ اپنا رخ پیچھ
 لیتے اور آذان پڑھتے سبحان اللہ کعبہ اللہ تو قدموں کے نیچے ہے اور کعبہ کے کعبہ کی طرف
 رخ یہ تمام عشق ہے آپ مکتب عشق کے پڑنے اور گلوں اور احمدی ﷺ کے
 پھول تھے جن کی خوشبو سے دو عالم محط نہیں اور ان کے ذکر سے دل چین پاتے
 ہیں کتنا پیارا نام بلال پایا ہے۔ "خدا رحمت کھدایں عاشقان پاک طہیست را"

ہرگز نیر و آنکھ دلش زندہ شد عشق ثبت است بر میرہ عالم دوام ما
 بعہد محمدت، خلافت فاروقی میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ
 قَدِمْ يَا سَيِّدَنَا بِلَالًا اے سیدنا بلال: ہمارے آگے آگے چلو۔ تم جو جنت الفردوس
 شب ستر کے دو لہجے ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو۔ وہاں اظہار غلامی تھا یہاں شاہن مولا کی

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را اوست سید جملہ موجودات را
 ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں
 حفظ شش کی بجائے سن پڑھتے ہیں اور منافقین زبان طعن کھولتے ہیں لہذا کسی
 اور کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کوزہ میں
 گریہ کیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے آج مسجد بے آذان ہے فرمایا آذان تو ہو گئی عرض
 ہے یا شعیب تو خداوند سبحان ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ

کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رتبہ مذکور فرماتا ہے اگر بلال نے آذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ پھر آپ نے آذان پڑھی۔

○ فتح کو منظر کے موقع پر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک عجیب شان تھی حضور ﷺ کے چہرہ اقدس پر نظر جمائے زیارت سے عشق کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ "معروف تلاوت ہے کعبہ میں بلال اُن کا "منظر پیش نظر ہے یا ایں کہہ لیجئے۔ چودھویں کی شب میں معروف تلاوت میں بلال "یعنی اللہ اکبر" کتنا روشن دائرہ عارض پہ ہے رخ کے قریب

○ دور قیامت سینہ بلا طبع شہادتِ اونی پر سوار آذان دیں گے تو تمام انبیاء بھی سر جھکا دیں گے اور تحفید و تہنیت کے کلمات عرض کریں گے۔ "خدا فیض لکری"

☆ آپ بعد از وصال محبوب ﷺ دمشق چلے گئے۔ ایک شب خواب میں سرکار ﷺ کی زیارت نمودی تو فرمایا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ! ہمیں چھوڑ گئے اور پھر واپس الدینۃ النورۃ حاضر حضور ہو گئے۔ آپ مزارِ دمشق میں ہے۔ عاشقِ رسول کی بارگاہ میں بطور نذرانہ عقیدت اور سلامِ محبت پیش کرتا ہوں اور قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ فَاصْحَابَتِ
مِنْ قَوْمِهِ جَمِيعِ الْأَنْحَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑤ خیر النّاصیین خواجہ سعید ابنِ مُسَیّب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

☆ آپ قرشی، مخزومی، مدنی تھے۔ سیدنا ابوعبید بن جراح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے والدین حضرت رئیس البیضاء قبیلہ النضیباء تھے۔ جلیل القدر فقیہ صحابی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے والدین سے علم فقہ کا دایرہ حضرا یا۔ باعظمت اولیاء اور آشنائے رموزِ تصوف و حقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی جوارِ رسول، ہمسایگی محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گزار دی

علمِ حق کا حقیقت جلال جوشی و زلزلہ آوازِ حقین منجھ نہی شریف کی چست پر چڑھ کر پہلے سکوت پڑھتے پھر آذان کے کلمات طہیات پکارتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر کامِ مذمت پلٹتے۔ زمانہ حیرت و حیرتوں کی یہ سنت خلافِ مثال ایک جلدی رہی اور ہند کے شہر میں قبل از حق دُعا و شریف پڑھا ہوا کہ بارگاہِ حق کا حق ہے۔ ۱۷۷۲

ایک اللہ اور ہمارے حضور ﷺ کے عجوبات میں سے ہنر نہ ایک معجزہ ہے۔
حنفی مذہب کا لات بہت سے مناسبت رکھتا ہے۔ قرآن پاک کے بعد آپ کا
نقیی اجتہاد اور مسلک اس شان کا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وسلم قرنیہ
آسمانی مژول کے بعد سیدنا امام مجتہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چالیس سال تمام نبی
زمین پر فخر حنفی کے مطابق احکام کا نفاذ کریں گے اور خلافت راشدہ علیٰ مہاجر النبۃ کا
دور دورہ ہوگا۔ نظامِ شمسے "نظامِ نبوی" کا پرچم اہلے گا۔

☆ امام ربانی سرکارِ مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں

○ حضرت علی علیہ السلام دلی اور اُمتی کی شان سے جلوہ گرہیں گے نہ کہ نبی کی حیثیت
سے اور آپ کا اجتہاد امام اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ یہ کہ آپ مسلک حنفی کی
تقلید کریں گے۔ ایک اولوالعزم رسول کی شان سے بلند تر ہے کہ وہ کسی اُمتی کی تقلید کرے
○ کثیر الشکر وعلیہ السلام اور شریح عظام وفضیلتہ وفضیلتہ اور کروڑا اُمتی حنفی الذہب
اور تعلیفہ حنفی پر عامل ہیں۔ مجملہ سلاسل ہائے حنفی مانگی شافعی جہان کی قدس استہ
اتہم اربعہ دین قیم کے حاضر اربعہ اور ستون ہیں اور وہ سب آپ کے فیضانِ ملی سے
فیض یافتہ یا درجے دین قیم ایک ہی ہے اور یہ مذہب اور مسلک اُمتی پر چلنے کی راہیں ہیں۔

☆ فضل شہزادہ وارشکوہ نے اپنی تصنیف "سفینۃ الاولیاء" میں فرمایا۔

○ نقل ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

علیٰ نبیین میں کو تمہارے دین کی حکومت لی ان میں دو مزی حضرت علیان علیہ السلام اور سکندر و امیرین اور دو کافر مژول
اور تخت نصر ہو کر رہے اور پھر یہ تمام رہنے نہ ہیں کہ شہنشاہ امام مجتہدی اور مسیح موعی علیہما السلام ہو گئے آپ تمام
نہایت نقشبندی کے مال ہوں گے اور اس مسلک کی تحیم و تکمیل کریں گے۔ اور ولایت، علمیت کبریٰ کا تلف
عظیم ہوگا اور آپ کی پیدائش اراضات، کرامات، حضور مدبر وول الامر والستقام کی طرح ظاہر ہوں گے
آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ اور والد ماجد کا نام عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوگا۔ آپ پر مکمل وحی پڑے گی۔

صدیق اکبرؓ زندہ ہو کر آپ کی مشاورت کریں گے حضرت حضور اکیس علیہ السلام آپ کے رفیق ہوں گے
اور دینِ عظیم الاولیاء نقشبندیہ ہوگا دینی اعتبار سے یہ لکھا کہ حنفی اشیخ واکرم قدس سرہ النورانی "الذکر اکون والیہ العزیز"
یہ حدیث بیان کی۔ جب زمانہ کا دور نہ تھا کہ کے حروف ۱۹ ہوگا تو امام مجتہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ انبارک
یست اللہ "علیہم السلام" میں منجور ہوگا۔ تو فرمایا میری طرف سے انھیں سلام کہنا "واللہ اعلم بالصواب والیہ العزیز"

دین میں اپنا تعالٰی بنی اس وصیت کے ساتھ مقبل کر دیا تھا کہ اسے امام ابو حنیفہ مکتب نبوی میں
 یہ تعالٰی بنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بصورتِ آبِ حیات محفوظ رہا
 جسے انہوں نے امام اعظم تک جب کہ وہ عالمِ غلویت میں تھے مقبل کر دیا۔
 ایک روایت الحدیث علیٰ تقدیرنا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

مَنْ شَرِدَ اللَّهُ بِهِ حَتَّى يَنْقُصَهُ فِي الدِّينِ ۖ
 جس سے اللہ تعالیٰ غیر کا ارادہ فرما لے اُسے
 دین کی کچھ عطا فرماتا ہے۔

علمِ دین فقہ است و فقیر حدیث
 ہر کہ خواند غیر ازین گرد و غبار نیست
 اصل علوم قرآن و حدیث اور فقہ میں فقہ، کتابِ سنت سے کرنی ملیندہ علم نہیں
 بلکہ فقہیہ فی الدین کا نام فقہ ہے امام اعظم فقہِ کامل علیہ السلام نے قرآن پاک اور حدیث پاک کو اپنی

حکمِ عالمِ اربعہ میں جس طرح کے نمبریں حشمہ "کتابِ دین آیا وہ حافظ قرآن بنا اور عالم
 اجناد میں جس کو تعالٰی بن عطا فرمایا۔ وہ فقہِ اعظم بن گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاتم
 خاص "کتابِ دین" میں یہ حکمت تھی کہ عالمِ علومِ الاولین والاخرین، محمد صادق علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو باوجود تعالیٰ علم تھا کہ اس وقت تک زندہ رہاں گے۔

عنه ۖ یہ خبر واحد میں ہے۔ العلماء و رتبة الانبياء و اشراف علمہ نہشت وہ علماء میں جو علومِ ظہریہ
 "شریعت" اور علومِ باطنی "طریقت" یعنی جہود و علومِ احکام و اسرار کے بدرجہ اتم مال ہوں جن کا
 خاص شریعت سے راستہ اور باطنی طریقت سے پرستاری میں پتہ غرضتِ علم، سیدنا محمد اعظم و سیدنا امام اعظم میں
 جن کو ان کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمانِ ربِّ العزیزین فی الصحابہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں
 نے حضور ﷺ کے علم کے دو پائے دیئے۔ ایک علمِ شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرے
 وہ علم ہے جو اگر ظاہر کروں تو تم میری شاہِ رگ کاٹ دے وہ علم اسرار ہے جس کا اظہار سیدنا غوثِ علم
 شہداء بعدو کا تھا اللہ تعالیٰ نے غلطے مشمول، مشہور اور معروف حقیقہ غوثیہ میں جلی الفاظ فرمایا ہے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ سَكَا
 لَخَسَدَتْ وَ اَلْقَيْتُ مِنْ سِرِّ حَالِي
 وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتِ
 لَقَامَ بِفُتُورِ الْمَوْتِ تَكَالِي

وہ "سِر" جو میرے سینہ میں ہے بار اور میریت پر فوٹاں دوں تو جہنم بھج جائے اور میریت ہوئی تعالیٰ
 اگر علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِهِ الطَّيِّبِينَ
 وَآلِكَرِيمٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اس درویش صفت انسان نے اپنی توجہ و عزیمت سے حضرت مخدوم دلف ثانی علیہ السلام کو ہیرا روشن دل، گرم نفس ولی شاد کیا۔ جس کو ہیرا تباد کو مہندس سربراہ دین و ملت کا گلہ بان بنایا۔ جن کا نام باقی۔ اُن کا فیض باقی اور تمام قیامت باقی رہے گا۔

۱۔ جو سکا اور نا نیا ہی نہ ہو اسے خشک کا نام ملتا ہے۔

قبله ابواب معنی کتب اصحاب دین
غوث اعظم غوثہ ازل و آخری نور الباقین
ہر کوئی کہ بر سر اذان از سر حدق و صفای
با توائل رحمت خود دل رب العالمین

○ ناصر الدین غفر عن اہل اللہ خواجہ محمد باقی باللہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} ۲۵ جمادی الثانیہ
۱۱۸۰ھ بمطابق ۱۷۶۷ء میں پڑا۔ اعلیٰ علیین ہوا۔ اولاد کا یہ گہرہ تاناکہ نقشبندی
روشن چراغ دہلی میں آئندہ لکھوں چراغ ایمانی جلائیے۔ مجدد ولایت کے دوہرے
موتی "حاجہ اوس" علوم شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ آپ کے
آورداد و وظائف و کرامتیں اسم ذات اور ہر وقت درود شریف و درود ثنائی بہت
اگر گیتی سر اسر باد گیرد چراغ مقبلان ہرگز نہیںد

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُسْتَوْبَا مُحَمَّدٍ صَلَوَةً بَاسْتِغَاءَ
 لِمَنْصَابَةِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 (۱۳۰) امام ربانی قیوم ربانی محبوب ربانی سرکار مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی مجددی شمس المصطفیٰ
 ☆ نبأ فاروقی اور نبی نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال المعظم ۹۳۲ ہجری
 المعتمد جمیعہ الباک کو سرحد شریف ہوئی۔ آپ کا نام نبی کریم ﷺ کے اسم پاک "احمد"
 ﷺ پر رکھا گیا آپ کے والد ماجد شیخ عبد الاحد فاروقی چشمی علیہ الرحمہ ولی کامل بزرگ
 تھے جن کی تصوف کے روضہ ذرات اور اشادات و کلمات پر گہری نظر تھی اور ذرہ بھیجی
 شریعت عرفاء کے خلاف واقع نہ بننا۔

مُرشِدِ کَامل سے ملاقات اور حصولِ فیض :- سترہ برس کی عمر شریف میں علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد عازمِ حرمِ کربلا شریف بنے کہ حج میں اللہ اور زیارتِ مدینہ و مکه سے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مہربانی سے شوق تھا۔ مجلس میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ السلام سے ملاقات

1

یہ کہ ان کے ہمت یا ایک ماہ میں سے پاس رسوا۔ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے فیض سے تفتیش
ہوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ نسبت غیر ملکی بعد ان کی وراثت کے تمام سلسلوں کا جامع
ہے۔ مجدد اعظم، مراد رسول فاروق اعظم رحمہ اللہ کی طرح اپنے مرشد اکمل کی مراد تھی۔
مجدد الکف ثانی کا مضمون ہم۔ مجدد الکف ثانی کا مضمون ہے۔ دوسرے ہزار کا مجدد،
ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مجدد صدی اور مجدد ہے بلکہ تجارت
کف اور جو فرق سوا اور ہزار میں ہے نوی فرق مجدد صدی اور مجدد الکف میں ہے بلکہ تجارت
حقانیت کے لحاظ سے برتر اور آپ سن کل کو جو نائب نائب رسول اور واسطہ فیضان الہی ہیں
اور مجدد الکف ثانی کا مطلب یہ ہے کہ ان ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات امت کو
پہنچیں ہیں انہی کے توسل سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قطب، عزت، اقتدار، اختیار
موجود ہوں۔ لا ثالث لہ شمس اقصیٰ ط

○ اجمہ اذکیہ نقشبندیہ مجیدہ کے تمام وظائف سے افضل و اکمل فرمائی اللہ ان کو درود شریف کو قرار دے اور فرمایا درود شریف بخیر درود شریف نقشبندی ہے۔ اور دیکھئے

”صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ“

☆ آپ کی تصنیف لطیف کتاب مقتطیبا، مکتوبات امام ربانی، کتب تصوف میں بہت بلند درجہ رکھتی ہے جس میں آپ کی عقیدوں و نشان اور طریقت میں مجتہدانہ مقام واضح ہے آپ طریقت میں و سحر امامت اور مقام اجتہاد پر فائز و انعام تھے۔ اُس کی عجول و محسوس

عہدہ بڑا رسالہ کہ ابد اور العزم میں کمال کی حالت کے مطابق حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے وصالی
کے بڑا رسالہ ہے جو انسانی فکر کے ایک نئے گوشہ پر روشنی ڈالتا ہے۔ انھوں نے اپنے وقت میں وہ کام کیا جو اب اور العزم میں محسوس ہوتے وقت
میں کیا کرتے۔ نبوت اصل کے اور تجدید اس کا اطلاق۔ جتنا فرق بھی اور اور العزم میں اس کی ہے۔ اتنا فرق مجاہدانہ
اور تجدید ان کے ہے۔ لہذا۔ امت میں کشور و ولایت کے شہنشاہ شیخ احمد محبوب شمالی حضرت مجدد و اکف ثانی ہیں۔
وہ مزا علی تجدید و نو وقت اور انھوں نے علیہم السلام بعض علماء زمانہ سے اس میں بہت شکر کھائی۔ انھوں نے آپ کو مجدد
صدیق کہا، لکھا اور سمجھا کہ ان کی کئی نعمی اور کورواغنی کا بیڑا بہت ہے۔ انھوں نے فرمایا اللہ انھیں یہ تجدید و نو وقت عطا فرمائے۔

سیرۃ طریقہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس سرہ اللہ تعالیٰ و جنبۃ القدس میں تاقیامت
بادیلہ و بلا و بیلہ داخل ہونے والوں کے نام و نسب اور تولد و منک و غیرہ مجھے
بتلا دیئے گئے۔ ان کی بخش کیئے دعائی اور مجھے جو اہل بیت شاک کی بشارت ملی۔

○ رب کریم نے جس مقصد اعلیٰ کے لئے آپ کی تخلیق فرما کر دنیا میں بھیجا۔ اس مقصد کے
پورا ہونے پر رب کریم نے بڑے مشکل ۲۸ صفر الحظرت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مال بخیر و اکت
ثالی اشخ احمد نقشبندی بخیر و اکت ثالی اشخ احمد نقشبندی کو فنا و حقیقی فی جہد و اکت
جلیق کا شہرہ دیا کہ اپنے پاس بہشت انفرادی میں ملا لیا۔ ہر سال آپ کا گھر میں مبارک
سر مندر شریف میں عجیب شان، شان فیضان شگفت اور شہرہ آفاق میں منعقد ہوتا ہے۔
الہی عاقبت محمد و کرال ہجرت شہنشاہ نقشبندان

امام شہزادہ اہل سنت سے مشرف ہے اس کا شمار ایک ہی میں اور باطن کا نصیب ہے اور ہوا کا کار کو
میں حق نقشبندیہ بقوم خود منہدی و وحدانی۔ ۴۰ فرمایا ہمارا طریقہ، طریقہ مصلحت ہے اور اس سلسلہ
حادیہ کو بعد روایت اور سلسلہ عالیہ میں کہا گیا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خود تیر الیہ الی الخلاب میں سب
سے افضل و اقرب و اسبل ہے۔ اللہ اکبر! اس کی فیضیت اور شگفت کا کیا کہن جس کی ابتداء حیدر اکبر خدیو
اکبر علیہ السلام نے کی ہے۔ بعد الانبیاء تمام ہی آدم سے افضل ہیں۔ اور جو کلامات تھیں "اللہ اعلم" "الاراکم
" اللہ اعلم " سے کائنات شفیق ہیں۔ جن کو کوا و نبوت نے ماصحیف اللہ فی حدیثی الا نصیبنا
فی حدیثی اہل جنی ما جنس سب کچھ مل گیا اور داخل فیضان الہی بنا دیا جس سلسلہ کے دسترس ۱۔ سرکار ہند
عمر بہادر و اہل بیت نقشبندیہ بخاری علیہ السلام ہوئے۔ جنہوں نے سیرۃ الشاہ و اہل بیت نقشبندیہ اللہ علیہ السلام کے
کو یہ سیرۃ سیرۃ جو کر دیا کہ رحمت الہی موزن ہوئی اور اباسم فرمایا ہے محمد! جس نے مجھے وہ طریقہ عبادت فرمایا
جو میرے عزیز "اللہ اعلم" اور صاحب کا تھا۔ ۲۔ امام زین العابدین حضرت علیہ السلام ثالی محبوب شہزادہ نقشبندیہ علیہ السلام کا
ہی کی ذات ستور و صفات اہل بیت میں قائم تمام اور اہل بیت مصل کے جو۔ جو محمدیوں میں طریقت و طریقت کو کیا کرنے
والے نصیب مصلحت اور نسبت مصلحتی اور دے کہ ہر دور اور آخری تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نام کو مصلحتی یا مصلحتی
کے نقشبندیہ علیہ السلام ہیں۔ جس کی آمد کی بشارت اور شگفت شای عزیز علیہ السلام "اللہ اعلم" نے کیا ہر زمانہ جو۔ مصلحتی
کے نقشبندیہ ذاتی علیہ السلام ہیں۔ انہیں، مصلحتی، ذاتی، کمال الی الخلابیت انہیں تک ہی پہنچے ہیں اور مصلحتی
اکمل کیا کہ کو نصیب ہے۔ بکن ذاتی بیت مصلحت تمام انہیں "اللہ اعلم" کے سیرۃ مصلحت ہے اور یہ امر مشہور
کہ فیضیت، طریقت اور طریقت، سلسلہ نقشبندیہ ثالی نقشبندیہ کے کمال خیر الی الخلابیت اہل بیت
کے نام کے ہے۔ میں انہیں "الہی عاقبت محمد و کرال ہجرت شہنشاہ نقشبندان"

و گزیر سلسلہ عالیہ مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جو کلامات و ولایت کے
جانب ہیں و کی طرف مشرب ہیں ان کی نگاہ فیض سے مآلور ہے، چشمتیہ، مشہور و دیر سے بھی آپ نمازیں
جناب میران میر پور کو سیرۃ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے عقیدت کا اظہار پڑی شدہ و مدد سے کرتے اور فرماتے۔
خود انہیں صفت شفا دین نور الشمیم نوے زمین آپ کے نور ولایت سے چمکے۔ اپنے ایک
شریف قادری الشرب کو ایک نگاہ سے حضور غوث پاک کی زیارت کرادی۔ جس کے اس کے
بلخی فیض کے دروازے کھل گئے اور مدارج ولایت یکدم ملے ہو گئے۔ آپ ہر سلسلہ عالیہ میں
بکثرت کرتے لیکن ترجیح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو دیتے۔

۱۔ خواجہ خواجگان، بدر الاولیاء، ازبک الاولیاء، الیہ تہنیں الیہ امیری سرکار غریب نواز قدس سرہ
شہزادہ نقشبندیہ کے فرزند پڑا اور پھر اس کے موقع پر حاضر ہو کر مراقب ہوئے تو اسرار غایت کھلے۔ آپ
کو بہت اعلیٰ و اعلیٰ سے نازا اور اپنے کلمات خاصہ سے دریافت کی۔ سجادگان عظام
نے چارہ ظرافت پریش کی تو آپ نے اسر و خیم مجمل کر کے چوما۔ انکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ
کر فرمایا۔ یہ تبرک میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

کر امامت :- الا ستقامۃ فوق الکرامۃ کے تحت فرمایا ہم کو کم کے چلنے والے ہیں کر امامت
کے نہیں تاہم کلامات کا ظہور ماحول سے مدارج ولایت کا تعین نہیں ہوتا۔ بھابھ کر امام کے تر ولایت

۱۔ ایک بار علی اکبر حضرت بابا کریم علیہ السلام نے حالت جنب میں فرمایا کہ میں نے بھی با آدم علیہ السلام کے غیر میں
نکسیر بھر کر پانی ولا شفا۔ حاضری میں نہیں کثور دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے غیر کو
تیار کرنے والے ملائکہ نور کی تھے۔ تو کیا موجب کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کے کسی امتی کی روح کو
بھی یہ سعادت بخش دی ہو۔ رومیں تو اس غیر سے بہت پہلے تخلیق ہو چکی تھیں۔

۲۔ نیز فرمایا میں ولی کی ولایت پر مولائے کائنات زین العابدین علیہ السلام کے غیر نہ ہوں وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ یعنی
اہل بیت سلسلہ کا ہر ولی ہر دور و مولائے کائنات کے ہے اور آپ خدا ہر و ولایت ہر دور و مولائے کائنات کے ہیں۔ جس کی
اجازت ملی کہ اہل بیت میں سے جو ولی کو دے دے وہ بھی آپ ہی کے فیض سے فیض ہو کر ولی ہے اور یہ مارا فیض نہ ہوا ہے
لیکن غالب و اعلیٰ کی جانب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا بار و سیرۃ الشاہ سیدنا ابوالحسن علی Nadwi کا ہے۔
اللہ اعلم بالصواب و اللہ اعلم بالصواب و اللہ اعلم بالصواب

تو وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ سرور کائنات ﷺ کی ذات رحمت کا درجہ پاک فرشِ عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہی دو ابطلق اور مبرا فیاض ہے لیکن جس کسی کو فیض "تور" پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وہ آپ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع نعمات و امور ملک و ملکوت بھی آپ ہی کے اہتمام سے انعام پا رہے ہیں جب بیکہ ہر جلیل عرفان الہی کا استخراج میث الاشراف سے ہوتا ہے کہ مدینہ طیبہ بارگاہِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام و النبیات و النبیات حاضر ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف ریاض الجنۃ میں قرینہ المسجد ادا کرنے گئے تو دورانِ تشہد درود شریف پڑھ کر دوسرے پھر سے آواز آئی الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنَا إِلَيْكَ مُشْتَاقٌ جلدی کیے جلدی کو میں تیرا مشتاق ہوں تو بعد سلام فی الفور حاضر بارگاہِ محبوب ﷺ ہو کر اور حضور پروردگار پر شکر و ثناء ﷺ کہ ان کا ظاہری آنکھوں سے عالم بیداری میں دیکھا اور دورانِ حاضری ائمہ شریعہ زیارت سے شرف یاب بن گئے یہ سب محالات و انعامات متابعتِ نعمت اور درود شریف کی برکت سے پائے ۔ "کتبت تسبیحاً ۳۷"

اسی سلسلہ از طلئے تاب است ایں خانہ تمام آفتاب است
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَبَيَّنَتْ لِي نَبِيَّتِكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولُكَ
 الْمُجْتَبَى وَجِبَّتِكَ الْمُرْتَضَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
 ۱۵) سید الکاشغین شیخ محمد الدین ابن عربی الحرف شیخ اکبر قدس سرہ العزیز
 ☆ آپ کے والد ماجد حضور غوث اعظم قدس سرہ کے شہید و خلیفہ تھے۔ آپ حضور غوثِ پاک کی دعا اور کرامت سے پیدا ہوئے۔ ایک روز آنکھوں نے بارگاہِ وراثتِ ناب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ زینہ نہیں۔ ماں میری پشت میں ایک نمہ ہے۔ میری پشت کے ساتھ اپنی پشت لگا دو تو ایا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کرامت ان کو منتقل فرمادیا اور وہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محمد الدین ثانی کے قلب سے شہور ہوا۔

○ عارف باللہ محمد الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کے کاشفات اور محالیت علمی اور شانِ ولایت میں منتہی مقام کے حامل۔ اپنی مشہور تصنیفات میں "نہجۃ السیاق" میں اپنے

مضمون انلازم میں یہ مشاہدہ حق تحریر کیا ہے۔ "جو اہلِ بحرِ فیض انصاری النبی القریب" ☆ مشاہدہ حق بحضور ذاتِ ذوالجلال جہت شامکہ۔

الَّذِي شَهِدْتُهُ عِنْدَ رِشَاتِي يَهْدِيهِ
 التَّعَلُّبُ فِي عَالِمِ الْحَقَائِقِ الْإِثَالِ فِي
 حَضْرَةِ الْجَلَالِ مَكاشِفَةُ قَلْبِيَّةٍ
 فِي حَضْرَةِ الْقِيَمَةِ وَلَمَّا شَهِدْتُ
 "عَلَيْهِ السَّلَامُ" فِي ذَلِكَ الْعَالَمِ مَسْتَدًا
 مَقْصُومَ الْمَقَاصِدِ، مَحْفُوظَ التَّأْيِيدِ
 مَقْصُومًا مُؤَيَّدًا وَجَبَّحَ الرَّسُولُ
 بَيْنَ يَدَيْهِ مَصْطَفُونَ وَأَمَنَّهُ الْوَقْدُ
 هُوَ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ
 مُتَقَفُونَ وَمَلَائِكَةُ التَّسْخِيرِ مِنْ
 حَوْلِ الْعَرْشِ مَقْلَمُهُ، حَافُونَ
 وَالْمَلَائِكَةُ الْمَوْلِدَةُ مِنَ الْأَعْمَالِ
 بَيْنَ يَدَيْهِ حَافُونَ وَالصِّدِّيقُ
 عَنْ يَمِينِهِ الْأَنْفُسُ وَالْفَارُوقُ
 عَنْ يَسَارِهِ الْأَقْدَسُ
 وَالْحَقُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ
 قَدْ جَبَّتْ بِحَدِيثِ الْإِنْسَانِ
 وَعَلَى رُضِيِّ اللَّهِ عَنْهُ وَكَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 بِأَنْ تَجْمَعَ عَنِ الْمُحْتَمِ بِلِسَانِهِ وَذَوَاتِهِ
 مُشْجَلٌ مَجْمُوعٌ آخِ حَيَاتِهِ مُقْبِلٌ عَلَى
 شَانِهِ إِلَى آخِرِهِ مَا ذَكَرَهُ رَضِيَ

خبر تھے وقت و مشاہدات ہوئی نے غالیات میں خود مشاہدہ کیے اور یہ حقائق کی مثال کا مشاہدہ ذاتِ ذوالجلال کے حضور میں نصیب ہوا جو ذاتِ حق کے حضور میں بھی مشاہدہ ہے۔ جب میں نے وہاں فرود عام "عَلَيْهِ السَّلَامُ" کا مشاہدہ کیا تو یہی دیکھا کہ آپ اپنے علمِ اشراف سرور ہیں جو اپنی ذات میں معصوم، مشاہد ہیں محض اور مقاصد میں حضور و مژدہ ہیں۔ مجاہدین عظام آپ کے حضور صرف بہت کم ہیں آپ کی امنت جو رکوں کی دنیا کے چنے پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور تفسیر عالم کے رشتوں نے عرشِ اعظم کے گرد گرد آپ کے حاکم کو ٹھانپ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا ہوئے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں جہاں کہیں اللہ تعالیٰ بلا آپ کے دائیں جانب اور سیدنا فاطمہ علیہا السلام بائیں جانب ہیں۔ اور حضرت ختمِ نبوت ﷺ آپ کے سامنے دروازہ جیسے حدیثِ نبوی کی خبر دے رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرامت اور کرامتِ حضرت ختمِ نبوت علیہ السلام کہ بائیں جانب میں تو ان میں تو ہر ایک میں اس قدر نور و شہادت ہے کہ ان کی ہر بات میں نور و شہادت ہے اور ان کی ہر بات میں نور و شہادت ہے۔

چکے تھے۔ مدینہ منورہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا اور سلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ ناری طاری ہو گئی۔ پھر حجرہ مبارک کے شہناک کے نیچے اُن نیاکوں کی گزریں ماری گئیں اور اُن کے جسم چلا کر رکھ کر دیئے گئے۔

○ اور پھر حریم رسول حجرہ مطہرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھودا کر رکھ کر اور سیدہ چچلا کو اس کو بھر دیا گیا تاکہ وہ جو اُن کی ملک چھ کوئی نہ چھجے کے اور یہ سعادت دارین، سلطان الاولیاء سید نور الدین محمود سکندری زنگی شہید علیہ السلام کو حضور علیہ السلام کا روزانہ پونہ بیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے سے نصیب ہوتی۔

○ حلیہ الشہداء الکرامین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمنوں پر عذاب خفیف بر۔
○ حلیہ کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منورہ کے پاس آیا اور بہت کچھ مال اور ہڈیا دیئے کہ وہ سیدہ اطہر سے شہین کر لیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے اجداد مبارک نکال دیئے جائیں۔ حاکم الدینہ المنورہ نے بھی بوجہ بدینی اور لالچ کے قبول کر لیا اور ساتھ ہی دربان حریم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں۔ مانع نہ ہونا۔

○ دربان حریم الشہداء علیہم السلام کا بیان ہے۔ لوگ مشائخ کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس آدمی بھاڑے، لکڑیوں کے آگے حبس دہ اندر آئے تو میں ایک گشت میں دیک کر بیٹھا اور پھر خوف کی وجہ سے لپکی اور گریہ طاری ہو گیا۔ تو درود شریف پڑھنے لگا۔ اللہ سبحانہ کی شان جلالی اور تواناری ابھی وہ منبر شریف تک پہنچے بھی نہ پانے تھے کہ سب کے سب معاللات کے زمین میں دھنس گئے اور دوسرے حاکم اُن کا منظر تھا۔ جب بہشت دیر انتظار کرتے نہ دیکھی تو حاکم نے غصے بھرا لیا اور پوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ من و عن بیان کر دیا۔ اُن نے باور نہ کیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہے۔ میں نے کہا تو غرور کر دیکھو۔ اب تک خشف کے اثرات باقی ہیں۔ بغیر دہشتان دیکھ کر کہہ کر کہہ۔
وَصَلِّاَتُكَ وَلَا اَنَسَا هُمَا اَنَسَا
فَرَحِي السَّلَامَ عَلَيَّ هُمَا اَنَسَا

مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے کہ اُن کے دل میں یہ خیال آ رہا تھا کہ میں نے اپنے

کس شان سے لیئے ہیں سرکار کے قدموں میں "عَلَيْهِ السَّلَام"

صدیق مدینہ میں، فاروق مدینہ میں "عَلَيْهِ السَّلَام"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَاهِرَ الْمَصْأَدَاتِ

وَمُحَمَّدٍ الْكَافِرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(۱۸) امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بصری علیہ السلام صاحب تحفۃ

حضور پر نور شافع یوم النور علیہ افضل الصلوٰۃ والصلوات السلام کی ذات اقدس و

اطہر سے اظہار محبت و عقیدت مومن کا تبر و ایمان ہے۔ صحابہ کرام علیہم السلام سے لے

کر حضور لان امت تک اسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اقبال حضرت صلوٰۃ و سلام اور نعمت مبارک

اظہار محبت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر آدمی اور مجلس محبت کے اتفاق کا اظہار مختلف انداز میں

جو تیار ہے۔ سیدنا عثمان بن ثابت، سیدنا عبداللہ بن رواحہ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما

جیسے جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابہ نے بارگاہ حجاز النعمین میں نہیں پیش کیں۔ اللہ سبحانہ و

تعالیٰ سے شرف قبولیت اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انعامات سے نوازے

گئے۔ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ "باشت سعاد" پر خصوصی انعام چادر مبارک

کا عظیم تحفہ عطا ہوا۔ آج تک حضور پر نور رضی اللہ عنہ کی ہزار باتیں اور تصانیف لکھے گئے

لیکن صحابہ کے بعد علامہ بصری کو جو مقام نصیب ہوا وہ انھیں کا حصہ ہے۔ علامہ بصری

کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے مستفیض فرما کر "چادر" سے نوازا۔ القصیدۃ البرودۃ

کے نام سے موسوم و مشہور ہوا۔ ملک مصر کے ایک قریہ بصریہ جبری المقدسہ میں پیدا

ہوئے۔ علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہور و معروف اور آپ اپنے

زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماء عصر میں ایک شہرہ آفاق اویس۔ آپ ایک بار دربار سلطانی

کائنات " **عَلَمٌ كَافٍ** " کی زیارت ہوئی۔ میں نے حضور ﷺ کو اس شان سے دیکھا۔
 جیسا چاند تاروں کے جھرمٹ میں جب آکھ کھلی تو دل کی دنیا ہی بدل گئی تھی اور اپنے
 اندر حضور ﷺ کی محبت اور زیارت بابرکت کا عجیب سرور پایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک
 روز فوج کا حملہ ہوا اور جسم کا ایک حصہ بے حس ہو گیا اسی حالت میں میرے دل میں یہ خیال
 جاگزیں ہو گیا کہ حضور ﷺ کی رحمت میں ایک قصیدہ کھوں اور اس کے ذریعہ شفقت
 چاہوں۔ پھر پھر اسی حالت میں یہ قصیدہ مبارک لکھا۔ جب نیند نے غلبہ کیا۔ تو خواب میں سچ
 کوئیں شانی دارین ﷺ کی زیارت سے شرف ہوا اور عالم خواب میں ہی یہ قصیدہ یاد
 محبوب میں پیش کیا۔ تو ارشاد ہوا کہ کمال رحمت سے مجھے اپنی چادر نوری عطا فرمائی۔
 لے لے بھیری را روا بخشنده بر لب سلساں مرا بخشنده

○ اور جب آکھ کھلی تو چادر موخہ تھی اور اس چادر مبارک کی برکت رب کریم نے مجھے شفا
 سے نواز دیا اور رات کو اٹھ کر مجدد فکر کے طے سکھ میں آ رہا تھا کہ مجھے فیضانِ لباس میں ایک
 البوارجاء علیہ الرحمہ بولنے زمانہ کے قطب الاقطاب تھے ملے اور فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ
 مجھے بھی عنایت کرو جو تم نے حضور ﷺ کی رحمت میں لکھا ہے۔ میں نے شجاعت کا پانچا
 سے کہا کونسا قصیدہ؟ میں نے کوئی قصیدہ لکھے نہیں۔ انھوں نے فرمایا جس کا مطلع یہ ہے
 اَمِنْ تَذَكُّرٍ حَيَاتٍ اِنْ كُنْتَ سَلَمٌ
 مَرَجْتَ ذَمًّا جَرَّاهُ مِنْ مُقَلَّةٍ بِدَمٍ

میں نے حیرت سے پوچھا۔ یا ابا الزہراء! اِنِّیْ خَفِضْتُهَا اے ابو الزہراء! تو نے یہ کہاں سے
 یاد کیا یہ قصیدہ تو میں نے اپنی سرکار کے سوا کسی کو نہیں سنایا تو انھوں نے فرمایا۔

لَقَدْ سَمِعْتُهَا الْبَاقِيَةَ تَنْشُدُهَا	میں نے یہ قصیدہ مبارک اُس وقت سنا جب تم شرف
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ	کو حضور ﷺ کے دربار میں تیار ہے تھے اور
يَتَكَلَّمُ وَيَقْرَأُ احْسَنًا وَ	حضور انہار پسند کی سے پھل دار زم شاعر کی زبان

علاقہ قائد، قصیدہ لایع، قصیدہ زبانی مبارک کے ساتھ میں نے دعا لکھا اور قصیدہ راہِ اقصیٰ کو ہم میں تم میں ہم
 قصیدہ کاغذ، قصیدہ ہرگز، قصیدہ سیرتِ مبارک، قصیدہ فی سبغہ النبوت، قصیدہ حبیبہ، قصیدہ شریفہ
 علیہ کیا اسباب کی یاد سے جو کچھ میں نے انھوں سے سنا وہ انھوں ہی کی ہے۔

يَحْكُمُ الْأَعْيَانُ الْمُجْتَمِعَةَ بِمُحِبِّ
 نَسِيمِ الرِّيَّاحِ ط

○ پھر میں نے فی الفور قصیدہ پیش کر دیا، اس قصیدہ شریف کو تئیس سال سے ادا کیا
 کاغذین اور موٹیاں عظام بطور وظیفہ پڑھتے آ رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر علامہ بھیری کی کیا
 سعادت ہوگی۔ خصوصاً سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے شریح اور حضرت مجدد الف ثانی ایشیاعہ الفاضل
 الشیخندہ فی حقہ رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں بطور وظیفہ شامل رہا ہے۔

○ فقیر فقیر نے سرکین شریفین کی زیارت کے بعد جب اوداعی طواف کیا تو حلیہ شریف
 زکریا شامی میں کھڑا ہوا کہ قصیدہ بُرہہ شریف سے یہ آخری دعا کی۔

وَاللَّحْنُ لِحَبِّ صَلَوةٍ وَتَكَرُّمًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمُنَسَّجًا

○ لے رہت فکروس! لے میرے رحم الزکریاں رحمہ! اپنے رحمت کے بادلوں کو حکم دے
 دے کہ وہ ابدال باد میرے نبی کریم ﷺ سے تیرے محبوب پاک صاحبِ دل و لکام، ماہِ مہر
 احبناؤ احمد فحبا، مہر سیکر احفناؤ محمد مصطفیٰ علیہ الف الف الف صلوٰۃ و سلام پر رحمت کے
 بحرِ درودوں کی مولا دھار را شیں برساتے رہیں۔ " اِنْ دَعَا زَمَنٌ وَجَلَّ جِهَانِ اَمِنْ بَادٍ "

چند ابیات، حسن البرزہ فی شرح القصیدۃ البرزہ " ترجمہ فارسی علامہ عبدالملک علیہ الرحمہ
 مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْمَيْنِ وَالْفَتَلَيْنِ وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَعَرَبٍ وَعَجَمٍ وَنَجْدٍ
 لَمِمْ كَبٍ اَوْ غَدَّ سَيِّدٍ ہر دوسرا نازش عرب و عجم جن و بشر را پیشوا شریف
 هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَرْتَجِي شَعَاعَتُهُ لِكُلِّ هَوَى مِنَ الْاَهْوَالِ مُقَاتِلُهُ
 اَنْ حَبِيبٌ حَقٌّ ذُو آتَشٍ حَسْبُ اَشِيدٍ مَدُو دِ عَوَارِثٍ وَتَمَّتْ ہر فنند کہ بر سرے مدد

سے سراپا اعزازات عطا فرمائیے کہ ذکر و محبت رہا پاک " اس قصیدہ سے کوئی نادر کاغذ کا مل بنا دیا۔

علہ یہ مبارک بیت آسیب زدہ پر پڑھا کہ کیا بلائے اچھٹ چوٹی پر کہہ کر پلایا جائے تو شفا کی ہو۔

علہ یہ وہ مبارک بیت ثالث ہے جس پر مشورہ سید شاہ مدینہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہر گز نہ پڑھنا
 شاعر اوصاف سے بہت متنبہ ہے۔ ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اُن کی آواز دہرائی کہ ہر گز نہ پڑھنا
 لڑی باقی ہیں قصبات نہایت دین و توبہ کی ہے بے پناہ ہے اور یہ شاعر نے کرم کے خیرات سے
 ہر گز نہ پڑھنا اور اگر نہ پڑھنا تو کرم کے خیرات سے ہر گز نہ پڑھنا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتِ مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِ
 الطَّبِيبِ الْطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
 ۱۰) کثرت عشق حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نقشبندی مجددی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ
 آپ کا نام گرامی عبد الرحمن اور لقب جامی نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ السلام سے
 ملتا ہے آپ اصفہان علیہ جہری القدر میں پیدا ہوئے اور بہارت کے باغیچہ رحمت
 تحت مراد میں آسودہ ہو گئے۔ تبحر عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یکساں بزرگوار
 کثرت عشق رسول تھے۔ امکان دنیا میں شہرت کے درخشندہ ستارے شریعت کے مہتاب اور
 عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی محبت خواجہ عبداللہ احمر نقشبندی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ سے تھی۔ آپ
 نے منہ جہری اللہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہوئے
 کہ قدم بقدم نازل، کمر بکمر و در شرف پستے مدیہ منورہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ
 کی حاضری کے بیٹے چلے تو راہ میں روک دیے گئے۔ دوبارہ۔ دوبارہ لیکن اس بار جہری تیز تار
 کے زخموں سے پور بارگاہ محبوب ﷺ میں "استغاثہ" پیش کیا۔

الہی خیر از نسیر بختا گلے از روضہ جاوید بنا
 ز مجوری بآمد جان عالم زخم یا بچی اللہ ترخم
 نہ آخسر رخسار لعلیننی ز محروماں چرا فایز نشینی
 بیرون اور سر از بردگانی کہ زبے تبت صبح زبگانی
 شب اندوہ مارا ز دور گردان ز رؤیت صبح مایہ ز گردان
 برتن در پوش عنبر بوسے جامہ بسر بر بند کافوری حمامہ
 آدمی طالعے نعلین پاکن شرک از رشتہ ہائے جان مان
 ز مجرہ پائے در صحن حرم نہ بفرق خاک رہ برسان قدم نہ
 تو ابر رحمتی آں یہ کہ گاہے بخشی بر حال لب خشکان گاہے

تو اہانت مل گئی اور جب مزاج شریعت میں حاضر ہوئے۔ ادب اور محبت سے صلوات و سلام
 عرض کیا تو جوں قلندر شہنشاہ عالم محبوب ﷺ کے دربار میں لگا کر دھڑکا

یا رسول اللہ ﷺ غلام سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و
 محبت سے تم آ رہے تھے۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضہ اطہر سے باہر
 آ کر کرنا پڑتا۔ اس جذبہ عشق کو ٹھنڈا کیا اور پھر مایہ جانی عطا فرمائی۔ اور بارگاہ رحمت سے جامی
 کو وہ کچھ ملا جو ان کا ہی حصہ تھا۔ عالم مشاہدہ میں حضور ﷺ کی حضوری میں برکت الہی
 اور شاہ ہو گیا۔ جامی سلامت روی و باز آئی جامی! پھر بھی آنا۔

یہ ضمیر پر تقصیر، اُزید واد رحمت ربی تقدیر، ان بقولان بارگاہ محبوب کے صدقے
 سے عرض کتاں ہے۔ کاش کہ سارا نصیب بھی کھلے۔ اور ہمارا سارا بھی مدینہ کے چاند کے نور سے چمکے۔
 دو عالم کہنمان، تو نیربان خزان کہم جاری اور بھی کوئی کلمہ نہیں بھی بول کر تارے رکا
 نیرت میں کول اور وہ شفاعت فرمائیں مجھے نہ گام عیدیں یا رنگ دن ہو محشر کا
 قول حکمت۔ مفضل بادشاہ بابر کے عہد میں سرفرد کے ایک مشہور مولانا مزید بہارت
 میں وارد ہوئے ایک دن محفل جمی تو بابر نے مولانا مزید سے پوچھا کہ یزید پر لعنت نہ بھیجے
 میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انھوں نے کہا جائز نہیں۔ یا بابر مولانا جامی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ کی طرف
 متوجہ ہوا اور پوچھا تھا کیا خیال ہے۔ تو مولانا جامی نے ہرگز نہ کہا۔
 "ہزار لعنت بر یزید و بقیۃ بریزید"

○ آپ اولیاء نقشبند سے تھے۔ میدان عشق و محبت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی
 لغت کلام کہہ کر ایک شعر و مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا آپ
 کا ہی حصہ ہے۔ عشق مصطفیٰ کا سارن جو اپنے چھریاں اس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرمانا
 رہے گاہ۔ "مخدا رحمت کند ایں عاشقان پاک پلنت را"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِ صَلَواتُ
 ذَاكِتْهُ مُتَبَوِّكَةً وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

مجھے اپنی باتیں کو سلام تو ہے، موصاف بھی میری کائنات ہے، میری ہی جہان بھی میری ہی شہر بھی
 جہان میں بھی ہے، میری ہی جہان بھی میری ہی شہر بھی میری ہی جہان بھی میری ہی شہر بھی
 مہ جس قوس شگفت تار لعلہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کلمات تو فرمائی ہے۔ اس کو وہ یہ نہیں کہ وہ
 ان کی کلمات میں بلکہ کلمات میں محبت اور شہادت کے ساتھ ساتھ کلمات میں کلمات میں کلمات میں

۳۱) سراج السالکین، شمس العاقین سیدی و شمس العاقین سید نور الحسن شاہ بخاری
خود شریف نے تصنیف کی۔ سید نور علیہ السلام کی یاد میں تصنیف کیا۔ نواز شریف ضلع کوہاڑا

☆ شیر بان کی خطبہ زمانی میاں شیر محمد خاں نے تصنیف کیا۔ "شری قور شریف" کی عمر اور غلیظ
آج تھے اور آپ نے طریقت کی منزلیں عشق میں طے کیں اور آپ کے سینہ میں سوز و گداز
تھا۔ اور زبان میں عیب تاثیر تھی۔ جو زبان مبارک سے فرمایا وہ ہو گیا۔ جس صورت میں پیش
اور حسن سیرت میں بے مثال تھے آپ غلام شریفیت میں منقبت مصطفویہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے
آراستہ اور باطن طریقت میں ولایت انوار اکبریہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے پیرائے تھے۔ آپ صحیح
النسب، نجیب الطریقین، بخاری سادات کرام سے تھے۔ یعنی زبا عزت نسب شریفیت کے
علیہ السلام سادات سے متعلق اور نسبتاً انوار ولایت نقشبندیہ سے ممتاز تھے۔

از کلف خلافت زماں داریم ممتاز از جہاں
ہمے دگر، طرفے دگر، دوتے دگر، شوق دگر

○ آپ تمام محافل طریقت پر قائم الزام تھے جو کلمہ اکو اکو عظام کا مقام ہے۔ "فائقہ"
☆ نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" الہی الامین ہیں۔
☆ چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت کا
انکشاف فرمایا۔

☆ قریش خاندان سے ابتداء تبلیغ رسالت
فرمائی تو مخالفت شروع ہو گئی۔ اور
سعادتمند دولت ایمان سے مالا مال ہو گئے

☆ دو مرتبہ مکہ معظمہ ۱۳ سال تھا۔ صنادید
مشرق و مقل کے منصوبوں میں ناکام رہے۔

☆ آپ نے بھی تبلیغ کی ابتداء اپنے خاندان
سے فرمائی اور انھوں نے پُر زور
مخالفت کی۔ بعد ازاں جنگ ہو گئے
آپ کے پہلے تیرہ سال دور ابتلاء رہا
دشمن قتل میں ناکام رہے۔

علہ علیہ وسلم۔ جو اللہ کو تعظیم الہی اور تعظیم ربانی سے مستلزم و مستلزم ہوتا ہے۔ یہ علم ان کے عقوب
پر تھا۔ جس کے ذکر و لای علیہ اور دشواری عقوبت سے۔ و سلفہ من لدنا ناعلمہ۔ وہ مکہ معظمہ سے
علم و فہم کا دار و جہاں تھا۔ جس کے علم سے ہر قوم و ملت کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ہر قوم و ملت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

☆ لقد كان لكثرة في رسول الله
أسوة حسنة للخلق في محبته
☆ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی سیرت کو نمونہ
بنایا۔
☆ حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو
رب کریم نے قرآن پاک میں "نور"
فرمایا۔

☆ فتوحات نبویہ کا فیض ۱۰ سال میں
تمام جہاں پر پھیلا اور سارے جہاں
کو متحد کر دیا۔
☆ مدینہ منورہ "ہجرت گاہ" کھجوروں
کے باغوں کا مرکز بنے جہاں کی جہا
مومن کے لیے جنت کی جگہ تھی
اور خوشنودار ہے اور فضا پاکیزہ تر

☆ آپ کا مکمل و مسکن حضرت کیا نور انبیا
مدینہ منورہ کا پر تو ہے۔ کھجور ہی کھجور کے
دشت اور زمین تیلی اور ہوا انھیں
خوشگوار، فضا دلانیز اور دلپذیر۔

○ مقام محافل طریقت میں ایک ایسا بھی تمام کیا کہ آپ سید الانبیاء مدینہ النبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے
وسیلہ جلیب سید الانبیاء علیہ السلام کے فیض اور نسبت سے بدرجہا محافل مستفیض
ہوتے نظر آتے ہیں۔ جس سے آپ کی زبان حکمت بیان اور کاشف سرنہاں تھی۔

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک
مترجم اہل کی نمونہ پیشی سے نکاح کا
ارادہ فرمایا تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے
منع فرمایا کہ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ آپ کے نکاح کی بابت ایک غیر سید گھرانے
میں ارادہ کر لیا گیا تو مرشد کامل شیر بانی نے انہیں
ہو گئے اور آپ کی رضا کے مطابق سادات
خاندان میں شادی کی جس سے اس گھرانے
نور کے پھول اور کلیاں جہاں ہیں۔

☆ اس گھرانے کی خوشنودار و پاک عالم

☆ اس گھرانے کی خوشنودار و پاک عالم

☆ اس گھرانے کی خوشنودار و پاک عالم

☆ اس گھرانے کی خوشنودار و پاک عالم

☆ اس گھرانے کی خوشنودار و پاک عالم

بیداری یہ خواب جناب علی کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہوا۔ آج پھر پڑھنا۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھا جنوں۔ رسول کائنات ﷺ کے فراق میں دریا، صحرا، کوہ، بیابان ملے کرتا ہوا ایک ریختان پہنچا اوسے ہوش ہو کر پڑا اور سطح ریت پر پڑا تو تپتا ہوں کہ ناگاہ جناب محبوب کو گارنجی مختار احمد مجتبیٰ علیہ السلام نے ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے میرے سر کو اٹھا کر اپنے زانو مبارک پر رکھا اور اپنی رد آنو مبارک سے گزرا وغیر میرے چہرے کا صاف کیا۔ میں ہوش میں آگیا آنسو کے دھنوں آنسو پر نظر پڑی۔ میں نے رو کر عرض کیا کیا رسول اللہ ﷺ تم میری فریاد رسی فرمائیے تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ خاطر جمع رکھو اب قرار نہ ہو ابھی وقت نہیں آیا۔ تھوڑے عرصہ میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے تو اس وقت میری عجیب کیفیت تھی کہ عبارت میں نہیں آسکتی۔

ارشاد آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے گہر اشکوں کے دھنوں چڑھاتے اپنی آنکھوں سے اگر آپ خواب میں آتے تو تپتیاں دھنوں تلے پھٹتے ہم اپنی سوتی قسمت کو جھکاتے اپنی آنکھوں سے اگر مل جانا کوئی تنکا مجھے ٹپکے کی گلیوں میں اٹھاتے اپنی ٹپکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے شستے یوحنا آنسو متیوں میں تو لے جائیں گے بیٹا مزاج جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے میں نے یہ تمام حال سکا قلندر میں عرض کیا۔ فرمایا مبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا۔ تو تم کوچ بھی نصیب ہوگا اور مدینہ منورہ کی راہ میں تم انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ خواب کی واردات تم پر پیداری میں بھی گزرے گی۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا۔

تو عزم سفر کر دی و رفتی برسا
گفت حق اندر سفر ہر جا رودی

باید اول طالب مرقہ شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر سیٹ اللہ شریف کی زیارت سے شرف پہنچا بعد ازاں جب مدینہ منورہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دل میں خیال آیا کہ مدینہ الرسول ﷺ کی زیارت کو ہوا ہو کر جانا ہے ادنیٰ ہے پیادہ پا جانا چاہیے۔ چنانچہ پیدل روانہ ہوا۔ اثناء راہ ایک وکیل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ شوج کھنی چلنا پھرنا دھبہ ہو گیا۔ درد کی شدت نے بے ہوش کر دیا

وہ اگر کوئی شیبہ نہ ہو تو کبھی شبانی سے بھی دو قدم بچے

تو دیکھ کر شولے خضر نے جنتہ کمن پکڑے میروم ہر ماں سولاند
○ کچھ ہوش آیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری جنت حیات پوری ہو چکی ہے اس بیابان بے آب و نادن میں زندگی معذوم۔ انھوں نے روضہ رسول اللہ کی زیارت بھی نصیحت ہو سکی۔ اس حیرت و اندوہ میں بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اسی حال میں تھا کہ ایک گوشہ بیابان سے عیار بلند ہوا۔ تھوڑی دیر میں دامن گرد و چاک کر کے ایک جماعت سواران شکر نمودار ہوئی۔ فردی پہنچے تھکے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیر دان تھے۔ اور اُن کے ذرق برق لباس کو دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وہ جماعت میری طرف متوجہ ہوئی۔ سرور و خیل نے میرے پاس آکر فرمایا

یا شیعہ خفقنا قلنا ذلک انا نحن وانا امر فیضنا فی امر من
مندی وحقنا کتبتہ وہ سن کر گھوڑے سے اترے میرے سر کو اپنے زانو پر رکھ کر ایک کمال سے گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا یا بنی مہضت تم میں نے ذہل کی طرف اشارہ کیا فرمایا شفت ہذا تم میری ٹانگ پر ہاتھ پھیرنا درود عتق ہو گیا اس کے بعد تبدیلی نقی کے الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ تم اس کو قافلہ میں پہنچا دو اور نکلن شخص کو تاکید کرو کہ آرام تمام مدینہ منورہ تک لے جائے وہ ناقہ سوار صبار غار حجاز کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا یا شیعہ میرے لئے دعا کرو آخر کار قافلہ سے جانے اور قافلہ مدینہ منورہ پہنچ گیا اور اس نے مدینہ منورہ کے باہر مجھے اتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا جب مدینہ منورہ پہنچ گیا تو مجھ کو وہ خواب یاد آگیا جو حضرت قبلہ کے مذہب و بیان کیا تھا۔ کتب انھوں مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ منورہ کے راہ میں تم انھیں دیکھو گے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اللھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ
الْبُؤْدِ وَالْكَرِّمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

یہ ۲۳ واقعات مبارکہ متعلقہ درود شریف یعنی عدد ۲۳ سالہ درود نبوت۔

لے لے شیخ الفکر۔ قافلہ جارہا ہے۔
عہ میں صحت بیمار ہوں اور مرض شدید ہے۔
مہ کہاں ہے تیار میں؟
مہ دم کا اور شفا ہو گئی۔

روئے الخافستہ

باب

فوائد الصلوة والسلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَطَائِفَةِ السَّائِقِينَ فَوْقَهُ وَرَحْمَةً
لِّلْعَالَمِينَ طَهِّرْهُ وَشَفِّعِ الْمُرْتَدِّينَ قِيَامُهُ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

سحاب شمس لب غنچہ بہ چندیں آیت

برائے آنکہ زندہ ہو بر رکاب رسول

قرآن پاک :- پ سورۃ البقرۃ آیت ۸۳

وَقُلُوا لِلنَّاسِ حَسَنًا | لکن سے اچھی بات کہو

عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَطَائِفَةِ السَّائِقِينَ فَوْقَهُ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ طَهِّرْهُ وَشَفِّعِ الْمُرْتَدِّينَ قِيَامُهُ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ الناس سے مراد انسانیت کی جان ذات محمد ﷺ ہے اور حسنا سے

مراد درود و شریف تو معنی یہ ہے کہ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و شریف بھیجا کر دین

مفسرین نے درود و شریف بھیجنے کا یہ معنی اخذ کیا کہ ہر معاملہ میں ہمیشہ آپ ﷺ

فوائد صلیہ و خواتم الصلوٰۃ والسلام کے بعد درود و شریف بخیر کیا جائے ہر وقت درود و شریف کو کیا و فستقہ

اَقْرَبُ حِلًّا اَوْ اَكْرَهُمْ تاکر و دکر کے واسطے کاتب نیر فیض اور سیدہ گنجہ فیض اور زبان ترجمان فیض نے

کو کیا و عظام کے حفاظت میں ایک دوسری الفاظ پڑھنے چاہئیں جو ان کی زبان مبارک سے نکلے ہوں اور تعداد میں

زیادتی ہو تو اُختل اور کمی ہو تو اُختل ہوتا ہے لیکن درود و شریف میں نہ اُختل ہے اور نہ اُختل چتا چاہیے پڑھے جو کہ

جمع کوں پڑھ کر خیر و برکت سے خالی نہ رہے۔ مگر رجعت اور سلب نسبت سے محفوظ رہے۔

بزرگان دین سے سیدہ لبیبہ منقول ہے ۔ درود و شریف بخیر یعنی جملہ انسانیت سے ہے جو ہمیشہ دیکھتے ہوتے

ہر آن کے لیے ہے۔ صریح ۱۵۰۰ بار اور بعد از نماز عشاء ۱۰۰۰ بار صاحب بخاری کی احادیث سے ہے۔

کہ خود رو پورہ پڑھنے لگا ہے پھل اور پھول نہیں لگا۔ خواہ درود و شریف کا کس فی الشکار اور فضائل شیعہ الکرار ہیں

عہ بادوں لب غنچہ کو سحر کے وقت پڑھیں اور شمس کے ساتھ پاکہ ہانی سے کئی بار دہرایا کر دے۔

فی قربان واری ہو اور عظمت میان کی جائے اور تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما صلوات میں

ہے۔ حضور ﷺ کے کمالات و اوصاف سبحانی کے ساتھ بیان کیا کر اور آپ

ﷺ کی غریبیاں نہ چھپایا کر دے۔ علماء مشہورین کا دعویٰ ہے۔ ہم قرآن پاک کی کسی

بھی ایک پاک سے شان مصطفیٰ ﷺ بیان کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید شان مصطفیٰ

ﷺ کا بیان بھی ہے اور زمین بھی لہذا ثابت ہوا کہ درود و شریف کے جلیقہ شرع الہی

ہے اور فضائل و کمالات مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و الخیرہ کا بیان بھی درود و

شریف ہے۔ جہاں انشاء حق و کشف و کشف و کشف جو موضوع کتاب اور مقصود ہے۔

○ چند فوائد علمی رباط کے لحاظ سے بیان کرتا ہوں لیکن کما حقہ اوصاف کون بیان

کر سکتا ہے اگر تمام روشے زمین کے شجر تھیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تو کھلتا اللہ

علوہ و حکمت الہیہ کہ کھلے گئیں تو سات بار بھی سمندر روشنائی بن کر آئیں اور عرض

قرش کو کاغذ بنائیں تحریر نہ ہو سکیں کہ صفات الہیہ غیر قابل ہیں۔ بعض مفسرین کہہ رہے ہیں

اس سے مراد حضور ﷺ کی صفات ہیں کہ کھلتا اللہ حضور ﷺ کے

اسماء حسنی سے ہے لہذا درود و شریف کی ایک بھی فضیلت زمین و آسمان کے برکت میں

ہیں سہا سکتی چنانچہ فراید شریف اور باحاث الہیہ کے لیے یہ چند کاغذ کے صفات کافی ہوں

اے رضا و صاحب قرآن ہے شرح حضور ﷺ تجھے کہیں کچھ رحمت رسول اللہ ﷺ

لاؤ بیت انشراح جس کو جولا ان سے ملا بستی ہے کو زمین میں نعمت رسول اللہ ﷺ

عہ ذکر فضائل و کمالات صلوة و سلام و تحیت اور اشعار و سب ایک ہی حقیقت کے تمام ہیں۔

عہ ایک مرتبہ ہی پاک صاحب راکہ۔ ﷺ سے فرمایا میرے سر مبارک اللہ

تعالیٰ کی حسانت بیان کرو انھوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ اگر سمندر سیاحی بن جائیں اور

تمام رحمت تھیں تو بھی شمار نہ ہو سکیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی حسانت

بیان کرو تو عرض کیا حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہما بیان کیا کہ میں نے ایک نیکو بنی۔ سیدہ ابوبکرؓ

شرائ علیہ الرحمۃ نے میں اللہ کی میں بہ حدیث پاک بیان کی۔ پھر یہ معانی خالص تھے اور انی۔ حسانت

مندی میری اور میں۔ حسانت علیہ الرحمۃ نے یہ معانی خالص تھے اور انی۔ حسانت علیہ الرحمۃ نے یہ معانی خالص تھے اور انی۔

○ غوث زمان السید محمد العزیز دباغ مغربی اَنَّا اللہ جُوہانہ نے ابریز شریف میں فرمایا۔
 ☆ درود شریف پڑھتے وقت دنیا کے دھندوں سے دل لبریز اور غیر اللہ سے وابستگی ہو تو کھلے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو درود شریف کے اجر "نور" سے محروم رکھا۔ اسی لئے اُس کے قلب کو مشغول سے منحور کر دیا اور اگر عمل کے وقت قلب دنیا کے دھندوں سے فارغ ہو اور رجوع الی اللہ ہو تو کھلے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے موجب اجر فرمایا ہے اور اُس پر نور اور اجر فرمایا۔ قبولیت کی علامت لرزہ چڑھنا، گرہ طاری ہونا اور ششون و مضنون کا پایا جانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْکُمْ سَلَامٌ

☆ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم ﷺ کو نفع پہنچا نہیں بلکہ فائدہ اور نور آپ سے پایا ہے۔ ہر اجر کے لئے نور ہے اور درود شریف کا نور تمام کائنات کے اصل نور ہے۔

عقود اور عود و مسعود ہوتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْکُمْ سَلَامٌ

علم نور ذات کو حیرت کی پہلی ذلت "نور" ہے اور اُس نور سے ہی تخلیق کائنات ہوئی یعنی ابتدا بھی اسی سے اور انتہا بھی اور متصور بھی ہی نور ہے تو یہ نور خالق و مخلوق کے درمیان ایک وسیلہ بنا۔ اس وسیلہ کے بغیر تو دولت الہانی، نعمت عرفانی مسمیٰ ہے اور نہ مخلوق کی کوئی عبادت ہوگا۔ خالق تک رسائی کو سمجھتا ہے اور نہ ہی تخلیقیت پہنچ سکتی ہے۔ تو معلوم ہوگا کہ قلب مومن نور ذات پر مشتمل ہے۔

کے وسیلہ جیلہ سے ہی نور ذات اخیرت کی جگہ لگا ہوا۔ خَلَابُ الْاَوْھَمِیْنَ عَرَّشُ اللہ طوس کا قلب اللہ تعالیٰ و تعالیٰ کا عرش ہے یعنی اُس کی تخلیق کا عزم و کرار، توہر انسان اتنا ہی ذات و صفات نور غریبہ و فضائل و کمالات اکھیرہ علی صاحبہا السَّلَامۃ و السَّلَامۃ و الخیر شے فیض یاب ہوگا۔ جتنا اُس کے قلب میں نور بتلی ہے یا لایا ہوگا جتنا اُس کا تعلق مضبوط ہے ہوگا اور یہ نور بتلی درود شریف سے ملتا ہے جناب رسالت مآب ﷺ کو تمام کائنات میں وہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی اور ذات نہ پہنچی ہے اور نہ پہنچ سکے گی جتنا اُس کے قلب میں تخلیق نور کا فیضان ہے اتنا ہی وہ آپ کے فضائل و فضائل کمالات و معجزات اور شان کو سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ کَمَا لَا یَقْضِیْ اَهْلُ الْبُخُوْءِ الْبَیْضُوۃ

☆ تمام تخلیقات کا اصل نور "نور" ہے۔ یعنی یہ تخلیق نور اصل کائنات ہے جو تخلیق ذات ہے۔

☆ درود شریف کا نور چمکے گا یا ہی بحر انوار محمدی علی صاحبہا السَّلَامۃ و السَّلَامۃ سے ہے اور پھر چاہی مل نور اکھیری "نور" سے کُلّی مشتی میسر آئی اخیلا جیسے کوئی اپنے اصل سے جالے تو درود شریف سے نفع پہنچانا نہ ہوگا اس کا سارا فائدہ اجر، ثواب اور نور خالص ہمارے اپنے ہی لئے ہوگا جیسے سمندر سے بخارات اُٹھ کر بارش بنتے ہیں اور بارش کے قطرات اور اُس کا پانی پھر سمندر میں جا ملا اور اُس پانی سے مڑوہ زمین زندہ ہوئی۔ قلب مومن درود شریف کے نور سے زندہ ہوتا ہے۔

کَا بُخْرِیْنِ سَطْرَۃُ السَّحَابِ وَمَا لَہٗ مِنْ عَیْذٍ لَا فَتَہَ مِنْ مَّاءٍ

حقیقت درود شریف: اعظم و اکابر صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ درود شریف کی حقیقت کیا ہے تو حضور وانا نے یونب محبوب علام الغیوب ﷺ نے فرمایا درود شریف علم کثون، علم اسرار سے ہے۔ طوق لہٗ کسْر و کسْر ای جنہوں نے درود شریف سے وافر حصے پائے اور پھر وہ ہمیشہ درود شریف میں رطب اللسان اور اُن کے حصول فرماید اور انوار سے دُرّ قشاق ہو گئے۔

☆ امام ربانی محبوب محمدانی سرکار محمد اکھت ثانی اَلْبَرِّ اکھت فاروقی نقشبندی مجددی قدس سرہ الشامی کے نزدیک درود شریف ہر حال میں مقبول ہے اور فائدہ دیتا ہے

☆ اصل نور کائنات میں خاک اندیشہ اللہ پر اُس نور انزل کا جملہ بارش متہ پڑا جو کہ نور ایک بار "وہ بھی سونے کے ٹکڑے کروڑوں حصہ" چلا تھا۔ حضور نور ﷺ کے دیار پاک کے گل کوچ کا ذرہ ذرہ کروڑوں کروڑوں کروڑوں باطنیت ہے یہاں تو اس نور انزل ذات اکھیرت کی ہر آن حق شان سے تخلیقات کا ظہور ہے اور اُس نور کا حصول صرف اور صرف درود شریف سے ہے

یہ کیفیت فہم پر بارگاہِ گیتی دیکھو حضور جہاں تک فکر کی ٹوٹی یہ پیش ہو گئے نور و میل کیا جب قلب پر نورانی ہے اُس کی نورانی

☆ جیسے سمندر میں پانی بہتا ہے کیوں پانی کا منہ کوئی اسیا نہیں کہ کھوے پانی تو اس کا پانی ہے۔ وہاں سے ہے۔

نعمت، بلا عطا، رحمت رحمت اور راحت نبی ہے اور ایلام کا دلاوا ہو کر انعام بن جاتا ہے۔

رقسمت میں لاکھ بیچ ہوں سو بیک ہزار کج

یہ ساری گنتی اک تیری بیدھی نظر کی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

⑤ درود شریف پڑھنے والے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی حضور میں یاد دلاتے

ہیں اور وہ خدا کو مٹا کر خود کو مٹا کر حضور کی عملی تفسیر بن جاتا ہے پھر وہ حضور کی مخلوق

اور مخلوقوں میں محراب منبر پر، ابتلاء اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف

رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے جس سے محبت الہی اُس کے دل و ریشہ میں جما جاتی ہے۔

ہونہ جو آج کچھ سیرا ذکر حضور میں ہوا

درد میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

⑥ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو دعا کرتے ہوئے فرمایا۔

ایمانیہ شہیدہ عاقلہ، مجتہدہ، اختر شہیدہ، مجتہدہ شہیدہ، عاقلہ۔

سرزمین چمے تو وہ تک بھی خاک شفا ہے جس سے مومن روحانی جنتی شفا پاتے ہیں۔

کیا بت نہاں جس گستاخ و ملت کی ہے دُہرا ہے جی جس میں اور میں و من پھول

حضور ﷺ کی بارگاہ کی محل اور حضرت سلمان علیہ السلام کا درباری دُہرا کیا شان ہے چنانچہ ان

دُہرے شہزادوں میں کی شای کا راز تہا اور شہد کی گنتی نے درود شریف کی فضیلت کا سرسبز راز کھولا ہیں

نعت ہی فیصلہ کریں کر شان و عظمت میں کرن افضل ہے : افضل تو وہی ہے جو افضل الایمان ہے

کی بارگاہ میں ہے اور حضرت سلمان علیہ السلام کی بی بی عیسیٰ علیہا السلام کی بارگاہ میں ہے اور بارگاہ محمدی ﷺ کی

عمل نے اُنہیں شہد کیے ایک شہرِ محبوب بنایا جو نہ گناہ و نہ شراب ہے۔ درود شریف نے شہد کو شہزاد و شہزادوں

اور شہزادوں اور شہزادوں کو شہزادوں میں ہے دوامی اور بہرِ حیات کی شہد شفا ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْكَ وَاٰلِکَیْکَ وَسَلَّمَ

علیٰ پت سورۃ البقرہ ویت کریمہ و تیری یاد کو تو کی شہادیت کا اہل بیت کی رحمت نے حضور

☆ درود شریف کی برکت سے "سکرات الرحمت" نزع کی کرواؤ گت اور موت کی

کراہت دور ہو کر موت آسان ہو جاتی ہے۔ درود شریف موت کی تلخیوں کے غلط تریاق ہے۔

شدت باجی ہو جب نزع کی ہو کشش درو زبان ہر کا خدا صلی علی محمدی و آلہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

④ حضرت حارث بن الیمان مخزوم راز دار نبوت ﷺ سے مروی ہے۔ "ذاتی القربت"

☆ درود شریف کے انوار اور فوائد اولاد و اولاد کی پشتوں تک پہنچتے رہتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

⑧ مشہور و مشہور تابعی حضرت وکب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

☆ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اُس کے امرِ محبت کی تعمیل ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

⑨ بیسویں یکن آفتاب قرآن خواجہ انیس رضی اللہ عنہ کا فرمودہ۔

☆ کثرت بخود "نوافل" سے درجہ کمال "معرفت" اور کثرت درود شریف سے

فانی الرسول کا قرب ملتا ہے۔ آپ ک کثرت درود شریف سے استغراق عشق محمدی

ﷺ اور خدایہ سرمدی نصیب تھا۔ "دلائل کا یہ مقام مطابقت ہے۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

بقدر ما شیوہ

☆ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے فرمایا جو رب اِصْلَاحِ دُکُومِن دُکُومِن میں ملنے والوں سے تجھے ایک دیکر اور دیکر دیکر

کو دُکُومِن اِصْلَاحِ دُکُومِن میں ملنے والوں سے تجھے دُکُومِن اِصْلَاحِ دُکُومِن میں ملنے والوں سے تجھے دُکُومِن اِصْلَاحِ دُکُومِن میں ملنے والوں سے

دُکُومِن اِصْلَاحِ دُکُومِن میں ملنے والوں سے تجھے دُکُومِن اِصْلَاحِ دُکُومِن میں ملنے والوں سے تجھے دُکُومِن اِصْلَاحِ دُکُومِن میں ملنے والوں سے

علیٰ ایک شخص درود شریف کا حال تھا جب اُس پر نزع کا عالم ملائی تو کہی اَللّٰہمَّ عَزِّمْنَا رُزْقَکَ فَمَا کَانَ

ہے : اُس نے کہا تجھے سکرات الموت کا احساس نہیں ہے جیسے مرنے والوں کو ہوا "موت" کہہ کر کہہ کر

کی تحف کا احساس نہ ہوا اور زبان پر اِنْ هَذَا اِلَّا بَیِّنَاتٌ مِّنْ رَبِّکَ تَہِیْجُ نَزْعَکَ مَا لَیْسَ بِکَ اِلَّا عَاجِزٌ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

برہنہ از رتہ خود سے دہان نیاز مند سے کہرت ہاں پشواں پرشہدہ رسدہ

☆ محبوب بخانی رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک :-
 ☆ عَلَیْکُمْ بِمَدْرُومِ الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ تَمَّ لَازِمٌ بِمَدْرُومِ
 مساجد اور درود شریف کہ تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے برکت
 تعلق قائم ہے۔ یہ تمام جائے اقامت اور تمام زندہ کائنات میں دونوں افضل ترین مقامات سے ہیں۔
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۱) علامہ احمد بن محمد خطیب قطلانی شارح مختار کبیری نے فرمایا :-
 ☆ محبوب کریم، رسول عظیم ﷺ پر درود شریف پڑھنا سب اعلیٰ اعلیٰ
 افضل، اکمل، اچھی، اچھی، ازہر و آلود ہے۔ اور سرچشمہ و مصلحت ہے۔
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۲) علیل درود شریف کی قبر میں حضور ﷺ خود جلوہ گر ہوں گے اور وہ قبر بقیعہ
 نور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی۔ "یَمُنُّ اللہُ اَیْکَا شَانَہٗ بِہٖ دُرُودُ خَوَانِہٖ" کوئی نہ
 قبہ میں لہریں گے تا حشر پختے نور کے
 جلوہ فرما ہو گی جب ملعت رسول اللہ کی
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۳) جاہ والا شاہ عبدالکریم نقشبندی مجددی المشہور محدث الذہبی علیہ الرحمۃ کا قول :-
 ☆ ہمارے خاندان کو علم شریعت میں خدمات دینی اور مقامات جلیلہ "مختبرت مؤثر"
 بنیست درود شریف عطا کیے کہ جن کو کہیں نے ہمیں قلم عطا کیا اور فرمایا ہَذَا قَلَمُ
 جَدِّی ﷺ علم طریقت میں مدارج بھی ابوسیدہ درود شریف پانے جو لکھا مَا وَجَدْنَا
 وَجَدْنَاہِی مِنْ کُلِّ الْوُجُوہِ تعمیر تھے درود شریف کا حکم حضور ﷺ عطا فرمایا
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۴) امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ من سر فی فَقَدْ سَمِعَی اللہَ وَکَانَ
 سَمِعَی اللہَ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَکَ تَحْتَ اِنِّہٖ قَامَ حَرَمِ شَرِیفِہٖنِ مِنْ رُوحَانِی مَشَافِدِہٖ
 کی بنا پر فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نکالنے سے ملاقات کرے

کہ وہ درود شریف کو اپنے اوپر لازم کرے کہ مکروریت سروریدینہ ﷺ اس شخص پر اللہ
 تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۵) شیخ اکبر، سرکار محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کا ارشاد مبارک :-
 ☆ سوائے ثابت شریعت تحریریہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و الفیض کے دوسرا کوئی راستہ نیست
 راہی کا نہیں ہے جو بخت و بخت اور موافقت درود شریف ہے۔ اہل محبت کو چاہیے
 کہ درود شریف پڑھتے وقت صبر و استقلال سے پیشگی کرے تاکہ بخت جاگیں اور وہ
 جانِ جہان آفائے زمین و زمان ﷺ خود قدم درخیزد زمین اور شرف زیارت
 سے نوازیں یہ سب انکس فرائد جلیلہ عظیمہ ہے۔
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۶) درود شریف مفتوح الابواب ہے مَنْ ذُقَّ بَابَ الْکَرَمِ فَانْفَتْحَ
 جس نے کریم کا دروازہ کشف کیا اس کے لیے برکتوں، رحمتوں، مغفرتوں کے دروازے
 کھل گئے اور وہ کشادہ حال ہو گیا۔ دنیاوی، دنیوی کشادگی مراد ہے۔
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۷) درود شریف گہروں کی نینت، مجلسوں کی رونق اور دلوں کا چین اور سکون ہے۔
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 ۱۸) زبدۃ الاولیاء و متاخرین خواجہ سائیں توکل شاہ ابراہیم نقشبندی مجددی کے ارشاد گرامی :-
 ☆ تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے روک جاتی ہیں مگر درود شریف ایسی عظیم شئی ہے۔
 جو کسی حالت میں رو نہیں ہوتا۔ بہر حال قبول ہی قبول ہو گا۔ "ذکر خیر"
 علیہ السلام فرماتا ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ کرام سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنا
 اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا
 علیہ السلام فرماتا ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ کرام سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنا
 اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا

عطر و گلارے منہ کو دھو، حجب نبی کی دل میں ہو
جس کا ولیفہ ہو گیا صلی علی محمد

صلی اللہ علی حبیہ محمد وآلہ وسلم

(۱۹) نیز فرمایا :- بندہ جب عبادت اور ذکر الہ میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور مضایب، ابتلاء و بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ لیکن درود شریف کا عمدہ خاصہ یہ ہے اس کے درود رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الہی شامل حال ہوتی ہے۔ یہ درود شریف کا خاصہ ہے۔

صلی اللہ علی حبیہ محمد وآلہ وسلم

(۲۰) نیز فرمایا :- درود شریف میں پرورش روحانیت و ریح پر فتوح و فتح ہے جو ہوتی ہے ریح اقدس تو ریح الارواح ہے اور میری تربیت ریح اقدس نے فرمائی کہ فطرت العالی سے شرف العالی اور دونوں جہاں سے فارغ اہالی بائی۔

صلی اللہ علی حبیہ محمد وآلہ وسلم

(۲۱) نیز فرمایا :- جب آپ کسی نے پوچھا درود شریف کو کتنا افضل ہے؟ تو ارشاد ہوا تمام درود شریف ہی عمدہ، افضل اور بہتر ہیں۔ مگر مراتب کا فرق ضرور ہے۔

☆ صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفہ نقل کھلتا ہے اور انوار برستے رہتے ہیں۔

☆ صلی اللہ علی النبی الامین وآلہ وسلم سے لطیفہ ریح کو ترقی ہوتی ہے۔

☆ اللھم صلی علی سیدنا محمد بعدد کلیل ذکرہ مائتۃ الفین

اور حاضر ہمارے ہیں درود شریف کی شریفی کی تھی فرمایا ایک مرتبہ درود شریف پڑھ رہا تھا تو ریح مبارک "رحمت اللطیفہ" نے خوش ہو کر سرے لگے کچھ دھولوں کے مار پھینکے۔ درود شریف کا نور و مسلا و دعا بارش کی طرح ہر جگہ سفید لگے کی مانند بہتا۔ درود شریف کا اصل رنگ بزم شہباز دار ہوتا ہے اور گاہ بگاہ سفید برف کی طرح اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے مرزا آتا ہے۔ جیسے عوام انکس کی چم کو زہی سے چمکے اور کھاس کو سلوک کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہل علم درود شریف کے حامل کو مس کے چہرے کے نور سے دیکھ کر جان اور پیمان ملتے ہیں۔ اور کشتی لگا کر اُسے احوال سے آگاہ کرتے ہیں۔ یہاں پر شہباز ہوا سے بارش رحمت ہوا کرتی ہے۔

مرقا و بکارک و سکتہ و صلی علیہ وسلم میں بڑی ہی سورج ہے۔ اس درود پاک میں حضور ﷺ کی خوشنودی ہے اور ترقی کا ہم بیان نہیں کر سکتے وہ ہماری عقل سے آگے ہے۔ جس کا زبان سے بیان ممکن نہیں۔ "لاحظہ فرمادہ صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳"

صلی اللہ علی حبیہ محمد وآلہ وسلم

(۲۲) نیز فرمایا :- درود شریف پڑھنے والے کو موت سے پہلے جنت کی سیر لاری جاتی ہے۔ طائر روح، قفسِ عمری سے نہیں نکلتی جب تک ہشت بہشت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا گیا ہو اور ایمان بالحبیب سے تربتہ شو میں ترقی کرتا ہے۔

صلی اللہ علی حبیہ محمد وآلہ وسلم

(۲۳) نیز فرمایا :- کسی نے پوچھا کہ امانت قبول کرنے یا لکھنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرے اور بکثرت درود شریف کا ولیفہ رکھے تو درود شریف کے نور کی برکت سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اگر پھر جھوٹے سے بھی امانت کا تحریک ہو تو غصہ الہی نازل ہوگا۔ اللہ بکثرت الغلظت العظمیٰ عذاب کرتے نمود فرمائے۔

صلی اللہ علی حبیہ محمد وآلہ وسلم

(۲۴) اُستاد ابو بکر محمد، جیسے بیکار رکھتے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ درود شریف پڑھنے سے سندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ جوں تو بیٹھا ہے تو اٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے رب کریم صاف فرما دیتا ہے۔ درود شریف یہ ہے۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد وآلہ وسلم

صلی اللہ علی حبیہ محمد وآلہ وسلم

(۲۵) درود و سلام پر سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل الفہم، باخ عقل بناتا ہے اور عبادت عقلی "کند و بنی" کو دور کرتا ہے۔ جس سے طہانت علی اور طہانت علی حاصل ہوتی ہے۔ امانت اور حیل و حیل کرنے والا سچے دل سے توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہوتی ہے۔

روح محفوظ است پیش از آئینہ ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۳۶) امام الطریق سرکار محمد و اہل بیت علیہم السلام کا ارشاد گرامی :-

دُرود شریف غرۃ النعمی ہے۔ اپنے خاتمہ نور الطوب و الخیر اللہ کے لئے ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۳۷) نیز فرمایا: دُرود شریف اوصاف باطنیہ، ذکر شکر اور عہد کا جامع ہے۔ ذکر سے نور

شکر سے نعمت اور عہد سے محبت خداوندی ملتی ہے جو مقصود بندگی ہے اور پھر گاہ سے

محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے درجہ محفوظ، مقام اولیاء ہے اور مقام تقویٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۳۸) مَنْ كَثَرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسَنٌ وَجِلَّتْ بِالنَّهَارِ شَبَّ كِي مَازَ تَهْتَدُ

شب زندہ داران کو حسن و جاہت عطا کرتی ہے اور دُرود شریف اُن کے چہروں کو

نور علیٰ نور بنا دیتا ہے روز قیامت اُن کے چہروں میں جھکا مقام ماو شب

چہار دم کی طرح چمکتا دکھائی ہوگا۔ اُس نور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہو رہا تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۳۹) حُبُّ الشَّيْءِ يُصَيِّدُ وَيُصَيِّدُ حَمَلٌ كِي نَاہوں میں شرم مصطفیٰ پس جاتا ہے

وہ غیر کے دیکھنے اور سننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا نہ نظر میں نہ

البتہ ناشیہ

نگاہیں ہوتا ہے اور نہ قسم کمال اب ہے سوچے تو نہ دین کا۔ اَللّٰمُ اَلْکَلِمَ فِی صَلَاتِکَ الْفَلَاحُ وَالْمَلِکُ

علیہ اگر تقدیر بھی سے کوئی نصیبت پہنچ جائے دُرود شریف کی برکت سے میری توفیق ملتی ہے۔ اہل اللہ

نصیبت پر بھی نصیبت محسوس کرتے ہیں کہ وہ ایک کی طرف سے ہے ایک اللہ اللہ ہے نصیبت کے پہاڑ ٹوٹ

پڑے لوگ نصیبت کے نیچے آئے تو فرمایا یہ تمام نصیبت ہے نہ تمام نصیبت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ کَالٍ مَا

بِصَبِيٍّ رَاقِدٍ مِّنْ عَجَازَةٍ لَّيْسَ بِمُحِیْبَةٍ یَّنْ رَاقِدٍ رَّجُلٌ مَّحِیْبَةٍ "گناہ میں نہیں۔" دُرود شریف

علیہ غرۃ الاولیاء نے فرمایا ہے یہ سرشارِ مکمل نے ملکیت پریشی کا شکار بنا دیا ہے جس نے ہر

گزشتہ اب مجھے نصیبتِ غمزدگی حاجت نہیں۔ بتایا نصیبت سے دیکھنا اہل اللہ

اللہ سے اور اُس کا ہر کام توفیق اللہ سے ہو جاتا ہے اور پھر وہ ذکر محبت دُرود شریف

کے کعبوں میں گم ہو جاتا ہے تو فانی الرغول سے فانی اللہ کی منزل مقصود پایا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۰) دُرود شریف پڑھنے والا شجاعت اللہ عزوجل بن جاتا ہے اُس کی دعا سے طوب

الطوب والافعال اُس کی بڑی قدر کو بدل دیتا ہے۔ تو شجاعت نہایت سے بدل جاتی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۱) دُرود شریف تمام آفات اور بھلائیات ارضی و سماوی کا حصص جہنم میں محفوظ ہے۔

ماہر مشرب کمال۔ کو وہ اپنے شریک صادق کی ایمانی کیفیات ہر فانی تجلیات کا قلعہ ہوتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۲) دُرود شریف قبولیت میں سرخ الاثر، اکبر اعظم اور بہت بڑا اثر ہے اور انسانی

زندگی کے لیے بہت بڑا تحفظ اور تمام گناہوں کا کفارہ اور کثرت النعمی کا شکر ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

(۴۳) روز قیامت دُرود شریف پڑھنے والا لواۃ الحمد کے سایہ میں ہوگا اور سرکارِ موسیٰ

کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے آب کو شرف سے اپنے دست مبارک سے پلائیں

گے اور پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آب کو شرف دُرود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے۔

راکب نبی کے ہاتھ سے اک علی کے ہاتھ سے کو شرفِ پسیل کے ہم کو میں گے جام دو

ہاتھ سے چار بار کے ہم کو میں گے جام دو دست سخن حسین سے اور میں گے جام دو

دُرود شریف عقاب و اجنب و صاحب کا جوا ہے۔

علیہ امام ربانی سرکار محمد و اہل بیت علیہم السلام پر ہر نیک و صالحہ کی دعا ہے

کی تقدیر دعا سے بدل دی اور کتاب تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شقاوت کا دارِ شاگردت کا نور بکھر

دیا اور گناہ و لاینت سے ولی کامل بن گیا۔ نیز سرکارِ ہدایت و کمال علی کی ایک خادمہ کی تقدیر بارِ نیک

نیکو علیہا ارتقا نے ایک لمحہ میں بدل دی تو انھوں نے عرض کیا اے اللہ عزوجل! میں نے چالیس سال اس

کے رخصت ہونے کی دعا کی تھی مگر تو نے نہ تو اس کا دعا نہ کی اور نہ ہی اس کی دعا میں

دُرود شریف ہے اور دُرود شریف کی برکت سے دخولِ جَنان اور رِضاءِ رِحمان ملے گی۔ **وَاللّٰهُ أَفْوَزٌ الْكَافِرُ** یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیث الجدید علی مصنفیہا النصارى والسلام

سید الانبیاء علیہ السلام رضی اللہ عنہما وکانت من اللہ الخیر فی خدمت الکریم میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو اس سے پہلے بھی زمین پر نہیں اترتا اور وہ بہت مقرب فرشتہ تھا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رب کریم سے اجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نیابت بھی کروں اور صلوٰۃ و سلام بھی عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے مقرب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کام اللہ رب العزت کی تسبیح و تہلیل ہے اور مجھے اس ذکر کی برکت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے اسی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر میں چاہوں تو کلمہ و البیضاء

۲۶ یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گبن سکتا ہوں۔

☆ اور انکے جھٹکنے سے پہلے تمام درختوں کے تنے گون سکتا ہوں "

۵۶ اور آنکھ جھٹکنے سے پہلے قلم سمندر و اور مارش کے مابین کو قطار میں لگے رکھنا شروع

☆ اور یہ کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے جو مال عطا فرمایا ہے اس میں سے جو کچھ تم چاہو اس کو خرچ کرنا اور جو کچھ تم چاہو اس کو بچا کر رکھنا۔

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ وَرَحْمَةِ رَسُوْلِکَ الَّذِیْ سَمِعْتَ مِنْ فَاوْزٍ مِّنْ عِبَادِکَ

ہیک لکھتے ہوئے الف الف سلام میں باوجود اسے علم اور طاقت کے ماری ٹوٹی

یہی نظر ہوں تو اس شخص کے لوہے کو بھییں میں سنا جس نے آپ پر ایک مرتبہ ڈرڈر کر لیا

پیشانی پر۔ فقط و فقط
پیشانی پر۔ فقط و فقط

سید محمد - اگرچہ ان خلیفہ السلام شہزادی بلقیس کو خط میں بنیم اللہ شریف نے لکھتے ہوئے کہیں جاننے قدرت نہ ہوئی مگر وہ

☆ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علم بشارت جی بشارت اور مرشدہ می لڑدہ، نہ شربت، احسن، غفر، علی، ان کا قال و در و شرف اور ان

احال جامعہ اُردو شریف مہر حال میں اپنے مولیٰ کو مہر راضی اور شوال کے اُن دنوں میں خوف اور

[illegible]

میں مصروف اور سعادتِ لاحقہٴ علیہم ولا ہو یخرفون لہ کے مترادف ہے ہزار
 یس۔ درود شریف کے فضائل و فوائد مخصوص صحیحہ اور احادیث صحیحہ میں اتنے ذکرِ شریعت سے

بیان ہوئے ہیں کہ انسانی وسعت اور صلاح کے نور سے ان کا حلقہ کتنا اور کتنا

وَمِنْهُمْ مَنْ يَخُفُّهُمْ أَمْثِلَ الْفُلْجِ الْهَائِلِ

وہ اپنے آپ کو اللہ کے رسول قرار دیا اور لوگوں کو بتایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۱۹۹۱ء کیلئے سیریل نمبر ۱۹۹۱ کے تحت مران جیل اور ۱۹۹۱ کے تحت مران جیل

جلد ۱۰ ایضاً امیدوارہ سورہ کریم کے ہیں۔

ابو یوسف بن ابی امام حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام القوی نے اپنے جلیل القدر میں کیا کلمہ و

قَالُوا لِمَنْ لَمْ يَدَعْ الْمَصْطَفَى الْخَطَّ بِالْذِّهَبِ

عَلَى وَرَاقٍ مِّنْ فِضَّةٍ أَحْسَنُ مِّنْ كَتَبٍ

وَأَنْ يَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ

قِيَامًا صُفُوفًا أَوْجِيئًا عَلَى رُكْبٍ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ أَوْرَاقِ السَّجَا

وَمِمَّا يُنْتِجُ الْخَبْزَ يَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ مُّسَمًّى الْفَنَاءِ تُقَطَّبُ وَفِيهَا أَشْجَارٌ كُنُوزٌ

☆ مریض کو دوائے درود شریف دافعوں کا استعمال نہ کرنا

۱۰۸
بزرگوار است که در این روز بزرگوار

عائیں جب دربار میں آئیں

اے جبار! ہی تجاے پہنچا دے
بر دیر سے درود صریف

لوگوں کو راہِ احمدی بتائیے

ابتداءً

عمر یہ نشانِ ولایت ہے۔ قال میں مصروف و مشغول اور حال میں بہتر مسکت اکت ذلک فیصلہ اللہ

يُؤْتِيهِمْ مِنْ شَآءٍ ۖ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ بِعِطَةِ ذُرِّهِمْ يُدْرِكُ الْوُجُوهَ الَّتِي يُبْرِكُ ۚ كَآبٍ -

علم سکون علیہ السلام سے یہی قلم ہے کہ اعلیٰ حضرت سے جلد ہی کی خوشی رسول کے پانی سے

و خوشنویس میگوید: صاحب شرف هر که باشد، شایسته شرف نیست، مگر آنکه شایسته شرف باشد.

عالمی بین الاقوامی تنظیم کے تحت قائم کیا گیا ہے۔

... ..

کہ ایک نہایت خوبصورت مرد کہ ایسا آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ گھوڑے پر سوار سبز لباس اور عمامہ باندھے اور اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا جس سے اس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تو تھوڑی دیر بعد مجھ سے فرمایا وہ سائے دیکھو مدینہ منورہ ہے۔ اتر دو اور سیدھے چلے جاؤ اور جب بارگاہ رسالت میں پہنچو تو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوانِ جنت سلام عرض کرتا ہے۔ "حیدر الخیر" حضور کو اللہ تعالیٰ بخیرت لاریں وہم لہم بھی اتنے مہمانوں کی امداد فرماتے ہیں کہ۔

ایشیخ ابو عبد اللہ عثمان علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ میں دوران سفر منقرض اپنے قافلہ سے پھٹ گیا اور مجھے پشیل میدان میں سخت خوف اور دہشت محسوس ہوتی لیکن جیل پڑا۔ خوف دہرا اس سے پیاس کی شدت نے اگھیرا اور میں زندگی سے مایوس ہو کر موت کے پیلے تیار ہو گیا تو میری زبان سے اس بیتیاری کے عالم میں نکلا۔ یا مَحَمَّدُ یا مَحَمَّدُ اَنَا مَتَّيْتُ بِكَ "مَدَّ يَدَيْكَ" یا مَحَمَّدُ مَصْطَفَى صَلَّيْكَ عَلَيَّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ سے فریاد چاہتا ہوں یہ الفاظ میری زبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف دہرا اس، غلبہ پیاس اور گھبراہٹ دُور ہو گئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دیا اور میں فرط شریعت سے درود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دھڑ فرمایا۔ جو کوئی ہمیں پکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محروم نہیں رکھتے پھر میں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کوثرین کا دل کوثرین وہم لہم تھے اور مجھے سخت انوس بڑا کر میں دست دے دو اور قدیم موسیٰ ذکر سکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے چہرہ کے نور سے سارا جنگل چمک رہا تھا۔

۲۔ چلی معنی: عَنِہُ لَمْ يَلْمِہُ سَاوَا فِي الْمَدِينَةِ نہیں فرمایا اگر یہ فرمایا جاتا اگر جو نہ ہو کہ میں تو اکثر جہم نہ دیکھا ہے وہ خود و شریف لاتے ہیں نہ پناہیں کرتے مجھ کو مصلحت کے باغ کے سب پھل ایسے جو نہ پانی بھی ترستے ہیں مچھلیاں نہیں کرتے

علیہ السلام روایت ہے کہ میں نے ایک غلام کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ میں لے گیا وہ مجھے دیکھ کر فریاد کرنے لگا کہ یا مَحَمَّدُ یا مَحَمَّدُ اَنَا مَتَّيْتُ بِكَ "مَدَّ يَدَيْكَ" یا مَحَمَّدُ مَصْطَفَى صَلَّيْكَ عَلَيَّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ سے فریاد چاہتا ہوں یہ الفاظ میری زبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف دہرا اس، غلبہ پیاس اور گھبراہٹ دُور ہو گئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دیا اور میں فرط شریعت سے درود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دھڑ فرمایا۔ جو کوئی ہمیں پکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محروم نہیں رکھتے پھر میں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کوثرین کا دل کوثرین وہم لہم تھے اور مجھے سخت انوس بڑا کر میں دست دے دو اور قدیم موسیٰ ذکر سکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے چہرہ کے نور سے سارا جنگل چمک رہا تھا۔

تو اہل مدینہ منورہ یا صاحب ثروت لوگ ہی اتنا دُور دراز کا سفر کر کے وہاں مدینہ منورہ بارگاہ رسالت میں پہنچتے اور یہ شان کریں سے بعید ہے کہ فقراء اور مساکین جن سے حضور وہم لہم کو پیار ہے محروم ہوتے۔ جَاؤْ لَکْ فَرَاکَرِ بَا دِیَا کہ جب بھی تم بارگاہ محبوبی میں حاضر ہونا چاہو تو لگیا، دو زانو بٹھ کر میرے محبوب وہم لہم کی بارگاہ رحمت کے نظارہ جمال کا مال کا تصور کر لیں تو تم جہاں کہیں بھی ہو گے میرے محبوب وہم لہم کی حضور وہم لہم میں ہو گے۔

نور احمدی اور جلوہ خمی وہم لہم کائنات کے ذرہ ذرہ پر تو افزوئے اگرچہ آپ کا وجود ربیہ الرحمۃ مدینہ منورہ میں جلوہ افزوئے اور یہی وہ خاک پاک ہے جس کے تحت شریف سے بدن لطیف بنا اور یہی وہ سر زمین مبارک ہے جہاں رب کریم اپنے محبوب کے غلاموں کو گزارا ہے۔ تم بھی قریب ہو جاؤ حاضر بارگاہ بیگم پناہ ہو جاؤ۔ اس وریاک اور آستانہ اقدس میں آ جاؤ جو رب العالمین کی ہی بارگاہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو ان کی طرف متوجہ ہو جاؤ کہ قلب مومن اُن کی جلوہ گاہ ناز ہے۔ مومن تو اپنے ہیں۔ یہاں تو غیر اپنے اور بیگانے بھی بگائے بستے ہیں۔

بقیہ ما قبلہ۔ درود شریف دلیلی توفیق باقی سے قرب و بعد نمان و مکان کے واسطے مانتا ہے لکن

نہیں حضور وہم لہم کی ذات منورہ تو بظاہر آجیت کرے اَللّٰہُ اَوَّلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہُمْ ہر مومن کو اس کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہے نیز نزدیک و دُور اکناف و اکراف و اکراف کان کی قیدیں عالم خلق کے پیلے ہیں نہ کہ عالم کمر کے پیلے۔ چو کہ روح القدس وہم لہم روح الارواح ہے قرب و بعد کی قید سے کیوں کو قید ہو سکتی ہے۔ لہذا ثابت ہو کہ درود شریف بعد از اسے ہر اہل بیت قلب سے ہوا زبان سے اظہار زمین میں ہوا آسمانے نکوت میں، غار میں ہوا پہاڑ میں، افریقہ کے جنگل میں ہوا امریکہ کے شہر میں، ملک ایشیا میں ہوا یورپ میں، ملائیشیا میں ہوا جاپان میں، فرس پر ہوا عرب پر، فضا پر جو باحت اشراف میں حضور سید عالم وہم لہم مومن کے درود شریف کو خوش نصیب سمجھتے ہیں اور شانِ رحمت سے جواب بھی رحمت فرماتے ہیں اور جواب کا استیاء و استیاء ان کے اپنے سوال پر فرماتے ہیں۔ سب مقامات تکلیف میں داخل ہیں۔ اَللّٰہُ اَوَّلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہُمْ ہر

احادیث مبارکہ :- رواہ البخاری فی شدک علی الصحیحین

☆ مروی ہے کہ سیدۃ النساء العالمین رضی اللہ عنہا قبر اہل بیت پر حاضر ہوتی تو تعزید مبارک کو اٹھنے سے کہتی کہ چہرے پر مٹیں اور درود شریف پڑھ کر شایقِ ادب سے تربت شریف سے لپٹ کر بوسہ دیتیں اور جو کچھ کہہ اشار عرض کرتیں

مَا دَاخَلَ مَنْ شَمَّ شَرْبَةً أَحْمَدَ أَنْ لَا يَشْتَمَ مِنْكَ الزَّيَّانِ غَوَالِيَا

خاک پاک تربتِ شایقِ قرازی شک و گلاب

مژدہ آنکھں را کہ بویڈیا بہوسد آن شراب

☆ ایک مرتبہ حضرت ابو القرب الصاری رضی اللہ عنہ نماز بارگاہِ مصطفویٰ روضہ اکبر میں حاضر تھے اور قبر النور پر سر رکھ کر اور سر منہ پیشہ مراقب تھے کہ گور زمر کو ان آیا اور آپ کی گردن کو چھو کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے ؟

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ

آپ نے نگاہ اٹھا کر حسارت سے گور زکو دیکھا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں اے مروان ! خُفَّالْ جِشْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَلَسْتُ أَدْرِي إِلَى الْحَبِيطِ تَحْتَهُ مَعْلُومٌ ہونا چاہیے کہ میں رسول اللہ رضی اللہ عنہ کی حضور میں آیا ہوں۔ پتھر کے پاس نہیں۔ مروان یہ سن کر جل جہنم کر چلا گیا۔

سُئِلَ الْبَدِي فِي تَابِيَةِ الْفَتَا حَامِدُ الْبَرَسِ

☆ اس طرح ابو محمد بن فضالہ القتی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روضہ اطہر پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ قبر النور کی خاک اپنے سر پر ڈالی اس طرح اپنے گناہوں سے اظہارِ ندامت کیا اور صلوة و سلام کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ رضی اللہ عنہ صواب نے فرمایا ہم نے اُسے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اور آیت کریمہ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْا ظِلْمًا إِلَىٰ أَخِيهِمْ پڑھی کہ میں آپ کے حضور اپنے گناہوں کی صفائی مانگنے اور آپ سے شفاعت چاہنے کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ اپنے رفیقِ شام سے میرے گناہوں کی صفائی کرا دو اور سے مشہور دایا و متعزین ۱۱۸ شام شامی کے ساتھ کرم سے ہیں

عنه كسب توبہ اعجز بات ہے کہ جس نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی تربت پاک کو گھسا تراب وہ آئندہ زندگیاں ہمہ دردی خوشبوؤں کو نہ سونگے گا۔

پھر گریہ کر کہ ان نہایت مجز و انجاری سے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے

يَا خَيْرَ مَنْ دُونَتْ فِي الثَّرَابِ أَطْفَلُهُ قَطَابُ بَيْطِهَا النَّعْصُ وَالْأَكَلُ

فَقَسِي الْبُغَاةُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ وَفِيهِ الْعَفَاةُ وَفِيهِ الْمَجْدُ وَالْحُكْمُ

أَنْتَ السَّيِّعُ الَّذِي نَزَحَ شَفَاعَتُهُ عَلَى الصَّخْرَةِ مَا رَأَيْتُ الْفَتَمُ

وَصَلَوَاتِكَ وَلَا أَنْسَاهَا أَبَدًا

وَمِنَ السَّلَامِ عَلَيْكَ مَا جَرَى الْقَلَمُ

☆ ہفت ہفتہ انا عقر فاک لہذا الایات تو اب القتی بنی سے آواز آئی جاہم نے تیری بخشش کر دی۔ بقول شاعر اللہ تعالیٰ انا نبی جب وہ اعرابی چلا گیا اور مجھے زمین پر اگڑا گئی تو میں نے حضور سید انبیا علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عقی ! اعرابی کے پاس جاؤ اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم نے تیری مغفرت فرمادی۔

☆ ذکرہ ابن کراہ القاسم علی النبی فی تاریخہ

○ اس آیت کریمہ سے اکابر علماء اہل سنت و اہل طوائف ملت، سلف و تالف نے لکھا

اللہ تعالیٰ یغفر لہم نے یہ امر اور حکم اخذ کے ہیں

☆ اولاً :- اللہ رب العزت کے حکم سے رائے حاجت براری بارگاہ رسالت میں جانا اور آپ سے توسل، تشفع، نداء، استغاثہ کرنا مشروع بطریق اولیٰ ہے اور اُمتِ مسلمہ کا اس پر عمل ہے۔

☆ ثانیاً :- شفاعت اور مغفرت حضور رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے۔

☆ ثالثاً :- یہ حکم حضور کی اہل حرم اہل محل اور اہل عربہ اہل عجم سب کے لئے ہے

☆ رابعاً :- استغاثہ و استغاثہ میں یہ اُن اہل بیت کی ذلت پاک کو جانے اور سمجھنے

عنه لے بہترین اُن سب کے جن کی ہڈیاں ہر زمین میں دفن کی گئیں ہیں آپ کی پاکیزگی سے بہاؤ دینے پر اور شرف

سری جان اس خبر پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرمائیں اس میں حجت ہے، خواہ کہ کرم ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ جس سے شفاعت کی امید کی گئی نہ سادہ جب یہ قدر اُن کی ہے

اور آپ کے دوستی میں کوئی ایسی ایسی بات نہ ہو جس سے ان کا دل صدمہ ہو

☆ رایتاً :- میرے منورہ نہ جاننا بلکہ جانے والوں کو روکنا شادی کی واضح علامت ہے
☆ خامساً :- مقبولان بارگاہ کی قبول پر جانا جائز و مکرم میں داخل ہے۔

○ حدیث الحبیب علیٰ خضر کا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا اَشْفُوا السَّلَامَ ط اور
آپ ﷺ کا کہنا تھا اَشْفُوا السَّلَامَ سلام میں پہل فرماتے تھے "تختہ سلام تحیت
مخاضہ مخالفہ سب پر مشتمل ہے مجاہدین کے سلاموں اور استغاثوں کا جواب ہے تین۔
بر محمد رسام صلوٰۃ و سلام آن شیعہ ائمان یوم القیام "ملہ غیہ رقم"

☆ سیدنا حبیب علیہ السلام پر نبی کریم ﷺ کا جلیل القدر راضی کو مقام تعظیم، بڑے معجزہ میں کفار
چھانی دینے لگے تو آپ نے نہایت ادب سے رسول پاک ﷺ کو سلام عرض
کیا۔ اُس وقت آپ ﷺ نے صحری کا وضو فرما رہے تھے فرمایا وعلیکم السلام تو
اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ نبویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ اس کی پذیرائی
ہو رہی ہے؟ فرمایا میرے غیبی بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے وار پر چڑھایا تو آپ نے
مجھے سلام بھیجا یہ اُن کے سلام کا جواب ہے اور فرمایا اے غیبی بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیری
طرف منہ کر لو تو آپ نے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تبدیلی طرف اپنا رخ پھیر لیا اور
فَرَفَّتْ بِرَبِّ الْعَجَبَةِ کہتے ہوئے جان مشتاق، جان آفریں کے سپرد کر کے شہید ہو گئے
رہنا کر دند خوش رس سے سناک و نون غلطیں

☆ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاکِ یلینت را مرزا غلام علی خان
☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے مرزا راک اٹھا کر وعلیکم السلام فرمایا طہرین
نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ اس کا جواب سلام دیا ہے فرمایا حضرت جعفر طیار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ادھر سے گزریے انھوں نے سلام
عرض کیا۔ تو یہ کہیں نے اُن کے سلام کا جواب دیا ہے۔

اسلام نے قیدی تر کر دہ دیئے ہوئے
سلامت سے فرمے ہم اس کے لئے
اسلام نے تازہ تر کر کے صحت بخود
ہوئے کہ آپ ایک علیکم ورسد سلام

☆ طبرانی نے مجمع صغیر میں لکھا ہے ایک رات صحری کو حضور ﷺ نے وضو کرتے
وقت تین بار فرمایا لَیْسَ لَکَ لَیْسَ لَکَ نَصْرَتُ نَصْرَتُ « حاضر نما حاضر نما اپنی اپنی
قرینہ اُم المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلوٰۃ علیک وعلیکم السلام کی پذیرائی ہو رہی
ہے۔ فرمایا کہ منظر میں راجز ہی کعب پر نشتر کشیں نے حملہ کر دیا ہے وہ مجھے مدد کے لئے پکار
ہے یہ کہ تو میں نے اُن کا جواب دیا ہے۔ یہ خبر علی الغیب فتح مکہ منظر پر پہنچ ہوئی۔

○ فَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرُ لِعَمَلِ الْمُسْلِمِینَ یہ آیت کریمہ کا تیسرا چوتھا جو ہے

☆ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی اُن کی شفاعت کریں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی دعا بخوشی پر ہی اللہ تعالیٰ کی صفت "وَلَا یُحِیْی" کا بدرجہ کمال ظاہر ہو گا۔
استغفار :- قرآن پاک پٹ سورۃ الشّح آیت کریمہ ۲۰

اِنَّا فَخَعْنَا لَکَ فَخًّا جَبِيْنَا لَکَ یَغْفِرُ لَکَ | جسے شک ہے نہ ہوا ہے دشمنی فتح فرما دی تاکہ اللہ
اللہ مَا فَخَعْنَا مِنْ دَیْنِکَ وَمَا فَخَرْنَا | نہ ہوا ہے جس کا بگڑے نہ ہوا اہل اللہ بچوں کے
شان نزول :- حضور ﷺ نے یکم ذی قعدہ ۳ ہجری المکرمہ کو مدینہ منورہ میں
سے احرام عمرہ باندھا اور بعض صحابہ کے ساتھ حجۃ سے حسب عثمان چلے تو خبر آئی کہ
کفار آمادہ جنگ ہیں تو یہاں صلح نامہ لکھا گیا۔ مقام مدینہ سے واپسی پر حضور ﷺ نے

علہ اس آیت کریمہ کے ترجمہ میں فی زمانہ کے تواریخ اور مترجمین بہت بڑی خیانت اور دہشت گردی کی ہے کہ
لَکَ میں ان کا ترجمہ نہیں کیا جس سے عیدہ مصیبت آباد ہو کر خروج کر دیا گیا۔ بہت بڑی جسارت
اور بے باکی ہے کہ انھوں نے کہا ہوں کہ نسبت "معاذ اللہ" میں معصوم و مومن "علیہ السلام" کی طرف کر
دی اور جب ان کی اس تحریف و معزنی کی نشان دہی کرانی تھی تو وہ کو باطل و اوقات اور کج ہمتی میں الجھ
کر نکلے یہ محروم الہمت قبل ازل جمل و محبت اور رحمت و مہار میں اپنا ایمان کھو بیٹھے۔ کاش وہ سمجھتے۔
فہم الہم ازلہ لک مرقی علیہ الرحمۃ اکابر ملک حلیہ و ملت ہیں لَکَ میں لہجہ اور تعلیل ہے لَکَ
یعنی لا تحلیک یعنی محبوب پر محبت تیرے اہل و عیال کے اور جس نے

مذکورہ کلامی کتاب کا متن و روایت تو سب ہی کو معلوم ہے اور اس کی روایت
تو سب ہی کو معلوم ہے اور اس کی روایت تو سب ہی کو معلوم ہے اور اس کی روایت تو سب ہی کو معلوم ہے

کہا "جَبُثُ الْاِثْنِ" لیکن جب آپ سے اس توبہ کی حقیقت پوچھی گئی تو فرمایا
 رَبِّ اِیْرَافِیْ مَطَالِیْقِ دِیَارِہِیْ اور طلب کرنا صاحب اختیار ہونے کی علامت ہے۔
 حالانکہ محب صاحب اختیار نہیں ہوتا۔ یعنی میں دعویٰ محبت پر صاحب اختیار بننے
 سے توبہ کرتا ہوں گویا آپ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں رَبِّ اِیْرَافِیْ کا مقابلہ
 دعویٰ محبت کے خلاف تھا۔ یہ سوال دِیَارِ مَعَاذِ اللہ گناہ نہیں جس سے توبہ کی یہ مقام
 محبت ہے لیکن جو رب کریم کا محب بھی ہو اور محب بھی آپ کے استغفار کا مقام
 کون جانے اور کبھے یاد رہے۔ معاصی، غفلت ہے اور نبوت نور۔ اہل نبوت
 "میں سے معاصی کا صدور اجتماعِ ضدین ہے جو کہ محال اور ممتنع ہے۔ فَتَذِیْرٌ"
 حدیث نبوی علی صاحبہا السلام

○ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا رب کریم نے میری اُمت کو دو امن عطا فرمائے
 ☆ فات پاک ﷺ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ يٰمُحَمَّدُ
 ☆ استغفار و بلا لست حادھم یستغفرون ○ سے ظاہر و باہر ہے۔ علیہ
 ○ ان ہر دو امن کا ظہور بارگاہ رسالت آپ ﷺ کی حاضری میں مضمر ہے
 نبی رحمت ﷺ نے اپنی اُمت پر از روئے شفقت قبر میں کیا کہ کوثر الاطالی
 کے قیام پر ترجیح دی اور فرمایا میرے سوا ہر نبی اپنی اپنی قبر میں صرف تین روز رہا
 چھوڑا اعلیٰ علیین میں اٹھا لیا گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی قیامت تک اپنی اُمت
 میں رہوں تاکہ ہمیشہ میرے اُمتی فیضِ محبت اور حاضری سے فیضیاب ہوتے رہیں اور
 علیہ جب کہ آپ کے چہرہ رنگ و روی میں سے کتنا کتنا کمال تھا یہ دِیَارِ مَطَالِیْقِ جو توبہ کی علامت ہے
 علیہ پٹ سورۃ الاحقاف آیت کریمہ ۳۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انھیں عذاب دے جب تک
 اُسے محبوبِ نعم اُن میں تشریف فرما ہو۔

علیہ پٹ سورۃ الاحقاف آیت کریمہ ۱۸ صحیحی کہ استغفار کرتے ہیں۔ یہ ان کے خاص بندوں کی شان ہے کہ ان کو
 صحیحی استغفار کرتے ہیں اور یہ استغفار ان کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہے اور صحیحی میں ایک تو توبہ
 بخار و بیماریات سے اور استغفار سے رحمتِ خدائی ہے اور دوسرا رحمتِ خدائی ہے۔

اُن کے قلوب تمہاری پڑیں اور میرے پاس حاضر ہو کر محبتِ فیض سے بشارتیں پائیں۔
 یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو اُس پر عذاب آیا۔ فَاِذَا عَلِمُوا
 اَنْ فِیْکُمْ رَّسُوْلًا مِّنْہُمْ یَقِیْنُ کہ لو اے ایمان والو! اللہ کا رسول تم میں موجود ہے۔
 ○ لَوْحَدَّ وَاللّٰہُ فَاَوْبَا رَجِیْمًا ○ یہ آیت کریمہ کا پانچواں جزو ہے۔ "توبہ سے پہلے
 رب کریم رحمت فرماتا ہے تاکہ بندہ توبہ کرے اور توبہ جو رحمتِ ربی اللہ کا نام ہے
 جو پیغام ہے قبولیت کا اور یہی توفیق ربانی ہے جو توبہ کی قبولیت کی پیشکش ہے اور وہ
 حُجَّتُہُ ذٰلِکَ کی دعوتِ وحی ہے۔ مَقْبُوْلَانِ بارگاہ اور محبوبانِ درگاہ کی حاضریاں بھی،
 اسی دُعرہ میں داخل ہیں کہ یہ اسی درجے کے ذات ہیں۔

☆ سیدنا امام علی مقام حسن حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے صورتِ شہید رسول ﷺ
 سے مروی ہے آپ ابراہیمؑ سے سیدنا محمدؐ و آئینہ محمدؐ کے پاس دائر السکنت شام میں
 ملنے گئے تو ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے سیدنا امام عالی وقار!
 کثرتِ گناہ سے زندگی و بال جان ہے اور غربت کا یہ عالم کہ زبانِ بیان سے قاصر ہے
 گھر چٹم کا نقشہ ہے بدخالی و بدگالی چہرے سے واضح عیاں اور لا اولاد بھی ہوئی۔ آپ
 میرے بیٹے دعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو کثرتِ استغفار کا حکم فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد
 وہ شخص حاضر بارگاہِ امامت ہوا۔ تو خوشحال اُس کے لباس سے مسرت اُس کے چہرے
 سے نمایاں تھی اور وِیَا مَعْشَرَ النُّفُوْا ذٰلِکَ خَیْرٌ مِّنْہُمْ سے آراستہ پیرائے تھا۔ آپ
 نے نگاہِ کرم سے دیکھا تو وہ نہایت متوجہانہ طریقے سے عرض گزار ہوا کہ اے سیدنا امام
 کو زینت بننے والے! آپ نے یہ خطبہ کہاں سے ارشاد فرمایا تو آپ نے یہ آیت کریمہ
 فَقُلْتُ لَتُغْفِرُوْا ذُنُوْبَہُمْ لَکُمْ فَکُنْ عَاقِلًا ○ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَدْ فُتِحَ لَکُمْ
 وَیَسِّرَ لَکُمْ ذٰلِکَ لَعَلَّکُمْ تَحْشَرُوْنَ ○ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا درود

علیہ تو ان بعد فرمایا سید کے حکم کے مطابق اُن کو اللہ نے قبول کیا اور ان کو قبول کر کے
 علیہ پٹ سورۃ الاحقاف آیت کریمہ ۳۱ پانچواں ایسا وہ سب سے پہلا
 علیہ پٹ سورۃ الاحقاف آیت کریمہ ۳۱ میں ہے کہ اے ایمان والو! اللہ نے تم کو قبول کر لیا ہے۔

نے استغفار کرتا ہوں یہ خلیفہ عظیم دیکھ کر وہ درود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ ابن رسول ﷺ ہیں اور مجھے دل سے تائب ہو گیا۔ آپ ﷺ مطلقاً اور لازماً معصوم ہیں ہر قسم کے ذنب معاصی اور ظلم سے نہ آپ سے قبل از نبوت کسی قسم کے گناہ کا صدور ہوا اور نہ بعد از نبوت اور نہ ترک اولیٰ اور اختلاف مبنیٰ علی صادر ہوا اور اکیلا اللہ کی بارگاہ میں بھی حضور ﷺ کی ہی بارگاہ میں ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی متابعت اور کثرت برادری میں اولیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محفوظ پایا۔ حضور ﷺ کے علاوہ فیض سے وہ تو اب رسول ہیں۔

حدیث پاک ۱۔ بروایت علی رضی اللہ عنہما ﷺ: "شأنی برزخی" لیسو اراہی قبلک ولا بعدک فمشکلتہ ۱ | میں نے آپ کی شکل پہلے دیکھا تبکہ "سورۃ النجم" صراح میں جبریلؑ نے کہنے لگے شاہ انعم تم نے تو دیکھے ہیں بہت تبارک کہ کیسے میں ہم روح الامیں کہنے لگے اے شاہ عجیب تر نعم آقا تبارک و تعالیٰ ام سیر جہاں در زبیدہ ام بیار خوبیاں دیدہ ام لیکن تو تجربے دیگری

☆ امام ربانی سرکار محمد الاکرام الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ۱۔ نبی کریم ﷺ کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلی سے بنایا اور باقی تمام مخلوق کو صفات کی تجلی سے۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات عالم کے کسی فرد بشر کو بجز مخلوق ہونے کے اور کسی امر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔

۲۔ جن مخلوقوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو بیشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح علیہ اللہ جہانوں تعالیٰ کے محبوب کے فضائل علیہ اور مراتب رفیعہ اور اقسام عظیمہ کو چھوڑ کر ایسی صفات عامیہ سے یاد کر جو ہر کہ وہ نہیں مانی جانے اور وہ کلمات استعمال کرنا جو کلمہ سے مشغول اور دل کی طبیعت موافقت کے بنا پر ہوں یہ عین گمراہی و حیران فہمی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مترادف ہے لیکن جن کے قلوب ہر اور سمع بظلمہ اور بصیرت غامضہ جو وہ شہرہ چشم آفتاب کی روشنی میں چھوڑ دیتے ہیں اور بعض بوسہ طبع راسخ کی تابکاری میں پروا دل کھولتے ہیں لیکن ان کو نہیں پاتے یہی حال ان عہدہ یافتہوں کا ہے کہ آفتاب رسالت کی تابانیوں کا نہ ہے لاکھ آدھ ہشتاب نبوت کی تابانی سے نہ ہوا کے اوٹھ کر ہو گئے۔

تصور کیا وہ فیکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمت عالم عالمیوں کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وہ دوست ایمان سے شرف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اللہ صلی علیہ وسلم کا وہ والد و وصیہ ہے جس میں پیش، صوت لا جواب پلتے ہیں ہم سے تجھے بے شمار ہے کہیں اس آستانہ کا جواب

☆ حضور ﷺ کی بشریت میں کسی بھی فرد بشر کو مجال انکار نہیں بات صرف شلیت میں ہے۔ ورنہ شکل و شمائل اور خصائل - اقوال و افعال اور احوال - انوار و تجلیات اور برکات میں کائنات عالم سے کوئی بھی آپ ﷺ کا مشیل نہیں نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشوں میں نہ فرشوں میں۔ نیز بعض تفسیرین نے اس آیت کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کو تشابہات سے لکھا ہے جو اسرار الہی کے ہے

فَصَلِّحْ لِّلْمَلِیْقِیْنِ اِنَّہٗ یَبْکُشُکُمْ وَاِنَّکَ خَیْرٌ حَلِیْقٌ اللہ جل جلالہ انتہائے علم و دیاب شائش اس قدر کایں بشر بعد از خدا علی امت قاضی مختصر

☆ حدیث پاک کی روشنی میں مقام جگہ و کث میں درود شریف: اولاً حقیقی معنی :- المذیہ المتورۃ عند الابرار شریف بہر حق کا درود و سلام بغیر نفس نسیئہ جانتے اور جواب سلام سے نوازتے ہیں۔ "آیت سکر کا مضمون علیہ تنقیدہ لا یرتد عنہ فیہ" جواب کا شتاپا نے اپنے مقام، نسبت رابطہ قلبی اور احوال پر منحصر ہے۔

ثانیاً حکمی معنی :- تَعْرِضُ عَلٰی صَلَوۃٍ عَظِیْمَہٗ عَرَضًا مسلمانوں کا درود و سلام فرشتے پہنچاتے ہیں۔ ۲۔ عظیم رسالت میں ایک فرشتہ قرطبے۔ جو آفتاب عالم مرش ہو یا فرشتہ عرب ہو یا عجم۔ یہ ہو یا بحر یا قضا۔ غار سہیق ہو یا پہاڑ کا اقصیٰ انقیاض۔ ہر زبان ہر زمان ہر مکان "دور و نزدیک" مومن کا درود و شریف بستی یا جبریئیں میں آتا اور پیش

علیہ آپ ﷺ کے متعلق اس شخص کے علم کی انتہا جواب کی حقیقت کا مطلقاً حرم نہیں کہنا ہے کہ آپ ﷺ محض بشر ہیں حالانکہ آپ ﷺ ہر جو کہ اس قالب نوری ذات وحی کے ہمارے علم ہر سہ درجہ اور ان میں اس قدر کائنات کی حقیقت کے ساتھ ہے

خدمت کرتا ہے۔ علماء کے لیے طہر نکر تیار! کوئی غلام کی یہ شان ہے تو اعلیٰ مرتبہ شہادت کے شہنشاہ۔ تمام محسنوں کے تاجدار کا تمام کون جانے؟ افسوس! شکرت و ناسخ
 شانِ خدا، دستِ خدا، زبانِ خدا کا وہ باز۔ رسد سے تا زمین جسے زمیں کی ازلان کے
 ۳۔ مجنوں کا در و در شریف۔ ہنسنا کھلنا اخیل بختی و غیرہم در و در و سلام
 کا در و در و در سے مٹنا زبانِ رسالت سے ثابت ہے۔ روح اور نور کے لیے کوئی شے حجب
 نہیں۔ آپ کی بقریت نوری ملاجھ سے بھی لطیف تر ہے۔ آپ روح الارواح اور نوریں۔
 لے بھان انکب القندوس! شہری جالیوں کے ہرے ہرے گند کے مین۔ تیرے دین کی امت
 کے انہن زوجی لہ الفی کہ انی وای علیہ السلام میں صلوات علیہ وسلم و السلام علیہ وسلم
 کے عالمین و در و در و اس کا کھلنا و سلام چلیا۔ یہ ہے حکم اللہ عبد امان ایمن اللہ

اللہم انزع روحہ منہ صلی اللہ علیہ وسلم و
 سلاماً و علی آلہ و صحبہ و سلمو انشیلہ کتبہ کثیراً
 محمد سید الکونین و الثقلین و الفریقین من عذوب و من عجم
 ہو الحبیب الذی لیس فی شفاعتہ لکل ہول من الہوال مقصم

بیت مارش

☆ ایہ مرن و محبت و حق سیر حضرت شافعی علیہ السلام شہید شریف تیسرا ابروہ میں ملے ہیں۔
 ○ امام ابوہریرہؓ کا حضور ﷺ کا کہنا: "مسنوی غلاب میں یہ قیدہ مبارک ملتے ملتے ہیں جس میں سر مبارک اعلیٰ
 زبوا اللہ بشارت ہے ہر بچے کو مصروف کیلئے شافعی کے نزدیک ہمیں پرستگاری ہو گیا اور ابراہیمؑ نے اشد از اقبال
 افتاد فقال: انما انکم اذوقوا بطعمہ من اللہ انما انکم اذوقوا بطعمہ من اللہ انما انکم اذوقوا بطعمہ من اللہ انما انکم اذوقوا بطعمہ من اللہ
 موند نہیں ہو گا خاص اس بیت کا۔ فقال علیہ السلام: والکلام قل یا امیہ انہ خیر خلقی اللہ علیہ السلام
 تو ہمیں ہر مصروف کی ذوق و شوق سے برابر پڑتے۔ یہ پہلا مصرعہ امام بخاری کا ہے اور دوسرا امام الترمذی
 علیہ السلام کا ہے کہ: "بلون حبیبہ من عذوب و من عجم" "کرامت داخل ہے ظاہر کو بھی نصرت انسانی کے
 سے تصویر دیا ہے کہ وہی محمد ابراہیمؑ آپ محمد علیہ السلام کے گھر کو بھی نہا کے ہے بلکہ انہیں۔ یہ غلو
 غلو نہ قدرت کے کوئی راز اس کی کیا جانے شریعت میں فرقہ ہے حقیقت میں خدا جانے تو کیا ہم
 حقیقت کو کہنا جس کی کمال ہے کہ حقیقت کو حق پرستی میں ہے بلکہ حقیقت میں ہے۔

روضۃ السادۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغاثہ بدگاہ رحمۃ العلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ندام جز تو کجائے نہ دارم جز تو کجائے
 توئی خود ساز و سازم اغثنی یا رسول اللہ
 چو مرگم عمل جان سو دو بہارم را خزاں سو دو
 نہ ریزد برگ اریام اغثنی یا رسول اللہ

☆ حضرت ثابت بن قیس شماس رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ
 کی معافی کے لیے قتل کرنا اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اس پر عمل نہ کھائے۔ حضرت
 ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجا لاتے لیکن ہم نیاز مندوں
 کو تو گناہ کی بخشش کے لیے محبوب پاک شہنشاہ کلاک علیہ السلام کی بارگاہ رحمت
 میں حاضری کا حکم اس آیت کریمہ کو افسوس! اذ خلقنا منہ ویا گیا ہے۔

☆ حضور سید الانبیا و المرسلین علیہ السلام کا وسیلہ حبیب تینوں زمانوں میں حال اور
 مستقبل پر منتقل ہے۔ در و در شریف ایک ایسا حریر حسین و سید ہے جو قبل از ولادت،
 حین حیات علیہ اور بعد از وصال بلکہ روز قیامت اور عرجت میں بھی ثابت ہے۔
 دُنیا، مزار، ہجر جہاں میں حضور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزل فکر کیے

① توسل قبل از ولادت شریف: قرآن پاک پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۸۹
 وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَكْفُرُونَ
 علی الذین کفروا
 اس سے پہلے وہ اسی نبی کے دیدے سے کانٹوں پر
 تھے، جتنے تھے
 علامہ ابن حجر مکی نے فرمایا: "جو شخص اس آیت کی تحت فرماتے
 ہیں حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے جو شخص کوئی جگہ تشریف
 آوری سے پہلے فرماتے تھے ان کی تشریف آوری سے پہلے فرماتے تھے۔"

بوصف سورۃ طہ، منزل ہم وگر یس۔
بموجبات عالی ذات تِلْكَ النُّجُومُ فَضْلًا

☆ یہ شان رحمت الہی کا ظہور تھا آثار و مشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دنیا میں شغف، مسخ اور شرک سے محفوظ رہا مومن رہے۔ یقیناً تعالیٰ روز قیامت آپ ﷺ کے وسیلہ عظیم سے غلام، عتاب، عذاب و نجات پائیں گے اور رحمت بھی آپ ﷺ کے عطا ہو کر کم سے لگی۔

○ تَوَسَّلْ، تشفع برائے رحمت :- بروایت حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہما کہ اے اللہ تعالیٰ! ایک غریب البصر "نابینا" بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ تعالیٰ! میں نے دعا فرمائی کہ اے اللہ تبارک تعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے بصارت چاہیے تو مجھے دعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجر آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ میرے لئے دعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا یا وضو کر، دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درود شریف پڑھ اور پھر یہ دعا مانگ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِحَبِيبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
يَجْعَلُنِي رَحْمَةً يَا مُحَمَّدٌ " (یعنی تُوَسَّلْ بِكَ إِلَيَّ رَحْمَةً
حَاصِلَتِي هَذِهِ " یہاں حاجت کا نام لو " لَتَقْضَىٰ لِي اللَّهُ شَفِيعَةً فَإِنَّهُ
○ اُس نے ایسا ہی کیا۔ فَصَامَ وَقَدْ أَبْصَرَ مِنْ دُونِهَا اور دینا تھا "أَفَقَعَلُ
النَّجْمُ قَبْرًا" پس اُس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دعا ہے حدیث پاک دربارہ
توسل طلب اعداء بآداب حاجات بجناب سید الانبیاء ﷺ "وَمُعْتَمِدُ
بِقَرَابَتِهِ" آج بھی صاحب ایمان کے لئے یہ نماز اور دعا اعلان کا مکان ہے تاہم میں کہتا ہوں۔

میں نوٹ کر گیا۔ سیدنا یونس علیہ السلام کے پروردگار نے یونس علیہ السلام کو اس کی شکایت سے
کے غیبت شدہ ہونے کی خبر دی تھی جب وہ برائیں میں گر گئی تو انہوں نے خلافت محمدی سے فدا کر دیا
قوت اور شان خداوندی، غلاموں کے دلوں پر نقش اچھک کر رہے۔ جس سے لوگوں کے دلوں پر حکمت کی

حصول رزق، حصول مُراد، نزول بارش، دیگر کچھ ہائے عیش زندگی دنیاوی و اخروی
کے لئے مجرب ہے۔ ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے امام ترمذی کی اس حدیث
پاک کو حسن صحیح کہا ہے۔

⑤ استغاثہ و نداء بعد از وصال شریف :- "طہانی، اَللّٰهُمَّ السَّخِرْ"
☆ معنی تحریک شریفین احمد بن عبد اللہ الطبرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ خلیفہ برحق سیدنا عثمان
ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضرور رہتی تھی۔ لیکن آپ ﷺ حضرت
اُس کی طرف توجہ اور نظر اشاعت مبذول نہیں فرما رہے تھے۔ انھوں نے اپنا حال،
پلنے دوست مشہور صحابی حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہما سے بیان کیا آپ نے
فرمایا وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر پھر دو درود شریف پڑھ کر یہ دعا اَللّٰهُمَّ إِنِّي
اُس نے عمل کیا اور اُس کے بعد خلیفہ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں انہوں نے
آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصہ فرش پر بٹھایا اور اُس
کی حاجت پوری کر دی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرورت ہو مجھے کہنا تاکہ پوری کر دیا کروں
اور وہ شخص خوش خوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ
آپ نے میری سفارش کی۔ انھوں نے فرمایا واللہ میں نے کوئی چیز اس کے بغیر "حدیث
من رِوَاةِ الْبَصَرِ" نہیں کی۔ صرف میں نے اس پر تیاں کیا کہ حضور ﷺ کا وہ فرمان،
واجب الاذعان قائم مقام توسل اور نداء موجب قضاء حاجات اور سبب نجات
ہمیشگی ہے اور مل مُرادات میں اکبر اعظم ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِحَبِيبِكَ الْمُصْطَفَىٰ عِنْدَكَ
يَا حَبِيبَنَا يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا إِنَّكَ تَوَسَّلُ بِكَ إِلَىٰ رَبِّكَ
فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمُؤَلَّى الْعَظِيمِ يَا ذَا فَتْحِ الْمَرْسُولِ الظَّاهِرِ
"اللَّهُمَّ شَفِّعْنِي فِيمَا بَيْنَا وَبَيْنَكَ ط سُبْحَانَكَ" (عن اللہ تعالیٰ رسولہ)

☆ امام ترمذی کی شافعی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہوں گے ایک شخص
حیث اللہ شریف کے بعد حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے حرمین و بطن کے احوال و

واقعات پوچھے تو اس نے من و عن تنگے، بعد ازاں اللہ ربہ المشرکہ کا ذکر چھیڑ دیا ہے
 خوجاں تم کیا طریقہ نظر میں پھر گیا چھپرے کے پروہ مجاز دین کی چیز گائی کہیں
 زائر نے بتایا مجھے مواہج شریف میں حاضری کی کیفیت اور صلوٰۃ و سلام روضہ اطہر
 کو س کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بحضور نور صاحب الشریعہ حضرت مولانا صاحب
 ہونے۔ یہ سن کر آپ پر کیفیات محبت طاری ہو گئیں تو فرمایا۔ وہ کو سا ماتھ تھا جو روضہ
 اکہم سے سس ہوا اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرط محبت سے چوم لیا اور
 اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مس ہوتے ہی آنکھوں میں نور آگیا۔ نابینا سے بینا ہو گئے۔
 ○ جانا چاہیے کوئی عبادت اور دُعا بارگاہ الہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوب
 درگاہ مذہبی تابع و ازاحہ مختار صلوات اللہ علیہ کا وسیلہ نہ ہو، ذاتی، صفاتی بیش نہ کیا جا
 اور ازل آخر درود پاک پڑھتا قبولیت کے لیے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔
 ☆ آپ ﷺ کی ولادت مبارک سے قبل اور حیات طیبہ میں اور بعد از وصال
 مبارک سترہ سو آدمی قبول لایں بارگاہ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اس وسیلہ جلیلہ سے
 رب کریم نے سب کی نعمت کو آسان فرمایا کسی کو محروم نہیں رکھا ہے

استغاثت الہیہ کی تائید کے لیے رسول اللہ علیہ افضل الصلوٰۃ و احسن السلام
 بکار خواہم آغوش یا رسول اللہ
 ندیم جزو تکلمے، زدار جزو تو کلامے
 اگر دانی و اگر غفانی علامم انت سلطان
 چو مرگم تحمل جان سوز بہار باخشاں سوز
 گولے تہمے سلطان باخبر کہم نالان
 چو عشرت فترہ العیود نکلا ہے لہام خیزو
 ہر شایستہ سائل ہے پر، توئی سلطان لا تشہر
 شہا بہرے از بس خواہم آغوش یا رسول اللہ

مثنوی کا ایک نظم
 مثنوی کا ایک نظم

حدیث پاک: استودعکم، آج کی شب کی عید اللہ تعالیٰ نے روایت کی۔
 ☆ ایک مرتبہ بعد از محلات خلافت فاروقی قحط پڑا حضرت بلال بن عمارت مرنے لگے
 تو سنا کہ روضہ اکہم پر حاضر ہو کر بعد درود و سلام عرض کیں ہوئے یا رسول اللہ و انتسین
 لا تمیتک عالمی ثم قد ہلک علیہ یا رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کے لیے بارش
 طلب کریں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ ﷺ نے اسے خواب میں زیارت سے
 مشرف فرما کر فرمایا کہ عمرہ بنی اللہ خانہ کعبہ سے کہنا کہ بارش ہوگی تو پھر ایسا ہی ہوا۔
 ☆ مشہور مختصر ابو الجوزاء نے روایت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔
 ایک مرتبہ اللہ ربہ المشرکہ میں سخت قحط پڑا تو لوگ ائمہ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضہ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے
 ایک درجہ آسمان کی طرف کھول دو تاکہ آسمان اور قبر اہل بیت سے درمیان کوئی آڑ نہ رہے
 لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اسی وقت بارش ہوئی اور جبل قحط ہو گیا۔
 کھیتیاں سرسبز ہو گئیں اور اونٹ موٹے ہو گئے اور یہ سال عالم الفتن کے نام سے مشہور
 ہو گیا۔ توجہ۔ وائیل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیث پاک میں موجود ہیں۔
 ☆ سنیہ فاروق عظمیٰ اَلَا نَسُوْنَسْ بِسُوْنَسْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دُعا فرمایا
 کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہد جمالیوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے
 دُعا کی۔ اے اللہ بخانہ و تقالی ہم تیرے نبی ﷺ کے مخلص و مخیر مہجارتینا عباس بن علی رضی اللہ عنہ
 کے مبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو رب کریم نے اس کو شرف قبولیت سے
 بہ آپ ہم وسیلہ بنا دینے میں تیرے برابر سے نبی کے چچا جان کا سایہ و کبریا قبول کیا سلام

حلہ علامہ بدر الدین عمود مکی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت سے ثابت ہے۔ سنیہ فاروق عظمیٰ
 حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کا واقعہ کرتا ہے کہ یہ توصل جبروت جلیلہ علیہ السلام
 و السلام سے خاص نہیں بلکہ آپ ﷺ کی قربت کی نسبت کے وسیلہ جلیلہ سے بھی نکال جاتا ہے۔
 ابن سعد نے الطبقات میں ذکر کیا ہے کہ ان کے چچا جان کی اہلیان و اہلیان نے ان کے دُعا سے
 صحابی حضرت پیغمبر ﷺ کی اہلیان و اہلیان کے دُعا سے ان کے دُعا سے ان کے دُعا سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃ للعالمین

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

ہم گرد کو کچھ پھرتے تھے کہ اور آج وہ ہم پر نثار ہے یہ ارادت کھر کی ہے
لاکھ چپیں کی بچھو در سے بچھو اڑ گے بچھ کر بھی بے پلو یہ تھا جس کی ہے
ڈوبنا ہوا ہے شوق میں زخم اور اٹھے بھلا کس نے یہیں یہ حرکت کر سکی ہے
برسا کر جانے والوں پہ گوہر کرول نثار اگر کس سے عرض یہ سب اب زر کی ہے
اوش شوق کھولے بچان کے بچہ عظیم وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کھر کی ہے
ہاں ہاں رو مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھتے وہ یہ جا پشم و سر کی ہے

○ منوں طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر بارگاہِ السلام سے داخل ہوں
اور سب پہنچے کچھ نبوی شریفین میں نوافل تحیۃ المسجد او اکریں اور پھر سر جھکا کر مودبانہ
کھڑا ہو کر مزاہبہ شریف کے سامنے زاہر بارگاہ رسالت و محبوبیت کی ہمیت و جلال
اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ارب، تعظیم، عجز و انکساری بحالتِ گریہ و زاری
حضور قلب کے ساتھ سر جھکا کر صلاۃ و سلام عرض کرے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

○

الصلوة والسلام عليك يا منجى الله

الصلوة والسلام عليك يا شوق الله

○

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا سيد المرسلين

الصلوة والسلام عليك يا امام المؤمنين

○

الصلوة والسلام عليك يا سيد الارض والسماء

الصلوة والسلام عليك يا نبيا وادام بين الطين والحماء

○

الصلوة والسلام عليك يا دليل الحاضرين

الصلوة والسلام عليك يا دليل المتخبرين

○

الصلوة والسلام عليك يا حناكم الدنيا

الصلوة والسلام عليك يا شفيع المذنبين

○

الصلوة والسلام عليك يا طه

الصلوة والسلام عليك يا يسر

○

الصلوة والسلام عليك ايها النبي الكريم والرسول

العظيم الرؤوف الرحيم ورحمة الله وبركاته الصلوة والسلام

عليك يا سيدنا ونبينا وحقا وعنت يا رسول الله الصلوة

والسلام عليك يا حبيب الله الصلوة والسلام عليك يا جمال

ملك الله الصلوة والسلام عليك يا خير خلق الله الصلوة

والسلام عليك يا شفيع المذنبين عند الله الصلوة والسلام عليك يا

من ارسله الله تعالى رحمة للعالمين وقد قال في شان حقك

يا رسول الله يا حبيب الله ولقد انهم اذ ظلموا أنفسهم جاءوك

فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول فوجدوا الله بيا حبيب

الصلوة والسلام عليك يا طه الصلوة والسلام عليك يا يسر الصلوة

والسلام عليك يا مقدم جيش الانبياء والمرسلين وما انا الا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِي وَمِنْ عَمَلِي مَسْتَشْفِعًا وَمُسْتَعِيزًا
 إِلَيْكَ الْيَوْمَ فَاسْقِني يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغَمَةِ يَا سَرَّاجَ
 الظُّلُمَةِ أَجِرْني يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ يَا نَجِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَاكَ
 ذَائِرِينَ وَقَصْدَنَاكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى يَدِكَ الْمَالِي وَأَقْبَنِينَ بِحَقِّكَ
 عَارِضِينَ فَلَا تَرُدُّنَا خَائِبِينَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْزُومِينَ
 يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْأَلْكَ الشَّفَاعَةَ فِي الْجَنَّةِ الشُّهُورِ وَأَنْتَ الْغَيْبِ
 يَا حَبِيبَ امْنِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتَ الشُّفْعُ الَّذِي تُرْسِي شَفَاعَتَكَ
 عِنْدَ الصِّدِّيقِ مَا رَأَيْتُ الْقَدَمَ أَشْهُدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّبَالَ
 وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَلَصَبَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَفَفْتَ الْغَمَةَ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالنَّبِيِّينَ
 الْمُسَرِّينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

”ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فی السنن“ صفحہ ۳۸۵ پر ہے۔

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نازکی طرح باندھے ہوئے غلکانہ طریق سے مولا جہد خریف
 کے سامنے کھڑے کھڑے یوں عرض کریں یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ
 تبارک و تعالیٰ نے آپ پر جواز نازل کیا وہ آپ نے میں پہنچایا۔ ”مہم نے سنا اور مانا اور
 بسر و چشم قبول کیا اس میں یہ آیت کریمہ بھی ہے لہذا میں بغض اللہ تعالیٰ حاضر ہو گیا ہوں۔
 صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمَ الْكَرِيمَ۔ پھر لیں کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ يَا اَللّٰهُ
 يَا كَرِيْمُ قَوْلِكَ حَقٌّ لَا كَيْفَ اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعِ وَسَعْدَيْكَ لَا اَعْدَاةَا
 زُہان سے آہستہ آہستہ یہ آیت کریمہ پڑھے وَلَوْ اَنْتُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
 جَاءَ وَكَ فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرُ لَكُمْ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّ اللّٰهُ
 قَوَابِلَ رَحِيْمًا ۝ اور عرض کرے۔

علہ وظائف قاری نے یہ کتاب شتلاب دارالافتاء میں اور قاری عالمگیری نے یہ یقین کیا یقیناً فی
 السنن ابی داؤد میں ہے ہاتھ نہ کرنا ہوتا ہے غلکانہ طریق کا یہی طریق ہے۔

وَلَوْ اَنْتُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِي وَمِنْ عَمَلِي مَسْتَشْفِعًا وَمُسْتَعِيزًا

جَاءَ وَكَ

جِئْتُ إِلَيْكَ يَا رَبِّكَ الرَّحْمَةِ الْإِلَهِيَّةِ

فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَافِعِ مِنْ ذُنُوبِي وَأَنْتَ الْغَيْبِ

وَاسْتَغْفِرُ لَكُمْ الرَّسُوْلُ

وَاسْتَغْفِرُ لَكُمْ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّ اللّٰهُ

لَوْ جَدَّ اللّٰهُ قَوَابِلَ رَحِيْمًا ۝

لَوْ جَدَّ اللّٰهُ قَوَابِلَ رَحِيْمًا ۝

”الشيخ ابن القيم، در میزان الحکماء کا سید جلیلہ“

○ اللہ مجاہد کے ہاں جس طرح رسول کریم ﷺ ہمارے لیے وسیلے ہیں
 اسی طرح بیٹا جلیل اکبر اور بیٹا فاروقی عظیم بھی اللہ تعالیٰ ہمارے لیے بارگاہ
 رسالت میں وسیلہ اور واسطہ۔ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ
 علیہ السلام پر صلوات و سلام پڑھیں تو شیخین کریمین رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت میں سلام پیش
 کرنے کے بعد ان سے عرض کریں تاکہ وہ رسول رحمت ﷺ سے ہمارے لئے
 درخواست کریں۔ براہ راست رسول پاک ﷺ سے سوال کرنے کی نسبت
 یہ حاجت کے پورا ہونے میں زیادہ افضل و آگلی ہے اور ادب اور قبولیت میں
 قریب تر ہے۔ اور کثیر برکات و خیرات کا مستوجب ہے۔

☆ زیارت سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم وَاَنْتَ كَمَا عَمَّا

○ اب ذرا دہیں ہاتھ مٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کر لیں

علہ وظائف قاری نے یہ کتاب شتلاب دارالافتاء میں اور قاری عالمگیری نے یہ یقین کیا یقیناً فی
 السنن ابی داؤد میں ہے ہاتھ نہ کرنا ہوتا ہے غلکانہ طریق کا یہی طریق ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَهُمْ بِالتَّصَدِيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَفْضَلَهُمْ بِالتَّحْقِيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْإِمَامِ الصِّدِّيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ بِالتَّحْقِيقِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمَشَاهِدِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

☆ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَاءِ الْمُرْشِدِينَ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَارِئِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَفْضَقَ مَالَهُ
مَكَدًا فِي حُبِّ اللَّهِ وَحُبِّ رَسُولِهِ حَتَّى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَوْلَاكَ وَمَسْكَنَكَ
وَمَحَلَّكَ وَمَا أَوْلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ صَهْرَ
الَّذِي الصُّطْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط
☆ زيارت سيدنا عمر فاروق اعظم " رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاكَ عَنَّا ط
○ اس کے بعد واپس طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر مواجہہ شریف کے سامنے حضرت
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کریں اور سلام دیں الفاظ عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَعْدَى الْأَصْحَابِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَيْنَ السُّبْرِ وَالْحَرَابِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْجَاهِدِينَ وَغِيظَ النُّفُورِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمْرَ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْكُفَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالْمُسْكِنَاءِ

○ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا الْمَوْفَى بِرَأْيِهِ الرَّحْمَنُ وَالْكِتَابِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكْتَسِرَ
الْأَصْنَامِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيَامِ
أَنْتَ الَّذِي قَالَ فِي حَقِّكَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ
لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَوْلَاكَ وَمَسْكَنَكَ وَطَلَبَاكَ وَمَا أَوْلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا تَاجَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصَهْرَ الَّذِي الصُّطْفَى ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط

○ حضور اس واپس طرف کھڑا ہو کر ان الفاظ مبارک سے سلام عرض کرے ۔
☆ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا وَرَثَةَ رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُعِيَنِي
رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صَحْبِيَنِي رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا وَرَثَتِي وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِدِينَ لَهُ
عَلَى الْوَقَايِمِ فِي الدِّينِ وَالْقَائِمِينَ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ السُّلُوكِ جَزَاكَمُ اللَّهُ
أَحْسَنَ الْجَزَاءِ جَنَّتَا كَمَا تَرْتَكِلُ بِكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ لَشَفْعُ لَنَا
وَيَسْتَلْ رَبَّنَا أَنْ يَقْبَلَ سَعْيَنَا وَيُخَيِّرَنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَيُمَيِّنْ سُلُوكَنَا وَيُخَيِّرْ
فِي دُرَرِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط

أَنْتَ الْبَيْتُ الَّذِي مَسَّحَ شَمَاعُهُ عِنْدَ الصُّرَاطِ مَا زِلْتَ الْقَدَمُ
صَاحِبَاكَ وَلَا أَشْهُمًا أَبَدًا وَمَنْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا مَجَرَى الْقَلَمِ
○ جنت البقیع میں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیات کریمہ کی تلاوت کر کے
اُردو و فارسی شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور دعا مانگے ۔

☆ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَيَا أَهْلَ الْجَنَاتِ الرَّحِيمِينَ أَنْتُمْ السَّابِقُونَ
وَسُحُنُ الْإِنشَاءِ اللَّهُ بِكُمْ لَا جَبْتُونَ إِلَّا بِشَرِّ قَائِلِ السَّاعَةِ إِنِّي لَأَدِينُ
فِيهَا وَأَنْ اللَّهُ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ أَنْتُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرَفُكُمْ اللَّهُ تَعَالَى
وَتَقَرُّ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ وَأَنْتُمْ سَعْدُ الرَّاحَةِ ط

○ ستر گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش۔

ستر ہزار صبح ہیں، ستر ہزار شام، یوں ننگ زلف نرغ آٹھوں پہر کی ہے
محبوب رب عرش ہے اس ستر تیشیں پہلو میں جلوہ گاہ عقیق و عسکر کی ہے
پچھلے پہر سے بدل میں بارش دُر کی ہے جھڑٹ کئے میں تانے بچل قمر کی ہے
سکھیں کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں

☆ اللَّهُ تَزَيَّيْنَهُ فِي تَارِيخِ الْمَدِينَةِ۔ بروایت عبدالکعب اکبر رحمۃ اللہ علیہ

○ ہر صبح ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر مزار اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور ارد گرد خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو لغو و مبارک سے لگاتے اور مس کر کے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور ستر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو پھیلا کر قبر اطہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صبح ہوتے ہی، واپس آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہ دشمن کی حاضری ہو گئی پھر قیامت تک ایسی باری نہیں آئے گی۔

”حافظ ابو یوسف احمد بن عبد اللہ صیہانی علیہ الرحمۃ نے روایت کیا کہ اس حدیث پاک کو نقل کیا۔“

اللہ اکبر شانِ محبوبی، حدود و قیود، اعداد و شمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں سلسلہ صحیری اللہ ربہ ہے سال کے ماہ۔ ماہ کے دن۔ دن کے گھنٹے اور لمحہ لمحہ اور ہر لمحہ لمحہ میں ستر ہزار ملائکہ کا درود شریف حمد و ثناء اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی جاتا ہے۔ دُر زلف ملائکہ پر درود ہونے پر ملائکہ کو گر ایک ان میں دکھا کر دو جہنم و جہنم شامیہ

☆ مَرُودِ ہے کہ آسمان میں ایک نہر چوڑی ہے۔ بینا درود اللہ جس پیرائیں امین علیہ السلام روزانہ صبح اس میں غسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پر و بال جھٹاتے ہیں تو اس سے ستر ہزار پانی کے قطرات پٹکتے ہیں۔ رب ذوالجلال والاکرام ہر قطرے سے ایک نوری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وہ فرشتے ہیں جو بیت المکرم کا طواف کرتے اور صلوۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔ یہ تمام فرشتے مع پیرائیں علیہ السلام سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

کے کورسے جھڑٹے ہوئے نوری پھول ہیں۔ ”دارج النبوت، مرتبہ، القیومہ۔“

بیت المکرم: عرش عظیم پر نوری ملائکہ کا قبضہ ہے۔ کعبۃ اللہ المشرق کے باطل میں اوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرائی جائے تو کعبۃ اللہ المکرم کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیت المعمور کا طواف ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوۃ و سلام کے لیے حاضر در رسول ہو جاتے ہیں۔ کعبۃ اللہ اور بیت المعمور کا طواف قائم مقام خصوصاً اور زیارت قبر انور سر آرائے نبوت و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، قائم مقام صلوۃ ہے۔ ستر ہزار ملائکہ نوری

جب بیت المعمور کا طواف ”دُھو“ کر لیتے ہیں تو وہی ملائکہ نوری، تاجدار ملکوت شریعت، شہنشاہ نبوت و رسالت، شاہِ اقلیم شفاعت، محبوب رب کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ستر گنبد کی زیارت کے لیے اترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ ستر ہزار گاہ نوری گردہ صبح کو خوشی سے جھومتے اور زبان سے درود و درود شریف کے شریعت سے لگے گاتے ہیں اور مردہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اترتے ہیں اور اپنے پروں سے دھاتے اور مس کرتے اور پھر شام کو اللہ سبحانہ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرا گروہ ”ستر ہزار“ کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیت المعمور کا طواف کر کے رسالت آتے ہیں، کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا۔ جو ایک بار بار بار حضور رسالت ہو گیا تو پھر اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وہ باعثِ رشک قدسیاں بن گیا۔

☆ أَجْرُ الْأَمْرِ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حضور چھوٹنے پر سب سے پہلے معصومین کو کہیں گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرقد منور سے اٹھیں گے اور ان ہی ستر ہزار ملائکہ نوریہ کے جلو میں رب العرش العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ ”مرزوقی علیہ السلام“

○ بروایت عبدالجابر بن عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ

حَتَّىٰ إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَذْهَانُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ أَلَا تَكُنْ بِمَنْزِلَةِ مَنْ سَبَّحَكَ بِحَمْدِكَ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ

☆ حضور سرور کو کن و مکان و سرور ارض و جہان ﷺ کے ایک جانب بیٹا انور کے
صدقہ الکریم اور دوسری جانب بیٹا ناصر فاروق عظیم رحمۃ اللہ علیہ ہوں گے اور شہنشاہ
نور فیضوں کے جلوہ ”جبرست“ میں ٹول چلیں گے جیسے وہاں کو جمال ناز و اعزاز و نہایت
فخرت و سرور اور بے حد شرف و احتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیخ فرخ بند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں۔
 ① چون سمعوث سے گرد از قبر شریف بیرون آمد میان ستر ہزار فرشتگان رُفانت
 کنند اور رُفانت دراصل یعنی جردن ٹروس را بخاند زوج و مراد اس جاکہ ہاں مجبور است
 پیش غیب یعنی محبوب ﷺ را بدرگاہ غیب ریت المعزیت جل شانہ تعالیٰ علیہ السلام
 ② قلب الطہر موصوفے ﷺ جہاں حقیقت محمدیہ کا عیاں ہے اس لئے کہ ہم گئی ہے
 یہ عالم قدس کا کعبہ ہے اور نقاب الطہر عالم اس کا حرم ہے تو اہل دل کا کعبہ و حقیقت
 قلب النور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرط محبت، ادب و اصل بخاؤ و ہرزہ
 کوئیں اور ظلمین کی آفات سے مائون و محفوظ ہو گیا اور یہی حضرت تعلیم میں اللہ تعالیٰ کا منظر
 اور محبوب ہو گیا۔ سلطان العارفین سرکارناظر علیہ السلام نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔

کعبہ را در دل بہ بیستم جان کفتم ہر دسے فدا

در بدینہ و اما ہم صحبتم یا مصطفیٰ

42

حکمت : ستر ہزار کے عدد مبارک میں !

☆ رسیدہ فاطمہ بنت اسد والدہ معظمہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شہرہ زار ملائکہ کوڑی نے شرکت کی اور حضور ﷺ نے اپنی محبت و معیشت کا طہور فرماتے ہوئے اپنی ارحمیٰ بھندائی کے لئے جو جنت کی بشارت دی۔

☆ حدیث مشورۃ با شفا عت میں " معراج کی شب " رب عظیم نے عرش عظیم پر اپنے محبوب ﷺ سے شہزاد کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور شہزاد کے ہر ایک ایک کے ساتھ شہزاد کا مزید مشورہ فرمایا اور یہ فرمایا کہ اگر وہ مشورہ بھی نہیں مانگا تو اسے قہراً دینا پڑے گا۔

کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب الیٰ سنت و جماعت کا شعار ہے۔

☆ استغفار کا انتہائی عمدہ بھی سیدھے میں فرمایا گیا۔ "مَنْ يَتُوبْ إِلَى اللَّهِ حَقًّا يَرْجُ أَنْ يَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيُؤْتِيَ اللَّهُ ثَوَابَهُ لِمَنْ يَشَاءُ"۔

○ مستند و قدور آیات سے یہ بات پانچ تہرت تک پہنچ چکی ہے کہ نزار بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ہو کر سلام عرض کرتے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سننا یا نہ سننا نزار کے اپنے مابین اور احوال پر منحصر ہے۔ اگر نزار غلہ کو کسی دوست نے سلام عرض کرنے کا کہا تو وہ فلاں بن فلاں، نام لے کر ویسے اللہ علیہ السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرے۔ رب قدوس و اپنے محبوب کے غلاموں۔ نیاز مندوں کو اپنے حبیب پاک، صاحب نور و کرامت کے دربار کو بھی دربار، گھر یا میں کہلاتا ہے۔ پھر یہ شان کریم سے بعید ہے کہ اپنے دربار پر بل کر دو کریں۔ آپ حضور ﷺ کو واسطہ عطا فرمائی ہیں۔ آپ ہی کے صدقہ سب کو رب کریم نے سب کو عطا فرمایا اور آخرت میں بھی سب کو عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ط

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَيْرِ أَوْلِيَاءِكَ وَخَلْدِ دِينِكَ وَنَسْرَانِ حَبْلِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

خصوصیت کے ساتھ قریب جاذبہ الی اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبت کے ساتھ آپ ﷺ کے دامن کو پکڑنے والا (اجتماع کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا) قرطبہ الہی سے محروم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ اِنَّهُ صَلَّى وَسَلَّمْ وَكَارِهَ عَلَيَّ وَالْوَصِيَّةُ نَا
 عَالِيَةً طقت، اُوکيا اَمَسَتْ اور کومین چٹین نے حضور رُوٹ پریم ﷺ کے کمال ادب و محبت سے مشکل ترین منازل بھر سکیں۔ اور سخت ترین مضبوطی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و الخیر پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہ محبت پر گامزن ہو گئے اور وظیفہ محبت درود شریف سے ربط انسان ہو کر ان مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پورے وقتوں اور عین کے ساتھ توفیق علی اللہ تعالیٰ اس سفر میں پہنچا رہا مقتدر و مظلوم ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور پہنچ گئے اور اپنی زندگی کے مشکل مسائل حل کر لئے۔ احادیث مبارکہ کے متعلق استفسار کرنے اور درود شریف پیش کرنے اور اجازتیں حاصل کیں اور برحق حاصلین کا ذکر تَنْزِيلُ الرَّحْمَةِ عِنْدَ خَيْرِ الصَّاحِبِينَ ط جو سب نزول رحمت ہے۔ وہ جہاں جہاں آرام کے نظاروں سے منور ہو کر علی قدر مراتب مقصود حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

اشیخ ابوالعباس مرقی: ہاں صلی علیہ وسلم نے کواخ انوار قدس میں فرمایا۔
 ○ اگر ایک لمحہ بھی رسول اللہ ﷺ مجھ سے پرشیدہ ہوں تو میں اپنے آپ کو حق نہ جانوں۔ آپ روزانہ جو کچھ گفتگو میں جو میں ہزار درود شریف پڑھتے۔

حبیب کردگار، مدنی تاجدار اکرم ﷺ کی محبت میں فنا ہو کر شہرت و نام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پر تادم و ایسیس عاقل رہے اور درود شریف کی برکتوں سے مالا مال ہو گئے جس کسی نے تحفۃ الصلوٰۃ میں مندرج درود شریف و درود زبان بنایا تو وہ بصدقہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ ایمان و فوز، روح پرور اور شفا بخش پائے گا۔ چند اوقات پیش نظر ہیں۔

○ بمطابق آیت کریمہ اللہ وَلِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینہ، سرورِ مدینہ، انوارِ الہی کی زیارت حق ہے خواہ اُس کو مشہور ہو یا ناشہور۔

ہو۔ واللہ الحمد ط مومن کو درود اقدس ﷺ کے قریب اور فیض سے رُوٹو شریف پڑھنے اور نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ملہ "عَالِیَتُ لِسْنِیْ بِخَبَرِ عَلَامَةِ شَانِیْ" یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلَّمْ وَابْنِہَا اَبَدًا علی حبیبک مَنْ رَاَکَ تِلْکَ بِدَ الْعَصْرِ دُعا۔ اے اللہ بخانا و نکانی، درود شریف کا رنگ ہمارے قلب میں اور درود شریف کا نور ہمارے قلب میں ایسا بنا دے جیسے تو نے اپنی قدرتِ کاملہ سے رنگ اور خوشبو کو گلاب کے پھولوں میں نہایت ہی خوشنمائی سے بنایا ہے۔

○ امام اعظم رحمہ اللہ مقدم سیدنا عثمان ابن ثابت رضی اللہ عنہما وَاَمَّا صَلَواتُ آپ بارگاہِ مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بعد حج بیت اللہ شریف، حاضر ہوئے تو آپ نے باب السلام میں اُنبا کھرے ہو کر یہ آیت کریمہ "وَلَوْ اَنْتُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَوْ اَنْتُمْ اَوْ اَنْتُمْ" تلاوت کی اور بارگاہِ رسالت میں ان الفاظ سے سلام عرض کیا اَصْلَوةً وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلَیْ اٰلِکَ وَاصْحَابِکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ط حضور رحمت عالم و عالمیان ﷺ نے خصوصی رُوحانی اور قلبی توجہ فرمائی اور رُبانِ مبارک سے باواز، روضہ اطہر سے آپ کے سلام کا جواب دیا وَعَلِیْکُمْ السَّلَامُ یَا اِمَامَ السَّلَامِینَ، آپ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو اُٹھ آئے، نظریں جھجک گئیں اور قلب سرور ہو گیا تو پھر آپ کو ایسا نوازاکر ہمیشہ ہی حضور رسالت پناہی رُزاقہ رُوحی ﷺ کی زیارت خیر و برکت پشمِ صوری و مصنوی ہوتی اور شاہدہ جمالِ نبوی حقی میں مستغرق اور نظارہ جمالِ باکمال میں عیشِ مشا ربستے۔ زبان پر حضور ﷺ کا ذکر و خیال میں حضور ﷺ کا فکر اور ذہن میں حضور ﷺ کا تصور رہتا ہے۔

○ عہدِ شہیرے قبل: ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہوں میرے حبیب پاک پر جن کی بدولت نئے سورگئے ملے کا ریل تَنْزِیْلُ عَلَیْکَ ط کہ میں جب خاموش ہوں تو آپ ہی کی گزیر متعلق رہا ہوں جب ہوتا ہوں تو آپ ہی کی طرح ملتی رہا ہوں اور جب گفتگوں تو آپ ہی کے قول تھا ہوں اور جب و کلام تھا تو آپ ہی کی زبان تھا۔ اُن کی زبان پر درود شریف کی توفیق ملتی ہے۔ اُن کی زبان پر درود شریف کی توفیق ملتی ہے۔ اُن کی زبان پر درود شریف کی توفیق ملتی ہے۔

تازم، چپشم خود کو خیال تو دیدم ام
رفتم بیائے خود که گوشت رسیده ام
هر دم هزار بوسه زلف دست خویش را
کو دامنت گرفته بگوشت کشیده ام

☆ بانی سلسلہ اچھوت اہل بہشت حضرت عثمان مکتوبی رحمۃ اللہ علیہ

○ محبت و ادب کے تمام مراحل طے کر کے الہیہ المورہ ذواللہ شرفاً و توفیراً جب
بارگاہِ روضہ تعلیفینی رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہوئے تو دیر تک درود شریف پڑھتے رہے
تو پھر نواجہہ شریف میں نہایت عجز و احتکاری و بغایت تعسُّر و زاری الصلوٰۃ
و السلام عَلَیْکَ یا رسول اللہ طے سلام عرض کیا تو ازراہِ رحمت جواب آیا وَعَلَیْکَ
السَّلَام یا شمس الکَرِیْمِیْن اور آپ کے خلیفہ اَکْمَلُ وَاَجَلُ خَراجِ عِزِّ اَکْجَانِ اَیْنِہ
مُحِیْنِ الدِّیْنِ چشتی اجمیری قدس سرہ الباری نے جب بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام
عرض کیا تو جواب آیا وَعَلَیْکَ السَّلَام یا قُطْبُ الْمَشَاقِقِ اور فرمایا ہم نے تجھے سلطانِ
الہند بنایا۔ آپ ملک ہند کی ولایت کے بعد زمین جہن کی بارگاہِ فیض سے کر و بار وں نہایت پاک گئے۔
صَلَّى اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
☆ امام الطریقیت قُطْبِ دُورِ اَلْاَشِیْخِ الْاَوْحَسَنِ شَاذُلِیْ قَدْسِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامِ
○ آپ مشہور اجلہ اولیاءِ مَسْتُوْر سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے بانی اور صاحبِ حربِ اَبْرَہِیْمِ مَوْتِہِ
دُورِ اَجَلِ شَرِیْفِیْنِ بارگاہِ رسالت کے ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ آپ پانچوں نمازیں سرورِ اَیْنَہِ رحمۃ اللہ علیہ
کی اقتداء میں ادا فرماتے۔ آپ قبولِ بارگاہِ خلافت کی اور مہربان گاہِ محمدی تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
☆ امام راجعِ اصغری نے نے محاضرات میں سیدنا ابوالحسن علی شاذلی علیہ السلام سے نقل کیا۔

○ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ کے
باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور نوج در نوج مخلوق کا اثر حرام ہونا
شروع ہو گیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمام نبیاء علیہم السلام حضور رحمۃ اللہ علیہ کی
خدمت اقدس میں حضورِ طہارِج کی سوا دینی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہو رہے
ہیں اور تخت پر تنہا ہمارے حضور رحمۃ اللہ علیہ۔ رونقِ اہلِ دین میں اور اولادِ اہلِ
عزت ابراہیم احمدتِ نوح احمدتِ موسیٰ احمدتِ عیسیٰ احمدتِ محمد رحمۃ اللہ علیہ پر بیٹھے ہیں

میں وہیں ٹھہر گیا۔ ان پاک ہستیوں کی باتیں سننے لگا۔ میں نے یہ سن کر دیکھ کر یقین کر لیا کہ
میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ قدر و منزلت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور منتخب تھا کہ
یہ کتنی بڑی عظمت و جلالت شان کا مظاہرہ ہے تو ان گاہاں کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوک
ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وہ مسجد اقصیٰ کا منظر تھا جو تقدیس
روشن کرتا تھا۔ اس نے مجھے سے کہا کہ کیا تعجب کرتا ہے کہ یہ سب حضور رحمۃ اللہ علیہ
کے نور سے ہی تو پیدا ہوئے ہیں۔ یسےں کہ مجھ پر کفایت طاری ہو گئی اور جب مجھے
انفاقہ ملا تو میں نے منقطع کو تلاش کیا گر کسے نہ پایا۔ "تغیر روح الیہا"۔

"آپ درود شریف کے عامل تھے اور روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے۔"

☆ الشیخ سیدی احمد البکر الوائس رفاعی شافعی قدس سرہ الافاضل
صَلَّى اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

○ آپ کا سلسلہ نسب انیس واسطوں سے مولا کے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
وَجِبْرِ اَلْکَرِیْم سے ملتا ہے اور آپ نجیب الطریقین ساداتِ کرام سے ہیں اور اپنے زمانہ کے
مشہور اولیاء، فقیہ اور محدث تھے عزتِ نسب محمدیہ سے تفتخ اور شرفِ ولایتِ محمدیہ
علی صلوات اللہ علیہ و السلام سے ممتاز و معزز تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ جہری المقدس میں جیسٹ اللہ
شریف کی سعادت کے بعد سیدنا الرسول بارگاہِ رحمت عالم و عالمیان رحمۃ اللہ علیہ "حاضر
ہوئے تو نواجہہ شریف کے سامنے انہا کھڑے ہو کر عرض کیا۔ الصلوٰۃ و السلام عَلَیْکَ
یا حَبِیْبِہٖ یا رَسُوْلَ اللہ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ یا حَبِیْبِہٖ اللہ طے تو روضہ اطہر
سے ملا وَعَلَیْکَ السَّلَام یا وَلَدِیْ کُنَّا تَقْوٰی کَیْفِیَّتِ اور عشق و محبت سے بلعیند
آئسو بہہ لگے اور دُورِ شوق اور جذبہِ ذوق سے والہانہ فی البدیہہ یہ اشعار زبانِ پر جاری
ہو گئے۔ اور مؤبانہ انداز میں عرض کئے کہ

فِحَالِہٖ الْبَیْدَہٗ رُوْیِیْ کُنْتُ اَرْسَالِہَا
فَعَلَّی الْاَرْضَ عِثِّیْ وَہِیْ نَا قِیْبِیْ
ہَذَہٗ ذَوْبُکَ الْاَشْبَاحِ فَہْ حَسْبُکَ
فَاَنْتَ ذَوْبِہَا لَمْ تَحْطِلْ بِہَا قِیْبِیْ

میں خودی کی حالت میں آستانہ نبوی کے لیے اپنی زبان کو مسالہ انداز میں استعمال کرتا تھا اور مجھے

○ آنحضرت کرنا تھا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "فَعَلَيْكَ يَا قَوْمُ حَرِيمِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ"۔ انہوں نے شانِ رحمت سے پناہ نہ مانگ لی اور آپ نے کمالِ ادب و محبت سے صفا فرمایا اور بوسہ دیا یعنی الرحمة ﷺ کے اس معجزہ کو نئے ہزار آدمیوں نے دیکھا اور زیارت کی ان میں حضور غوثِ الثقلین بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے علاقہ واسطہ بطراح، مقام حسن اترم جلیقہ میں بوسہ گاہِ خلائق و ملائکہ ہے۔ "زبدۃ العین" برہنہ ہے کہ یہاں واقعہ ہجیرۃ الاسرار شریفین میں غوثِ الثقلین شہنشاہِ ولایت سرکار ابو محمد، عبدالحق اور جیلانی قدس سرہ النورانی کا آرامِ الہی العسیٰ السید نور الدین علی قدس سرہ النورانی نے لکھا ہے۔ "وَاللَّهُ تَعَالَى عَلِيمٌ دَرِينٌ لَا يُفْلَكُ بِالْمُتَوَلِّينَ"۔ "توضیح الامر شریف"۔

☆ اشعشع آدم پوری نقشبندی مجددی علیہ السلام کی طرف سے امام ربانی سرکار مجدد الکشف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ منظور نظر اور احقرِ خاندان سے ہیں۔ جب میرزا منورہ دربارِ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے تو روضہ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کھل گیا اور آپ اندر گئے تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک باہر نکال کر شیخ کو دستِ ہوی کی سعادت بخشی یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔ "روضۃ القیوم ص ۵۲۱"۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم
☆ السید نور الدین سبکی شریف علیہ الرحمۃ اللطیف نے اپنے والد قدس سرہ اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ جب روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت ادب سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ تُوَسَّرُ اے مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سنا کہ روضہ اطہر سے عَلَیْکُمْ السَّلَامُ یَا وَلَدِی ط کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مشہور ہیں بارگاہ سے منقول اور معمول ہیں۔

بیتِ عاشقہ سے آپ ثانی الزمحل بارگاہِ محبوب کے ہر وقت حضور ہی اور عاملِ درود پاک تھے۔ عرض کرتی تھی۔ اب میں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ دستِ مبارک نکالنے تاکہ میرے ہاتھ اللہ کو چوم سکوں اور انوارِ جہم منہ ہوں۔ جہاں آپ کی قبر مبارک ہے اللہ تعالیٰ انوارِ جہم کے پانی سے

☆ اشعشع ابو نصر عبد الواحد الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں ○ جب میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لیے حجرہ مطہرہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اشعشع ابو بکر دار بکری تشریف لائے اور خواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلَدِی ط تو میں نے حجرہ مطہرہ سے حضور والا صافات ﷺ کی آواز سنی فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِی ط۔

☆ اشعشع ابراہیم بن شکیان علیہ الرحمۃ اللہ عنہ ط ○ جب روضہ مطہرہ میں حاضر ہوئے تو سلام عرض کیا تو روضہ مقدسہ سے جواب آیا وَعَلَیْکَ السَّلَام ط کہنے خوش بخت اور خوش نصیب ہیں یہ لوگ جو سلام کے جواب سے نوازے جاتے ہیں۔

بہر سلام کن رنج در جواب آن رب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب تو
صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم
☆ اشعشع الکبیر حضرت ابراہیم بن شہرت علیہ السلام نے

○ مشہور بزرگ مکہ مطہرہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیت اللہ شریف کے بعد بارگاہ رسالت میں میرزا منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور ﷺ کے ہاں بطور مہمان راکرتے۔ اور حضور ﷺ بھی ان کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شانِ مجتہد اور رکھنے والے بزرگ تھے۔ شبِ درود میں ہزار درود پاک پڑھا کرتے ایک مرتبہ ہجری جاری حائضہ الدینہ المنورہ نہ جو کے نو کو توہر میں ایک رات خواب میں بجا آئے یہ حال محبوبِ ذوالجلال ﷺ کی زیارت سے شرف ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ ثابت ہوا کہ انظارِ ربانہ آئے تو ہم نے کئے آگئے۔

فَكَانَ عَلَىَّ أَنْ أَتِيَهُ وَلَاحِقُ قَدْ دَمْتُ وَالشَّعْدَمُ بَعْدَهُ
ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آگئے تھے۔ ہم نے انوارِ رحمت میں میرزا منورہ کو رکھا اور جب آگے نکلی تو سارا حجرہ خوشبو نے نکل سے تھک رہا تھا اور عجیب حالت

دکڑے اور وقت مقررہ پر پڑھے کہ حضور ﷺ کو اس شخص کا انتظار ہوتا ہے اور اپنی
 بہن کو عالم شہادہ میں بلایا اور نوازاجاتا ہے۔ زبے نصیب ہے
 جان ہے عشق مصطفیٰ روز قیامت کے خدا جس کو ہو در و کامرانا زود آٹھنے کیوں
 پھر کے گلی گلی تباہ بخوریں جسک کھائے کیوں دل کو غفلت نے غلامی کی سے جانے کیوں
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْأَسْبَاقِ لِلْحَقِّكَ سُورَةُ وَ
 رَحْمَةً لِّعَلَّ لِمُؤْمِنِينَ فَطُبِّحُوهُ وَ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَ سَلَامًا

عہ اشرف مخلوق علیٰ مخلوق، یکتا الباقی، جہد سید المرسلین، روز قیامت حضرت نبی علیہ السلام کو تمام
 اکابر شہادہ خواب میں سرور کائنات "ﷺ" سے حکم ملا کہ ایک جہد جا کر حدیث کی اشاعت کو دیکھیں
 نذر سے ملے دنیا۔ مرزا کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم غیر حسودی آسانہ پیری زمزم کیے کنگ۔ رشادہ
 رات بعد از شہادہ روز شریف چھ کر قرب ہوا کرنا جسک حضور پہنچ بیٹا لگے۔ یہ قبل رشادہ حال حاضر بندہ نے
 توہم میں ایک مقام پر ایک غیر کو لے۔ اس پر بندہ مشرب نے شریعت سے ایک جام نکال کر خود پیا اور دوسرے مشرب کو
 پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا: میں نہیں پیتا میرے واسطے یہ مقام ہے۔ اس کو کہانی کو وہ پچھتا گئے جب اپنی تیرہ گاہ
 پنجہ نوران قرب فرمے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب وہ تیرہ گاہ کھڑے تھے اور ان کے ہاتھ میں دینا
 انا پارہ میں آئے دوسرے روز اس کے پاس گئے تو پھر اس نے جام پیش کیا تو پچھتا گئے انکار کیا اور دینا تیرہ حکمت خدا کا
 حکم افضل ہے۔ اس کے کہانی کو وہ نہ چھینا اٹھا گئے پھر رات کو قریب کو سوتا پایا۔ تیسرے روز بھی یہی ہوا
 وہ گھر سے کرانے کو دینا تو آپ نے فرمایا: خدا رحمت قدم اٹھا جس وقت عالم مضرب و انتظار میں آپ
 کو کھانا سے کھانا پکائیٹ کو حضور غیاث العالیین، منیب المرسلین، ﷺ نے اپنے پیار و ناس
 فرمایا۔ دیکھو میرے بھائی کو کیا کہتا ہے۔ وہ میں روز سے غیب میں کیا بات ہے تو جانتے تھے نہ لگا کو بخیر و بد
 کے سارا دھرم کو کھانا تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں نہ مشرب غیر کو فرمایا: "خبر غیب کا کتب تھے جہاں سے ملے یا
 وضع نیک کے خبر میں تو شریف نے گئے دوازہ ہفتہ تھا۔ دو چار ہفتہ پہلے تھے فرمایا تھا دیکھو کہاں ہے تو انھوں نے
 دروازہ کھولا تو جہد میں غمت تو شیخ نے فرمایا کوئی جانور اندر سے تو نہیں لاکھینے کے ایک آنکھ لگا کر آپ
 خدا کی راہ میں قربان ہوئے۔ ان کے سنا یا اور دوسرے تابع ہو گئے۔ "خبر غیب کا کتب تھے جہاں سے ملے یا"

روفتہ ان دست

مہمیات درود و سلام

وہ مقامات جہاں درود شریف نہ پڑھا جائے

قرآن پاک :- چ سورۃ اشعر آیت کریمہ

وَمَا أَشْكُو لِمَنْ يَخْتَلِفُ ذَا وَهَذَا | ہا کو نہیں رسول میں دلو اور میں سے منع فرمائی
 فَهَكَكُمُ عَنْهُ فَأَنْتُمْ عَا | باز ہو۔

○ دانے نیل، غیر نسل، طاع کل صلی اللہ علیہ وسلم جو تھے میں وہ لے لو اور میں سے دک
 میں رنگ جاؤ۔ امر اور نبی دونوں پر عمل اطاعت اور اشاع ہے جہاں کرنا، افضل ہے
 وہاں کرو اور جہاں کرنا افضل ہے وہاں رنگ جاؤ۔ ارباب بکھڑکنا و اذکیاء عظام اور ارباب
 علم و ادب علمائے کرام نے فرمایا ہر شی کا اپنا ایک مقام اور محل ہوتا ہے۔ جہاں شریعت عزرا
 نے منع فرمایا۔ وہاں نہ کرنا اطاعت ہے جیسے عکبرہ وقت زوال یا روزہ عیدین اور ایام
 تشریف۔ یہاں وہ مقامات جہاں کوئی مانع شرعی ہو یا شاہد بے ادبی۔ وہاں بتقاضائے نایت
 اسب عظیم درود شریف نہ پڑھے۔ شروع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا فرمایا وہاں اس کے مثلاً
 ۱) بے دھند درود شریف نہ پڑھے۔

○ مولوی و مستوفی جلال الدین رومی رَحِمَہُ اللہ رَحِمَہُ شوق شریف میں فرماتے ہیں۔
 ○ ایک روز سلطان محمود غزنوی نے عبادت خانہ میں سے آواز دی اے لیا کے بیٹے !
 اپنی لاف۔ آیا کو یہ نہیں کہ انھوں نے کہا کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی قصور نہ ہو اسے جس کے
 اللہ جناب انور ذی القہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی قصور نہ ہو اسے جس کے
 انھوں نے کہا کہ اس میں کوئی قصور نہ ہو اسے جس کے



يَا صَاحِبَ الْجَنَانِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
 مِنْ شَجَبِكَ الْمَيِّتُ لَقَدْ نَوَى الْفَكْرَ
 لَا يُكَلِّفُكَ الشَّاكُّوْكُمْ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
 بَعْدَ اَزْخَادِ بَرْزَخٍ نَوَى قَبْضَهُ فَخَصَرُ

اے صاحب جنان! اے تمام انسانوں کے سردار
 آپ کے چہرہ منور سے پانچ سوڑے ہوئے
 آپ کی ثناء ہمیں جیسا کہ حق ہے۔
 مختصر یہ کہ خدا کے بعد ہرگز میں آپ کا مرتبہ ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

شاہوں سے ملائے تو گرے ملے
 اوروں کو ملائے تو نقد سے ملائے

استغاثۃ یا رسول اللہ ﷺ

ستم فرزند جان پادہ زہرا یا رسول اللہ ﷺ
 زکوردہ خویش حیرانم سیر شد روز عصیانم
 زشتیو جام تو ستم بہ زنجیر تو دل بستم
 بدست بقیت عمر بیدارم ہر روزی را دوست دارم
 شب و روز از شکیبائی زہد گشتم ترقائی
 چو شے من گذری من سکین نہ ناواری
 نہ کام پیش گاہے سر پایے ساقی کوثر
 نہ آفتابم از پیری رحمت مست من گری
 بوقت نزع و رستم روز از تن برون جام
 چو اندر حشر بر خیزم بدنام تو آویزم

دل پر شوز و آوارہ نکاحیاں یا رسول اللہ ﷺ
 پشیمانم، پشیمانم، پشیمان یا رسول اللہ ﷺ
 نے کویم کہ من مہتم شغدان یا رسول اللہ ﷺ
 خدا سازم دل و جان بخشان یا رسول اللہ ﷺ
 بخت تے من آئی خراباں یا رسول اللہ ﷺ
 غلے نقش بخت تے کتم جان یا رسول اللہ ﷺ
 امان را شدم چاکر با ايقان یا رسول اللہ ﷺ
 ہمیں یک حرف بندیری نادان یا رسول اللہ ﷺ
 نگاہ داری تو یا نام ز شیطان یا رسول اللہ ﷺ
 زیدہ غم دل ریزم فراوان یا رسول اللہ ﷺ

چو بانوئے شہادت را نشانی بر کن جہان

مکن محروم جامی را در آن یا رسول اللہ ﷺ

تو یا رسول اللہ ﷺ! یہ ضلعہ حقیت اور سلام محبت کا کلمہ ہے۔

ہے۔ غلام ہے دام اپنے آقا نے نامدار، سید الارباب، مدنی تاجدار، آخر تاجدار علیہ افضل الصلوٰۃ
 و اشرف السلام کی بارگاہ کریں سے قبولیت اور بشارت کی تار کتاب ہے۔

رَا نِلْتِ يَا رَيْحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ
 بَلَّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمِ
 مَنْ وَجَّهَهُ شَمْسُ الضُّحَى مِنْ حُدَّةٍ بِذُرِّ الدُّجَى
 مَنْ ذَا نُهُ نَوْرُ الْمُهْدَى مِنْ كَفَّةِ بَحْرِ الْهَمَمِ
 أَكْبَادُنَا بِحَرْوَةِ مَنْ سَيْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفَى
 طُوبَى لِأَهْلِ بِلَادَةٍ فِيهَا النَّبِيُّ الْحَكِيمُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
 والصلوة والسلام عليك يا نبي الله
 والصلوة والسلام عليك يا رحمة العالمين
 وعلى آلك وأصحابك يا شافع المذنبين



آجہ نوٹ :- اَلْحَقُّ قِيْلُوْا لَا يَنْتَلِي مَنْ يُوْشِكُ غَابِرٌ رَجُلٌ يَنْعَرِبُ بَيْنَ يَدَيِ رُبِّي رَدِّي رَدِّي
 شہان کی شان ہے اس استغاثہ وندہ یا رسول اللہ ﷺ کہنے والوں کے ساتھ العلماء و دانشمندی میں
 کہا ہے حقیقت کے کرم روایت و نقل پریشانی میں محبوب کرنا ہے خطاب کرنا ہدی امر ہے تو حق حق حق

يَا شَفِيعَ الزُّمَرِ خُذْ بِيَدِي
 لَيْتَ لِي مَلَجًا يَسُوِّكُ أَغْنَى

تیرے ہونے کے مستحق ہیں کے لیے اس کی شہادت اور جواز کا میں شہرت کا ہے۔ چو ایلیور از دانی ہم ہا گیا ہے
 شہادت الامام فضلہ علیہ السلام والفضل ما قبلہ و ما بعدہ
 لوگوں نے آپ ﷺ کے فضل و کمال کی گویا ہی کہیں شہادت دی ہے جس کی شہادت میں
 میں اَلْحَقُّ قِيْلُوْا مَنْ كَرِهَ الْاِزْدِلَاجَ اَلْعَدُوْلُ لَنَا جَعَلَ بَيْنَ

نور اللغات

روشنی شایعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل درود و سلام

دن ماہ اور سال کے آئینہ میں

ثُمَّ اَتَاكَ عَلَى النَّبِيِّ فَإِنَّهُ يُبْدِي فِيهِ الذِّكْرَ وَالْمَجِيدَ وَيُخَيِّمُ

قرآن پاک ۱۔ پے سورہ البقرہ آیت ۱۸۳ ۲۔ پے سورہ الاحقاب آیت ۵۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

الصِّيَامُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْلُوا الصَّلَاةَ

صَلُّوا تَسْلِمًا

○ ہر وہ آیت کریمہ جو حدیث میں نازل ہوئی وہ یا ایُّہا الذین آمنوا صلاحت کے مبارک

علہ متعین کرمانے تفسیر شریفہ انفس سے استعارہ کے اسرار حروف آیات الہیک کے بیان فرماتے شدہ استموا
و سے مراد اللہ، تم سے محمد ﷺ، تم سے نبی اور تم سے ولی اور تم سے جمیع کی علامت سے
مراد اللہ، یعنی اؤں، آخر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یعنی ایمان اللہ کی تکمیل تب ہوگی۔ جب محمد ﷺ
نبی اور کائنات کو نہ کرے گا۔ اویا اللہ، اے خلق حق تعالیٰ میں میرا اللہ ہوئے۔ فقیر ت
نادر۔ حق تعالیٰ، حق تعالیٰ، ریاضت۔ جو شخص یا د الہی کی راہ میں گامزن ہوا اور اسے بجا لایا تو اس
نے حق تعالیٰ کی قربت ملی۔ حق تعالیٰ رب اور رحمت پالی ورنہ حق تعالیٰ کی قربت حاصل ہوگی۔ یا د الہی کر کے
عقلیت اس کی یاد میں اور فطرت غفلت میں ہے۔

حضرت خواجہ غلام علی راسخ الدین صاحب دہلوی نے فرمایا کہ جس نے یہ سورہ پڑھا یا اللہ
در ہر روز پڑھے کشتہ آپ نے فرمایا اللہ ایک دم میں وہ نہیں تم بھی نہیں کرتے ہیں عرض کیا گیا جہاں
کیسے فرمایا جہاں کہ ایک یا اللہ تعالیٰ کی یاد کو دیکھا ہے۔ جہاں جہاں کو تو ان کی بات ہے کہ ان کی

خطاب سے ممتاز اور عزیز ہے یہ کتنی ہی سعادت ہے۔ ایمان اور عزت مقررہ کی یا ایُّہا الناس
کا خطاب کرنا محفل والوں سے ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اور شوال
العظم میں صاحب قرآن ﷺ پر درود شریف کا حکم نازل کیا۔ رمضان المبارک سید الشہر
ہے اور درود شریف سید الازادہ، سید الوفا، اور حضور سید الکائنات ﷺ کی ہے۔
رمضان المبارک میں شہد راہ و شہان العظم میں شب بابت عری با برکت ہے یا در ہے ہر شب
شب قدر است، اگر تو اس میں نوافل اور درود شریف کی کثرت کرے۔

حدیث پاک سید الانبیاء و الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

شعبان شہر ہے و رمضان شہر اللہ | شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا

روزہ اور درود شریف کا آپس میں تعلق ہے۔ روزہ رکھا اور درود شریف پڑھا،

ایمان کامل کی علامت ہے اور دونوں کا اجماع بہت ہی بڑا شرف ہے اور یہ قرآن العظیم ہے۔

روزہ سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور درود شریف سے بھی ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

روزہ مضارب کے لئے ڈھال ہے اور درود شریف بھی مضارب کی ڈھال ہے۔

روزہ سے اللہ "مجاہد" ملتا ہے اور درود شریف سے رسول اللہ ﷺ ملتا ہے

میں اور روز قیامت ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو ملے گی یا نہیں لیکن روزہ نہیں چھینا جائیگا۔

حدیث قدسیہ: بے کلام اللہ ربان رسول اللہ عنہ و عنہ صل اللہ علیہ وسلم

الصوم لی وانا اجزی بہ | روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دے گا یا درود

اجزی بہ | اؤں کو کما قال | جزا میں خود ہی نہیں۔

① روز قیامت ظالم کی تمام نیکیاں چھین کر مظلوم کو ملے گی یا نہیں لیکن روزہ نہیں

نہیں چھینا جائے گا کیونکہ درود شریف خاص مصلحت ہے یا ایُّہا الذین آمنوا کے لئے ہے۔ روزے کا

اجر داخل فرمایا الہیہ میں اور درود شریف کا اجر داخل فرمایا مسلمہ میں ہوتا ہے۔ لہذا روزہ

○ قرار بخدا ہے حبیب اللہ جنتاً جنت پر اپنی محفل فرماتا ہے تو ملائکہ مقرر ہیں گلی کا نور دیکھ کر خوشی سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنت تبس سے اور "ملائکہ جو اطراف جنت میں تھمتیں ہیں۔" وہ درود شریف پڑھتے ہیں تو درود شریف کی برکت سے جنت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی سرورِ انبیاء ﷺ پر درود شریف کی برکت سے ہے۔ بناؤ یہی کہ جنت کی اصل حضور پر نور ﷺ کے نور سے ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر سنتی ہے تو خوشی سے جھوم اُٹھتی ہے۔ جنت الدین النورہ کی ایک جھلک ہے۔ اور درود شریف پر فریقہ ہے۔

تدسی چھتے رہے صل علی باغ جنت کھرا سنو گایا
 باغ جنت کو جب بھی میٹھا گیا مصلے کے چمن کی کلی بن گئی
 یہ بھی تسیل جنت کے باغ حین کون ہے جو ہلکا جنت میں
 حشر جنت کو جب بھی میٹھا گیا مصلے کے تنگی کلی بن گئی

☆ السید عبدالعزیز دہلوی مغربی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سبحانہ کو مکان کی نعمات نہ ہوتی تو حضور ﷺ جہاں جہاں شریف پجاتے جنت تھ ساتھ جاتی اور جہاں آپ ملت بسر کرتے تو جنت بھی ہاں ہی ملت گزرتی مگر اللہ سبحانہ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایت احمدیت میں حضور ﷺ نے ہیں الفاظ ارشاد فرمایا۔

مَا مَسَّتِ الْجَنَّةَ مَيِّسًا كَمَا سَمَانِي بَاتِي بِي جَنَّتٍ جِيسَ بَعْلَانِي بَاتِي بِي دُہْنٍ تَمِيْسُ الْعُرْوُوسُ ط

○ یہ تذکرے از روئے جنت "ہیں کہ حضور ﷺ کے غلاموں کی قبر بھی تو جنت کا باغچہ ہوگی اور شبِ قبر شبِ نواف بنے گی یہ فضیلہ و کرمہ تعالیٰ!

☆ بروایت امام الامام ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الْآيَامَ بِكُمُ الْقِيَمَةِ عَلَى مَيِّسَتِهَا، يَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ نَهْرًا مَيِّسًا أَهْلُهَا يَخْفُونَ بِهَا كَحُرُوسٍ قَهْلِي إِلَى كَرِيْمِهَا ط

ہے شب اللہ سبحانہ کو ان کی اصل ہیئت پڑائے گا جنت انبیا کو قیامت کے روز جھکا جڑاؤ اور دھوپے جلوس ہونے ہوں گے جیسے وہیں کہ جب اپنے دوہا کے اہل ہوتے۔

☆ یہ ساری رونق اور نور جمیعہ التبارک کو درود شریف کی برکت سے لایا ہے۔ وہ اپنی پوری نوری چھنکے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوگا اور اس روز کا درود شریف ملائکہ کرام چاندی کے صحنوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ جمعۃ التبارک کو درود شریف پڑھنے کی سبب ہم فضیلت۔

☆ ایک حدیث پاک ثانی تا ثانیہ علیہ السلام میں انکشاف فرمایا گیا۔

إِنَّ أَمْرًا إِذَا خَامَ الصَّلَاةُ رَفَعَ اللَّهُ حُجَابَ مَبْنِيهِ وَيَسِّرُ مَعْبُودِيهِ

جمعۃ التبارک کے روز جب ظلم درود شریف پڑھتا ہے تو آسمان کھل جاتا اور مومنین کو سہولت دیتا ہے۔

○ سب سے اہم واعلم فوائد جمعۃ التبارک کا درود شریف حضور ﷺ کی بارگاہ رحمت میں بلا حجاب پہنچتا ہے۔ محبوب اور محبوب کے درمیان پردے اٹھا دیے جاتے ہیں درود شریف کے الفاظ کی آواز قلبی اور لسانی نفس نفیس ملنے اور غلام کو اس کے چہرے مہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جواب سلام سے فائز ہوتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی نشانیوں اور سندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائل الحیرات میں حوالہ مخاضرا اسلام یہ دایمیت نقل کی ہے۔

☆ خلیفہ بن کثیر علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ وفات پر ان کے سر پہنے ایک کاغذ کا پرچہ پایا گیا جس میں لکھا تھا۔ "يَوْمَ آتَى عَنِ الشَّامِ الْخَالِدُ بْنُ كَثِيرٍ" ان کے گھر والوں سے پوچھا گیا کہ کیا عمل کرتا تھا کہ اس فیضیت سے شرف ہوا تو انھوں نے کہا کہ جمعۃ التبارک کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف سرورِ عالم ﷺ کو بھیجا کرتا تھا۔ اس درود شریف کی برکت سے کہن، دفن، حشر و نشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبی کریم ﷺ تمام مخلوقات عالم نفوی اور عالم سفلی میں سید الانام ہیں اور جمعۃ التبارک سید الانام جو شخص سات مئیے، سات سات بار اس درود شریف کرے تو وہ دنیا میں حضور ﷺ کی زیارت سے شرف ہوگا۔ اسی سال کے دن وہ عطا ہو جاتے۔

☆ سید الانام علیہ السلام میں جو شخص اس درود شریف کو سات سات مرتبہ پڑھے۔

☆ میں وہ حضور ﷺ نے "اعترفت الناس طرہی بخبایا اور ارشاد فرمایا۔
یا ابابکر لے کیر فنی حقیقۃ عنہ کہ فی اسے کہ جو حضور ﷺ حقیقتہً عیسا کی ہیں
میرے رب کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور یہ بھیجا۔" فاجہم
غالب شانے خواجہ بہ یزدان گذار شتم
کان ذات پاک ترسہ طرہ محمد است "من ذلکم"
○ بروایت ابی قتادہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں شک نہ کرتا
منہ را فی فقد نہ اھی الحق ط | مجھے میرا دیدار خواب میں مجھ سے دیا جو حق ہوا
اس حدیث پاک کی خوشی میں کلام نے دو تہ ہیں: بیان کہیں حضور ﷺ کو جس
خوش بخت نے خواب میں دیکھا اس نے حضور ﷺ کو ہی دیکھا اور اس کا یہ کہنا جتنی
ہے کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ "وہوہ ذو ولعہ ما کان"
○ ذاتی الحق اھی اللہ تقدس و تعالیٰ جس نے مجھے دیکھا اس نے میرے آئینہ
حق نما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ مشاہدہ دیدار ہمت علی کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں بلکہ
محض فضل ہی ہے یعنی وہی ہے کسی نہیں، عطائی ہے ذاتی نہیں اور نہ استحقاق ہے
برجائی بکراش مکرس جالس را بیا ب | چوں ہر گھم شدی دیدار احد و وانیت
اللہم اری فی جمال یتیک و ازرقینی نور یتیک و سجدہ انکسیر و
علیہ الصلوٰۃ والسلام ط آمین ثم یسألہم انہم اراہم بجاہ و زمرہ طلعین کی شہادت
گفت طوبی منہ را فی مصطفیٰ والذی یبصر علی وجہی میری
☆ حضور ﷺ کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں۔ اس سچائی پر مشاکر
محبوب پاک شاہ کرلاک ﷺ کی ذات میں ظاہر کیا ہے

☆ شیخ عظیم نے اپنے بار بار بار و تاجہ و ان اللہ ما اوفاک یا ابابکر جو ما استعدک و استعدک
کو ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت اور تیرے وعدہ کی ہمیشہ ہمیشہ جود و وفا اپنے ساتھ رکھا ہے۔
پہلے کو ہم نے بکریل کو پھول اس صحت کے لیے ہے کہ اگر رسول ہیں
ہے اس کے لیے کہ ہمیں اس کے ساتھ ہو جائیں۔ اس کے لیے کہ ہم اس کے ساتھ ہو جائیں۔

حق را ہم گرجہ دیدند و یکیش
از دیدن جمال محمد شہناختند
☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مواہب اللہ فی کلماتی الخیر"
انما و توجہ حال الحق ط | میں تو جمال حق کا آئینہ ہوں
○ مثلاً شیخ میں جو نور نظر نے گا وہ آفتاب کا نور ہوگا۔ اور حضور میں جو نور نظر نے گا وہ
اللہ کا نور ہوگا۔ کہ خضار شری، آمیزہ جمال حق اور خدا کی صفی ظہر میں کمال کبریا ہے۔ غرض کہ
حق ﷺ علی ہذا القیاس حضور میں جو علم نظر نے گا وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر
لے گی وہ خدا کی قدرت ہے کہ حضور ﷺ کا جمال و کمال خدا کے مقادیر ہے۔
منہ را فی فی المنام فقد نہ را فی حران | جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہے شک میں نے مجھے
الشیطن لای تمکن فی حضور حق ط | ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت میں متسل نہیں
تروا الام محمد علیہ السلام | تروا الام محمد علیہ السلام
☆ ایک روایت میں لایہ تحقیق ملے کہ انفا بھی فرمانے گئے ہیں نیز فرمایا۔
رویا المؤمنین جسدہ من سیدہ و اربعین | مومن خواب بڑے خواب کا دیکھا ہوا ہے
جسدہ من النبوت ط | یعنی اس کا ازار کا بڑے ہے۔
○ مومن خواب میں دیکھتا ہے۔ وہ حق دیکھتا ہے اور درد و شرفیت سے جو بھی رہا ہے
وہ حق ہی ہوتا ہے اور وہ سوسہ نفسانی، تحریف شیطانی و باطل سے پاک ہوتا ہے حضور
"تو بیل طبعیہ صحیح اللہ شہادہ و انفا کی صفت ہڈی کے مظہر آتم ہیں اور شیطان
لعین مظہر ضلالت۔ توادد سلطان نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے
لیکن اپنے بے ضل محراب کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آسکتا
ہے۔

☆ تو چہ حکم کا کہ شیطان نہیں یعنی کائناتی فتنہ کے لیے رسول اللہ ہیں اسکا۔ اور اور ان کے وہ ہیں کہ ان کے
ہے شیطان کہہ حالت میں کہ خواب میں کس کس جاکر کہیں خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا آپ
"وہوہ ذو ولعہ ما کان" کہ حق کے بات کا نسبت کرے۔ اس کا اختیار نہیں پایا اور یہ محاکات ہے۔
اللہ فرج کا جمال منہ را فی حق و ان اللہ ما اوفاک یا ابابکر جو ما استعدک و استعدک
ہے اس کے لیے کہ ہمیں اس کے ساتھ ہو جائیں۔ اس کے لیے کہ ہم اس کے ساتھ ہو جائیں۔

اپنے ایمانی حوالی کو اثباتِ سنتِ مطہرہ اور یکثرتِ دُرود شریف سے درست کرے۔

کشفِ حجاب :- یہ احوال کے قبیلہ سے ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں ۱۔ حضور ﷺ خود خواب میں بخوابہ (افرو زہوں) ۲۔ ان کو حضور ہی میں بلایا جانے ۳۔ وہیں ان کو مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور حجاباتِ زمان و مکان دور کر دیے جاتے ہیں۔

☆ **سیدنا امام محمد اعظمؑ** فرماتے ہیں: **الْمُنْقِدُ مِنَ الصَّلَاتِ** "میں فرمایا: وہ مومن کی نظر سے ہٹا دیتا ہے۔" **وَهُمْ يَنْظُرُهُمْ بِأَهْوَنِ الْمَلِكَةِ وَأَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ** "اور ان کے انبیاء علیہم السلام کا شاہد کرتے ہیں کہ ان کی توبہ نہیں ہے۔" اور ان کے ان فریضے کا اقتباس کرتے ہیں۔

مشاہدہ عینی ۱۔ عالمِ دنیا میں کشفِ غفلت کے بعد قبر میں مشاہدہ عینی ہوگا۔

☆ حدیث الحجاب علی ما یجبہ المسلمون والاسلام : دیکھو کہ کیا عجیب بات ثابت عذاب القبر،
○ قبر میں ٹھکر کر فرشتے بہت سے تین ٹال لے چکے ہیں۔ حسن و بیک، ماہرین الٹ اسکے بعد میرا سوال
فَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي حَقِّ هَذِهِ النِّجْلِ؟ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ کہ تو حضور عمن بعد المرء لولا انہی
وہی بشری عظیمة عالم بر سر میں سوئی لگا ہوں سے تمام حجابات اٹھائیے جلتے ہیں کہ حضور
شاہد شہید عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ کہ کونسا ہے یہاں؟ اشارہ قریب ہے۔ حضور عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مومن کی قبر میں
نفس بغیر جگہ آرا ہوئے ہیں۔ اس مشاقان دید مراد مومن کے لیے نئی بشارت اور خوشخبری
ہے کہ بعد نکاحی مومن کے اپنے شب اسرار کے دو ہا کی وہ شب عیدیں ہی کہ عاشق زاری و فصل
الحجب : فی الحجب طے کے مراد و موت کا پل جنور کے مر کر یہاں بیٹھا ہے۔

مَرْتَد کی پہلی ہے شبِ دُعا کے ٹیمکِ شبِ اس شب کے عیدِ صیغے اس کا جواب کیا
 جلیلِ انصاری ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے فرمایا ہے حضور ﷺ نے صبحِ عظام سے بعد تحریرِ قبلہ فرمایا
 کہ سجدہ نبوی شریف کی محبت کعبہِ متین کریں تو اُسی دم سیدنا نور محمد ﷺ حاضر خدمت ہونے
 عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کعبہ کی محبت کعبہ آپ متین کریں۔ جب حضور ﷺ نے اس سے
 دیکھا تو کوہِ مشرف سے اُٹھا اور سارے حجابِ درجہِ شرف سے کعبہ کی طرف چلے گئے اور

طوبیٰ البقیۃ آمن بہ ط | مبارک ہے وہ جو آپ پر ایمان لایا۔
 جب سیدنا موسیٰ و ہارون علیہ السلام نے جب جبل اُحد پر قدم رکھا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے برادر بزرگوار! یہ شہر مقدس قیام گاہ آخر زمان نبی محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہے اور آپ جبل اُحد پر شریف لایا کریں گے۔ یہ آپ کا محبوب مقام ہے تو حضرت ہارون علیہ السلام نے دعا مانگی یا اللہ! میری قبر بس پہاڑ پر ہو کہ جب حضور شریف لائیں تو میری قبر کو قدم اقدس کی برکت سے شرف فرمایا کریں لکن اذہبت کی دعا کثیر کا نشانہ نبی قبولیت کے نشان پر جانگا۔
 عجیب الدعوات ہے ان کی دعا قبول فرمائی اور اسی وقت وصال ہو گیا تو جبل اُحد پر آپ کی قبر شریف بنی اور جب تقدیس اُتار گیا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے رب کریم کی حمد کے کلمات کہے اور کلام کیا اور ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام درود پاک پڑھتے واپس لوٹے۔
 تاہم شہر مدینہ طیبہ۔ یہ شہر مقدس حضور ﷺ کی ولادت پاک سے ہزار سال پہلے شہنشاہ میں شیخ نامی حمزہ رضی اللہ عنہ کے تعلق میں تھی۔
 کیا اور رہائش رکھنے والے علماء و کرام کی مکمل کفالت کی ذمہ داری لی اور ایک خط لکھ کر ان کو دیا کہ یہ خط شہر شدہ نکلنا بعد نکل منتقل ہوتا ہے تاکہ جب وہ آفتاب نبوت طلوع ہو۔ تو یہ خط آپ کو پہنچا دیا جائے۔ جب حضور ﷺ نے اذہبت النورہ ہجرت کی تو حضرت ابوبکرؓ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس وراثت چلا آ رہا تھا، فرمایا وہ خط لاؤ جو تمہارے پاس امانت ہے۔ انھوں نے وہ خط پیش کر دیا۔ خط کا مضمون دو شعروں میں تھا۔

عہد شہنشاہ جمیع شہداء بنی شہر مدینہ النورہ ہے۔ اُس نے حضور ﷺ کے پیغمبر کی مکمل کفالت کرنا شروع کیا تھا جس میں آپ نے قیام فرمایا اور میں علماء و کرام کو اللہ النورہ میں رہنا تھا ان سب علماء کے سردار شامل جو شیخ کا مصاحب تھا ان کو اسے حضرت ابوبکرؓ انصاری رضی اللہ عنہ تھے جو سنی کے پاس یہ خط شہر شدہ آتا تھا وہاں سے غریب نبی ﷺ نے سنی اسی کو قیام گاہ کے لیے منتخب فرمایا اور مدینہ میں ہر شرف میرانی سے نازا۔ رسول اللہ صلوٰۃ و علیہ و آلہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لیے کوئی اور مقام اللہ تعالیٰ شرف عزت و کبریاں فرمائی کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نوازا جائے۔
 یہ بیت کو جو خط شہر آپ ہی سے پہلے غلام علیہ السلام کو لکھا تھا اس میں معلوم کیا گیا کہ ان

شہدت علی اکھمد آتہ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فلومذ عظمیٰ الی عظمیٰ | لکننت و وزیرک و ابن حکم
 ترجمہ: میں نے کوہی دی کہ سیدنا اکھمد بن ابی ذر غفاری علیہ السلام کے رسول ہیں۔ اگر میری عمر نے آپ کے غم جو تک فانی تو میں آپ کی وزیر «غلام» اور چچا بھائی ہوں گا۔ فقط۔
 حضور ﷺ نے خط پڑھ کر شیخ «ثقت اللہ بن داؤد غفاری» کو دعائی اور فرمایا کہ وہ اپنے وقت کے اولیاء میں سے سب سے بلند مرتبہ تھا۔
 جب صحابہ کرام ہجرت کر کے البیضاء الشاء اسے تو اپنا مکان میاں میں لے آئے گئے۔ رنگ زندہ اور پریت پھول گئے۔ بارگاہ حضور ﷺ میں التجا کی تو آپ ﷺ نے فرمایا پہاڑی رکھ کر ہو کر اعلان کرو کہ اسے شہر مقدس کی میاں ہو! بلو! و اذ ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔ تھیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ تو دیکھا گیا کہ بھی ایک شکل میں بدلیں نکل گئیں اور شہر پاک ہو گیا۔ «عن ابی نعیم السنی و الشیخ ابی یوسف»
 اللہ النورہ و درود شریف کا شہر ہے۔ زہرہ بظاہر اس خط میں مذکور ہے کہ ہزاروں کفالت کی آکھ سے پر ہوتا اور اس شہر جانیوں کی بھی بھٹی خوشبودار فضاؤں میں ہر لمحہ زبان و زشتی نے کو شریف پڑھتا ہے اور اکثاف عالم سے درود و نوحان کے درود و شریف و مدینہ شریف پہنچتے ہیں۔ زہرہ لہ اذہبت النورہ کی اس خاک پاک درود و شریف کی ایک عجیب خاص قسم کی دل نبھانے والی خوشبو مکتبی ہے۔ جو زائر کے ہم و جان میں بس جاتی ہے۔

اللہ النورہ اللہ تعالیٰ کے محبوب شہر ہے۔ محبوب کی ہر شے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کا ذکر محبوب۔ تاکہ محبوب کا نام بھی اچھڑائی محبوب یہ شہر درود و شریف کے انوار کا طوق ہے اور درود و ترانہ کے انوار کا تجلیت ہے۔ یہ شہر محبوب کا کائنات کے کونہ کونہ میں ہے اور ہر سب پھولوں کے تعلق فرمایا کہ ان حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ العجوبہ کے پند یہ محبوب کھنجر مجروح تھی یہ کھنجر مجروح جنت کا پھل ہے۔ مومن کو یہ کھنجر محبوب اور پند یہ ہر جانیہ
 میں بلند میں کتب ہے چلے کو اللہ تعالیٰ عبادان جو خداوند ہے ہم و جان کا حرم و کون کون

سے ہے۔ المذنب المذنبہ کی ہوا اور فضائیں شفاء کے علاوہ حیات حقیقی ہے۔ یہی حقیقت
حقیقت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیر الشفا و فوائد مضمون کا مضمون ہے۔

☆ دعا :- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَاثِمَةٌ لِّمَا فَاثَمْتُکَ فَاغْفِرْ لِّیْ ذُنُوبِیْ وَتُحِبِّیْکَ بِیْلَدِیْ جَنَّتِکَ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَاثِمَةٌ لِّمَا فَاثَمْتُکَ فَاغْفِرْ لِّیْ ذُنُوبِیْ وَتُحِبِّیْکَ بِیْلَدِیْ جَنَّتِکَ ۝

☆ حضور غوث الاقوالؒ بعد و نقل کے شہنشاہ ملک نے کیا عہد فرمایا۔

خلق گفتند کہ فردا روز عید است خوشی و قلب مومن پیدا است

دراں روزے کے با ایمان میرم مراد ملک خود آں روز عید است

اب مری گد میں بھی بے خوشی دینے کی

میں خاک شفا لایا تھا اک دن دینے سے

☆ درگاہ اولیاء کی خاک کا اوس :- ایک دن صاحب قرآن امیر تیمور گورگان کا جلدوں

بخارا شریف کے بازار سے گزر رہا تھا اتفاقاً خواجہ نقشبندؒ کی خانقاہ عالیہ کے درویش چلیاں

جھاڑ رہے تھے اور گروہ و شمار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمور بھی اپنی شگنائی کی اچھی حالت کے

پیش نظر ٹھہر گیا اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے عزیز اور منزل سے بڑھ کر سمجھا اور تڑپ کر اپنے

اپنے محبوبؒ کے ایک ولی کامل کی درگاہ کی خاک پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر

عطا فرمایا اور خواجہ خواجگان شہنشاہ نقشبندؒ بخاری کا پیر میں مبارک بطور کفن ملا اور سید

امیر کلال فاضل بکاتیم الحالیہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

☆ منقول ہے۔ خواجہ خواجگان نقشبندؒ فرمایا کرتے۔ "امیر تیمورؒ مرد ایک ایمان بڑا۔

مری خاک یا رنج نہ برباد جائے پس مرگ کر دے عباد میرم

مولائے کائنات علی مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا عہد ارشاد فرمایا ہے۔ جہان عالم

ملک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شہرت روز خاک مزار میرم

حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو ہریرہؓ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ ۝

وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّسِّرُہٗ اِنِّیْ فَاثِمٌ لِّمَا فَاثَمْتُکَ ۝ اَللّٰہُ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّسِّرُہٗ اِنِّیْ فَاثِمٌ لِّمَا فَاثَمْتُکَ ۝

☆ شیخ متحق فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے مشرف ہوا ایک تیرہ باروں

میں دم آگیا۔ اہلکار نے اعلیٰ قرارت دیا تو شہر شفا کی خاک شفاء سے شفا لگئی۔ یہ شہر ہم

با شفیعی ہے۔ اکثر علماء عظام نے اس خاک شفاء سے شفا چاہی اور پائی۔

○ میرے مژدہ کی خاک پاک دوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالج بھی۔ المذنبہ

المذنبہ مانعہ کھائی ہے۔ مومن کے پر قدم کے کھوس کو خلا کرنے مضعی و جلی کر دیتا ہے خاک

شفا، شفاء بیماریاں اور مرگنا ہمارا ہے۔ یہ عباد پاک تو سرکار میرمؒ کے فضل سے

کی دھوٹے کے اس میں شفاء ہے اس میں مژدہ ہے اس میں خاک شفاء کو پانی میں

گھول کر غسل کرنے سے بھونہ تعالیٰ یہ غسل مثل صحت ہوگا۔ اور غسل جہنم شفا۔

☆ نشانہ کی علامت سے ایک یہ کہ وہ فضائل میرے مژدہ اور خاک شفا کا انکار کرتا ہے

اور اس کا ولی میرے مژدہ نہیں جتنا اور میرے مژدہ بھی اس کو کھوٹے کئے کی طرح باہر صلیک

دیتا ہے۔ رب علیم و حکیم نے فرمایا ہے محبوبؒ "تم نے میرے کتبہ مژدہ کو بتوں سے

پاک کیا۔ میں تیرے شہر المذنبہ المذنبہ کو مٹا دیتوں سے پاک کر دوں گا۔

☆ حضورؐ کی عادت کہ یہی تھی کہ جب بھی سفر سے واپسی میرے مژدہ ہوتی۔ تو

چہرہ انور انبیاؑ مشرت اور فرحت سے جگمگا اٹھتا۔ اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز کرتے

اور چادر انور اپنے دوش مبارک سے ہٹا کر دھاتے ہندہ آؤ فاح طیبہ ۝ یہ ہوا میں کتنی

جلی اور پاکیزہ ہیں۔ اس مبارک شہر کی مہر فضائیں مہر میں آپؐ کے فضل سے۔ کو مژدہ

﴿مَنْ زَارَنِي﴾ كَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي ﴿﴾ اور فضل ہوگئی میری شفاعت اس پر
 وجہیت اور کثرت مغفرتوں دونوں ایک ہیں یعنی روز قیامت میرے زائر میرے ذمہ کرم
 ہو گئے یوں نہیں کہ اپنی بارگاہ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مندرجہ ثناء اور از ثمرے رحمت
 شیعہ امت کے لئے ﴿مَنْ زَارَنِي﴾ شفاعت اپنے ذمہ کرم لی۔ لفظ من عموم کے لئے ہے م
 موس، گناہگار، جو یا سیکو کار، عالم جو یا جاہل، کالا ہو یا گوارا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل
 ہے بشرطیکہ گنہگار ﴿مَنْ زَارَنِي﴾ شفاعت اللہ اکبر ہی وقت میں کی زیارت اوب سے ہو۔

﴿مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ﴾ جس نے ارادہ خاص میری زیارت کا سفر اختیار کیا
 فی جنوار ہی یومہ القیمۃ ط قیمت کے روز میرے ہزار میں ہوگا۔

○ اجلہ اولیاء کا میں نے حاضری بارگاہ محبتیت ﴿مَنْ زَارَنِي﴾ کوچ کی حاضری کے تحت
 نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہ نبوت میں حاضری ہوتے باوجود بیظامی فکری شفا
 تصدیق میرٹ اللہ شریف کے بعد واپس بیظام چلے آئے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حاضری ہوگئی
 محبوب کوچ کے تحت کیے کہ دوں پھر بیظام سے مستفلا علیحدہ ارادہ کر کے حاضری ہونے
 والہ اعتدال پھر کیا کیا محبتیت ملے ہوں گے۔ عوام الناس کے لئے لازم ہے حج بیت المقد
 کے بعد روضہ اشرفینہ الانام ﴿مَنْ زَارَنِي﴾ کی زیارت کریں۔ علماء شوافع کے نزدیک زیارت
 درجہ واجب پر ہے اور مندرجہ بالا ہر دو گروہ کے لئے وعدہ شفاعت ہے۔ ﴿مَنْ زَارَنِي﴾
 کہ طرف بکہ و عرم ہے کہ طرف ہر عرم است کھڑیوں بکہ پہلے جاؤں توئے کتبہ کے لئے محمد

﴿مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَعَزِمَ زُرْنِي﴾ جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کر نہیں سکی
 فَقَدْ جَمَعَانِي ط نے محمد پلکے کیا۔

○ جہاں میں اذنی ہے اور ایذا بالاجماع حکم حج کے بعد وجوب زیارت ثابت ہے
 ﴿مَنْ زَارَ قُبْرِي كُنْتُ لَهُ﴾ جس نے میری قبر اور دیکھ کر زیارت کی میں اس کا
 شفیعاً و شہیداً ط شفیع اور شہید گواہ ہوں گا۔

چاہیے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لئے آتا اور شفاعت اور شہادت
 یا اس سے میری شفاعت میں وسعت موتی پر کتنی احسان فرمائی اور شفاعت قلبی ہے کہ

جس کے قدموں کی برکت سے کتبہ کتبہ بنا اور ایک نماز کا درجہ لاکھ پایا اور مسجد نبوی شریف کی
 قدری کی چپاس تہذیب کا ثواب پانچو۔ ایسی ذات کریمہ سے اتنا اعراض و ذکر کرنے سے
 پرہیز، حاضری در پاک اور طلب شفاعت کی عرض سے لاپرواہی اور گینہ ﴿مَنْ زَارَنِي﴾
 کہ تو زیارت و حاضری رسول اللہ ﷺ کو عمدہ رکھنا اور د سلام کیا تو اتنی بڑی شفیق
 ہونے میں کیا شک رہ گیا؟ اور تہذیب بھی عدم قبولیت کی علامت بن گیا۔ بعض علماء نے
 یہ معنوم اخذ کیا کہ وہ شفقت برائمت اور صفت شفاعت کا من و خیر ملے ہوگا اور جو الیہ
 المنورہ میں جائے اور در رسول ﷺ شفاعت عظیمی کی حاضری اور زیارت سے بہزار حیلہ و

مکر بہزار تلاش کیا ہوگا حال ۹ ﴿مَنْ زَارَنِي وَلِي الْأَنْصَلُط﴾ ان کی مذمت اشاعت
 اور قباحیت ہجرت جتنی ممکن ہو کرے۔ موس لوگبہ کے رنگین نظاروں، مدینہ انجلی کی

نفیس بہاروں، سلاطین کی پیہم صداؤں اور دروؤں کی دلکش نداؤں میں گم ہو جاتا ہے۔
 علامہ امام ابو الحسن السید محمد شمس مدنی علیہ الرحمۃ ہوتا ہے کہ شوافع سے کہیں
 وہ اولیاء راست اور مشاء امت کے قبور کو بھی اس حکم میں داخل کرتے ہیں اور نبوت یہ
 پیش کرتے ہیں کہ سیدۃ النساء العالمین ﴿مَنْ زَارَنِي﴾ شہداء احمد کے قبور ظاہرہ پر شریف
 سے جاتیں اور سیدۃ اشہداء حمزہ و عمرؓ علیہ السلام کی زیارت کرتیں اور سلام عرض
 کرنے کے بعد قبر مبارک کے تعویذ کو اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتیں اور تربت مبارک کی اصلاح
 کرتیں اس سے زیارت قبور کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ زیارت چوتھیں قسم ہے۔

- ۱۔ عبرت کے لئے۔
 - ۲۔ موت اور آخرت کی یاد کے لئے۔
 - ۳۔ حصول فیض و برکات کے لئے۔
- انبیاء عظام و اولیاء کرام کے زیارات و
 روضہ ہائے مقدسہ و اولیاء شہداء کے زیارات

حوالہ: اسناد و تاریخ لکھنؤ
 حوالہ: اسناد و تاریخ لکھنؤ
 حوالہ: اسناد و تاریخ لکھنؤ

سے چھٹا ہوا نہیں اور کپڑے یا نکل سکے ہیں۔ فرمایا اے میرے بھائی! **رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْکَ اَمَّا تَمُرُّ بِکَ الْاُمَمُ** رکھا ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا تہجد - مولانا روم علیہ الرحمۃ کی ربانی -

گفت بہر آن نور طے پاک جبک چشم پاک را خد باران خیمک
نیست دیں باران ازین ایر شمشا بشت باران و گیر و دگر سستا

فرمایا۔ اے عائشہ! اس تہجد کی برکت سے تیری آنکھوں سے پڑے جٹ گئے یہ بارش توڑ کی ہے نہ کپانی کی۔ اس توڑ کی بارش کا بدلہ اور ہے اور اس کا آسمان اور یہ رحمت کی بارش کسی کو نظر نہیں آتی جو تو نے اس تہجد کی برکت سے دیکھی۔ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ نور کی کے درود پاک کے نور کی بارش کا وہی ثبوت رکھتا ہے جس نے حسب نبی کی چادر اور چادر بھی جو اور ایسا تقویٰ و ادب میں ملوں جو۔ درود جوان صحابی حضرت عمران بن حصین **رضی اللہ عنہ** دھنا **رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْکَ** اپنی ظاہری آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے تھے اور ان سے سلام و کلام فرما کرتے۔

① **حَقِيقَةُ الْأَمْرِ :-** اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود شریف جیسے ہیں اپنے نبی **رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْکَ** پر اس نیت **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ** سے فرشتوں کو خبر دی کہ رحمت کے افرا کی بارش، ہر وقت روضہ الطہر پر برستی رہتی ہے وہ بارش صاحب نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا عَلَيْهَا وَسَبِّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكُمْ** اے ایمان والو! تم میں سے محبوب **رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْکَ** کی ضروری میں حاضر ہو کہ درود شریف جیسا کہ درود شریف کے افرا بارش کی طرح تم پر بھی برسیں گے۔ ردائے جنت اور صفے والے اس بارش کو دیکھتے اور اس میں نہاتے اور تیرتے ہیں۔ جب یہ افرا جسم و جان میں بس جاتے ہیں تو پھر ان کے جسم سے خوشبو کے گلے آتے ہیں تو وہ درود شریف کی لگن میں لگن ہو جاتے ہیں اسے **اللہ عزوجل** تیرا قرآن برحق، تیرا فرمان واجب الاطاعت برحق ہے۔ **اَمَّا وَرَءَکَ فَمَا**

یہ ایہ سچی، شاید وہ جلا بھیجیں ہم بھی بھیجیں ہیں درودوں کی سلاطین
کچھ بار درودوں کے ہیں غرا و سفر میرا سے جاؤں گا اشکوں کی سوا عامر میرا

علیہ السلام شریفی سے پھر کرنا درود میں جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔

○ **اَمَّا رُكُوعِي عَلٰی اللہِ عَلَیْکَ وَ سَلِّمْ** پیر درود شریف پڑھنا محبوب مسنون اور مستحسن ہے۔ **اَللّٰہُ یَبْکُہُ کُلَّ اَمْرٍ جَنَّةً** ط تاسم مجھ پر نبوی شریف کے خاص حصہ کو حضور سید الکائنات **رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْکَ** نے ریاض الجنۃ کے لقب سے منتخب فرمایا جو کہ حقیقتہً جنت الفردوس کا باغیچہ ہے۔
حدیث مبارک :- **روایت حضرت عبداللہ بن زید کا زنی رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْکَ**

وَمَا بَيْنَ نَبِیِّیْ وَرَحْمَتِیْ وَرَحْمَتِیْ وَرَحْمَتِیْ
رِیَاضُ الْجَنَّةِ وَرَحْمَتِیْ عَلٰی حَیْوَ حَیْوَ
وَصَلِّیْ عَلٰی شَرِیْعَةِ قِسْ شَرِیْعَةِ
الْجَنَّةِ ط
میرے حجرہ اور منہ کے درمیان جنت کے باغوں میں
سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منہ میرے عرض پر ہے
اور جنت کے درجوں سے ایک درجہ پر ہے۔
"میرے اللہ! و سَلِّمْ"

اور فرمایا **اِذَا صَرَفْتَ رَءُفَ رِیَاضِ الْجَنَّةِ فَانْقَعُوا** جب تم ریاض الجنۃ سے گزرو تو اُس کے پھل کھاؤ یعنی جو کچھ باغوں کی خوشہ چینی پند کرے اُسے چاہیے کہ ریاض الجنۃ میں ہر ایک مصلوٰۃ کے پاس ذکر الہی، توافل اور درود شریف جنت پڑھے۔

اس طرف روضہ کی جالی اُس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

☆ امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ قلعہ ریاض الجنۃ، حقیقتہً جنت سے ہے کہ کھلا لیکن اُس کو جنت میں متصل کر دیا جائے گا۔ حجر اکود، کعبۃ اللہ، روضۃ قدس کی مانند فنا اور معلوم نہ ہوگا۔

○ تعجب ہے اُن پر جو جیکل احمد کو تو مٹتی پہاڑا تے ہیں لیکن روضہ الجنۃ کو حقیقی جنت کے ماننے سے انکار کرتے ہیں؟ یہ انکار کنگر، کمال جنات کا قتل اور سلطنت پرستی ہے۔
یہ منبر یہ مسجد یہ روضہ یہ گنبد ہے فردوس ثانی یہ بیار میری
یہاں کی زمین عرش سے بھی ہے اعلیٰ جہاں علوہ گاہ آسمان میری

☆ ابن ابی حمزہ علیہ الرحمۃ، اکابر علماء مالکیہ نے فرمایا **اللہ تعالیٰ نے یہ** پارسے محبوب سید الانبیاء و المرسلین **رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْکَ** کو مصلوٰۃ فرمائی کہ جس کو اللہ نے اگر قسم اٹھائے کہ جس نے جنت کو دیکھا اور اللہ راہوں کو کسی نے وہاں کسی

میں سچے حاشے نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

○ اللہ تعالیٰ نے محبوب ترین پختہ راضی شریف علیہ السلام کو عطا فرمایا جس کو عاقبتی نے حج بکرم، زیارت متینوں کا ترہ پایا۔ یا حَبِطَ صَاعِدَاكَ مِنْ خَاوِ ذُلِّكَ د

مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دورِ عید کی شہنشاہی سے ایک اقتباس ہے۔

فرمایا۔ ایک روز راضی شریف علیہ السلام کے بعد حضرت البقیع شریف حاضر ہوا تو دل میں خیال گزرا سبحان اللہ امدینہ الرسول میں دو جنتیں ہیں۔ ایک راضی شریف علیہ السلام، دوسری جنت البقیع

اسی خیال میں ایک ولیہ کا مدد دیر کے قریب سے گڑ بڑا تو مجھے بڑی فحش زبان سے بلایا۔

اسی نکال استمع حکایت میرے بھائی ادھر آدمیری بات سنو تو میں قریب گیا تو اس نے اپنا مال ہاتھ میرے بائیں کندھا پر رکھا اور فرمایا واللہ العظیم اللہ تعالیٰ ہی سائل اللہ تعالیٰ قسم اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ۔ پھر فرمایا۔

واللہ العظیم اللہ تعالیٰ کفہ جنتہ الفردوس واللہ تعالیٰ قسم امدینہ مؤثرہ علیہ کا سارا جنت الفردوس ہے۔ یہی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی مدینہ مؤثرہ

دعا کرتا تھا وہی میں دو جنتیں ہیں بلکہ سارے کا سارا مدینہ مؤثرہ جنت ہے۔

لے واقف جنت سے نہ کر تعمیر مدینے کی

جنت بھی ہے اُصلیٰ سی تصویر مدینے کی

اماکن مقدسہ۔ افضل المساجد مسجد نبوی شریف، راضی الجنت، مواہبہ شریف، چہترہ

صحابہ شرف، مقام تہجد، مقام نوؤں بلال، مینار مقام ہیکل جبرائیل علیہ السلام، مقام قدم مبارک،

محراب شریف، منبر نبویؐ یہاں بکثرت نوافل اور درود شریف پڑھے۔ اعظم فضائل

سے حضور سرور کائنات محبوب کو دعا کا اور مختار۔ صوفیوں کے کہیں کہیں مسجد شریف

کے بائیں کونہ میں حجرہ ائمہ المؤمنین سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں راستہ فرما جانا

ہے اور مسجد نبوی شریف کے تمام تر فضائل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باخبر کا حدیث ہیں۔

جو مقام کائنات انبی و دعاوی کے درود و سلام کا مخزن اور مرکزی مقام ہے۔

راضی الجنت کے سفید ستون۔ اسطوانہ خلتہ، اسطوانہ عاشر، اسطوانہ الزوابع

۔

اسطوانہ الشریع، اسطوانہ محروس، اسطوانہ الوفاء، اسطوانہ پیریل، اسطوانہ تہجد اور مواہبہ

شریف، ماکہم جبرائیل، مینار، یہ مقامات بھی راضی الجنت میں شامل ہیں۔ "تہذیب اسلام"۔

حد غیرت فردوس مدینے کی سر زمین ہے

باحت ہے یہ کجوب اس میں جیکن ہے

یہ جنت کی کار ہے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محل کرم سے چمکتا ہے

کو یہاں جگہ دی اور نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بجز اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہو سکے اور وہ

الہی کے مطابق جنت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو روز قیامت اب ہم انشاء اللہ

الرحمن نار کا نہ نہیں دکھیں گے۔

المدینہ المنورہ کی مساجد مبارکہ۔ افضل ترین مسجد نبوی شریف، مسجدینہ الزوابع،

مسجد عمر، مسجد ابوذر غفاری، مسجد خالد، مسجد قسطل، مسجد الزاریہ، مسجد شریہ ائمہ اہل بیت، مسجد

علی ہضیٰ عیدین، مسجد بنی ظفر، مسجد اجابت، مسجد بنی عزام، مسجد زبایہ، مسجد قباء، مسجد

قبلتین، مسجد الزباب، مسجد فسخ، مسجد جنت البقیع، مسجد لادوی، مسجد انقیاء، مسجد

شمس، مسجد قرطیہ بر جبل سلح، مقام خندق میں حبسہ مساجد، مسجد عجمہ، مسجد عثمان غنی،

مسجدیں جنت کے باغیچے میں جنتی ان میں آرام پاتے ہیں۔ "علیہ السلام"۔

مدینہ مؤثرہ کے گنبدیں۔ بربر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا

جاتا ہے بربر عثمان غنی جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان درفش اس سے فرمایا۔

من حفر بیدر مومۃ فلک الجنة ما یثقلوا علی سیدنا عثمان ذو النورین صلی اللہ علیہ وسلم

عنا کا حشر تھا۔ اس جنتی گنبد کے ساتھ ایک مسجد اور عالی شان باغ بیوں ہے محبوب دہل

جل رہا تھا۔ وضو کیا کھڑا پانی پایا۔ ائمہ کرام علیہم السلام بربر غرض نزد مسجد نبوی شریف اس کا پانی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شمس کر کے فرمایا۔ یہ جنت کا گنبد ہے بربر انقیاء، بربر عیس،

علیہ وسلم کی روضہ میں دفن ہوا ہے۔

کا تہذیب عرب کی شہرہ جنتی لکھا کہ وہ اور شہرہ مدینہ میں۔

کہ تہذیب کی طرف دل جکتا اور سچو سچو جنتی شہرہ جنتی لکھا کہ وہ اور شہرہ مدینہ میں۔

عقود الشریف علیہ السلام

☆ مزلے کا نبات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، مگر سہ ماہی تشریف لائے اور سجدہ نبوی کے بعد
 میں زمین پر سو گئے۔ آپ ﷺ تلاش کرتے ہوئے جگہ کو دھونے کو فرمایا " کھڑیا
 آنکھ لاپ " تو انھوں نے اسی پیاری کیفیت کو حیران بنایا۔

☆ سیدنا عمیر الدردی الیمانی رضی اللہ عنہ بیتوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا انا
 ہر نبیۃ و ہر نبی کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔ اصل نام اس محبت کے نام میں گم ہو کر
 رہ گیا۔ چند روایات احادیث اسی کیفیت "ابن ہریرۃ" سے ہیں۔

☆ ابلۃ اولیا و متقین رضی اللہ عنہم جن کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ
 یہ صاحبِ نبیت ہے اور آپِ نبیت کے چہرہ دھلا ہوا اور انوارِ نبیت سے چھیدوں کی
 طرح تازہ اور پُر رونق۔ جبکہ خوشی اور شہرت سے کھلا ہوا ہوتا ہے۔

☆ ربّ ذو الجلال والاكرام نے عزّت والی نال اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذکر
 فرمایا۔ مینماہم فی وجوہہم من انوار الشجۃ علیہ ان کے چہروں پر محمدوں
 کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں۔ تہجد کی نماز سے ان کے چہرے نور و باجاست
 پُر رونق ہیں۔ ان کی چینیں میں محمدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دیکھتے
 ہیں اور وہ نشان جو ان کی پیشانیوں پر چھدے سے چمکتے ہیں وہ قبولیت کی مہربان ہیں۔

☆ تہجد کا آثار پُر رونق اور روح پرور منتظر ہے۔ ہر تہجد گزار اور عبادت گزار میں
 لیکن پھر بھی وہ سحر کی رب کریم کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں۔ و با الاستغفار
 یستغفرون سحری کا استغفار، قلب کا دھنسنے اور رونما قابض کا وضو۔ شب
 زندہ داری سے مجروح و کمکاری اور سحر کو خوفِ الہی سے گریہ و زاری نصیب عظمیٰ ہے اور
 اس پر مستزاد و درود شریف جو سمن کا ایمان دل کی انجلاء اور چہروں کی رونق ہے شریفیت

علہ ۲۲ سورۃ الفتح ایضاً کہ ۲۹ ان کی علامت اچھے چہروں کی جگہوں کے نشان ہے۔ تہجد گزار امتیازِ ظاہر شریفیت
 سے کوہستہ اور باطن اقرارِ طہارت سے چہرے تہا ہے اور چہرہ نورانہ اور شگفتہ ہوتا ہے تہجد گزار روزِ نبیت
 پہرے چہروں کے نور اور انوار پہرے پر نور شریف کے نور سے چمکتے ہیں گے۔ "علیٰ بن ابی طالب"
 کے بانی و نورِ امت و نورِ نبی علیہ السلام کی قیامت و شرف و کرامت کو گواہ کرتے ہیں۔

مذکورہ کی روح کے دو پر ہیں۔ ظاہری پر، رزقِ حلال، صدقِ مقال اور باطنی پر استغفار اور
 درود شریف اور جہیزِ نبوی و از عشق ہے جس سے طہارت کی منزلیں ملے گے کے بندہ
 مقصودِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور درود شریف سے قبولیت پاتا ہے۔

ایک حدیث الحلیب علیہ السلام فرمایا۔
 من کثر صلواتہ باللیل حسن | جرات کا نازلِ کثرت سے پڑھتا ہے دن کو
 و حسنہ بالیوم | اس کا چہرہ نور و شہرت اور پُر رونق ہوتا ہے۔

○ رب کریم نے اپنے رسول کریم ﷺ کو نماز تہجد کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تہجد
 مجرب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ لیل میں مجرب اور محبت کے درمیان کثرت و
 شکیہ، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضور شبِ اسرار کے دولہا
 "رضی اللہ عنہ" نے شبِ معراج آسمان میں رکھا تو پوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یا رسول اللہ!
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کی رحمت ہے۔ "تفسیر روح البیان ج ۲"

☆ حضرت شفیق علیہ الرحمۃ مشہور اولیاءِ امت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجد
 کی نماز سے ہے اور چہروں کی وجاہت سنون داغی سے اور دلوں کی روشنی درود شریف
 ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو مجرب الہی کی نعمت ہے اور
 نماز میں حضور ﷺ کے چلنے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ آپ ﷺ حضرت
 بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کرتے ارحنا یا بلال! الصلوۃ! اے بلال! مجھے راحت
 پہنچا دینے اذان و اقامہ کے نماز سے راحت پائیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے سینہ میں
 ظاہری میں رحمت کی سرِ جسمانی طور پر فرمائی۔ سر کا شبِ اسرار کے دولہا پہنچنے
 پوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! نماز تہجد کے ارشاد الہی میں
 کرتے ہوئے جب بھی کھڑا ہوں تو نازلِ تخلیۃ الرحمن پڑھتا ہوں

○ جب نماز تہجد حضور ﷺ سے سنا اور اذان سے کلامِ نبوی شریف میں
 ایک ایک کر کے چھپے شال ہو جاتے اور آپ کے ساتھ تہجد کرتے ہوئے ہر ایک

صحابہ کی مانند عالم بیداری میں مجلس کرتے اور اپنے مسائل دینی پڑھتے تھے۔ اَلصَّحْبَةُ مُؤْتَمِرَةٌ یہ سب محبت کی تاثیر سے پایا۔ اذکیاء نقشبند کے سلوک کا دار و مدار محبت پر ہے کہ صحابہ نے بھی محبت سے ہی مراتب پائے کہ صحابی محبت سے ہے۔

☆ امام شمس الدین سخاوی نے "اَشْرَفُ النَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْغَيْبِ الشَّيْخُ" میں چالیس قسم کے صیغے بیان کئے ہیں۔ بعض اُن میں وہ درود شریف جو حضور ﷺ نے اپنے مقبولانِ بارگاہ کو خواہ شاہ فرمائے اور بعض وہ جو اذکیاء عظام نے دربارِ گوہرِ بار سید البرار ﷺ میں حاضر ہو کر خود پیش کئے اور آپ ﷺ نے انھیں اپنا فرمایا اور بذاتِ او فوارشات سے نوازا یہ سب درود شریف اپنے اپنے مقام پر افضل اور پسندیدہ ہیں مختلف ادوار میں مختلف اُتار میں مختلف صیغوں اور الفاظ سے پڑھے گئے۔ عِبَادَاتُنَا شَقِيٌّ وَخُسُكٌ رَاحِدٌ كَلَّا اِلٰى ذٰلِكَ الْجَمْعُ اَلْيَسِيرُ

☆ شیخ عارف محمد حنفی آفریدی علیہ الرحمۃ نے "حزینۃ الاسرار" میں درود شریف چار ہزار اقسام پر مشتمل کہا ہے اُن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درود شریف نبی کریم ﷺ کے سبب اور واسطہ سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص اثر رکھتا ہے۔ جو خوش نصیب سرکارِ مدینہ شہرِ مدینہ ﷺ پر درود شریف بھیجے گا وظیفہ ثلوت اور جبروت میں ہمیشہ اپنا لیتے اور ایک ہی کتبِ فکر کے لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی ترغیب اور ترویج کا پس آپ ﷺ کی عظمت شان کی بیشمار نظر رکھ کر لیتے ہیں اور اپنے وعظ و تبلیغ اور درس و تدریس میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سزاوار ہو کر سامعین کو اس رنگ میں رنگتے رہتے ہیں تو جب یہ علماء درود و دعاؤں اس دنیا سے غافل سے عالمِ جاودانی کو جانے لگتے ہیں تو درود شریف کے انوار کے شگوفے اُن کے قلب سے پھوٹتے ہیں اور عجیب غریب ایمانِ لہرز بستیاں پاتے ہیں تو پھر کسی قبر سے کسٹوری کی خوشبو کی مہک اُٹھتی ہے اور کسی کے جنازہ پر ابرِ رحمت برتا ہے اور کہیں پرندے اپنے پرؤں سے سایہ کرتے نظر آتے ہیں اور کوئی درود شریف کی برکت سے ڈولہا کسی سچ و سچ سے جنت میں لے جایا جاتا ہے اور کوئی عالمِ مومن ہی محضرت کی بشارتیں پاتا ہے اور کسی کے جنازہ میں حضور ﷺ کی مہکتی و شہادتِ عظیمہ

وَعَلَيْكُمْ دُرُودُ شَرِيفٌ لِّمَنْ يَرِيبُ سَبِّ دُرُودُ شَرِيفٌ كَيْفَ تَحْتَ اَعْلَامَاتِہِمْ جو غلاموں کو مرحمت فرمائے جاتے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ تاقیام تاقیامت جاری رہتا ہے ☆ انقض درود شریف جن جن الفاظ اور صیغوں سے جو باعثِ توفیرِ ثلوت اور شفیع ہے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عمل نہیں۔ درود شریف پر سہیلگی کرنے والا انوارِ کثیرہ کا حامل ہوتا ہے۔ درود شریف کی برکت سے حضور ﷺ کی ملاقات مُرَح - قبریں ہوگی خصوصاً قطارِ رجال کے اس زمانہ میں جب کہ لوگوں پر امور غلطِ غلط ہو چکے ہیں۔ غلامِ غلط بحث کا شکار مفسدانِ برحق اور شجادگانِ بصفتِ خُلفاء ہیں۔

○ عَلٰی فَعْلَاہِ کو چاہیے کہ مہرِ مصلحت سے محرابِ مہرِ ارشاد پر مہرِ حاصلِ عام کو استغفار اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا فکر دیں۔ اپنی تعادیر و تحادیر اور تصنیفات و تالیفات میں حضور ﷺ کے فضل و کمالات بیان کریں تاکہ درود شریف کی محبت ان لوں میں جاگزیں ہو۔ علماء و صالحین کثرتِ اُحکمت تحریر و تقریراً درود شریف پڑھنے کی تبلیغ کرتے آرہے ہیں اور ہزار بانگِ درناں اس موضوع پر تصنیف شہود پر غلوہ کر ہو چکے ہیں اور ہر بے ہیں خدا کرے۔ یہ تحفۃ الصلوٰۃ جو "چہ نسبت کاہ باستان عالی جاہ" کا مصداق ہے " کا بھی اُن میں شمار ہو۔ مستحرمہ صا حید الصلوٰۃ وَالسَّلَام عَلَیْہِ الصَّلَاوۃُ وَالسَّلَامُ لَہُ ☆ درود شریف اسمِ اعظم ہے۔ جو گنجِ فضل اور عزاۃ الطاعت ہے۔

☆ درود شریف عطیۃ خداوندی ہے جو اُس نے کمالِ محبت سے محبوب کی اُمت کو عطا فرمایا ☆ درود شریف کو عظیم تھمے جو حضور ﷺ کی بارگاہ کے لائق ہے۔ ☆ درود شریف صراطِ تقسیم ہے جس راہ پر چلنے والا ہدایت یافتہ ہے۔ ☆ درود شریف ایک دبا رہنے ہے اس پر جو چاہا وہ مقصود پایا۔ ☆ درود شریف صل اللہ ہے جس نے مصلحتی سے تھا اُس نے واجب الوجود کو پایا۔ ☆ درود شریف ایک نور ہے جو خلقات سے عادل و انوار کی محبت کمال فرماتا ہے ☆ درود شریف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے صاف و صاف شہادتِ خداوندی آتا ہے ☆ درود شریف ایک ایسا وسیلہ ہے ملائی میں ان محبت اور شفقت اور احسان کے

بَلَغَ الْفُلَى بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجُوبَ بِكَمَالِهِ
حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

☆ ایک خوش ترس حضور صاحب صفوہ و اسما کرم مجید نبوی اور یاشا الیہ کے درمیان دروازہ میں، خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اب چھوڑو اس نے دینی وطن پر اذیت کیا کہ اس کی طرف توجہ کیا تو انھوں نے تعبیر بتائی کہ اب سے مرنے کو کچھ اگلی بجلاؤ اور درود شریف پڑھ کر اسے اللہ اور آپ سے باعث تخلیق کن رکناں ^{وہ} کی ذات گرامی مراد ہے۔

☆ اشعشع ناصیغہ الزین بخدی شیرازی علیہ الرحمۃ مقبول معروف اور مشہور با کمال او کیا رامت سے ہیں۔ جن کا شغل تیار جلیبت رکھنا ہے انھوں نے یہ راوی بارگاہ ریاست میں پیش کی۔ جبکہ وہ مجلس اقدس میں حوصلہ جھلنے کی خدمت اقدس پر حاضر تھے حضور ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے کرمیت مخلصہ ہوئے اور خوشی اور مسرت سے اس کو شرف قبولیت سے نوازا غلامانی مصطفیٰ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے اس کو دل میں جگہ دی۔ شعر نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تعظیم کیں۔ نعت خواں حضرات نے اپنی نگوں کو اس سے پرتا شیر اور پر خوش بنایا او کیا۔ نے اس سے قبولیت چاہی اور بائی۔ علمائے اپنی مجلسوں اور مجلسوں کو پرواق کیا۔ خوشنویس حضرات نے اپنے فن کا تبت سے عجیب عجیب المیزان سے لکھا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گھروں کو بکایا۔ علی بن ابی طالب شریف نے اس کو بطور تحفہ اپنایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب روحیں اس نغمہ سے شرار ہو گئیں۔ ایک نصیبی ملاحظہ ہو

ویر و زستان سر ہر بلوغیاں خوشنوا
پڑھتی ہیں نعت مصطفیٰ علیہ السلام
نبلیس بھی چاروں سے کہہ لگ لگی ہو
کہتی ہیں باسم گفتو کشف الدجوب
قرمیاں ہی دوق میں سر لے شوق میں
کہتی ہیں اپنے شوق میں حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
چڑیوں کے سُن کے بچپان نہ بکا کیں پُرس
لازم ہے اُس پر دل کے صَلَّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ بِقَدْرِ
حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ وَخِصَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمُوا

شفاعت مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَرُوحِي شَفَاعَتُهُ لِكُلِّ هَوَالٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَرِعٍ
حَاشَا أَنْ يَخُورَ الزَّالِمِينَ مَكَارِمُهُ أَوْ يَجْعَلَ الْجَارِمُونَ عَلَيْهِ مَكْرُمٍ
○ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي ط یہ جزاء ہے شر اللہ کے من ذار قہری کی التوبہ

قرآن پاک :- پل سورہ طہ آیت کریمہ ۱۰۹

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَجَىٰ لَهُ هَوَالَهُ
○ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَلِيِّ ثَمَّارُ نے اپنے محبوب ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کو شفاعت کا اذن عطا فرمایا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہو گیا۔ اور آپ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} اجازت یافتہ شفیع بقبول الشفاعت ہیں۔ یہی اہل حق کا مذہب ہے۔

حدیث مشہورہ :- بروایت حفصہ ابی الیمان رحمہ اللہ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} "خدا تعالیٰ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے مسجد انور غفاری میں بہت لمبا عہدہ کیا ہمیں غنیمت ہو کہ شاید آپ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی روح جس قدر اقدس سے پرواز کر گئی ہے اور جب آپ نے سر اٹھا یا تو فرمایا اِنِّی رَفِیْ رَسُوْلُکَ فِی الْمَشْرِقِ میرے رب نے میری اُمت کی بخشش میں مجھے سے شہرہ کیا تو میں نے عرض کیا یَسِّرْ لِّی سَلٰتُکَ وَعِیَاذُکَ پھر دوسری بار شہرہ کیا تو میں نے وہی کلمات عرض کئے چہ تیسری بار شہرہ کیا تو پھر بھی میں نے وہی کلمات عرض کئے کہ میرے رب نے تو کو چاہے تو نے انھیں پیدا کیا اور وہ تیرے بند ہیں پھر رب کریم نے فرمایا فَقَالَ اِنَّا لَنْ اُخْلِقَکَ فَاُخْلِقَکَ مُجِیْبُی اَمْتٍ کَیْطَلُکَ

خدا تعالیٰ نے مجھے سے شہرہ کیا تو میں نے عرض کیا یَسِّرْ لِّی سَلٰتُکَ وَعِیَاذُکَ پھر دوسری بار شہرہ کیا تو میں نے وہی کلمات عرض کئے کہ میرے رب نے تو کو چاہے تو نے انھیں پیدا کیا اور وہ تیرے بند ہیں پھر رب کریم نے فرمایا فَقَالَ اِنَّا لَنْ اُخْلِقَکَ فَاُخْلِقَکَ مُجِیْبُی اَمْتٍ کَیْطَلُکَ

میں مجھے پریشان کر دیا گا۔ روز قیامت یعنی حساب کتاب میرے قریب زاری میں ہر ایک ایک کا حساب ہوگا۔
 شریف زاد کی بخشش کروں گا۔ ایسا تین بار ہوگا کہ مشورہ بھی تین بار ہوگا۔ آپ ﷺ کا یہ
 یہ صحیحہ ہو گا اور یہ حدیث تحریریت نعمت ہوگی۔ "کے لئے اور فرمایا: "کون انہیں"
 شفاعت لکھ لکھ کر من اُمّتی ہا | میری شفاعت نہت کے لئے لکھ لکھ کر من اُمّتی ہا۔

○ دعدہ روز ازل سے ہو چکا آپ شفیق الغنی بن چکے اور قیامت کو سجدہ شفاعت
 کرنے کی اجازت چاہنے کے لئے ہوگا۔

اذن کب کمال چکا آپ تو حضور ﷺ
 اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَفْرُغُ بِابِ الْجَنَّةِ
 ☆ عقیقہ :- شَفَاعَةُ مُبْتَغَاكُمْ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ثَابِتَةً بِمَا لَحْظَارِ
 وَالْخَالِدِينَ فِي الصَّبْحِ وَالْمَصِيحَةِ وَمِنْ
 كَذَبِ الشَّفَاعَةِ فَلَا خَصِيْبَ لَهُ
 فِيهَا"۔ فرمائی کہ میں پہلا ہوں

○ گفتار اور مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ نبوت شفاعت کریں گے اور مشرکوں کا یہ عقیدہ کہ
 کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ آیت "مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا
 بِإِذْنِهِ" سے ان ہر دو کا رد فرمایا۔ اللہ عزوجل کے حضور مافوقین کے سوا کوئی بھی شفاعت
 نہیں کرے گا۔ اذن والے یعنی انہیں السلام صرف انبیاء و اصفیاء اور مؤمنین ہیں
 شفاعت نہ کرنا کہ یہ قرآن مجید صلوٰۃ والسلام علیکم وعلیٰ آئینہ پاک پر مشتمل ہے۔

☆ بلا حساب کتاب داغ و جنت ☆ میدان محشر میں شدت انتظار سے تخفیف
 ☆ مشق عذاب کو عفو مستاصی ☆ دوزخیوں کو جہنم سے نکالنا۔
 ☆ جہنمیوں کی ترقی و تدریج - ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف تدریج۔

○ ائمہ الکلام تحقق دوائی محشر میں یکے بعد دیگرے تشریف لائے ہیں جنہوں نے شافع الغنی بن چکے
 ہیں کہ شفاعت مظاہرہ عامہ خاصہ اور ثابت ہوگی۔ روز قیامت مائے دہلی کے

فلن عرش الہی اور فلن لواء المحکمہ، دُرو شریف پر لکھنے والے ان دو سالیوں میں ہوں گے
 شفاعت کے لئے دوشرفیں ہیں۔ شفیق کا محبوب ہونا۔ شفیق کا مومن ہونا۔ اس وعدہ
 شریف من زائر قریحہ پر ایمان کی سلامتی کا ثبوت اور صراحت دعدہ شفاعت ہے۔
 جو ہر اقسام پر مشتمل ہے۔ کہ عقیدہ شفاعت الہی حق کے نزدیک حق ہے "فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
 عَدِثٌ قَدْسِي: کلام اللہ ربان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے

فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا مَعْزِلُ كَيْفَ
 هَذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِي أَكْثَرَ الصَّلَاةِ
 عَلَى حَبِيبِي مُحَمَّدٍ فَأَوْعَدْتَنِي وَجَعَلْتَنِي
 وَجَعَلْتَنِي وَجَعَلْتَنِي وَجَعَلْتَنِي وَجَعَلْتَنِي
 دُوسرے کے لئے کہ انہیں کیا بتائی کہ وہ یقیناً
 نَحْتِ لَوَاءِ الْخَيْرِ وَنَحْنُ وَجَعَلْتَنِي وَجَعَلْتَنِي
 لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَفَّهْ فِي كَفِّ حَبِيبِي
 مُحَمَّدٍ وَجَعَلْتَنِي

سایہ انگن سر پہ جو پرچم الہی جھوم کر جب لواء المحکمہ لے اُمت کا دلی باقریں
 حدیث شفاعت :- "بیتنا اُن بن مالک رَضِیَ اللہ عنہ" "شمالی تہذیب شریف"

☆ قیامت کے روز سب الہی مشر پریشان حال ہونگے۔ بیہکت اور خوف طاری ہوگا
 اللہ تعالیٰ فرمائے کہ لَعْنَةُ الْيَوْمِ اَوَّلُهَا وَجَعَلْتَنِي وَجَعَلْتَنِي وَجَعَلْتَنِي وَجَعَلْتَنِي
 خوف سے آپس میں کہیں کوئی ایسا رنگ لگا پیا اور مقبول ہو جس سے ہم شفاعت
 چاہیں تو سب لوگ حیرت، البواشرہ آدم علیہ السلام کے پاس جا لیں گے اور عرض کریں
 گے۔ اللہ جل جلالہ وکرم لاؤ کہ آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی
 روح پیوگی اور آپ کے سر پر تاجی توجت سجایا اور فرشتوں سے سجدہ کرایا آپ ہادی

ہوئے روز قیامت میں جب کہ اللہ جل جلالہ وکرم لاؤ کہ آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی
 روح پیوگی اور آپ کے سر پر تاجی توجت سجایا اور فرشتوں سے سجدہ کرایا آپ ہادی

روضۃ القاریۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خصائص مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَوَسَلَّمَ

قَسَمُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ فَإِنَّهُ يَبْدُو بِهَذَا الذِّكْرُ الْحَبِيبُ وَخَيْرُهُمْ

قرآن پاک :- چل سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۱۰۰

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۰۰﴾ اے نبی! تجھ کو ہم نے اپنا رُکھ رحمت تمام جہانوں کے لیے
 ○ یعنی رحمت مخلوقہ، انسانی، عالمی، کامل، شامل، جامع، عظیم، برحق، تعبدات، رحمت،
 غیبیہ، شہادت علیہ، غیبیہ، وجودیہ، شہودیہ، سابقہ، لاحقہ وغیرہ ذلک تمام جہانوں کے

علیہ یہ وصف خاص ہے مآبجہ فیہ ولا یُوجد فی غیرہ یعنی ہمارا کمال و کمالہ اس کے لیے ہے۔
 تَبَرُّكُ الْأَحْوََالِ الْأَحْسَنُ كُنْزُكَ وَلَوْ كُنَّا لِنَعْلَمَنَّ مَا غَيْرُ مَا غَلَبَ لَكَ مِنْ ثَابِتٍ بَعْدَ نَجْوَى
 رحمت شہیدِ اُمت "وَلَا يَلْبُثُ" کہ کائنات مٹوری، مٹوری، کسی، غلبی، غلبی سے شرف و فاکر

إِلَّا بِمُشْتَرِكٍ وَخَصَّةٌ كَالْحَكْمِ دَاكِنَاتُ عَالَمٍ كَذَرٍّ وَفَرَّهَ كَيْفَ رَحْمَتٍ خَصَّةٌ رَحْمَتِ
 اُمت کا حکم یہ تھا کہ اُمت کو کسی مقام پر فائز نہ کریں گا۔ کہ غلبہ یا غلبہ ہوگا کہ غلبہ ہوگا کہ غلبہ ہوگا
 میں اسی طرح دور و عرش، مقام ثابت و یسین، حیات و وفات میں اور قیامت کو تمام محو پر ہوا و شہادت

بجائے کہ اُمت اُمتی اُمتی درازیں گے۔ نبی رحمت "وَلَا يَلْبُثُ" کہ جب تیرا زمانہ میں آگیا
 گیا تو آپ "وَلَا يَلْبُثُ" کہ کہنے کے مبارک جنس میں تھے حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کان
 لگا کر سننا تو آہستہ آہستہ بارگاہ و مکان درجہ علی شانہ میں رہت اُمتی اُمتی عرض کر رہے تھے۔ وہ جان راحت

کا نرافت "وَلَا يَلْبُثُ" تمام مخلوقات کے دورہ دورہ غرضیکہ ہر شے کے لیے راجع ہیں۔ راجع ہیں چار صفتوں
 کا ہونا ضروری ہے۔ حیات، اُمتی، ہونا۔ مروجہ کے ہر احوال قلبی و روحی سے کما حقہ واقف ہونا اُمتی
 اور باخفا ہونا۔ راجع ہونا کہ قریب ہونا۔ اس شرط سے حاضر ناظر کا مسلک بھی مل جاتا ہے کہ

عالم آدراج ہوں یا عالم اجساد، ہر وہ ہزار عالم "مُحَمَّدٌ الْقَلِيمُ" سے ذوی الفضل یا
 غیر ذوی الفضل ہوں، مومن، کافر، جن، انس، ملائکہ ذوی سب کے لیے رحمت ہیں۔

حضور ختمی مرتبت ﷺ حضرات نبوت کے جامع ہیں۔ جو بحر ناپید آگاہ اور بے حد
 صبر ہیں چند ایک خصائص کا حصول ہر کت کے لیے ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ امان ایمان و محبت کے لیے باعث انبساط و مسرت ہوں گے۔
 ۲۔ آپ ﷺ کی یہ وصف رحمت و شفقت، وصف خاصہ ہے۔

۳۔ آپ ﷺ کا نورِ اُمر کن سے بھی پہلے تخلیق ہوا ہے۔
 ۴۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے عالم ارواح میں بکلی کہا۔

۵۔ آپ ﷺ نے بدولتِ عہدہ کیا اور اُمت شہادت سے گواہی دی۔
 ۶۔ آپ ﷺ کی شہادت مبارک سوتیں لیکن دل بیدار رہتا۔

۷۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک کسٹوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔
 ۸۔ آپ ﷺ جیسے روشنی میں دیکھتے دیکھا ہی تاریکی میں دیکھتے۔

۹۔ آپ ﷺ حیات و لذت، حیات و تحقیق سے شہادت ہیں۔
 ۱۰۔ آپ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس قدر عظمیٰ و شہادت میں خوفِ الہی سے کاپتا تھا اور جب وہی لے کر حاضر ہوا تو آپ کی
 رحمت کا مدد میرا خوف زائل ہو گیا۔ نیز سب سے اُعلیٰ آدمی شیطاں میں سے کسی نے پوچھا کیا مجھے میں اس
 رحمت سے کچھ ملا۔ کہنے لگاں۔ جب میں نے اُٹھ خالی کے گھر پر حضرت آدم علیہ السلام کو سہارا دیا تو وہ زانو
 علی الصبیح ایک فرشتہ میرے منہ پر ٹپکا ہوا کرتا جس سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ وہ سزا و عذاب ہوئی۔

جو چنگیز نے ان کو عطا کیا وہ بات بتائے تو کوئی نہ دیکھتا کہ اس میں وہی ان کی رحمت ہے۔
 حلقہ و عاصی، نور پر نور علیہ السلام ﷺ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

وَفِي سَبْعِينَ مِائَةً أَلْفًا فِي سَاعَةٍ وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَصِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

- ۹ آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔
- ۱۰ آپ ﷺ کے جسم مقدس پر کبھی کسی نہ بیٹھی اور نہ بٹول پڑی تھے
- ۱۱ آپ ﷺ کا تعاب و تن کو روکے پانی کو شیریں کر دیتا۔
- ۱۲ آپ ﷺ شیر خوار بچے کے منہ میں لعاب دہن ڈالتے تو وہ شکم سیر ہو جاتا۔
- ۱۳ آپ ﷺ کی آواز مبارک دوزخ کا شنی جاتی جاتی دوسروں کے لیے نافرمان ہو۔
- ۱۴ آپ ﷺ نے کبھی کبھم "کھنگار" نہیں چھوگا۔
- ۱۵ آپ ﷺ کے فضائل مبارک زمین پر نکل جاتی تو ہواں کستوری کی خوشبو آتی۔
- ۱۶ آپ ﷺ کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہوا۔
- ۱۷ آپ ﷺ جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و براز نہ کرتا۔
- ۱۸ آپ ﷺ کو معراج حرمائی و نوافل کئی پر ہوا۔
- ۱۹ آپ ﷺ پچترم غامبری دیدار الہی سے شرف مجھے۔
- ۲۰ آپ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔
- ۲۱ آپ ﷺ تمام انبیائیں ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

علہ جامع القرآن کا لایا اور ایمان پیدا عثمان بن عفان سے منظر نظر آئے عزرا۔ اللہ شان حضرت ﷺ کا سایہ
 زمین پر پڑنے نہ دیا تاکہ کوئی اس پر پناہ قدم نہ رکھ دے اور بڑا ہی نہ ہو جائے۔ "تغییر بارک" ۷۷
 هَذَا اعْجَبٌ وَكَمَلَةٌ مِنْ عَجَبٍ وَالشَّائِسُ يُظَلِّمُهُ جَمِيعًا فَاتْلُو
 یہ بات کہتی تعجب کی ہے اور کس قدر اور کتنی تعجب نیز ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجود سب لوگ آپ کے
 سایہ میں پناہ لیتے اور آرام پاتے ہیں "لفظ قائلہ قیل کہ معنی میں ہے۔ دو پہر کو آرام کرنا۔
 عے لَمْ يَكُنْ فِيهِ قَطْلٌ لِأَنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِهِ جِمْ جِمْ اَللّٰہِ، بَابِ اَلْفَسْ مِنْ مِجْزَلِ پڑی نہ کھینچیں۔ "لوہ
 کہ مجھ اطہر گیس نہ نفست نہ دیند" "فَقَالَ السُّودَانِیُّ بَلَّغْ عَاكِرُ حُرَّ بِلَاؤُ رِقَا نِیْ عَلٰی اَلْعَرَبِ اَلْغَبِیَّةِ
 عے سچا سورۃ الاحزاب آیت کریمہ "سب نبیوں سے چھپے" اور ان کا من اور اہل باعدیث پاک
 لایا ہے جس میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کے ساتھ قیام اور اشیاء و اشیاء کی کرم حسنہ ختمی مرتبت

- ۲۲ آپ ﷺ سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ پر ایمان لائے۔
- ۲۳ آپ ﷺ کے لئے اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ لِقَائِهِمْ خَاصٌّ
- ۲۴ آپ ﷺ شاید "حاضر ناظر" مشہود اور سراج منیر ہیں۔
- ۲۵ آپ ﷺ کی ذات و صفات کی تغیر ممکن نہیں "مستواعنار تغیر"
- ۲۶ آپ ﷺ کی مثل کائنات میں نہیں دینی لست کاحد کعبہ" صحیح بخاری
- ۲۷ آپ ﷺ کی منیت حال "باطنی" کا شیل کائنات میں نہیں دینی لست کعبہ کعبہ طاعہری بیعت میں کوئی مثل نہیں۔ "صحیح بخاری"
- ۲۸ آپ ﷺ کی صورت "جمال ظاہری" کی تشیل کائنات میں نہیں دینی لست کعبہ کعبہ طاعہری و باطنی کوئی مہر نہیں۔ "صحیح بخاری"
- ۲۹ آپ ﷺ لَعْنَةُ اَرْمٰی قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَشَلَّہُ کی شان محال بے شالی ہے۔
- ۳۰ آپ ﷺ سب سے پہلے قبر اُڑے انھیں گے۔
- ۳۱ آپ ﷺ کے متعلق ہی قبر میں سوال جواب ہوگا۔
- ۳۲ آپ ﷺ شیف المذہبین ہیں باب شفاعت آپ کھولیں گے۔
- ۳۳ آپ ﷺ روز قیامت اللہ عزوجل کے حضور میں منزل و وزیر اعظم ہوں گے۔
- ۳۴ آپ ﷺ کے لواؤ احمد کے نیچے تمام انبیاء و اصفیاء ہوں گے۔
- ۳۵ آپ ﷺ کے رخ نور پر شفاعت عملی کا سرسہرا ہوگا۔
- ۳۶ آپ ﷺ کا مقام محمود و تحت رب العزت کے ایں جانب ہوگا۔
- ۳۷ آپ ﷺ کا روز قیامت مقام خاص ہوگا۔

بیت حائیت
 ہے۔ مَعْنٰی شَلَّہُ بِیْ خَمْرٍ وَكَلَّمَ اَبَہُ كَلَّمَ اَوْرَہُ اُس کے افراد و مذہب میں کسی کو نہ بھی کاڑھے۔
 عے قیامت کے روز ہر کار و ملازم "کبریت و دعا جنت کا کیا عالم کہ وہ دن آپ کا دن۔
 مرتب آپ کا مرتبہ ہوا آپ کی جامع تمام آپ کا تمام بات آپ کی بات ہوا آپ کا تمام۔
 تقدوس یہ ہیں اور تمام مشرقی و مغربی ہوگا۔ "مَعْنٰی شَلَّہُ بِیْ خَمْرٍ وَكَلَّمَ اَبَہُ كَلَّمَ اَوْرَہُ اُس کے افراد و مذہب میں کسی کو نہ بھی کاڑھے۔

☆ **بینہ اکبر بنیت** ابوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کدو کو اسی طریقہ سے کھانا کھا لیا اور فرمایا یہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔ میں نے مانگ کر لیا۔ ہم اس ٹیبل مبارک کے کچھ حصہ کو کھلو کر کھاتے تو علاج بیماروں کو اس کا علاج پلاتے تو اس کی برکت سے رب کریم شفا عطا فرمادیتا۔ ایسا ہی جتنے سیدہ اُم المؤمنین اہم مسئلہ کوئی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی بطور تبرک موجود رہا۔ "صحیح مسلم طبعیت"

☆ **سیدہ فاطمہ بنت اسد** والدہ ماجدہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توفیق بطور کفن نبی کریم ﷺ نے عطا فرمائی وہ اس قصے "تبرک" سے جنت کی خوشیوں میں لگیں۔ اور حضور ﷺ کے گھریں لینے سے تبرکات کا نشان بن گئی۔

☆ **تبرکات آخیار** حضرت ابوالحسن علی بن سعید عراقی علیہ السلام نے "فرقہ" سلطان محمود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کھتران ہند میں سونات کا بت کہ نفع خوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اور ہزار ہائے پرست، خدا پرست بن گئے۔

☆ **انگشتری مبارک** حضور ﷺ کے دست مبارک میں عمر بھر رہی جس پر **فَخَلَعَ اللَّهُ** "کندہ تھا۔ اس سے شاہانِ کیم کے خطوط پر مہر لگایا کرتے۔

پھر یہ خلیفہ اول، پھر خلیفہ ثانی پھر خلیفہ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ انگشتری پیرائیں میں لگا کر گم ہو گئی تو امور سلطنت و خلافت میں متور لگایا۔ "بدرالامان فی ادب الامم"

☆ **مٹک مبارک** حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مٹک تھا جسے جنت کی کراسے سے کھن اور حم پر ل دینا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا چچا بنوا مٹک میں نے بطور تبرک منیصال کر رکھا تھا۔ "کتاب التہذیب فی معرفة الاصحاب"

☆ **ایضہ ماہیہ** سے تیار سے صاحبِ ہنر ﷺ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور جنتِ عذاب میں بھی ہے۔ یوسفؑ کو شہنشاہِ گوی دی اور وہ بھی قیاس ہی تھا۔ سچے بیٹے کو اودھ کے باپ کے سامنے لائے کہاں کو بھیج دیا جائے۔ یہاں اس قیاس نے باپ پر جانوں کا کھولا، وہاں قیاس نے عورت کا کھولا۔ ان کی کھلی کھلی عورتوں کے کو بہت بڑے ہیں۔ اور کہیں یہ قیاس مذاب تیرے نجات کا سبب بنی اور کہیں تو تیرے

☆ **خانم مبارک** حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے حضور علیہ السلام کے تبرکات میں حصہ مبارک پہنچا کہ چادر مبارک میں پیٹ کر مجھے دفن کرنا اور خانم مبارک اور سونے مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے پیر کر دینا۔

☆ **نعلین مبارک** : محدث فی الصحابہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نعلین شریف تھے۔ انھوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرے وصال کے بعد نعلین میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ تو صاحبِ نعلین ہونے کا مرتبہ پا گئے۔

☆ **جوبہ مبارک** : غوث الاکابر امیر المومنین شہنشاہِ ولایت نے کھانا حضرت محمد اکث ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک جوبہ بھیجا جو کہ لٹکا ہوا تھا۔ شہنشاہ سکندر کھیل علیہ السلام کے ہاتھ سے آپ کے پاس پہنچا۔ آپ اُسے سر پر رکھ کر اور کبھی اوڑھ کر ڈھالیں فرمایا کرتے۔ یہ طریقہ مروت پر سبک صالحین سے چلا رہا ہے۔

☆ **قبای مبارک** : امام ربانی تیسویں زانی شیخ احمد نقشبندی قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہ ایک قبا شریف کلا عبد الغفور عمر قندی کو بطور تبرک عطا فرمائی اور لکھا کہ یہ قبا کئی دفعہ پہنی گئی ہے آپ اُسے کبھی کبھی باوضو پہنا کریں اور اوس ٹکڑا کہیں اس سے جمعیت ملی اور تمکین حاصل ہو گی اور بے شمار فوائد دینی اور فضائل دنیوی کی توقع ہے۔ "کتابتِ قدسِ اہلسنت"

☆ **رداء مبارک** : بعض واقعات شاہد ہیں کہ خود حضور ﷺ نے یہ تبرک غلاموں کو عطا فرمائے۔ تو انھوں نے بطور تبرک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆ **عباء مبارک** : حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ رسالت کی کافری میں "قصیدہ کائناتِ مٹاد" پیش کرنے پر ایمان بھی ملا اور تبرک "چادر بھی پائی۔

☆ **چادر مبارک** : علامہ ابوہریری صاحبِ القصیدۃ البروقہ علیہ السلام کو عالم رویا میں چادر عطا ہوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہانِ خلفاء عباسیہ نے اُن کے خاندان سے حاصل کر لی اور اس تو بیات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆ **جوبہ مبارک** : خواب اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جوبہ مبارک حضور ﷺ نے عطا فرمائی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صلوة وسلام بحضور سید الانام

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَأَلَدَكَ وَسَلَّمْ

مُصَلِّے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شبِ ازل پہ دُلبا پہ دلم و درود
جن کے چمکے کو محراب کعبہ تجھی
وہ زبان جس کو سب کُن کی گنجی کہیں
دور و نزدیک کے شیف و الے وہ کان
پارہ ہلے منت غنچہ ہلے تھکس
یعنی اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الرَّسُولِ
وہ عمر جن کے اعدا پہ شیدا سقر
یعنی عثمان صاحبِ قمیضِ البہی
مُرْتَضَا شیعہ حق اشجع الاشجعین
بے عتاب و عذاب حاب و کتاب
محبے خدمت کے قدسی کہیں ہاں فنا

بُزبان اُردو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
مُصَلِّے ازل و دہر سرور پہ دوسرا ہو اپنے اچھوں کا صدق ہم پر دین کو بھی صفا ہو
کنیزِ مکتوم ازل میں دُرُکھنڈوں تھا ہو سب کا دل بکافز ابتداء ہوا انتہا ہو

علیؑ فرشتوں کی سلامیوں پر دوسرا سلام کی اور ان کے غفلت کی گنج ہما جو فرشتوں میں بھی جاتی ہے۔ ہاشم اور علیؑ
فرشتوں کی سلامی دینے والی روح کا قی قہی جنابِ ائمہ شیعہ قہیں یہ آواز آتی تھی حضرت علیؑ
"ترجمہ تحفہ مشکوٰۃ علیؑ" "بُزبان فارسی" "بُزبان عربی"

سب بشارت کی اذان تھی تم اذان کا مٹا دیا ہو سب تمہاری ہی خبر تھی تم کو خبر نہ بتا دیا ہو
سب مکان تم لاکھان میں شہنام جانِ صفا ہو سب تمہارے درگاہ تھے اک تم راہِ ہدی ہو
وہ گس روئے کا چمکا سرخاؤ بچکا ہو وہ در اقدس پہ آئے جھریاں پھیلا دیا ہو
یا نبی سلام علیک یا صدیق سلام علیک یا فائزِ نوق سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بُزبان پنجابی

یا رَبِّ الْعَالَمِینِ سرورِے جاہلینہ سب نون دکھامینہ رحمتاں دا وہ غزینہ
پہرونے کل سب کلمہ اہل دست بستہ ہو گئے سب نوا و عرشاں ہو گئے دُعا اداں تیں امر ہو گئے
شینے اٹکے شیخِ سوسے جاباں چلے فیروزے پڑھے چار چوبیسے پڑھے رکھ ویرے
دُکھ بھرا گول کا صدقہ کوہِ دلاں کا صدقہ بیک کا علو کا صدقہ نازے پاؤں کا صدقہ
چھوڑ کر دامنِ تمہارا اہلین کس کا سہارا کس کے در پہ ہو گزارا کون ہے دانا ہارا
آپ سلطانِ مدینہ مہبطِ دُعا اہلینہ ملک سے بہرینہ نور سے مہرینہ
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بُزبان فارسی

زینِ بری مدینہ صبا سلام علیک پنچاخمے بُری زابل وفا سلام علیک
رساں رساں بدرِ روضہ رسولِ کوہیم اُمیدِ تضرعِ زما ہے نوا سلام علیک
بروزِ مینِ توحہ گستاہکاراں را نہ رو کئی پذیرِی شہا سلام علیک
نورِ حشرِ ایرانِ مصیبت گوتید ترا کہ شافعِ روزِ جزا سلام علیک
زخمتِ عاجز و سبکین و ناقراں جاتی رساں بجزرتِ اولے خدا سلام علیک
دستِ بستہ ہیں کوہِے حاضرِ غلام پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
السلام اے برگزیدہ کے کہیں اسلام اے رحمتِ عالمین

مُبَاحَانَ ذَٰلِكَ رَبِّ الْعَالَمِینَ وَ عَلَی الْمُسْلِمِینَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ
"بُزبان عربی سلام سطر ۵۷۲" "بُزبان فارسی سلام سطر ۵۷۲"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نعتیہ درود شریف "منظوم"

صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى شَيْعَتِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
عَفْوُكَ لَنَا وَكَوْنُكَ حَيًّا فِي دِلِّمِمْ	هَرُّهُمْ زُبَانٍ مِنْ يَدِ كُفٍّ
صَلِّ عَلَى كَرِيْمِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى رَحِيمِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
شَكَرُؤُنَا يَا مُحَمَّدُ	بِمَنْ كُوْنُ يَاسْتَبِيْهِ
صَلِّ عَلَى حَبِيْبِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى مُجْتَمِعِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
اَوْكِيَا اَيْنِيَا وَتَبَا	بَعْدَ هَذَا كَامِلٌ
صَلِّ عَلَى رُؤَسَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى رَحِيمِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
كِرْكِي كَالْجَلْدِمْ	بِمَنْ يَخْلُقُ خَلْقًا
صَلِّ عَلَى ثَوْرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى مُبْدِيِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
كَمْ يَدِمْ بِرُحُوْدُهُ	بِعَنِي مُحَمَّدٍ مُصْطَفَا
صَلِّ عَلَى رُسُلِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى شَيْعَتِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
پَا رَجَاءِ نَامُ	بِجَنَّتِ كَدْرُ بَعْدِ كَلْبَا
صَلِّ عَلَى اَوْلِيَانَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى اَحِبَّائِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
عَرْشِ رَبِّكَ	بِطَهْرَتِ لَكَا
صَلِّ عَلَى ظَاهِرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى بَاطِنِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
دَرْجِ جَبَرِئِيلِ	بِجُودِ خَالِ تَبَا
صَلِّ عَلَى اَنْبِيَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى نَذِيْرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
تِيْرِي اَدَاكَ	بِوَحْيِ مُدَا جَبَلَا
صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ	صَلِّ عَلَى شَيْعَتِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
اَسْ بَارِئَا اَكْبَرِي	بِجَبْرِ مَرْيَمِ كَبَرِي



زائر حرم سے ایک سوال

"الرحمة على من جاء من مكة الى مكة في يومه"

تباؤ مجھ کو بھی طیبہ میں تم، کیا کیا دیکھ کر آئے
بادب، دو زانو منتظر تھے کتے لگ، کتے خوش نظر آئے
مدینہ سے بچھڑنے کا، دیکھا عزم، کتے چہروں پر
سلائی کو گئے جو لوگ، ان میں کتے با حالِ دگر آئے
گئے تھے کیا احرام باندھ کر تم میقات سے بیت اللہ میں
مٹاؤ کچھ وہاں کی کس حال میں چھوڑ کر دیوارِ ودر آئے
حجرِ اسود کا بوسہ لیا تم نے، اور آنکھوں سے لگایا بھی
کیا آبِ زمزم کے چشمہ صفا سے پاؤں دھو کر نظر سے تر آئے
کسی بچھڑے بڑے ساتھی کی بابت بھی آپ نے کچھ فرمایا
جن کی یاد سے آنکھوں میں کچھ، آنسو بھی بھر آئے
امیرِ حمزہؓ کے ہاں پہنچے، کیا در اقدس پر میری بھی سلائی دی
جو جہراں میں پرے بس شکتے ان کے لئے بھی، کچھ خبر لائے
جنت البقیع پہنچے، جنت البقاء، جنت المعلیٰ
شہیدانِ وفا کی تربتوں کو کیا ادب سے چوم کر آئے
گرائے تم نے موتی حافظِ چشم پر تم سے کہاں اور کب
جبین پر خاکِ پاک مدینہ کی کیا کل کر گھر آئے
مزارِ عثمان و آلِ انورؓ، دربارِ علیمِ فاطمہؓ، حسن و ابراہیمؓ
کیا چڑھا کر تم وہاں، اپنی عقیدت کے گہر آئے
کیا ہے تم نے یہ سب کچھ تو پھر مجھ کو مبارک ہو
محبت کے آنسو اب امتیاز سے میرے بھی بھر آئے
نظرِ حافظ نہ پھٹک، رب کریم پر رکھ نظر
کیا محبت ابھی ترے لئے پیامِ مدینہ سے پھر آئے

تحفہ الصلوٰۃ

”از قلم خوش فہم سید“

جب بھی کسی نے پیش کیا تحفہ الصلوٰۃ
 جس سے چھین قلوب کی تاریکیاں تمام
 یارب نصیب ہوئے اُفت حضور کی
 شامل ہیں تم قسم کے اس میں فرو پاک
 درخ کی آگ اس پر ہونی یک یک علم
 سرکارِ دو جہاں کی زیار کے واسطے
 ملتی ہے اس سے دل کے گستاخ کو تازگی
 رکھ اس کا ورد لوح بہ لوح و نو کے ساتھ
 چھٹ جائیں گے اندھیرے میں اس کے روش سے
 وہ شخص جو گا دنیا و عقبے میں کامران
 یارب عنایتیں ہوں عنایت پہ ہے شمار
 اے مومن پڑھو کہ یہ سنت خدا کی ہے
 آنکھوں کا نور بھی ہے جگر کا توار بھی
 کرتا ہے آدمی کو خدا سے قریب تر
 اس کی فضیلتوں کا کنارہ نہیں کوئی
 بخشش نے اس کی راہ میں غنچے چھپا دیئے
 پروردگار سب کی مشقت قبول کر
 شکر خدا و نازشیں کرین و انبیاء

محمود لفظ لفظ ہے اس کا بہشت خوش
 مومن کی طرح کی ہے غذا تحفہ الصلوٰۃ

”موتی ترانہ صلوٰۃ“

خوشخبری

شوارق الانوار
 فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی الخار
 (المعروف)

دلائل الخیرات

معہ
 کوکب الدریۃ
 فی مدح خیر البریۃ
 (المعروف)

قصیدہ بردہ

شریف



رابطہ فون نمبر ۵۷۱۲۵۵

نہایت ہی نفیس ○ خوشخط
 ○ خوبصورت ترین ○ ترجمہ
 خواہی سے مزین ○ خوشو
 زوائد سے پاک ○ اغلاط
 سے مبرا قدیم نسخہ صحیحہ
 ”مصریہ“ کے مطابق، آرٹ پیرا
 عنقریب شائع ہو رہی ہے
 ○ وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے

مفت

○ امین الدلائل حضرت مولانا محمد یوسف مدنی حریری علیہ الرحمۃ
 ”المدینۃ المنورۃ“ سے اجازت و سند یافتہ
 ○ مداح مولانا حضرت حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی نورانی

أَحْمَدُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَامِدُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُحَمَّدُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَاسِمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَاقِبُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَاتِحُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

خَاتَمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَاشِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَاجُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

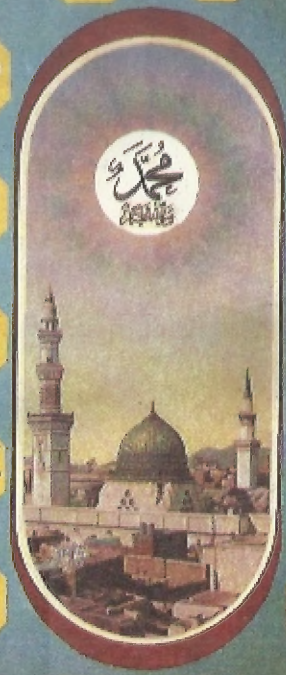
سَلَجُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

دَاعُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَدْعُو
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُنِيرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَشِيرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ



مُهَلِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَسُو
عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَبِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

طَه
عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَسْرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُرْفَا
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَرْقُو
عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَفِيعُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

نِعْمَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

ذِكْرُ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَبِيبُ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُصْطَفَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُرْتَضَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُحِبَّتِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَصِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْصُورُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَوْزُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَهِيدُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَهِيدَا
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَشْهُودُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُطَاعُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُطِيعُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُجِيبُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَكِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَذْكُرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَمِينُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَلَاحُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَفَتْحِ الْجَنَّةِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَمِّي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَرِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَتِينُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَزِيزُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

زَوَّافُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

سَرِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَرِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَدَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ

صِدِّيقُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُبَشِّرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَنِي الْخَمَةِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

خَلَّالُ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

طَيِّبُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

طَاهِرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُطَهَّرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَوِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَافِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَافُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُصَدِّقُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُصْبِحُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَقُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُبِينُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوَّلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

آخِرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

ظَاهِرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَاطِنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَمْرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَكَا
عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَقُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُخْتَارُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُحْيِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَكُورُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَكِينُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَدْيَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَلَوَاتُ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

شَهِيدُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَفِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَكِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

سَيِّدِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَعَالِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَنِي النَّوَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَتُوبُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

سَخَاةُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُؤْمِنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَامِلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَكْمَلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ